ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ

الحمد للہ کہ کتاب مقدس مستطاب الحلم انتساب موید تایید روح القدس

نسخۂ اعجاز چون وحی فلک ... دیکھا تش خرد عید موسی اعجاز

المسمی باعجاز عیسوی

عہد عتیق و جدید نقش عنوان ... مجمع تحریف ... و توشی باخر رسید

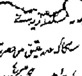
الملقب بصحف التحریف

سال شروع عشر کلمات حضرت ... مصنف تحریف عہد عتیق و جدید ۱۲۸۵

تصنیف جناب مولوی رحمت اللہ صاحب کیرانوی باہتمام ... محمد امیر خان ...

در مطبع منعمیہ واقعہ چھلی بیت محلہ اکبرآباد ...

فہرست



فہرست علماء یہود و عیسائیکی جنکا اسنی کتاب مین نام آیا ہے

الف

آبابیل ۱۷
اپی فانیس ۱۱ و ۳۰ وغیرہ
اتھاناسیس ۱۰۳ وغیرہ
[illegible] ۲۵۸ [illegible] ۳۰
[illegible] ۲۶۶
آریس [illegible] ۲۲۳
اکو [illegible] ۲۳۸
اسپائیس یا اسپان [illegible] ۱۲
اسکاک بشپ ۱۲
اسپی نوزا ۲۶۸
اسٹوئی [illegible] ۱۶۹
اسٹاڈلین ۲۶
اسکالیجر ۲۹
اسکالیگر ۱۰۵
اسلی [illegible] ۲۴۵
انیح بشپ [illegible] ۱۸
[illegible] ۱۷
اکسٹاین ۲۲ و ۱۳ وغیرہ

الہازن ۲۹
الجن [illegible] ۱۲ و ۱۳
[illegible] ۳۴۷
امروسیا سنٹر ۳۶
امروسس ۱۳
اڈوٹن ۲۳۳
[illegible]
اڈوٹن ۲۳ و ۲۲۷
[illegible] ۱۲۳
[illegible] ۲۱ و ۳۱ وغیرہ
[illegible] ۳۴۷
الفنتس کاسٹر ۱۲
[illegible] ۳۰۷
ایوالڈ ۳۱
[illegible] ۲۲۶
[illegible] ۲۱۰
آرم [illegible] ۵۹۵
اکنا [illegible]
[illegible]

بے

[illegible] ۲۳
بارنز ۲۴ [illegible] ۳۱۵
[illegible] ۲۷
[illegible] ۲۳۷
[illegible] ۲۶
[illegible] ۳۷
[illegible] ۳۰
[illegible] ۲۲
[illegible] ۳۲
[illegible]
[illegible] ۳
بوجیارٹ ۱۲
بیدؔ ۲۶۸
[illegible] یا [illegible] (۲۷۳) وغیرہ
[illegible] ۳۳
[illegible] ۲۲
[illegible] (۳۴)
[illegible] ۲۳

پوشیدہ نہ رہے کہ اس فہرست میں اکثر انگریزی بولی کے تحریر کا لحاظ رکھا گیا ہے نہ کسی اور بولی کا فقط

اور یونانیوں و رومانیوں کے مشہور [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاکھہ لاکھہ شکر اور تعریف اوس خدائی پاک کو کہ جنہنے ہمکو اپنے رسول مقبول کے

طفیل سے خلعت ایمان سے ممتاز کر کے وہ توفیق دی کہ شبہون اور اعتراضون

منکرون اور ملحدون کو جو اونہنے بہ نسبت ملت حقہ احمدیہ کے تعصب

یا سفاہت سے سرزد ہوئی یا ہوتی ہین دفع کرین اور جتنے فضول بیہودہ

اون خرابیون پر جو لگی کتب مین بسبب غباشت ملحدون یا بسبب شرارت

اون لوگو کے جو ٹھیک ٹھیک مصداق آیة وافی ہدایت فویل للذین

یکتبون الکتب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ

لیشتروا بہ ثمنا قلیلا کے ہین واقع ہوئی تھین ایسا مطلع کیا

کہ اسانی سے ہمکو ممکن ہوا کہ اثبات تحریف کا اون کتب مین کر سکین

اور ہمارے ہزار درود سرور انبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جن پر کلام
اعجاز التیام اوترا کہ بفحوای کلام معجز نظام ہدایت مشحون انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون کے کسی ملحد یا منکر سے آج تک ایک حرف اوسکا بھی
محرف نہو سکا اور سو سو رحمت خدا کی آل اور اصحاب خیر البشر پر کہ جنکے
وسیلہ سے نقش گمراہی اور کفر کا اکثر جا سے مٹا اور پودا توحید کا
دلوں میں خلقت کے بجای خار درخت بت پرستی اور آتش پرستی
اور تثلیث کے جما اما بعد حمد اور نعت کے واضح ہو کہ اگر پادری صاحب
فرقہ پروٹسٹنٹ کے صرف اپنے مذہبوں اپنی کتب مقدسہ کے اور ستائش
اونکی پر اکتفا کرتے تو مسلمانوں کو اونسے کچھ تعرض ہوتا لکن یہ اصول
ملت اسلامیہ پر اپنی تحریر اور تقریر میں طعن کرتے ہیں اور اونکی زبان اور
قلم پر واہی تباہی اعتراض بہ نسبت حضرت خاتم النبیین کے گذرتے ہیں اور
اپنی تحریر اور تقریر میں کبھی کبھی ایسا ہی دعوا کرتے ہیں کہ اگر کوئی ہمکو جواب
دیگا تو رنج نہوگا اور اونکے چند مسائل میں جن پر اونکا بڑا شور و غل ہے
بڑا مسئلہ تحریف کا ہے اور حق بھی یہ ہے کہ باقی اونکے سب مسئلے اسکی
فروع ہیں اسلیے مناسب معلوم ہوا کہ اس باب میں ایک رسالہ
مستقل لکھا جاوے اور اوسمیں حال کتب عہد عتیق اور جدید کا کچھ
بسط کے ساتھ بیان ہو کہ اوس سے حقیقت دعوی اہل اسلام کی

بخوبی ظاہر ہو جاوے اب کئی امر واجب الاظہار ہین اول یہہ کہ تحریف
کہتے ہین بات کے بدل ڈالنے کو اور یہہ بدل ڈالنا خواہ باعتبار معنی کے
ہو اور اسکو تحریف معنوی کہتے ہین خواہ باعتبار لفظ کے ہووے اور اسکو
تحریف لفظی کہتے ہین پہر تحریف لفظی خواہ اسطرح ہو کہ ایک لفظ کو
دوسرے لفظ کے موضع مین رکہدین خواہ اسطور پر کہ کسی لفظ کو
اپنی طرف سے بڑہا دین یا کہٹا دین اور جب معنے تحریف کے معلوم ہوچکے
تو جاننا چاہیے کہ ہم دعوی کرتے ہین کہ بلاشبہ کتابون عہد عتیق و جدید مین
تحریف معنوی اور لفظی دونون طور سے واقع ہین لیکن جو تحریف معنوی
مین مابین عیسائیون اور اہل اسلام کے نزاع نہین تو اس رسالہ مین اثبات
اسکا نکیا جاویگا اور تحریف لفظی جو متنازع فیہ ہے اثبات اوسکا تین مقصدون
اس رسالہ مین ہوگا اور بالاجمال اسی سے گفتگو ہوگی گویا تبعاً دوسرے امر کا بہی
ذکر آجاوے اور انشاء اللہ علماء محققین عیسائی مذہب کے اقرار سے بخوبی ثابت
ہو جاویگا کہ ان کتب کے بعض جا مین بعض لفظ بعض لفظ سے بدلا گیا اور
بعض جا لفظ یا جملہ بڑہایا گیا اور بعض جا سے لفظ یا جملہ اوڑا یا گیا ہے
اور اسیکو ہم تحریف ان کتب کی کہتے ہین خواہ اسکو عیسائی لوگ
کہین کہ شرارت سے دیانتون سے قصداً ظہور مین آئی خواہ بسبب مفقود
ہونے تواتر لفظی کے غلطی کاتبون یا وہم اصلاح دینے والون کی طرف

نسبت کرین کیونکہ ہمارے دعوی مین سب قسمون تحریف لفظی مین
مراد عام ہے کہ قصداً واقع ہو یا بغیر قصد کے دوم یہہ کہ جو کچھ اس رسالہ
مین منقول ہوگا وہ کتابون معتبر فرقہ پروٹسٹنٹ اور روس کا ملتا ہے
مثل تاریخ یوسیبیس اور تفسیر ہارن جو ۱۸۲۲ء مین لندن مین چھپی
اور تفسیر ہنری اور اسکات جو لندن مین چھپی ہے اور تفسیر لارڈنر
جو ۱۸۲۷ء مین لندن مین چھپی ہے اور دس جلد و نین ہے او تفسیر جان
ڈوالی اور رچرڈ میَنت جو ۱۸۴۸ء مین لندن مین چھپی ہے وغیرہا کے
منقول ہوگا لیکن بسبب فرق محاورہ زبان اردو اور انگریزی کے نقل
بطور حاصل مضمون کے عمل مین آویگی نہ بطور ترجمہ لفظی کے سیوم
کہ ترجمہ درستون کتب مقدسہ کا اون ترجمون سے نقل کرینگے جنکو
پادریون فرقہ پروٹسٹنٹ نے کیا ہے اور وہ نقل بقدر حاجت کے
کبھی فقط اردو ترجمہ سے اور کبھی اردو اور فارسی اور کبھی اردو اور
فارسی اور عربی سے عمل مین آویگی او بعض جا بنظر زیادتی ضرورت کے حوالہ
ترجمون انگریزیکا بھی دیا جاویگا اسلیے عادت حضرت پادریستون کی ہے
کہ جب کسی موضع مین ترجمہ انکے قول کے مخالف پڑتے ہے فرماتے
ہین کہ مترجم نے غلطی کی گرہ مترجم بھی انہین کے فرقہ کا تھا اور جب بہت
ترجمے مختلف ترجمون کے ہون تو شاید ایسا ارشاد کرین کہ اس صورت

ارشاد مین طرفداری کو بھی گنجایش نہیں چنانچہ ہم یہہ کہ جو ترجمے اردو اور
فارسی میں چھپے ہین انکا حال اس رسالہ مین جن جن جگہوں سے
نقل ہوگی اونکو یہان لکھتے ہین ایک ترجمہ اردو پانچ کتابون موسیٰ علیہ
السلام کا جو سنہ ۱۸۲۲ مین شیورام پور کے چھاپہ خانہ مین چھپا ہے اور
ایک اور ترجمہ اردو کا جو تمام کتابون عہد عتیق کا دو جلد مین کلکتہ مین
چھپا ہے منجملہ جلد اول پیدایش سے آستیر تک سنہ ۱۸۴۲ مین اور جلد
دوسری کتاب ایوب سے ملاکی تک سنہ ۱۸۴۳ مین اور ایک ترجمہ
فارسیہ تمام عہد عتیق کا چار جلد وہین منجملہ جلد اول پیدایش سے
استثنا تک جو سنہ ۱۸۳۹ مین بلدہ لندن مین اور تین جلدین سنہ ۱۸۳۸
مین کلکتہ مین چھپی ہین اور ایک اور ترجمہ فارسیہ تمام عہد عتیق کا دو جلد مین
جو سنہ ۱۸۴۵ع مطابق سنہ ۱۲۶۱ ہجریہ مین بلدہ ادنبرغ (یعنے عدن) مین چھپا ہے
اور ایک ترجمہ عربیہ عہد عتیق اور جدید کا جو سنہ ۱۸۳۱ مین ایک جلد مین
لندن مین چھپا ہے اور ترجمے اردو عہد جدید کے منطبعہ سنہ ۱۸۳۹
اور سنہ ۱۸۴۱ اور سنہ ۱۸۴۳ اور سنہ ۱۸۴۴ کلکتہ مین چھپے ہین اور ترجمہ فارسیہ
عہد جدید کا جو سنہ ۱۸۴۱ مین کلکتہ مین چھپا ہے اور پروٹسٹنٹون کے ترجمے
انگریزی مشہوری منطبعہ سنہ ۱۸۱۹ اور سنہ ۱۸۳۰ اور سنہ ۱۸۴۵ اور سنہ ۱۸۳۶ اور کیتھولک
رومن کیتھلک کا ترجمہ انگریزی جو سنہ ۱۸۴۰ مین بلدہ ڈبلن مین چھپا ہے

یہ ہم یہ ذکر بعض جا اس رسالہ میں ملحدونکی کتابون سے ہی نقل کی گئی ہے
کوئی لوگ نہ سمجھے کہ ہم خدانخواستہ ملحدون کو اچھا یا اونکے کلام کو
سند سمجھتے ہین یا اونکی تحریر ہمکو پسند آئی ہے حاشا وکلا بلکہ ہمارے
نزدیک وے سب مردود اور کافر ہین اور کلام اونکے محض کفر اور قابل
نفرت کے ہے اور بلا شبہ ہم دشمن موسیٰ اور عیسیٰ اور اور انبیاء علیہم السلام
برابر دشمن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتے ہین اور یہہ بات تو ایک اور ہی
مذہب کے ضروریات سے ہے بلکہ وہ نقل محض اسلیے ہے کہ مسلمانونکو
معلوم ہو جاوے کہ جو طعن کہ فرقہ پروٹسٹنٹ والون نے بہ نسبت
قرآن یا حدیث یا حضرت خاتم النبیین کے آج تک کیے ہین وے بہ نسبت
اون طعنون کے جو ملحدون نے بہ نسبت توریت اور انجیل اور اور کتب انبیاء
اور عیسیٰ اور موسیٰ اور اور انبیاء علیہم السلام کے کیے ہین کچھہ بھی نہین بلکہ
حقیقۃً اس فرقہ والون نے ایسے واہی تباہی اعتراض کرنے انہین
ملحدون سے سیکھے ہین اور بعض جا اونہین کے اعتراضونکو لیا ہے
جیساکہ یہہ بات بخوبی اوسپر واضح ہے جسنے ملحدونکی کتابون کو دیکھا
مثل تصنیفات ہسیامی لوزا اور کتاب کو لینسو جسکا نام آیس نوٹس آن اور
ملی ہے اور چہہ رسالے کولنسو کے جو ۱۸۶۲ سے ۱۸۶۹ تک
چھپے ہین اور کتاب ٹوڈل فلاسفر جو ۱۸۴۴ میں چھپی ہے اور کتاب

جو سنہ ۱۸۴۸ میں چھپی ہے اور کتاب انگریزی موسومہ جو سنہ ۱۸۱۳ میں لندن میں چھپی
اور کتاب ... جو ... اور کتاب جو ... یعنی ہواہ کی نقاب ...
گئی اور جو سنہ ۱۸۱۶ میں لندن میں چھپی ہے اور کتاب ... جسکا ترجمہ ...
کیا اور وہ سنہ ۱۸۱۹ میں لندن میں چھپا اور کتاب کلارک جو سنہ ۱۸۲۹ میں ...
میں چھپی ہے اور کتاب ... جو سنہ ۱۸۴۴ میں بوسٹن میں چھپی ہے
اور کتاب ... جو سنہ ۱۸۳۳ میں لندن میں چھپی ہے اور کتاب ... جو سنہ ۱۸۵۰ میں لندن میں
چھپی ہے اور کتاب ... اور کتاب ... اور کتاب تاریخ جرمنی زبان
میں ہے اور کتاب ... اور تصنیفات ... اور تصنیفات ... اور تصنیفات ... اور کتاب
... اور کتاب ... اور کتاب ... اور ... اور جو تفصیل انکی
موجب طوالت ہے اور اکثر کے نام کی در تفصیل آخر کتاب یاد کر میں گی
ہو رہی ہے اور اس قسم کی اکثر کتابیں مطبوعہ یا ... لندن میں چھپی ہیں
اور چھپتے جاتے ہیں اور ... پرلی درجہ کا جرمن میں اور کثرت سے ...
میں ... اور لندن میں ہی کثرت اس فرقہ کی ... ہوتی
جاتی ہے جیسا انشاء اللہ آخر میں کچھ حال اسکا مرقوم ہوگا اور اس رسالہ میں
ایک مقدمہ اور تین مقصد اور ایک خاتمہ ہے اور نام اسکا ...
رکھا گیا اللہ تعالی موافق نام ... اسکو کرے اور خاتمہ اسکے مولف کا
بخیر فرماکے اسکو قرب جوار رحمت اپنے میں رکھے اور شر ...

اس رسالہ کا سنہ ۱۲ ایکہزار دوسو چھتر ہجری مین ظہور مین آیا مقدمہ
اور اسمین تین فصلین ہین پہلی فصل اس امر کے بیان مین کہ عہد عتیق کی
کتابون اور انکے مصنفون کا کیا کیا نام ہے اور بیان کچھ حال بعض
اون کتب مین عہد عتیق کی دو قسم کی کتابین ہین ایک وے جو جمہور
مسیحی سلف کے انکی صداقت تسلیم کرتے تھے دوسری وے جو اون مین
اختلاف تھا قسم اول کی اڑتیس کتابین ہین ۱ کتاب پیدایش
۲ کتاب خروج ۳ کتاب احبار ۴ کتاب گنتی ۵ کتاب استثناء ۶
کتاب یوشع ۷ کتاب القضات ۸ کتاب راعوث ۹ کتاب اول
سموئیل ۱۰ کتاب دوم سموئیل ۱۱ کتاب اول سلاطین ۱۲ کتاب دوم
سلاطین ۱۳ کتاب اول اخبار الایام ۱۴ کتاب دوم اخبار الایام
۱۵ کتاب اول عزرا ۱۶ کتاب دوم عزرا کہ اسکو کتاب نحمیا بھی کہتے ہین
۱۷ کتاب ایوب ۱۸ زبور داؤد ۱۹ امثال سلیمان ۲۰ کتاب جامعہ
۲۱ نشید الانشاد ۲۲ کتاب اشعیا ۲۳ کتاب یرمیاہ ۲۴ مراثی یرمیا
۲۵ کتاب حزقیل ۲۶ کتاب دانیال ۲۷ کتاب ہوشع ۲۸ کتاب یوئیل
۲۹ کتاب عاموس ۳۰ کتاب عوبدیا ۳۱ کتاب یوناہ ۳۲ کتاب میکا
۳۳ کتاب ناحوم ۳۴ کتاب حبقوق ۳۵ کتاب صفونیا ۳۶ کتاب حجی
۳۷ کتاب زکریا ۳۸ کتاب ملاخیا اور ان کتابون کو یہودی لوگ بھی مانتے ہین

اور کتاب پیدایش سے استثنا تک پانچون کتابون کو تصنیف موسیٰ
علیہ السلام کی کہتے ہین اسطرح پر کہ یونس بیتس اور بعض اور محققین
جو بعد اوسکے ہوئی کہتے ہین کہ کتاب پیدایش کو موسیٰ علیہ السلام نے
مین لکہا جب کہ مدین مین اپنے خسر کے گہر بکریان چراتے تہے اور
کتاب خروج کو بعد نکال لانے بنی اسرائیل کے مصر سے اور
مگمان کہتا ہے کہ جب چالیس دن رات تک موسیٰ علیہ السلام پہاڑ پر
رہے تہے اوسوقت خدا نے سب مضمون اس کتاب کا اونکو فرما دیا تہا
اور بعد نزول پہاڑ کے اونہون نے اس کتاب کو لکہا اور یہہ قول تیار
بعض علماء یہود کا ہے اور قول دوسرا اختیار جمہور متاخرین کا ہے اور
موافق لازم آتا ہے کہ یہہ کتاب الہام کے موافق مرقوم ہو اور کتاب
خروج کا حقین مظنون یون ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بعد الواح اور
تیار ہونے صندوق کے لکہی ہے اور کتاب گنتی کے حقین یہہ گمان ہے
کہ یہہ میدان موآب مین لکہی گئی جیسا کہ درس تیرہوین باب
اوس کتاب سے سمجہا جاتا ہے اور کتاب استثنا کے حقین یہہ گمان ہے
کہ یہہ بہی میدان موآب مین تہوڑے دنون پہلے موت موسیٰ علیہ السلام کے
لکہی گئی جیسا کہ ... باب ... سے ساتہہ درس ... ۲۴ اس کتاب کے
سمجہا جاتا ہے اور کتاب یوشع کی جیرباڈ اور ڈیوڈ ... اور ...

اور بشپ پاترک اور تا ملاڈین اور ڈاکٹر کرے کے نزدیک تصنیف یوشع
علیہ السلام کی ہے اور ڈاکٹر لائٹ فٹ کے نزدیک تصنیف فینحاس
کی اور کالون کے نزدیک لعازر کی اور ہی کے نزدیک یرمیا علیہ
السلام کی اور دواسیل کے نزدیک سموئیل علیہ السلام کی ہے اور ظاہر
ہے ورس ۲۳ باب ۱۵ اس کتاب سے ورس ۶۳ اور ۷ اور باب
کتاب دوسرے سموئیل کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب ساتویں س
سلطنت داؤد علیہ السلام سے پہلے لکھی گئی ہے کہ لکھنے والا اسکا
کوئی ہو اور عہد یوشع علیہ السلام سے اس عہد تک کبھی گذرا ہو
اور کتاب القضاۃ میں بھی بڑا ہی اختلاف ہے بعضے اسکو تصنیف
فینحاس کی اور بعضے حزقیا کی اور بعضے یرمیا کی اور بعضے حزقیل کی اور
عزرا کی بتلاتے ہیں پھر بعضے انسے کہتے ہیں کہ اسکے مصنف نے اسکو
ملفوظات سے اور بعضے کہتے ہیں کہ کرا خذ دفتر سے دیکھ کر لکھا ہوگا اور
یہودی کہتے ہیں کہ یہ تصنیف سموئیل علیہ السلام کی ہے اور اس صورت میں کہ
مصنف اوسکا حزقیا ہو کتاب الہامی نہیں ہو سکتی کہ وہ بادشاہ
نہ نبی اور کتاب راعوث میں بھی اختلاف ہے بعضے حزقیا کی اور بعضے عزرا
اور یہودی اور جمہور عیسائی اگلوں سموئیل علیہ السلام کی تصنیف کہتے
ہیں اور یہ کتاب بھی صورت اول میں الہامی نہیں ہو سکتی جیسا اوپر گذرا

اور کتاب اول صموئیل میں چوبیس باب تصنیف صموئیل علیہ السلام کی
اور باقی باب اس کتاب کے اور ساری کتاب دوسری صموئیل کی
تصنیف کاد اور نتان کی کہتے ہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ کاد کی تصنیف کس قدر ہے
اور نتان کی کس قدر ہے اور کتاب اول اور دوم سلاطین میں بھی بڑا اختلاف ہے
بعضے کہتے ہیں کہ داؤد اور سلیمان اور حزقیا نے آپ ہی اپنی اپنی سلطنت کا
حال لکھا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ان کو کاد اور نتان اور اشعیا اور
یرمیا اور اور پیغمبروں نے جو سلطنت اسرائیل اور یہود کے وقت میں
تھے لکھا ہے اور کتاب اول اور دوم اخبار الایام کو عبری لوگ تصنیف
عزرا کی بتلاتے ہیں کہ انہوں نے بعد رہائی کے قید بابل سے عہد حجی
اور زکریا علیہما السلام کے لکھی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مصنف ان کا
وہی ہے جو مصنف کتاب سلاطین کا ہے اور کتاب نحمیا کو
اتھاناسیس اور اپیفینس اور کریزاسٹم وغیرہم تصنیف عزرا کی اور بعضے
تصنیف نحمیا کی بتلاتے ہیں اور قول دوسرا مختار ہے مگر وہ سب کتاب
اس مختار کی موافق بھی تصنیف نحمیا کی نہیں ہو سکتی جیسا ان شاء اللہ
فصل دوسری مقصد سوم میں ذکر اسکا آتا ہے اور کتاب ایوب کا حال تو
بہت ہی مشکل ہے اس لیے کہ اولاً اسی بات میں اختلاف ہے کہ ایوب کوئی شخص تھا
یا محض اسم فرضی ہے ربی میمانی دیز جو بڑا عالم مشہور یہود کا ہے

اور بکلرک اور میکالس اور بیٹ نملر اور بیٹ اسٹالت وغیرہ کہتے ہین
کہ ایوب محض ایک فرضی نام ہے اور کتاب اوسکی محض ایک افسانہ
یا جہوٹی کہانی ہے اور کامٹ اور وانیٹل وغیرہا کہتے ہین کہ ایوب کوئی
شخص تہا یہ ثانیا معترین وجود مین اوسکے زمانہ مین اختلاف ہے بعضے عہد
موسی علیہ السلام اور بعضے بعد زمانہ یوشع علیہ السلام کے ہم عہد قضات کے
اور بعضے ہم عہد آقاسیویرس یا اردشیر بادشاہ ایران کے اور بعضے
ہم عہد سلیمان علیہ السلام کے اور بعضے ہم عہد بخت نصر کے اور بعضے
ہم عہد یعقوب علیہ السلام کے کہتے ہین اور بعضے کہتے ہیں کہ اوسکا زمانہ
ہی تہا جبکہ حضرت شریف نبے ابراہیم علیہ السلام کے سے ملک کنعان مین
گئے تہا ثالثاً صاحب کہتے ہین کہ ہمارے خیالونکا دلیل کافی اوسکی لم زوری کی بے
پڑتا تہا اسین جو طرستی اوکی حسکا ذکر درس اول باب اول میں ہے
کس ملک مین تہی اختلاف ہے تو چارٹ اور سپانہیم اور کامٹ وغیرہم کہتے
ہیں کہ زمین ریگستان حالانکہ ملک عرب میں اور میکالس اور ایلن درہ
دمشق مین بتلاتے ہین اور بیٹ نودا اور انج بشپ کامجی اور ڈاکٹر
ہیلز اور ڈاکٹر گوڈ اور بعض متاخرین کہتے ہیں کہ عوط نام اد ومیہ کا تہا
رابعاً مصنف اوس کتاب مین اختلاف ہے بعضے الیہو کو اور بعضے ایوب
کو اور بعضے موسی علیہ السلام کو اور بعضے سلیمان علیہ السلام کو

اور بعضے اشعیا علیہ السلام کو کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کوئی شخص

مسما [illegible] کی وقت میں تہا کہ نام اوسکا معلوم نہیں اور بعضے حزقیل

اور بعضے عزرا کو کہتے ہیں اور [illegible] کہتا ہے کہ مصنف اسکا کوئی شخص اولاد

الیہو سے ہے اور جو موسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں یہ اونمیں [illegible]

بعض متقدمین کے نزدیک حضرت موسیٰ نے ابتداءً اوسکو تصنیف کرکے

عبری میں لکھا ہے اور ارجن کے نزدیک حضرت موسیٰ نے عبری میں سریانی سے

سے ترجمہ کیا ہے پس اس کتاب میں باعتبار تفصیل کے بائیس وجہ سے

اختلاف ہے شاید انہیں اختلاف کا لحاظ کرکے جناب لوتہر مصلح دین عیسوی نے

جو پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہیں فرمایا ہوگا کہ وہ تو ایک کہانی ہے

جیساکہ وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ میں لکھتا ہے اور زبور داؤد

حال ہی قریب کتاب ایوب کے ہے اور بڑا اختلاف اوسکے مصنفین میں

قدما سے ارجن اور [illegible] اور اگستائن اور [illegible] اور [illegible]

اور اور قدما کہتے ہیں کہ ساری کتاب زبور تصنیف داؤد علیہ السلام

کی ہے اور اونکے مقابلے میں [illegible] اور [illegible] اور [illegible]

اور [illegible] منکر ہیں اور [illegible] صاحب کہتا ہے کہ قول اول محض غلط ہے اور بعض

مفسرین نے بعض زبوروں کو کہا ہے کہ زمانہ مقابیس میں تصنیف ہوئی ہیں

لیکن یہ رائے ضعیف ہے انتہی ملخصا اور دوسرے فرقہ کے نزدیک [illegible]

ایسے ہین کہ اونکا مصنف معلوم نہین اور باقی ہے دس زبورون سے معلوم ہوتا
تصنیف موسی علیہ السلام کی اور اکثر ذکور داؤد علیہ السلام کے
بارہ زبور آساف کی گروہ کے ہین اور باسٹھوین زبور کو جو آساف کی
طرف منسوب ہین بعضون نے انکار کیا ہے کہ وہ تصنیف آساف کی ہے
اور گیارہ زبور قورح کے تین بیٹون کے اور آسیا بھی بعضون کا یہ گمان
کہ یہ گیارہ زبور تصنیف کسی اور کی ہین کہ اوسنے انکے نام پر کہے ہین
اور اٹھاسیوان زبور ہیمان کی اور نواسیوان زبور اتھان کی اور
بہترواں اور ایکسو ستائیسوان سلیمان علیہ السلام کی اور تین زبور
جدوتھون کی تصنیف ہین اور بعض کسی اور کی پس زائد تیس زبور کا
مصنف مجہول الحال اور بعض کا موسی علیہ السلام اور بعض کا داؤد
اور بعض کا سلیمان علیہ السلام اور بعض کا آساف اور بعض کا ہیمان اور
بعض کا اتھان اور بعض کا جدوتھون اور بعض کا تین بیٹے قورح کے اور بعض
اور اور نکا اور کالمیٹ صاحب کہتے ہین کہ زبورون مین داؤد کی
تصنیف سے کل پینتالیس زبور ہین اور بس باقی اورون کی تصنیف ہین
اور علماء یہود کہتے ہین کہ یہ زبور تصنیف ان شخصون کی ہین آدم
ملک صدق ابراہیم موسی آساف ہیمان جدوتھون تین بیٹے
قورح کے اور داؤد نے سب زبورونکو لیکر ایک جلد مین جمع کر دیا ہے

تردا اگر دفقط ایک جلد مین جمع کرنے والے ہین نہ مصنف اور یہہ قول ضعیف ہے
قیار نصاحب کہتے ہین کہ مختار علماء متاخرین یہود اور تمام مفسرین
عیسائیونکا یہہ ہے کہ یہہ کتاب تصنیف ان شخصون کی نہین ہے موسیٰ و داود
سلیمان آساف ہیمان ایتھان جدوتھون بنی قورح کے
پہر ثانیا اس مین اختلاف ہے کہ کس زمانہ مین ایک جلد مین جمع ہوئے
ہین بعضے زمانے داود علیہ السلام مین اور بعضے زمانہ حزقیا
مین کہ جامعین عازرین اور دوست حزقیا کے تہے اور بعضے مختلف
زمانون مین کہتے ہین پہر اتنا اختلاف انکے نام اور زبور ون کے ... الہامی
یا غیر الہامی کہ کسی یہودی نے نام اون زبور ونکا اپنی طرف سے رکہدیا
اور کتاب امثال سلیمان کو بعضے تصنیف سلیمان علیہ السلام کی بتلاتے
ہین مگر یہہ تو غلط ہے اور اختلاف محاورہ اور تکرار فقرونکا اور ورس
تیسوین اور اکتیسوین اس کتاب کے اس احتمال کو رد کرتے ہین اور انشاءاللہ
آگے ذکر اسکا آویگا اور کوئی دلیل اسکی نہین کہ سلیمان علیہ السلام نے
اس کتاب کو جمع کیا ہو اسلیے رائے جمہور یہہ ہے کہ بہت لوگون نے
مثل حزقیا اور اشعیا اور شاید عزرا نے بہی جمع کیا ہے اور اگر اور
لموئیل معلوم نہین کہ کون شخص ہین بعضون نے وہم کیا ہے کہ یہہ نام
سلیمان علیہ السلام کے تہے مگر مستر ہولڈن نے اس خیال کو

اوسنے بہی طرح رد کیا ہے اور مشہور مارٹن تیسٹوین اور اکیسویں [٣١] کا خیال
فاسد کو مٹاتا ہے اور کتاب جامعہ مین بہی بڑا اختلاف ہے بعضے تصنیف
سلیمان علیہ السلام کی اور ربیت قیمخی یہود کا عالم مشہور اسے تصنیف
اشعیا علیہ السلام کی اور تالمود کی علما تصنیف حزقیا کی بتلاتے
ہین اور گراٹیس کہتا ہے کہ بحکم زربابل کے اوسکے بیٹے ابیہود کی تعلیم
کے لیے کسی شخص نے تصنیف کی تہی اور جان کہ عالم عیسائی ہے اور بعضے
علماء جرمن کے خیال کرتے ہین کہ بعد قید بابل کے تصنیف ہوئی اور وسل
کہتا ہے کہ اینٹوکس اپیفانس کے وقت مین لکہی گئی اور یہودی
جب قید سے چہوٹ کر آئے تہے اوس وقت اونہون نے اس کتاب کے مضمون کو
بدعتی اور اختلافی سمجہکر کتب الہامی سے الگ کر دیا تہا مگر پیچہے
پہر ملا لیے گئے اور کتاب غزل الغزلات بعضی تصنیف سلیمان علیہ السلام
یا کسی عہد دیگر کی کہتے ہین اور ڈاکٹر کنی کاٹ اور بعضے متاخرین کہتے ہین
کہ تصنیف سلیمان علیہ السلام کی اوسکو کہنا غلط ہے بلکہ بہت عرصہ کے
پیچہے سلیمان علیہ السلام سے تصنیف ہوی ہے تہیودور جو بشپ
مپسوسشیا کا تہا اور جو تہے اور پانچویں صدی مین گذرا ہے اس کتاب
اور کتاب ایوب کو بہت ہی برا کہتا ہے اور سیمین اور لیکلارک کو بہی
اوسکی صداقت پر کلام تہا اور ونسٹن کہتا ہے کہ یہ تو ایک لونا ...

باوجود دعوے
مضمون مدعی
اور اختلافی کیا
گیا

اسکو کتاب الہامی سے نکالنا چاہیئے اور ایسی ہی رائے بعض متاخرین
کی تھی اور سیملر کہتا ہے کہ ظاہرا یہ جعلی کتاب ہے اور کاسٹیلیو نے
حکم دیا کہ یہ کتاب کتب عہد عتیق سے نکال ڈالنی چاہئے کیونکہ ناپاک
گیت ہے اور کتاب حزقیل مین علماء یہود کو تردد تھا کہ کتب مقدسہ
مین داخل کیجاوے یا نہین اور کتاب دانیال کا یہ حال ہے کہ یہودی تلمود
جاب سے کے اور اسیطرح یہودی متاخرین دانیال علیہ السلام کو
نبی نہین گنتے بلکہ کہتے ہین کہ وہ ایک نوکر بادشاہ بابل کا تھا اُنکے
نزدیک کتاب دانیال کتاب نبوت نہین اور یوہینی تین اُنکو نبی
کہتا ہے اور کتاب یوئیل کا زمانہ تصنیف معلوم نہین اسلیئے نہین معلوم
کہ یوئیل علیہ السلام کب تھے اور کہان مرے [illegible] عالم مشہور
یہود کا اور اور لوگ سلطنت یورام مین اور مصنف تاریخ صدر اولام
اور صدر ادوکالام [illegible] کی جو تاریخین مشہور یہود کی ہین اور جارجی
اور اور علماء یہود کے نوردی وسیس اور آرچ بشپ نیوکم اور اور
علماء [illegible] سلطنت منسیا مین اور [illegible] نوویس اور اکرہن اور کامیٹ
اور اور لوگ سلطنت یوشیا مین اور [illegible] اور مولڈن ہوڈ
اور یہودن [illegible] اور بہت متاخرین موافق قول [illegible] کی سلطنت
عزیاہ مین کہتے ہین اور کتاب عوبدیا ہین معلوم نہین [illegible]

تصنیف ہوئی جیسا کہ قوم اور علماء یہود کہتے ہیں کہ یہہ عوبدیا وہی شخص ہے یا
جو کہ بزرگ بادشاہ اخاب کا تہا اور محققین کہتے ہیں کہ وہ ہی جو دواوس
بیت المقدس کا یوشیا کی طرف سے تہا اور اوسکا ذکر دوسرا
باب کتاب دوم اخبار الایام میں آیا ہے اور ڈیوپن سلطنت یحام
اور گروٹیس اور ہیوٹ اور ڈاکٹر لارنٹ اور مفسرین عہد
ہوشع اور یوئیل اور عاموس کی بتلاتے ہیں اور آرچ بشپ
ہم عہد یرمیا علیہ السلام کے گمان کرتا ہے اور کتاب ناحوم
معلوم نہیں کہ کس زمانہ میں لکہی گئی بعضے کہتے ہیں کہ ناحوم علیہ اس کتاب
سلطنت یوتام میں تہے اور بعضے سلطنت منسا میں اور بعضے سلطنت
یوشیا میں کہتے ہیں اور بعضے قریب ٥٤٠ کے قبل ولادت مسیح علیہ السلام
بتلاتے ہیں اور کتاب حبقوق کا بہی ایسا ہی حال ہے بعضے اوسکو سلطنت
منسا میں اور آرچ بشپ اشر سلطنت یہویا قیم میں ہم عہد یرمیا
علیہ السلام کی کہتے ہیں اور یہہ بہی نہیں معلوم کہ کس قوم کے تہے اور قلم او
کہاں تہا اور کتاب ملاخیا کا بہی کچہہ ایسا ہی حال ہے اوریجن کہتا ہے کہ
ملاخیا آدمی نہ تہا بلکہ فرشتہ تہا جو بشکل آدمی ہوگیا تہا
کالمٹ اور جیروم اور علماء متقدمین کہتے ہیں کہ ملاخیا عزرا کا نام تہا

بیان انجیل متی کا

بیان انجیل متی جو اول اناجیل ہے حال اوسکا محض خراب اسلیے کہ متی
حواری نے اسکو عبری مین لکہا تہا اور اب متاخرین عیسائی اسکو اعتبار
نہیں کرتے مگر نسخہ عبری والا بالکل صفحہ جہان سے گم ہوگیا اور ترجمہ یونانی
کا نام اور اوسکے مترجم کا بہی تحقیقاً معلوم نہیں بجای اصل کے ہوگیا اپی فینس
کہتا ہے کہ متی نے انجیل کو عبرانی مین لکہا تہا یونانی مین جیسے کہ سنٹ [illegible] قایل
کہ متی نے دونون یعنی انجیل کو لکہا ہے اور ریو صاحب اپنی تاریخ انجیل
مین لکہتا ہے کہ یہہ بات غلط ہے کہ جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے انجیل یونانی
میں لکہی تہی اسلیے یوسی بیس اپنی تاریخ میں اور اسیطرح بہت مرشدون
عیسائی نے لکہا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی میں لکہی ہے نہ یونانی میں
جیروم کہتا ہے کہ پین تی نس نے اس انجیل کی ایک عبری جلد انڈیا میں
پائی تہی اور اوسکو اسکندریہ مین لا کر سینٹ جیروم کے کتب خانہ میں
رکہی تہی کہ وہان سے رہ جاتی رہی مگر ترجمہ یونانی اوسکا باقی رہا اور نام مترجم کا بہی
نہیں معلوم یہان تک قول ریو کا اور تفسیر ہنری اسکاٹ میں ہے
کہ سبب مفقود ہو جانے نسخہ عبری کا یہہ ہوا کہ ابی اونی تیز فرقہ نے جو
الوہیت جناب مسیح کا منکر تہا اوس نسخہ مین تحریف کی تہی اور بعد تباہی [illegible]
نسخہ انجیل عبری کا جاتا رہا اور بعضے کہتے ہین کہ ناصریون یا یہودی
مرید [illegible] انجیل عبری کو محرف کیا تہا اور ابی بی اونی تیز نے بہت [illegible]

اوسکے نکال ڈالے تھے اور یوسی بیس اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ اِرینیس
کہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین لکھی تھی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی
جلد ۲ کے صفحہ ۱۱۹ مین لکھتا ہے کہ پیپیس کہتا ہے کہ متی نے انجیل عبری مین لکھی
اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کے موافق اوسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ۱۴۷ مین لکھتا
کہ اِرینیس لکھتا ہے کہ متی نے یہودیون کے لیے اونکی زبان مین انجیل
لکھی جن دنون پولوس اور پطرس روم مین وعظ کرتے تھے اور صفحہ ۱۷۰ مین
لکھتا ہے کہ یوسی بیس کہتا ہے کہ پن ٹی نس جب انڈیا یعنی حبش مین
آیا اوسنے وہان ایک نسخہ عبری انجیل متی کا پایا جو ونکے لوگونکو
برتولما حواری سے پہنچا اور اوس وقت سے اونکے پاس محفوظ تھا اور
جیروم کہتا ہے کہ پن ٹی نس اوس نسخہ کو وہان سے اسکندریہ مین لایا
اور لارڈنر بعد نقل کے قول پیپیس کی تزئیف کرتا ہے اور صفحہ
۱۷۴ مین لکھتا ہے کہ اُرِجن سے تین تقریر مین ایک وہ کہ یوسی بیس
نقل کیا کہ متی نے انجیل یہودی ایمانداروں کو عبری مین دی دوسرا یہ
روایت صحیح کہ متی نے پہلے لکھا اور انجیل دی عبریون کو تیسرا یہ کہ
متی نے لکھا عبریون کے لیے جو منتظر اوسکے تھے جو ہونے والا تھا ابراہیم
اور داؤد کی نسل سے پھر جلد ۴ کے صفحہ ۹۵ مین لکھتا ہے کہ یوسی بیس
کہتا ہے کہ متی نے عبریون مین وعظ کرکے جب ارادہ جانے کا اور قومونکی

طرف کیا تو اونکو اونکی زبان مین انجیل لکھکر دیدے گیا اور صفحہ ۱۶ مین
تولی انتھالی سیسن یون نقل کرتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین
یروشلم مین لکھی تھی اور یعقوب حداوند کے بہائی نے اوسکا ترجمہ کیا
(یعنے یونانی مین) اور صفحہ ۳۷ مین لکھتا ہے کہ رسل کہتا ہے کہ متی
انجیل عبرانی مین لکھی اور صفحہ ۸۷ مین لکھتا ہے کہ اپی فانیس لکھتا ہے کہ
متی نے وعظ کیا اور لکھی انجیل عبری مین یہہ لکھتا ہے کہ متی نے انجیل کو
عبری مین لکھا اور وہی حرف لکھنے والا عہد جدید کا ہے جسنے اوس زبان کا
استعمال کیا اور صفحہ ۱۳۲ مین لکھتا ہے کہ جیروم لکھتا ہے کہ متی نے
یہودیہ مین یہودیون ایماندارون کے لیئے انجیل عبرانی مین لکھی
اور یسایہ مین کا سات سچ انجیل کے نہیں ملایا اور صفحہ ۱۴۳ مین لکھتا ہے
کہ جیروم اپنی فہرست مورخین مین لکھتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل
یہودیہ مین یہودی ایماندارون کے لیئے عبری زبان اور عبری حرفون مین لکھی
یہہ بات کہ اوسکا ترجمہ یونانی مین کسنے اور یہہ بات کہ گئے اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا ہے تحقیق
نہین علاوہ اسکے کتب خانہ سے سریا مین جسکو پمفلس شہید نے بڑی جانفشانی سے جمع کیا تھا نسخہ
عبری موجود ہے اور مینے باجازت ناصریون کے جو بیریا شہر سیریا مین
رہتے تھے اوس نسخہ عبری کا استعمال کرتے تھے ایک نقل لی اور صفحہ
۵۰۱ مین لکھتا ہے کہ اگستائن لکھتا ہے کہ ان چارون مین سے متی ہی فقط

کہا گیا ہے کہ اوسنے عبری میں لکھی اور باقیوں نے یونانی میں اور صفحہ
۵۳۳ میں لکھتا ہے کہ کیرل [illegible] لکھتا ہے کہ کہا گیا ہے کہ متی نے بدرجہا
یہودیوں ایمانداروں کے اپنی انجیل عبری میں لکھی پہر جلد پانچویں کے
صفحہ ۳۷۴ میں لکھتا ہے کہ ایسی ڈی وڈ لکھتا ہے کہ ان چاروں سے
متی نے صرف عبرانی میں لکھی اور باقیوں نے یونانی میں اور تفسیر ڈوائلی
اور رچرڈ منیٹ میں ہے پہلے زمانہ میں بڑا اختلاف تہا کہ کس زبان میں یہ
انجیل لکہی گئی اور بہت قدما صراحتہ کہتے ہیں کہ متی نے انجیل اپنی عبری
زبانمیں جو اوسکے زمانہ میں ملک فلسطین میں بولی جاتی تہی لکہی ہے اور
اس قسم میں قول متفق علیہ قدما کا (یعنی یہ کہ یہ انجیل عبری زبانمیں ہی)
قول فیصل گنا جا دسیے اور ہارڈنر صاحب جلد چوتہی اپنی تفسیر میں نام
اون شخصوں کے جو عبری الاصل ہونے اس انجیل کے قائل ہیں یوں لکہتے ہیں

بلرمن — گرادیتیس — کیسابن — بشپ والٹن — بشپ ٹاملائن
ڈاکٹر کیو — جینڈ — مل — ہارڈوڈ — اودن — کین بل — اکلارک
سائیمن — تلی مونٹ — پوئی نس — ڈوپن — کامٹ — میکالیس
اری نیس — ارجن — سرل — اپی فانیس — کریسا سٹم
جیروم اور بادو علماء متقدمین اور متاخرین کے نزدیک مختار قول

[illegible]

بی پیش کا ہے کہ یہہ انجیل عبری مین لکہی گئی تہی انتہا پس اس سے معلوم
ہوا کہ موافق مختار جم غفیر علماء کبار مسیحیونکے یہہ انجیل متی نے نقط عبرانی
مین لکہی تہی اور وہ نسخہ سب کا سب صفحہ جہان سے گم ہوگیا اور یہی متحقق
قیاس کہنے ہے اسلئے حضرت عیسے عبری نژاد تہے اور اونکی اصل باتین
عبری تہی پس غالبا تعلیم اونکی ہی عبری مین ہوگی خصوصا اون لوگونکے
لئے جو اونکی بولی عبری ہوگی اور متی نے اس انجیل کو یہود شام او
اونکے نواح والونکے لئے جو اونکی بولی مالوف عبری تہی لکہی تہی اسلئے
کوئی سبب نتہا کہ یونانی مین لکہی جاتی اور ناسلس جو اخیر صدی ثانی
مین تہا لکہتا ہے کہ انجیل جو متی کی طرف منسوب ہے اوسکی
نہیں اور یہود فرقہ باتو جو مسیحی اگرچہ مسیحی اب ا وسکو اچہا
کہتا ہے کہ یہہ تمام انجیل جہوٹی ہے اور شیوز اور تسلش بہت
اعتقاد انجیل متی سے رکہتے تہے اور ڈاکٹر ولیمس اور
انجیل فرقہ یونی تہرین نے باب اول اور دوم متی کو الحاقی
اور فرقہ اسیونی شیر نہ کے نسخہ مین یہہ دونون باب نہین تہے
ترجمہ الطبی مین کہ مسیحیونکے نزدیک بہت بڑا معتبر ہے
زو دمن کا تہلک کے نزدیک نسب نامہ کو انجیل سے علحدہ کر دیا
اور انجیل مرقس کو کادلکس ر رونیس اور ظلم ہلاتن کہتے ہیں

یہ انجیل اصل مین لاٹن زبان مین تہی بعد اوسکے یونانی مین ترجمہ ہوئی اور
کچہہ تہوڑی سی اوس اصل سے شہر وینس کے کتب خانہ مین موجود ہے
اور وہانکے لوگ مدعی اوسکی اصل ہونے کے ہین اور ایک پیرا مانسنہ
سریانی زبانکا تہا اوس پر یہی لکہا تہا کہ مرقس نے اپنی انجیل رومی
(یعنی لاٹن) زبان مین لکہی تہی اور جمہور کہتے ہین کہ اصل مین یہہ انجیل یونانی
مین لکہی گئی اور جیروم اپنے نامہ مین لکہتا ہے کہ بعض علماء متقدمین کو
اس انجیل کے آخر باب پر شبہہ تہا اور انجیل لوقا تصنیف لوقا کی ہے
اور بعض متقدمین کو بعض بعض باب یعنی اس انجیل پر شبہہ تہا
اور بعض کو دو باب اول مین شبہہ تہا اور فرقہ مارسیونی کے
نسخہ مین یہہ دونون باب نہین ہین اور جناب لوتہر مصلح دین عیسوی پیشوا
فرقہ پروٹسٹنٹ کے تینون انجیلون مذکورہ بالا پر شبہہ کرتے تہے اور بعض
سمجہتے تہے لکہتے ہین کہ یہہ جہوٹی رای واجب الرد ہے کہ انجیلین چار ہین
اسلیے انجیل یوحنا بہی درست ہے پہر لکہتے ہین کہ نامہ پال اور
پطرس کے بہت اچہے ہین ان تینون انجیلون سے پہر لکہتے ہین اوسکے
کلام مین کوئی چیز ایسی نہین ہے اور لوگون نے نہین لکہی جن لوگون نے مسئلہ کو اپنے بیان
الوہیت حضرت مسیح پر لانا دلیل نجات کی ہے خوب بیان کیا ہے وہی
اچہی انجیل نویس ہین اسلیے ہم درستی سے کہتے ہین کہ نامی یوحنا کی بہی

انجیل مین نسبت اون چیزونکی کہ مارک اور متی اور لوقا نے لکہا ہے
بہہ لکہتے ہین کہ یوحنا کا خط سب سے بہتر اور عمدہ رسائل عہد جدید کا
اور یہی سچی اور پاک انجیل ہے ان قولونسے معلوم ہوا کہ جناب مصلح
عیسائی کے نزدیک پہلے تینون انجیلیں مشکوک تہین اور انجیل یوحنا کا
حال یہہ ہے کہ اسٹادلن اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ انجیل یوحنا
بلاریب اور یقینا کسی طالب العلم مدرسہ اسکندریہ نے لکہی ہے اور
ہارنضاحب اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ الوجین فرقہ نے جو دوسرے
صدی مین تہا اس انجیل سے اور اسیطرح سب تصنیفات یوحنا سے
انکار کیا ہے اور یوتہیندر کہ بہت بڑا عالم محقق گنا جاتا ہے کہتا ہے
کہ یہہ سب انجیل اور سارے یوحنا کے تصنیف اوسکی نہین بلکہ شروع
دوسری صدی مین کسی عیسائی نے اوسکے نام سے لکہدی ہین اور بعض
درسون باب ساتوین اور آٹہوین اس انجیل کہ جمہور علماء مسیحیہ نے انکار
کیا ہے جیسا انشاء اللہ **فصل** دوسری مقصد تیسرے مین آئیگا
اور کروٹیس جو بڑا عالم محقق مشہور ہے کہتا ہے کہ انجیل یوحنا
بیس باب تہی اکیسوان باب کو یوحنا کی موت کے بعد کلیسیا افسس نے
اپنی طرف سے ملا دیا ہے اور چارون انجیلون کے زمانہ تالیف مین
ایسا اختلاف ہے کہ قطعا دلالت کرتا ہے کہ کوئی سند متصل انکی نہین

اور نامہ دوم تمتہیکا اسوقت جو پولوس روم مین اول بار مقید ہوئے

یا اوسوقت مین جو دوسری بار مقید ہوئی تہے اور نامہ تیتیکا سنہ ۵۲ عیسوی

یا سنہ ۵۵ یا سنہ ۶۴ یا سنہ ۶۵ مین لکہا گیا اور نامہ فلیمون کو بعضے علما

عیسائی ربانہ حیز اوّل مین کہتے تہے کہ بہر تو ایک غائی بتہیں عہد جدید سے

نکالدینے کے قابل ہے اور اونہون نے ارادہ نکالدینیکا بہی کیا تہا اور صفحہ

۲۰۶ کا لک ہرلڈ کی ساتوین جلد مین ہے کہ دو ذی صاحب اپنی کتاب کے

صفحہ ۱۶ مین لکہتا ہے کہ شلی مینچر نے اول نامہ تمتہی براکہا بلکہ بعضے

دونون نامی تمتہی اور نامہ طیطوس پر حملہ کیاہے (یعنے برا کہا اور واجب التسلیم

نہین مانا) اور قسم دوسرے کی ستے کتابین ہین نامہ عبرانیونکا دوسرا نامہ پطرس

دوسرا اور تیسرا نامہ یوحنا کا نامہ یعقوب نامہ یہودا

بعضے ورہس نامہ اول یوحنا کے متاہدات یوحنا یوسی بیس

اپنی تاریخ کلیسا کی تیسری کتاب کے تیسرے باب مین لکہتا ہے پترس کا

پہلا نامہ سچا ہے مگر دوسرا نامہ کبہی پاک کتاب مین شامل نہین کیا

لیکن پڑہا جاتا تہا اور پولوس کے نامی جو دہ ہین مگر نامہ عبرانیونکا بعض

لوگون نے الگ کردیاہے اور باب پچیسوین اوسی کتاب مین لکہتا ہے

کہ نامہ یعقوب اور یہودا اور نامہ دوم پترس اور نامہ دوم اور

سیوم یوحنا پر گفتگو ہے کہ آیا یہہ سب انجیل نویسون نے لکہے ہین یا اور

[illegible] اس نے کہ جنکے نام یہ ہیں تہے اور اعمال پولوس اور پاسٹر اور مشاہدات
پطرس کی اور نامہ برنباہ اور وہ کتاب جسکا اسم بنی کوشش حواریونکا
نام ہے کتابیں جعلی سمجھنی چاہئیں اور اگر درست معلوم ہو تو مشاہدات
یوحنا بھی اسی قسم کے گنے جاوینگے اور باب بچیسوین چھٹی کتاب اوس تاریخ
میں نامہ عبرانیون کے حق میں ارجن کا قول یون نقل کیا ہے کہ جو احوال
زبان زد ہماری قبل ہوا ہے یہہ ہے کہ بعضے کہتے ہیں کہ کلمنت نے
بشپ روم کا تہا اس نامہ کو لکہا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ لوقا کا
ترجمہ کیا ہوا ہے انتہی اور نیس بشپ [illegible] نے جو تخمیناً ۱۷۸ میں تہا
اور پولی کیش نے جو سنہ ۲۰۰ میں تہا اور نوٹیس یا نوہیتین نے جو
تخمیناً سنہ ۲۵۱ میں تہا بالکل اس نامہ سے انکار کیا ہے اور ترتلین جو
بشپ [illegible] کا تہا جو تخمیناً سنہ ۲۰۰ میں تہا اس نامہ کو نامہ برنباہ کا بتلاتا تہا
اور کیس نے جو پرسبٹر کلیسیا روم کا اور تخمیناً سنہ ۲۱۲ میں تہا کہے پولوس کے
تیرہ گنے ہیں اور اس نامہ کو نہیں گنا اور سائپرن بشپ کارتہج کا
جو تخمیناً سنہ ۲۴۸ میں تہا اس نامہ کا ذکر نہیں کیا اور سیریا کا کلیسا ایک
نامہ دوم پطرس کا اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا کو نہیں مانتا اور اسکیلگر
کہتا ہے کہ جسنے نامہ دوم پطرس کا لکھا ہے اوسنے ناحق اپنے وقت
ضائع کیا ہے اور بعض ورس باب ۵ نامہ اول یوحنا کو بہی اور محققین نے

غلط بتلایا ہے اور تفسیر لارڈنر کی جلد چوتھی کے صفحہ ۷ مین ہے
کہ سرل کی کتاب مشاہدات کو واجب التسلیم نہین مانتا تھا اور نہ
کلیسیا یروشالم کا اوسکے وقت مین اور نہ اوس فہرست قانونی مین
اوسکا ذکر ہے جسے اوسنے لکھی ہے انتہی ملخصاً اور جاننا چاہئے کہ
کہ اس فہرست مین کتاب باروق اور نامہ یرمیا موجود تھی اور
یوسیبیس اپنی تاریخ کی کتاب ساتوین کے باب پچیسوین مین
لکھتا ہے کہ ڈیونیسیس کہتا ہے کہ بعض نے ہمسے پہلے تمام کتاب مشاہدات کو
علحدہ کردیا اور اوسکی رد مین کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ یہ سب بے
معنی اور بے عقلی و بڑا بھاری حجاب جہالت کا ہے اور نسبت اسکی
طرف یوحنا حواری کے جھوٹ ہے اور مصنف اسکا نہ کوئی حواری نہ کوئی
پاک آدمی نہ کوئی شخص مسیحی بلکہ سیرن تھس ملحد نے نام یوحنا کا
لگا دیا ہے مگر مین اوسے علحدہ نہین کر سکتا اسلئے کہ بہت بھائی اوسکی
اوسکی قدر کرتے ہین مین قبول کرتا ہون کہ یہ پاک اور الہامی آدمی کا ہے مگر مین
آسانی سے نہ قبول کرونگا کہ یہ شخص حواری تھا بیٹا زبدی کا بھائی یعقوب کا
جو مصنف انجیل کا ہے بلکہ انداز محاورہ وغیرہ سے معلوم کرتا ہون
کہ وہ حواری نہین بلکہ ایک اور یوحنا ہے جسکا ذکر رسالہ اعمال مین ہے
مگر اوسکو بھی مصنف مشاہدات کا نہین کہہ سکتا اسلئے کہ اوسکا آنا ایشیا مین

معلوم نہین پس یہہ کوئی اور ہی ایشیا والونسے افسس مین دو قبرین
ہین اور دونو نیر یوحنا کا نام ہے اور عبارت اور مضمون سے ہی معلوم
ہوتا ہے کہ یوحنا انجیل اسکا مصنف نہین ہا سلیئے عبارت انجیل اور
نامہ یوحنا کے موافق یونانی کے ایسا نہی ہے اور الفاظ سخت نہین اور
عبارت مشاہدات کی خلاف محاورہ یونانی کے ہے اور استعمال کرنا ہے
وحشی سیاق کو اور مین کچھ خوش طبعی سے نہین کہتا بلکہ میرا ارادہ
یہہ ہے کہ دو نو شخصونکی عبارتونکا فرق ظاہر کرون انتہی ملخصا
اور روز صاحب اپنی کتاب کی صفحہ ۱۶۱ مین لکہتا ہے کہ بہت محققون
پروٹسٹنٹ نے واجب التسلیم ہونے مشاہدات پر جھگڑا کیا ہے انتہی
اور پروفیسر ایوالڈ نے بہت ہی دہوم دہام کی گواہی سے ثابت
کیا کہ انجیل اور نامی اور مشاہدات یوحنا کے ممکن نہین کہ ایک ہی
مصنف کی تصنیف ہون جیسا کہ کاٹلک ہیرالڈ کی ساتوین جلد
مطبوعہ ۱۸۴۴ کے صفحہ ۲۰۵ مین دونون قولون کی نقل ہے اور یوسی بیس
اخر مین باب ۲۳ کتاب دوسری اپنی تاریخ کلیسیا کے نامہ یعقوب کے حق مین لکہتا
یہہ لحاظ کیا جاوے کہ یہہ نامہ جعلی خیال کیا گیا ہے لیکن بہت لوگون نے
متقدمین سے اسکا ذکر کیا ہے اور اسیطرح نامہ یہودا کا خیال کیا گیا ہے
مگر اکثر کلیسو نمین مستعمل ہے اور جناب لارڈنر [illegible] فرقہ پروٹسٹنٹ کے

نامہ یعقوب کو کہتے تھے کہ یہ جو گمان ہو رہا ہے (یعنے بہت سے بیاعتبار
اور بے قدر) اور سلف سے بہت عالم عیسائی نامے ہوولے کے منکر تھے اونہیں
جیسا سنطبری سنہ ۱۵ء میں ہے کہ گروٹیس کہتے ہیں کہ یہ نامہ اوس
جو بند ہوا ان اسقف یروشالم کا سلطنت آیلڈرین میں تھا اور ڈاکٹر
اپنی کتاب الاظہار کے صفحہ ۳۰ میں لکھتا ہے کہ یوسی بیس
لوڈ بر اور علمار کیا تھولک و پروٹسٹنٹ سے یہ لکھتا ہے کہ
واہیات میں تمام کرتا ہے اور حوالہ کتابوں کا ایسا منحا ہے
جسمین روح القدس نہیں ہو سکتا اس لیئے وہ نامہ الہامی کتابوں میں
نگنا جاوے اور ڈبلیو کس تھیودور تیس پر
نزگ کا لکھتا ہے کہ مشاہدات یوحنا اور نامہ
چھوڑ دیا ہے اور نامہ یعقوب فقط بعضی
ایماں پر بڑا یا ہے قابل ملامت کے ہے بلکہ اوسمیں مسئلے اور
ایک دوسرے کے ضد پائے جاتے ہیں اور ہر ایک اپنی کی تردید
یعقوب کا مسئلوں حواریوں سے الگ ہوتا ہے جس
ایمان پر موقوف نہیں بتلاتا بلکہ اعمال پر بھی موقوف کہتا ہے اور جس
کو السین آزادی کا کہتا ہے اور وراجرس جو علما کیا تھولک فرقہ یون
کا ہے بہت علمار عیسائیوں پروٹسٹنٹ کا نام لکہتا ہے جنہون

ان کتابوں کو چھوٹی سمجھ کر نکالدیا ہے نام سفر انہوں کا نامہ یعقوب
امہ دوم و سیوم یوحنا نامہ یہودا مشاہدات یوحنا کہ کرلس بیروشلم
کہتا ہے کہ چوتھی صدی کے وقت تک سب کتابیں واجب التسلیم
میں ہوئی تھیں اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور نامہ دوم پطرس کا اور نامہ
دوم و سیوم یوحنا میں مندی کی گئی ہے کیونکہ یہ نکی لکھی ہوئی نہیں اور نامہ
ایک مدت تک رد کیا گیا تھا اور سریانی کلیسوں نے نامہ دوم پطرس و نامہ دوم و سیوم
اور نامہ یہودا اور مشاہدات کو واجب التسلیم نہیں مانا اور ایسا ہی
کلیسون عرب کا تھا لیکن ہم مانتے ہیں یہاں تک قول واکر صاحب کا
کہتا ہے کہ بعض متقدمین نے اکثر ان کتابوں کو جو عہد جدید
نہیں مانا تھا لیکن آخر میں رضامندی عام سے مانا گیا انتہی بہر حال
تک حال کتب عہد عتیق و جدید کا کچھ پریشان تھا اور
قسطنطین کے حکم سے شہر نائس میں کونسل مقرر ہوئی تاکہ اس
کونسل میں کتاب یہودیت کو واجب التسلیم ٹھہرایا اور باقی
جیسا وس کتاب پر لکھا ہے واضح ہوتا ہے پس اب بحکم
کونسل نائس کے ایک کتاب بھی مقدس مانی گئی پھر ۳۶۴ عیسوی میں
کونسل لودیسیا جمع ہوئی اس کونسل نے سات کتابیں از عہد عتیق
عہد جدید میں واجب التسلیم کر دیں اس تفصیل سے کتاب استیر

یعنی ۱ سفر یعقوب کا ۲ نامہ دوم پطرس کا ۳ اور ۵ نامہ دوم اور سیوم یوحنا کے
یوحنا کی ۶ نامہ یہودا کا ۷ نامہ عبرانیین کا اور یہہ حکم کونسل جس مین [illegible]
(یعنی عام) اسی مستحکم ہوا اور ان دونون کونسلون مین مشاہدات [illegible]
خارج رہنے تھے بعد ۳۹۷ع مین تیسری کونسل کا تہج جس کو [illegible]
اور ایکسو چھبیس ۱۲۶ اور پادری تھی اور اس کونسل نے سات کتابین [illegible] کو
بنا لین اور ایک کے واجب التسلیم ہونے کو موکد کیا اس تفصیل سے [illegible]
جو ذکر ہوا وہ واجب تسلیم اسکا موکد ہوا ۲ کتاب وزڈم [illegible]
توبیاس ۴ کتاب بارق ۵ کتاب ایکلیزیا ستیکس [illegible]
دو کتاب مقابیس کی ۶ مشاہدات یوحنا اور حکم اس کونسل کا [illegible]
کونسل ترلوسی مستحکم ہوا اور جو بارق بیغمبر سمجھتے تھے [illegible]
کی تھی تو اونکی کتاب تمہ کتاب یرمیا علیہ السلام کا سمجھی گئی [illegible]
کونسل کار تہج نے نام اس کتاب کا علحدہ فہرست مین نہ لکھا [illegible]
کار تہج کے حکم کو کونسل ترلو نے اور کونسل فلورنس نے اور کونسل [illegible]
بحال اور مسلم رکھا اور دونون کونسلون پچھلی نے کتاب بارق کا نام [illegible]
درج کیا بعد اسکے ہیر چاری کتابین کہ انہوں نے خدا کرنے [illegible]
گذرنے کے بعد مختلف تونین کونسلون کے تصدق سے [illegible]
اور قانونی ہونے کا پایا تھا قریب ایک سو برس کے واجب التسلیم [illegible]

نا مسلم مسیحیون سے بیچے رہین اور دومن کا تلک تاج تک اونکو واجب التسلیم
ناکرنسل صحیحے ہین مگر فرقہ پروٹسٹنٹ نے ان کتابون سے ایک حصہ کتاب
استثنا کی اور تمام کتاب باروق اور کتاب توبیاس اور کتاب جوڈیتھ
کتاب وزڈم اور کتاب ایکلزیاسٹیکس اور دونون کتابین
مکابیس کو نکالدالا اور ان آٹھونکو واجب التسلیم مانا اور منجملہ عدد
اور یہی بیان کئے کہ تمام کلیسیا نے انہین نہین مانا اور انہین تحریف ہوئی
بالالتزام جھوٹ بنائی گئین اور اونمین جھوٹی باتین موجود ہین اور ان عذرونکے
عذرونکو ہمنے بسر و چشم قبول کیا اور اس فرقہ کے اقرار کے موافق
ہو گیا کہ مسیحیون سلف کا جو چوتھی صدی مین اور زیادہ اوسکے
سے اعتبار نہین اور اونکا اجماع اور اتفاق قابل الاعتماد نہین بلکہ
سے یہ نصیب تھے کہ سیکڑون ہزارون علماء اتفاق کرکے
اور محرف کتابون کو واجب التسلیم ٹھرا کے سب مسیحیونکو
پر جمع کر دیتے تھے اور جیرومی واجب الردکو واجب الاقتدا
تھے سچا اور لغو کہے نزدیک دومن کا تلک جو گروہ اونکا
اس فرقہ سے کا اب تک نہ ادس سلسلے مین پڑھے ہین اونکے
کے موافق تحریف اسلاف سے بھی ثابت ہوئی مگر عذر اول
کی سمجھ مین نہین آتا اسلئے اس عذر کی موافق چاہیئے تھا کہ تمام

کتاب استیر اور مشاہدات اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا لو
دوم پطرس اور نامہ یہودا اور یعقوب اور نامہ عبرانیان کو بھی
خارج کر دیے کہ تمام کلیسیا نے اول اون کونسلون کے اونہین بھی نہ
مانا تھا بالخصوص مشاہدات اور کتاب استیر کو یہان تک کہ
مشاہدات کو کلام سرن تھس ملحد کی بتلاتے تھے اور کہتے تھے
تو ایک بے عقل اور بے معنی اور بڑا حجاب جہالت کا ہے اور عبار
عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یقینا اوسکا مصنف یوحنا نہین
اور کتاب استیر تو ظاہر ہے نہین الہامی معلوم نہین ہوتی اسلیے کہ اس
کتاب مین کہین ذکر خدا کے نام کا بھی نہین آیا اور نہ اوسکے مصنف
کا پتا لگتا ہے شارحین عمل کے اگلون سے کچھ کہتے ہین بعضی یہود
علما معبد خانہ کے جو عزرا کے زمانہ سے شیمن کے زمانہ تک
گذرے نسبت کرتے ہین اور فلو یہودی تصنیف یہوکین کی جو بیٹا
یسوع کا ہے جو قید بابل سے رہائی پا کر آیا تھا بتلاتا ہے اور اگسٹائن
تصنیف عزرا کی اور بعضی تصنیف مردکی کی اور بعضی تصنیف
اور استیر کی اور بہت قدما عیسائیون کو اوسمین شبہ ہوا ہے کہ
کی جلد دوم کے صفحہ ۳۴۷ مین ہے ستت ملیتو کی کتب واجبہ
کی فہرست مین اسکا نام درج نہین کیا چنانچہ یوسی بس نے اپنی

مجلیشیئاتے کے باب کتاب چہارم مین لکہاہے اور سنت گرگری
نازین زن نے اپنے شعرون مین صحیح کتابونکے نام ضبط کیے ہین
اوام اس کتاب کا نہین لکہا اور سنت ایمفی لوکیس نے
اپنے شعرون مین جو سلیوکس کو لکہین تہین (اسکے واجب التسلیم
ہونیپر) شبہ کیاہے اور سنت اتھانی شیس نے اپنی
۳۹ چٹہی مین اس کتاب کو رد اور ناپسند کیا اور مصنف
سناپ سس نے اوسے رد کیا ہے انتہی یہان تک صاف
واضح ہوا کہ مقدس کتابونکی کوئی سند متصل اہل کتاب کے
پاس نہین

فصل تیسری

اون خرابیونکے بیان مین کہ
جنکے سبب تحریف کا ہوجانا مقدس کتابون مین بہت
ہی آسان تہا اول خرابی یہ کہ اگلے زمانہ مین طور لکہنیکا جہانہ تہا ایک تاریخ
مین جو سنہ ۱۸ عیسوی مین بلدہ لندن مین مطبع چارلس ڈالمین صاحب مین
چہپی ہے مذکور ہے کہ اگلے زمانہ مین اوسے پاپیسل یا ہڈی کی سلائی سے
سیسے یا لکڑی یا موم وغیرہ کے تختون پر لفظون کے نقش کو واکرتے
تہے اور ہرمس کے بعد پہلے مصر والون نے درخت پیپرس کے پتے انکے بجائے
استعمال مین لائے پہر شہر پرگمس مین کہال کی وصلی ایجاد ہوئی
اور اوہون صدی مین روئی اور ریشم سے کاغذ تیار ہوا [illegible] صدیون مین

فصل تیسری
اول خرابی

کپڑے سے بنایا گیا اور قلم کا ایجاد ساتوین صدی مین معلوم ہوتا ہے اور
اگلے زمانہ مین کتاب ایک ہی طرف لکھی جاتی تھی یا وہ لپیٹ کر رکھتے
تھے اور کھولنے کے وقت بڑی جگہ درکار ہوتی تھی بعد اوسکے [illegible]
دو طرف لکھنا بہت فرع ہوا پس اسباب سے واضح ہے کہ نسبت اس زمانہ
کی اگلے زمانہ مین لکھنا اور ترجمہ کرنا اور پڑھنا اور کتاب کو حفاظت
سے رکھنا بہت ہی مشکل تھا اور جعل اور تحریف کا ہو سکنا خواہ
ارادہ سے ہوا اور سہو سے اوس وقت کی کتابون مین بہت ہی آسان تھا
اور خرابیون مذکورہ کے سبب سے سب سے زیادہ توریت اور انجیل مین اسکی
قابلیت بلحاظ اطلاع دو کئی ہی تھی پس دیکھو کہ بلحاظ خرابیون مذکورہ کے خود
یہہ مورخ عیسائی اقرار کرتا ہے کہ ملحدون کو بڑی گنجایش تحریف اور جعل کی توریت
اور انجیل مین تھے اور کچھ اِسی مورخ پر موقوف نہین بلکہ سبھون مذکورہ کا اور بعض
انگریزی یہی اقرار کرتے ہین اور جو پانچون کتابین موسی علیہ السلام کی
چودہ سو باون برس پہلے ولادت مسیح علیہ السلام کے لکھی گئین تھین
اور ساتوین صدی تک کاغذ ایجاد نہوا تھا پس زمانہ دو ہزار برس سے نسخے
توریت کے اور اسیطرح مدتون دراز تک نسخے اور کتب عہد عتیق کے اور قریب
سات سو برس تک نسخے انجیل کے کس حالت سے لکھے جاتے ہونگے
اور کسقدر اونمین ملحدونکو گنجایش جعل اور تحریف کی ہو گی دوسری خرابی

یہہ کہ بخت نصر کے وقت مین بہت بڑی تباہی ہوئی یہہ پڑی کہ ہیکل ڈہائے گئے اور بہت لوگ مقتول اور اسیر ہوئے اور سب نسخے ان کتابون عہد عتیق کے جو اوسوقت تک باقی تہے برباد ہوئے بیچہ کہ اگر عزرا پیدا نہوتے اور دوسرے توریت کو پہر نہ لکہتے تو وہ کلام نبوت کا اوسوقت مین ہی کسی کے پاس صحیح نہ نکلتا دوسرے یہہ کہ وقتون کا ذکر کیا کر

تیسری خرابی

تیسرے خرابی یہہ کہ جب بعد عزرا کے کتابین عہد عتیق کی لکہی گئین ان پر بڑی آفت عہد انٹیوکس مین ایکسو اڑسٹہ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے پڑی کہ اوسمین سب اصل نسخے عزرا کے اور جتنے اور نسخے اوس بادشاہ ظالم کے بڑی کوشش سے ہاتہہ لگے برباد ہوئے باب اول کتاب اول مقابیین مین ہے کہ انٹیوکس شہنشاہ فرنگستان نے اورشلیم فتح کرکے عہد عتیق کی کتابون کے جتنے نسخے جہانسے ہاتہ آئے سب پہاڑ کر جلا دیئے اور حکم دیا کہ جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلے گی یا وہ شریعت کی رسم بجا لاویگا مار ڈالا جاویگا اور ہر مہینے مین تحقیق اسکی عمل مین آتی تہی اور جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلتی یا ثابت ہوتا کہ وہ رسم شریعت کو بجا لاتا وہ مارا جاتا تہا اور کتاب تلف کیجاتی تہی انتہی ملخصاً اور یہہ حادثہ تین برس اور چہہ مہینے برابر رہا جیسا کتب تواریخ سے ثابت ہے اور ملنر کاتلک اپنی کتاب مین جو سنہ ۱۸۴۳ مین طبع

دوم اور شمعون اسقف یروشالم قتل ہوئی چوتھا قتل مرقس
انتونینس کی سلطنت مین سنہ ۱۶۱ مین شروع ہوا اور شعلہ قتل کا
مشرق سے مغرب تک پہنچا اور دس برس سے زائد کلیسے خون
آلودہ رہا اور یہہ بادشاہ مشہور حکیم فلسفی اور اپنی بت پرستی مین بہت متعصب تھا
پانچوان قتل بادشاہ سویرس کی سلطنت مین قریب سنہ ۲۰۲ کی ہوا
اور ہزارون آدمی مصر مین اور اسیطرح ملک فرانس اور کارتھیج
مین قتل ہوئی اور یہہ قتل ایسا سخت تھا کہ عیسائی خیال کرتے تھے
کہ دجال کا وقت آگیا چھٹا قتل مکسیمن کے عہد سلطنت مین قریب
سنہ ۲۳۵ کے شروع ہوا اور ایک خونی فرمان جاری ہوا اور اسمین خاص
عیسائی اور پادری لوگ بہت قتل ہوئی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب وے قتل
ہونگے تو عوام کا حاصل کرلینا بہت آسان ہے اور اسی
پوپ پونشیانوس اور انتیروس مارے گئے ساتوان قتل عہد سلطنت
ڈیشیس مین قریب سنہ ۲۵۰ع کے ہوا اور اس شہنشاہ نے چاہا کہ مذہب
عیسوی کو بالکل نابود کرے اور فرمان حاکمون اضلاع کے نام جاری
ہوئے اور اس بارے مین بعض مسیحی اپنے دین سے پھر گئے اور روم
اور افریقا اور اٹالی اور مشرق تماشاگاہ اوسکے ظلمون کی تھی آٹھوان
قتل عہد سلطنت ولریان مین قریب سنہ ۲۵۷ع کے ہوا اور ہزارون

آدمی قتل ہوئے پھر ایک نیا اشتہار نہایت سخت مضمون کا
جاری ہوا کہ اسقف اور غلامان دین فی الفور قتل کیے جاویں اور باقی
عزت دار اونکا مال ضبط کرکے اونکو ذلیل کیا جاوے اسپر بھی اگر
مسیحی رہینگے تو قتل کیے جاوینگے اور عزت دار عورتین بعد ضبطی مال کے
جلا وطن کیجاوینگی اور باقی نوکر سرکار اور جتنے مسیحی ہوں غلام بنا کے
قید کیے جاوینگے اور پابزنجیر ہوکر سرکاری مشقت کرینگے نواں قتل
عہد سلطنت اوریلین کے قریب ۲۷۴ سنہ مین شروع ہوا اور ایک فرمان
خونی جاری ہوا لیکن قتل بہت نہیں ہوا کیونکہ وہ خود مارا گیا دسواں
قتل ۳۰۳ سنہ مین بڑی شدت سے شروع ہوا اور اس قتل مین مشرق سے
مغرب تک ساری زمین خون سے بھر گئی اور تمام شہر فریجیا ایک دفعہ
جلا دیا گیا اور ایک عیسائی وہاں نہ بچا پس دیکھو جہاں تین سو برس تک
ایسے آفتین پہلے طبقون مسیحی پر پڑی ہوں تو اون طبقون مین کتب
مقدسہ کی بدرجہ غایت کیوں نہ متصور ہو جیسی خرابی یہ کہ جو کچھ کتب
مقدس پائی جاتی ہیں ان مین سے اکثر قریب ۳۰۰ سنہ کی لکھی ہیں
فرنگستان سے جلائی گئیں لارڈنر ساتوین جلد اپنی تفسیر کے صفحہ [illegible]
مین لکھتا ہے کہ مارچ کے مہینے ۱۹ سنہ جلوسی دیوکلیشین مین فرمان
جاری ہوا کہ گرجے سب گرائے جاویں اور کتب مقدسہ جلائی جاویں پھر

صفحہ ۵۲۲ مین لکھتا ہے کہ یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ
بچشم خود دیکھا کہ کلیسی بنیاد سے گرائے گئے اور کتب مقدسہ بازار مین
جلائی گئین اور ولیم میور صاحب اپنی تاریخ کلیسیا کی جو ۱۸۴۸ء مین
چھپی ہے صفحہ ۱۲۹ مین لکھتے ہین کہ ۳۰۳ء مین ایک نہایت سخت حکم جاری
کیا گیا جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ مسیحیون کا عبادت کے واسطے جمع ہونا
ممنوع اور باعث قتل کا ہوگا عبادت خانے مسمار اور اجاڑے
جاوین عیسائیون کی کتابین تلاش کر کے جلائی جاوین الخ پھر صفحہ ۱۳۰ مین
لکھتے ہین عیسائیون کی کتابین خصوص خدا کی پاک کتاب جسکو وے اپنی
برابر عزیز رکھتے تھے اونکی جتنی جلدین تلاش سے ملین جلائی گئین اور
یہان نہین پائی گئین یا چھپا رکھین اور دینے سے انکار کیا وہ
عذاب مین پہنسا انتہی ساتوین خرابی یہہ کہ حوادث مذکورہ بالا کا
کر کے حواریون کے ہی عہد سے ملحدون اور بد دیانتون نے کتابون مین
تحریف اور جعل کی پائی اور یہہ خیال کیا کہ بسبب مبتلا ہونے اونکے
بلاؤن مین پہا یا یہہ جعل چل جاویگا اور اس جعل سازی کا نوین صدی تک ہنگامہ
تہا اور دسوین صدی مین وہ جعل سازی اپنی حد کمال اور عروج پر
پہونچی تہی جیسا انشاء اللہ مفصل ذکر اسکا فصل اول مقصد

۷ ساتوین خرابی

۸ آٹہوین خرابی . آٹہوین خرابی یہہ کہ عہد حواریین سے پندرہ سو برس تک

کلیسون عیسائی مین ترجمہ یونانی مستعمل تہا اور عبری کی طرف انکی
جمہور سلف ملتفت نہوتی تہی تو نسخے عبری کے بلحاظ حوادث
مذکورہ بالا کے قلت کے ساتہہ جسقدر پائے جاتے تہے غالبا
فرقہ یہود ہی مین تہے اور عیسائی گرجون مین ہی شاید بطور تبرک کے
کہین کہین ہون اور یہود تو شرارت مین ضرب المثل ہین پس انکو ایسی شر کر
یہ بات ایک اور غنیمت تہی کہ جو چاہین بنا سکین باوجود اسکے
اونہون نے ایک نیا گل کہلایا کہ ایک کونسل جاتی اور مقدس کتابونکے
نسخونکو جو اونکے نسخو سے مخالفت رکہتے تہے بالزام غلطی و اختلاف کا لکار
حکم بربادی کا دیا کہ موافق اوس حکم کے سب نسخے جو ساتوین اور آٹہوین
صدی کے پہلے کے لکہی ہوئے تہے تلف ہوگئے اور اسی سبب سے اون
مسیحی علماء کو جو اٹہارہوین صدی مین کتابون مقدس کی تصحیح اور مقابلہ
کرنے اون کتابونکے نسخون مین مشغول ہوئے تہے کوئی نسخہ پورا عبری کا
ایسا نہین ملا جو دسوین صدی سے پہلے کا لکہا ہوا ہو ڈاکٹر کنی کاٹ
کہتے ہین کہ جتنے پرانے نسخہ عبری کے ملے وہ سب کے سب لکہے ہوے
ہین سنہ ایکہزار اور چودہ سو ستاون کے ہین اور سب سے پرانا نسخہ
جو معتبر اور پورا ملا ہے جسکا نام کوڈکس لادیانوس ہے اور اسکو
ڈاکٹر کنی کاٹ دسوین صدیکا اور موشی گڈروسی گیارہوین

صدی کا لکہا ہوا بتلاتے ہین اور حال اسکی
نسخہ کا یہہ ہے کہ وانڈ ہوٹ سینے جو ۱۰۰۵
بڑی ادعائی صحت سے عبری بیبل کی
چودہ ہزار جا اس نسخہ معتبر سے مخالفت کی ہے
چودہ ہزار کے دو ہزار سے زائد توریت موسی علیہ السلام مین

اور موسٰی ڈروسی کو کئی ورق ایک نسخہ پورانے کے درس ۱
قوانین سے درس ۵ باب اول کتاب شمار تک ملے تہے کہ ا
جہان ورقون کے پورانے ہین کو لحاظ کرکے موسٰی ڈروسی
اٹہوین صدی کی لکہی ہوئی بتلاتا تہا اور اسیطرح اوسکو
ایک اور پرانے نسخہ کے درس ۱۴ باب ۲۲ پیدایش سے درس
استثنا تک ملے تہے اور یہی جزو مختلف وقتون کے لکہے
اور اوسکے نزدیک پورانے سے پرانے ورق ان جزوون کے
یا دسوین صدی کے لکہے سمجہے سہتے اور اسکو کوئی پورا نسخہ
دسوین صدی کے پہلے کا لکہا ہوا نہین ملا جیسا کہ ہارانصا
امور کی جلد دوسری اپنی تفسیر مین تصریح کرتے ہین اب یہان
قابل غور ہین اولا یہہ کہ سب نسخے عبری کے سوائی نسخہ سودیکے جو

[illegible] اٹھوین صدی کے لکھے ہوئے تھے حوادث مختلفہ مین برباد ہو گئے
[illegible] اور اونکا نشان مٹ گیا تھا یہ کہ غالبًا بلکہ یقینًا یہ حکم ہوگا.
محض شرارت سے معلوم ہوتا ہے اور یہی غرض ہوگی کہ جب اونکے
[illegible] نسخے کے سوا سب نسخے تلف ہو جائینگے تو اونکو امکان تبدیل کا رہیگا
[illegible] نقلین اوس نسخے کی جو اٹھوین صدی کے بعد پہلین پوری قابل
اعتماد کے نہین ثابت ہوتا ہے کہ ڈاکٹر کنی کاٹ اور موشی ہیردی کو
[illegible] ثبوت نسخون پورانے مذکورہ بالا کے سند نہین ملی کہ کس صدی کے
[illegible] لکھے ہوئے ہین قراین سے لحاظ کاغذ اور رسم خط کا کچھ اٹکلون
[illegible] لکھتے ہین نوین خرابی یہ ہے کہ سنہ ۲۳ء سے اکثر فرقون مین
[illegible] حکمرانی پوپون کی شروع ہوئی اور سنہ ۹۳ء مین
[illegible] تسلط اونکا بڑے زور شور سے ہو گیا اور بد
دیانتی اونکی فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک
[illegible] محتاج بیان کی نہین چنانچہ جناب لوتھر
[illegible] پیشوا اس فرقہ پروٹسٹنٹ کے پوپ اور
[illegible] اوس کے متعلقین کے حق مین اپنی کتاب کی ساتوین جلد
[illegible] صفحہ ۴۷ مین لکھتے ہین کہ اگر مین حاکم ہوتا تو خرابی
[illegible] پوپ اور اوس کے متعلقین اور اونکی [illegible]

نوین خرابی

مستکلین بند ہوا کر سمندر مین ڈبوا دیتا اور اوسی جلد کے صفحہ ۱۵۴
مین لکھتے ہین کہ پوپ مدا اونکے متعلقین عہدہ دار ایک گروہ خرابیان
اور بیباک شریر دن اور مردکون اور فریبیون اور جہوٹون کا ہے
اور ایک سنڈاس بڑے شریر نکا ہے آور بہت برے
شیطانون جہنمی سے لیا پر ہے کہ اونکے تہوک اور سنک مین آیا
شیطان نکلتے ہین اور صفحہ ۱۰۹ جلد دوسری اپنی کتاب مین یوپ کو
دجال لکھتے ہین جیسا کہ اونکے یہ سب قول کاتلک ہرلڈ کی نوین جلد کے
صفحہ ۲۷۷ مین منقول ہین) اور صدہا سال تک کتب مقدسہ انہین فریبیو
اد جہوٹون اور شیطانون کے قبضہ مین ہین بھارنصاحب ترجمہ
لاطینی کے حقین جو مدار ایمان فرقہ رومن کاتلک کا ہے چوتہی جلد کے
صفحہ ۴۶۳ مین لکھتے ہین کہ پانچوین صدی سے پندرہوین صدی تک
خرابیان اور الحاق اوسمین ہوئے ہین پہر صفحہ ۴۶۷ مین
بات ضرور یاد رکہی جاوے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کی خراب نہو
کیا گیا اوس کی نقل کرنے والون نے بہت ہی ناجایز بے قیدی
عہد جدید کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے
حاشیونکو متن مین درج کر دیا دیکہو جب ایکے ربرکے ترجمہ مین الحاق
ہوئے ہین تو انکے عہد مین اصلون مین بہی کیون نہوئے ہونگے بس نظر انصاف

مذکورہ بالا سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بعض مواضع ان کتب میں وقوع
تحریف یا الحاق کا ہرگز ہرگز عقل کے نزدیک مستحیل نہیں بلکہ
ممکن اور سہل الوقوع تھا اور اسکے وقوع بالفعل کا دعوی مقصد دوم میں ثابت کیا جائیگا
اور اب جو مقدمہ سے فراغت ہوئی مقصدون کے بیان میں
شروع کرتا ہون اللہ اپنی روح القدس سے مدد فرماوے

فصل اول مقصد اول کی

مقصد اول حضرت موسی علیہ السلام کی پانچ کتابون کے بیان میں اور اس
مقصد میں چار فصلیں ہیں پہلی فصل انھی امر کے بیان میں کہ سوائے
ان پانچ کتابون کے اور کتابیں بھی حضرت موسی علیہ السلام کی طرف
منسوب تھیں اور سلف نے انکی سند بھی پکڑی ہے مگر اب اکثر
انکی غیر معتبر بلکہ مفقود ہیں اور وے کتابیں یہ ہیں اول گیارہ زبور
۹۰ سے ۱۰۰ تک دوسری کتاب ایوب اور بعض متقدمین کا یہ
مذہب تھا کہ حضرت موسی نے اس کتاب کو عبری میں تصنیف کیا ہے
[illegible] ادرجن اس کتاب کی شرح میں لکھتا ہے کہ اصل میں یہ کتاب
سریانی میں تھی موسی علیہ السلام نے اسکا ترجمہ عبری میں کیا ہے
[illegible] رہا دنصاحب کہتے ہیں کہ یہ رای بیہودہ اور عیسائیون کے نزدیک
[illegible] ہے تیسری کتاب مشاہدات چوتھی چھوٹی کتاب پیدایش کی
اصل اسکی عبری میں چوتھی صدی تک پائی جاتی تھی اور جیروم نے کتابون

اوسکا حوالہ بہی دیتا ہے اور سیدل ریئس اپنی تاریخ مین اکثر
اوس سے نقل کرتا ہے اور اوارجن کہتا ہے کہ برنس باب ۵ اور اوس
۵ لاب کے نامہ گلاتیون کو پولوس نے اسی کتاب سے نقل کیا ہے
ترجمہ اوسکا سولہوین صدی تک موجود تہا مگر اوس صدی مین کونسل
ٹرنٹ نے اوسکو جہوٹا ٹہرایا اور وہ کتاب جہوٹی پڑ گئی دیکہو قدما ئے
اوس کتاب کو صحیح جانتا تہا یہان تک کہ پولوس مقدس نے بہی
اوس سے سند پکڑی ہے مگر سولہوین صدی مین تصدیق کونسل
ٹرنٹ سے جہوٹی اور غیر واجب التسلیم ٹہر گئی پانچوین کتاب ہو
اوارجن کہتا ہے کہ ورنس ۹ نامہ ہو وہ اکا اسکی منقول ہے اور وارڈ
اپنی تفسیر کی جلد دوسرے کے صفحہ ۱۵ مین اس قول اوارجن کو نقل کرتا
چہٹی کتاب الاسرار ساتوین ٹسٹمنٹ آٹہوین کتاب الاقرار
اور اب سیبی ان کتابون کو جو مشاہدات سے آخر تک ہین جہوٹی
وین ھارڈ صاحب کہتے ہین کہ مظنون یون ہے کہ سے جعلی کتابہ
مشروع ملت مسیحی مین ایجاد ہوئی ہون انتہی کہتا ہون کہ [illegible]
[illegible] کے موافق معلوم ہوا کہ طبقہ اولی ملت مسیحی مین بہت سے جعل
والے تہے اور موافق اقرار ارجن کے پولوس اور یہود [illegible]
جہوٹی کتابون سے اپنے خطوط مین نقل کیا ہے اور اب عیسائی [illegible]

جنکو جو ازمین جہوٹی کتابون سے منقول ہین کلام روح القدس لیتے ہین سبحان اللہ پولوس اور یہودا کو جو انکے زعم مین صاحب الہام تھے جہل ہو اور سولہوین صدی والونکو سولہ سو برس کے بعد اطلاع ہو جاے

فصل دوسری اس امر کے بیان مین کہ یہ پانچ کتابین موسی علیہ السلام کی جو اب اہل کتاب کے نزدیک واجب التسلیم ہین نسبت موسی علیہ السلام کی انہین ہوتین اور عبارتین اس امر کی دلیل ہین ورس ۳۱ باب ۳۶ کتاب پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور بادشاہ جو زمین ادوم پر مسلط ہوئی پیشتر اس سے کہ بنی اسرائیل کوئی بادشاہ ہووے یہ ہین انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لکہنے والا کتاب پیدایش کا کوئی شخص اون زمانے کے بعد ہے جسمین بنی اسرائیل مین بہتیے بادشاہ ہو چکے ہون ورس ۳ باب ۲۱ کتاب شمار کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ چنانچہ یہواہ نے بنی اسرائیل کی آواز سنی اور کنعانیون گرفتار کر دیا اور اونہون نے اونہیں اور انکی بستیون کو حرم کر دیا اور اوسنے اس مکان نام حرمہ رکھا انتہی اور جلد اخیر اور ترجمون مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور دکھتے اوس مقام کا نام حرمہ رکھا آیۃ ۳ سنہ ۱۸۲۵ اور ان موضع را حارمہ نام نہاد فارسی سنہ ۱۸۴۵ اور ان مکان کا حرمہ نام نہاد انتہی یہ عبارت دلالت کرتی ہے کہ مصنف اس کتاب کا کوئی شخص

شاہد اول سند

شاہد دوسرا

سوانے موسیٰ علیہ السلام کے نہیے کہ اوسکے وقت مین قتل کنعانیونکا
اور حرم کرنا اونکی بستیونکو اور یہہ نام رکہنا (یعنی حرمہ) واقع ہوا ہو
پہر تو بعد زمانے یوشع علیہ السلام کے ہوا ہے درس سترہوین باب
اول کتاب للقضات کا یہین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور یہوداہ اپنے بہائی
سمعون کے ساتہ گیا اور اونہون نے اون کنعانیون کو جو صفات
مین بستے تہے جا مارا اور قریہ کو حرم کر دیا اور اوسکا نام حرمہ کہا
انتہی اور ترجمہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ و آن شہر
بہ خارمہ مسمی گشت فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ اور

تیسری سند

علیہ السلام تو کنعان تک پہنچے بہی نہ تہے قتل اور حرم بستیان کنعانیونکا
اور یہہ نام رکہنے کا تو کیا ذکر درس ۱۴ اوسی باب ۲۱ کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲
اسی لیئے یہوداہ کی جنگ نامی مین لکہا ہے کہ یہہ دریائی قلزم اور وادی
ارنون کے پاس ہے انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا
کوئی شخص اور ہے سوائے موسیٰ علیہ السلام کے ہے کہ اونسنے بعض حالات
جنگ نامی یہواہ سے نقل کیا ہے اور معلوم نہین کہ وہ جنگ نامہ کسکی
تصنیف ہے اور کس زمانے مین تصنیف ہوا تہا اور یہ کتاب سبکی سب

چوتہی سند

گم ہے اوسکا پتا ہی نہین لگتا درس ۳۳ باب ۱۲ اوسی کتاب کا یون ہے اور
موسیٰ سا سب لوگون سے جو روی زمین پر تہے زیادہ بردبار تہا انتہی اسپا

ہوتا ہے کہ اس فقرہ سے معلوم ہوا کہ مولف اس کتاب کا موسیٰ علیہ السلام
نہین اسلیے کہ کوئی متکبر بھی ایسی اپنی تعریف بڑھ کر نہین کرتا پس البتہ
اسکا کوئی شخص معتقدون حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے نہ موسیٰ
علیہ السلام ورس ۴۱ باب ۳۲ کتاب گنتی کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور
منسا کا بیٹا یایر نکلا اور اسنے اس نواحی کے گانوون کو لے لیا اور
انکا نام یایر کے گانو رکھا اور ورس ۱۴ باب ۳ کتاب استثنا کا
یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ منسا کے بیٹے یایر نے ارغوب کی ساری مملکت
جسوریون اور معکاتیون کی نواحی تک لے لی اور اوسنے حاووت
یایر باسان اسکا نام رکھا جو اسکا نام تھا وہی نام آج تک ہے انتہی
ان ورسون سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا کوئی اور
شخص ہے کیونکہ یقینا یایر بعد زمانہ موسیٰ علیہ السلام کے ہوا ہے اور تسخیر
اوسکا اون اضلاع کو بلا شبہ بعد اونکے ہے اور یہ لفظ وہی نام
آج تک ہے اسپر دلالت کرتا ہے کہ یہ شخص یایر کے بعد بہت مدت کے
ہے حضرت موسیٰ کا تو کیا ذکر علاوہ اسکے یہ بھی صحیح نہین کہ یایر منسا کا
ہو اسلیے کہ یایر بیٹا سجوب کا اور اولاد یہودا مین ہے جیسا درس ۲۲
باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین مصرح ہے اور منسا اولاد یوسف
علیہ السلام مین سے ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل ورس ۱۴ باب ۳

پانچوین سند ۵

کتاب استثنا کے بین ۔ یہ کہ بلا غیر و الحاقی ہے کہ جسنے بعض
السلام کے بڑھایا ہے اگر اسکو پہ ہذا اعادہ دیے تو کچھ
احتیاج کہتا ہو نہیں کہ اگر الحاقی کہو تو سب دس درس کو الحاقی مانو
کی تخصیص نہو ہے دس باب کتاب استثنا کا یون ہے یہ
باتیں ہیں جو موسیٰ نے اردن کے اوس پار بیابان میں
سوف کے مقابل فاران اور توفل اور لابان اور حصیرات اور دی ذہب
درمیان بنی اسرائیل کو کہیں انتہی پس یہ تمام دس باب
کہ لکھنے والا اس کتاب کا دوسری طرف اردن کے تھا اور
اسپائنوزا اور کئی اور شخصوں نے کہا ہے کہ کتاب استثنا
موسیٰ علیہ السلام کی نہیں اور وہ لفظ جسکا ترجمہ ادھر پار کیا
ترجمہ اسی طرح مترجمون یونانی توریت نے جو بہتر تھے
تھے اور مترجم ترجمہ لاطینی نے کہ بہت بڑا معتبر مسیحیوں میں
ڈاکٹر جدس نے اپنے ترجمہ میں اور اسیطرح سے شمار بہتر
بلکہ سب فکرن والوں نے جو غیر انگلند کے رہنے والے ہیں
مترجم ترجمہ سریانی کے کیا ہے اور رومن کاتھلک کے ترجمہ انگریزی
انہیں کے موافق ہیں اور عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس اعتراض کو
کو دفع کرنے کے لیے ان سب ترجمون مذکورہ بالا کو غلط ٹھہراتے ہیں

سامنے قول انکا کب معتبر ہے اور جمہور سے لاکھون بلکہ کروڑون فاضل ایسے
اونکی صحت کے قایل تھے اور اگر اسکے قول کو مان ہی لین تو بھی ہمارا اعتراض
فرقہ ہند من کا ملک اور اور قرقون پر جو اونکی صحت کے قایل ہین بلاشبہ قایم
اور اس فرقہ کے اقرار کے موافق سب تر سبے خراب اور غلط اور
جمہور سلف بڑے محرف یا بے فہم ٹھہرتے ہین اسلئے یا اون سے
قصداً ترجمہ غلط کر کے اوسکو مطلب کلام الہامی کا بتلا کر واجب
الاعتقاد کیا ہوگا تو محرف ٹھہرے یا اون سب کو کچھ علم نہ تھا اور بے علمی
اوس غلطی مین پڑے تھے باب ۱۶ کتاب خروج مین ہے ہندسہ ۱۲۲

ساتوین سند

۳۵ اور بنی اسرائیل چالیس برس جب تک کہ وہ بستی مین پہونچے
من کہاتے رہے جب تک کہ وے زمین کنعان کی نواحی مین آئے من
کہاتے رہے ۳۶ اور ایک عمر ایفا کا دسوان حصہ ہے انتہی ظاہر ہے
ورس دلالت کرتے ہین کہ مصنف اس کتاب کا وہ ہے کہ جسکے
عہد مین یا پہلے اوسکے عہد کے کنعان مین پہنچنا اور من کا موقوف
ہونا عمل مین آیا ہو اور وزن ایفا کا رائج ہوا اور حضرت موسیٰ کی زندگی
مین یہ دونون امر نہین واقع ہوئے بلکہ کنعان مین یوشع علیہ السلام کے
ساتھ آئے ہین اور من اوسوقت موقوف ہوا ہے جب بنی اسرائیل نے
بعد فتح کے دن [illegible] مین اریحا مین وہانکے حاصل سے فطیری روٹیان

اور یہ نہین بالیقین کہا گئی ہین جیسا باب پانچوین کتاب یشوع سے ثابت

ہوتا ہے اور وزن ایفا کا حضرت موسی کے عہد سے جیسی تھی

اٹھوین سند ٨

باب ۳۴ کتاب استثناء کا سب کا سب دلالت کرتا ہے کہ یہ

کتاب تصنیف موسی علیہ السلام کی نہین خصوصاً اوسمین یہ

الفاظ کہ آج کے دن تک کسینے اوسکی (یعنی موسی علیہ السلام کی)

قبر کو نہ پایا اور آج تک بنی اسرائیل مین موسی کی مانند کوئی نبی قائم نہین ہوا

صاف دلالت کرتے ہین کہ مصنف اسکا بہت ہی بعد موسی کے پیدا

ہوا ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ کلام موسی علیہ السلام کا

باب گذشتہ پر تمام ہوا اور یہ باب کسی کا الحاق کیا ہوا ہے

وہ شخص یوشع ہو یا سموئیل یا عزرا یا اونکے بعد کوئی اور پیغمبر

ٹھیک دریافت نہین ہوتا شاید کہ یہ چھ درس بعض بابل کے

عزرا کے عہد مین لکھے گئے ہونگے انتہی اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ

مین بھی اسیکے موافق ہے دیکھو انکے سند انکو کوئی سند نہین

کہ باوجود اقرار کرنے الحاق کے کسی الحاق کرنیوالیکو متعین نہین کرسکے

بلکہ اٹکل پچو ہی تباہی کہتے ہین کہ شاید فلانا ہو یا فلانا سچ ہے

کہ جب سند نہو تو بے بچارے کیا کرین مگر تحکم یہ ہے کہ قیاس

کرتے ہین کہ کوئی پیغمبر ہوگا حالانکہ یہ تو فقط ایک گمان ہے کہ کوئی ہمکو

نوین ۹ سند

نہین ستا نہ یہکا نے عوام کے لیے الیسا کہتے ہونگے ورس ۲ باب ۱۲
پیدایش کا یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ابرام نے اس سرزمین مین
نابلس کے مقام اور مرہ کی بلوط تک سیر کی اور اوسوقت کنعانی
اس زمین مین تہے انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے
کہ یہہ جملہ اوسوقت ملک مین کنعانی تہے اور اسیطرح اور بہت جملے چند جا
کتب مقدسہ مین ربط کے لیے عزرا یا کسی اور الہامی شخص نے
اوس زمانہ مین کہ کتابین جمع کی گئین تہین بعد مدت کے تصنیف ان
کتابون سے بڑہا دیے ہین انتہی دیکہو ان مواضع مین نبی مقبول اپنا
عذر کیا پیش کرکے اٹکلون کہتے ہین کہ فلانا یا فلانا ہوگا ورس ۱۴ باب

دسوین ۱۰ سند

پیدایش کا یون ہے سنہ ۱۸۴۴ جب ابرام نے سنا کہ اوسکا بہائی گرفتار
ہوا تو اوسنے اپنے سیکہے ہوئے تین سو اٹہارہ خانہ زادون کو
لیکے دان تک اوسکا تعاقب کیا انتہی اور یہہ جملہ دان تک الخ
اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ تا بہ دان ایشانرا تعاقب نمود فارسیہ
سنہ ۱۸۴۵ ایشانرا تا دان تعاقب نمود عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وانطلق فی اثرہم
حتی الی دان اور ہمیشہ تراجم ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ والا کچہ چالاکی کر گیا ہے
اور دان کی جای بانیاس لکہہ گیا اور دان نام ایک شہر کا ہے کہ
بنی اسرائیل نے بعد زمانہ موسیٰ اور یوشع علیہما السلام کے بہت پیچہے

[illegible]

۵۸

جو دیکے اوسکے لوگون کو قتل کر ڈالا اور شہر کو برباد کیا تہا تو یہہ نام
دان ہی رکہا اوسکا یہہ ہوا تہا جیسا کہ کتاب القضات کے باب
اٹہارون سے یہہ بات کہلی کہلتی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ
مصنف اس کتاب کا کوئی شخص بعد بادشاہی کے ہوا ہے کیونکہ
اگر حضرت موسی علیہ السلام ہوتے تو ضرور دان کو لیش لکہتے
کیونکہ عبری نسخون مین لفظ دان کا ہی مرقوم ہے علاوہ
ازانجملہ ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے نہ بہائی و درس [illegible]
مین یہہ تاریخ ہے کہ اپنے بیٹے ابیرام اور اپنے پرتے لوط اپنے

گیارہوین سند

بیٹے ہاران کے بیٹے کو لیکر درس ۱۱ باب ۱۱ کتاب پیدایش کا اول
حبرون [illegible] اور ابرام نے اپنا ڈیرا اوٹہایا اور ممری کی طرف
جو حبرون میں ہے جا رہا اور اسیطرح درس ستائیسوین باب
اور درس ۲ باب ۳۵ کتاب پیدایش مین لفظ حبرون کا واقع ہے
اور حبرون نام ایک قریہ کا ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد فتح
یہہ نام اوسکا رکہا تہا اور پہلے اوسکا نام قریہ اربع تہا
درس ۱۵ باب ۱۴ کتاب یوشع سے معلوم ہوتا ہے پس اتنی
ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا بعد فتح فلسطین کے [illegible]

بارہوین سند

درس ۱۴ باب ۱۴ کتاب پیدایش کا یہہ ہے ۱۱۲۲ [illegible]

[illegible]

کوچ کیا اور اپنا خیمہ عیدر کے ٹیلے کے اوس پار استادہ کیا انتہی ۔
عیدر نام اوس منارہ کا ہے جو دروازہ یروشلم پر تہا پس مصنف
اسکا کوئی ساؤل یا داؤد علیہ السلام کے عہد مین ہوگا اور ملاحظہ
زبور اور کتاب نحمیا اور یرمیا اور حزقیل علیہم السلام سے یہ
بات معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ سلف مین بھی طریقہ تالیف و تصنیف کا
ایسا ہی تھا جیسا اب ہے اور ناظر کو دیکھتے ہی معلوم ہو جاتا تھا
کہ مصنف اپنا حال لکھتا ہے اور تمام توریت مین کوئی فقرہ ایسا نہین
کہ اوس سے معلوم ہو کہ موسی علیہ السلام خود ہی اپنا حال لکھتے ہین
بلکہ جہان ذکر موسی علیہ السلام کا ہے اون جا غایب کے صیغے سے اونکو
بولا گیا ہے اور ایک جا بہی صیغہ متکلم سے نہین تعبیر کیا اور کچہ مثالین اوسکی
بطور نمونہ کے لکہی جاتی ہین ۔ ۱ باب خروج کا ہندسہ ۲۲ ۔ ۱۱ اون روزون مین
یون ہوا کہ جب موسی بڑا ہوا الخ ۱۵ جب فرعون نے یہ سنا تو
چاہا کہ موسی کو قتل کرے پر موسی فرعون کے حضور سے بہاگا الخ
۲۱ تب موسی اس شخص کے گہر مین رہنے پر راضی ہوا الخ اور تمام آیات مین
ضمیر غایب کی موسی علیہ السلام کی طرف پہرتی ہے اور ایسا ہی
اور باتون مین سمجہنا چاہیے ۲ باب خروج ۱ اور موسی اپنے سسر
یترو کے جو مدین کا کاہن تہا الخ ۳ تب موسی نے کہا کہ مین اب

تیسری سند

ایکدن سے حامی الخ ۱۱ موسی نے خدا کو کہا میں کون ہون جو فرعون
پاس جاؤن الخ ۱۴ تب موسی نے خدا سے کہا الخ دیکھو
موسی سے کہا الخ ۳ باب خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ تب موسی نے
جواب دیا الخ ۱۴ تب یہواہ نے موسی سے کہا الخ ۱۰ تب موسی نے
یہواہ سے کہا الخ ۱۳ تب یہواہ کا غصہ موسی پر بھڑکا الخ ۱۴ تب
موسی روانہ ہوا الخ ۱۹ تب یہواہ نے مدین میں موسی کو کہا الخ
تب موسی نے اپنی جورو اور اپنے بیٹون کو لیا الخ ۲۱ اور یہواہ نے
موسی کو کہا الخ ۲۸ اور موسی نے خدا کی جتنے اوسنے یہواہ
۲۹ تب موسی اور ہارون گئے الخ ۴ باب خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲
یہواہ کنی پھر گیا الخ ۵ باب خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ تب یہواہ نے
موسی سے کہا الخ ۲ پھر خدا نے موسی کو فرمایا الخ ۹ موسی نے
بنی اسرائیل کو یونہی کہا الخ ۱۰ پھر یہواہ نے موسی کو فرمایا
۱۲ تب موسی نے یہواہ کے آگے یون کہا الخ ۱۳ تب یہواہ نے
موسی اور ہارون کو کہا الخ ۲۶ یہ وے وہ ہارون اور موسی ہیں جنہیں
یہواہ نے فرمایا الخ ۲۸ اور جس دن یہواہ نے ملک مصر میں
باتین کین یون ہوا ۲۹ کہ یہواہ نے موسی کو کہا الخ ۶ باب خروج
ہندیہ ۱۸۲۲ ۱ پھر یہواہ نے موسی سے کہا الخ ۶ موسی اور ہارون نے

بن کون ہو

ما اترو دیا جیسا ہوا و سینے اونہین کہا اور نہ کسی نے ویسا کیا ہے اور جسوقت اون دونون نے
اتب ہوئے فرعون سے گفتگو کی موسی اشی برس کا اور ہارون تراسی برس کا تہا
الخ اتب ہوا اور یہوواہ نے موسی اور ہارون کو کہا ۔ تب موسی اور ہارون
فرعون کے لیگئے گئے الخ اور آخر کتاب استثنا تک یہی حال ہے
اور نقل اون فقرون کی گویا نصف توریت کی نقل ہے پس ان فقرون
سے یہ بات صاف کہلتی ہے کہ لکہنے والا اس کا کوئی سوائی موسی
علیہ السلام کے ہے اور اسیطرح اور باتین متتبع کو مل سکتی ہین
اور بعض مفسر بابت درس ۱۴ باب ۱۲ اور درس ۱۰ باب ۳۳ کتاب
الخ ایش کے یون عذر کرتے ہین کہ ممکن ہے کہ موسی نے لیث اور ترتیب
یہ ہی لکہا ہوگا مگر کسی نقل نویس نے توضیح کے لیے اون لفظون کو
ان اور حبرون سے تبدیل ڈالا کہتا ہون یہ
کیے اقرار سے بہت مدت کے بعد یہ تحریف کاتب کی ایسی چل
نکلی کہ سب نسخون مین پہیل پڑی تو تحریف اوسمین زمانہ سلف مین بہی
ہوا کرتی تہی اور بہت مدت کے بعد چل جاتی تہی پس ایسا ہی ممکن ہے
اور جابجا ملحدون یا کاتبون نے شرارت کی ہو اور اوسکی نفی کی
کوئی دلیل نہین جیسا کہ مورخون نے اقرار کیا ہے کہ ملحدون کو بہت
سی گنجایش تحریف کی توریت اور انجیل مین تہی اور ذکر ... کا نقل

دیکر کہا گیا تہا اور اسکا بارہ کرر عملسا کی اور تمام اور اسکا کالا کرنہ پکا اور نقی ہلکستان مین بنی اور ہندوستان

مقدمہ مین گذرا اور ڈکسنڈ ہری بیبل مین جو ۱۸۳۶ء مین امریکا یہ
موافق شرحون بیبل کے یون مرقوم ہے کہ کتاب موسی کی بعـ
صاف اسباب پر دلالت کرتے ہین کہ موسی علیہ
نہین مثل ورس ۱۴ باب ۲۳ کتاب گنتی اور ورس ۱۴ باب ۳۲
اور بعضی عبارت اوسکی موسی کی عبارت سے میل نہین
اوران فقرات کو یقینا ہم نہین کہہ سکتے کہ کسکی لکہی ہوئی
بظن غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ عزرا نے ان فقرون
جیسا کہ نوین اور دسوین باب کتاب عزرا اور اٹہوین
نحمیا سے معلوم ہوتا ہے انتہی
کہ کتاب موسی مین الحاق ہے اور بعضی عبارتین موسی کی
میل نہین کہاتی اور الحاق کرنے والا یقینا آج تک عیسـ
نزدیک متعین نہین انکلون نے عزرا علیہ کہتے
نوین اور دسوین کتاب عزرا اور آٹہوین باب کتاب
اپنے گمان کی بتلاتے ہین اور یہہ احتمال قابل نہین انکے ہیں
ظن غالب کہنا خطا ہے اسلئے اون بابون کتاب عزرا سے
سمجہا جاتا ہے کہ عزرا نے اظہار افسوس کا حرکات ناشا
اور اقرار گناہو کا کیا اور باب آٹہوین کتاب نحمیا سے اسی قدر

[illegible]

عزرا نے اپنے توریت سکو پڑھکر سنایا اور کہیں نہیں ذکر الحاق اور عدم الحاق

فصل تیسری نسخہ عبری اور سامری اور یونانی کے اختلاف [illegible]

جاننا چاہیے کہ ان تینوں میں ایسا اختلاف ہے کہ دلالت کرتا ہے
بلا شبہ تحریف واقع ہونے پر اور جو ان سب اختلافوں کے ذکر
کرنے سے کتاب بہت بڑھ جاتی ہے اسلیے ان سب کے ذکر سے
اعراض کر کے کچھ تھوڑے سے اختلاف نقل کرتے ہیں اول یہ

پہلا اختلاف

کہ زمانہ ولادت آدم علیہ السلام سے طوفان تک ایسا اختلاف ہے
کہ اوسکی تاویل سوائے تسلیم تحریف کے نہیں ہو سکتی اسلیے کہ موافق عبری کے
یہ زمانہ ایک ہزار چھ سو چھپن ۱۶۵۶ برس ہے اور موافق اکثر نسخوں یونانی کے دو ہزار دو سو باسٹھ ۲۲۶۲
اور موافق ایک نسخہ کے دو ہزار دو سو بیالیس ۲۲۴۲ اور موافق سامری کے ایک ہزار تین سو
سات ۱۳۰۷ دیکھو تینوں میں سیکڑوں برس کا فرق ہے نہ ایک دو برس کا اور موافق توریت
سامری کے ایک اور تماشا ہے کہ جو طوفان کے وقت عمر نوح علیہ السلام کی چھ سو
برس کی تھی اور عمر آدم علیہ السلام کی نو سو تیس ۹۳۰ برس کی ہوئی ہے تو لازم آتا ہے کہ وقت وفات
آدم علیہ السلام کے عمر حضرت نوح کی دو سو تیئیس برس کو پہنچی ہو حالانکہ یہ بات باتفاق مورخین
باطل ہے اور نسخے عبری اور یونانی کے اسکی تکذیب کرتے ہیں کیونکہ موافق عبری کے
ایک سو چھبیس ۱۲۶ برس بعد وفات آدم کی ولادت نوح کی ہوئی ہے اور موافق اکثر نسخوں
یونانی کے سات سو بتیس برس بعد اور یوسیفس یہودی نے جو مسیحی لوگوں کے نزدیک معتبر مورخ

[illegible]

گئے ہین بسبب من اختلاف فاحش کے تینونکو غیر معتبر سمجھکر زمانہ فقر ہزار برس کا لکہا ہے اور موافق تفسیر ہنری اور لسکاٹ کے تفصیل اختلاف نسخہ تینون مین لکہی جاتی ہے

تام بزرگونکا بیان عمر بزرگون کا موافق تینون نسخون کے

ولادت کے وقت کتنے برس کے تھے	عبری	سامری	یونانی
آدم علیہ السلام	۱۳۰	۱۳۰	۲۳۰
شیث عم	۱۰۵	۱۰۵	۲۰۵
انوش	۹۰	۹۰	۱۹۰
قینان	۷۰	۷۰	۱۷۰
مہلائیل	۶۵	۶۵	۱۶۵
یارد	۱۶۲	۶۲	۱۶۲
حنوک علیہ السلام	۶۵	۶۵	۱۶۵
متوسالح	۱۸۷	۶۷	۱۸۷
لامک	۱۸۲	۵۳	۱۸۸
نوح عم وقت طوفان کے	۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
	۱۶۵۶	۱۳۰۷	۲۲۶۲

دوسرا اختلاف

دوسرا یہہ کہ موافق عبری کے زمانہ طوفان سے ولادت ابراہیم علیہ
السلام تک دو سو بانوے ٢٩٢ برس اور موافق اکثر نسخون یونانی کے
[illegible] ہزار بہتر اور موافق ایک نسخہ یونانی کے گیارہ سو بہتر ١١٧٢ اور موافق
سامری کے نو سو بیالیس ٩٤٢ برس ہے اور عبری کے موافق یہہ طرفہ
تماشا اور ہے کہ بعد طوفان کے نوح علیہ السلام تین سو پچاس ٣٥٠
برس جئے جیسا درس ٢٨ باب ٩ کتاب پیدائش مین مصرح ہے
اور ولادت ابراہیم علیہ السلام کی دو سو بانوے ٢٩٢ برس بعد
طوفان کے ہوی تو لازم آتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اٹھاون ٥٨
برس کی عمر تک دیکہا ہوا اور یہہ تو باتفاق تواریخ کے غلط ہے
اور موافق اکثر نسخون یونانی کے سات سو بائیس ٧٢٢ برس اور
موافق ایک نسخہ یونانی کے آٹھ سو بائیس ٨٢٢ برس بعد وفات
نوح علیہ السلام کے ولادت ابراہیم علیہ السلام کے ہوئی ہے اور
موافق سامری کی پانسو بانوین ٥٩٢ برس بعد پس دیکھنے کا کیا امکان اور
نسخون یونانی مین اور ایک خبط یہہ ہے کہ ارفخشد اور شالح کے بیچ مین قینان
[illegible] بڑھا دیا ہے کہ عبری اور سامری مین اوسکا پتا نہین اور
مفسرین نے بہی اوسکو غلط جانکر نہین لکہا اور مورخون انگریزی نے
[illegible] مذکورہ مین تینون نسخون کو غیر معتبر سمجہا اور اوسکو تین [illegible]

برس لکھا اور اسکو تفسیر کرنے والی اور رجوع مینٹ مین موافق قول
بشپ کذ... کے ... یون لکھا ہے کہ کل زمانہ طوفان سے ولادت
ابراہیم تک تین سو بادن برس ہے انتہی اور تعجب ہے کہ اس تفسیر والون نے
سالونکو جو نسخہ عبرین مصرح ہین کسون مین صح کر لیا تاکہ غلطی کذرکی نہ
ظاہر ہوجاتی اور یوسیفس سبکے مخالف اوس مدت کو نو سو ترانوے
برس لکھتا ہے اور تفصیل اختلاف تینون نسخونکی موافق تفسیر منسری لورا اسکات کے

نام بزرگان کا	بیان عمر بزرگونکا موافق تینون نسخون کے		
[illegible]	عبری	سامری	یونانی
سام ارفکسد کی تولد ۲ برس بعد طوفان کے		۲	۲
ارفکشد	۳۵	۱۳۵	۱۳۵
قینان	بالکل ندارد	بالکل ندارد	۱۳۰
شالح	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
عابر	۳۴	۱۳۴	۱۳۴
فالغ	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
رعو	۳۲	۱۳۲	۱۳۲
سروغ	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
ناحور	۲۹	۷۹	۷۹
تارح	۷۰	۷۰	۷۰
	۲۹۲	۹۴۲	۱۰۷۲

تیسرا اختلاف

تیسرا یہہ کہ دفتر دوسرے لب التواریخ کی شروع جدول مین صفحہ
۱۳۴ مین تشریح سنون قبل ولادت مسیح مین لکھا ہے نسخہ
منطبعہ سنہ ۱۸۳۹ع دار الحکومت کلکتہ کا جہان کا خلق عبری کتاب مقدس کے
مطابق ۴۰۰۴ نقل سپٹواجنٹ کی (یعنے ترجمہ یونانی کی) مطابق
۵۸۷۲ نقل سمارٹن کی مطابق ۴۷۰۰ انتہی بلفظہ دیکہو اس کے توکتنی
زمانہ مابین ولادت ادم اور عیسی علیہما السلام مین کیسا اختلاف ہے
اون اختلافات مین قدما مسیحی یہودیونکو الزام تحریف کا دیتے تہے اور
کہتے تہے کہ قریب سنہ ایکسو تیس ۱۳۰ عیسوی کے یہودیون نے یہہ تحریف کی
ہے اور اگسٹائن بہی جو بہت بڑا عالم عیسائی گذرا ہے عبری کو محرف
بتلاتا ہے جلد اول تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ فاضلون نے جو حساب
نسبت تاریخون واردات بسند جہ عہد عتیق کے کیے ہین اون حسابون مین
بڑے بڑے فرق واقع ہین خصوصًا اون واردات کی تاریخون مین
جو قبل از طلب ابراہیم کے ہوئی تہین لیکن ان اختلافات سے اکثر
مطالعین کو کچہہ بڑی غرض نہین اگسٹائن یہودیونکو الزام تبدیلی تاریخونکا
نسبت اون بزرگونکے جو قبل او ربعد زمانہ طوفان کے زمانہ حضرت موسی تک
ہوئے دیتا تہا اور وجہ الزام کی یہہ کہتا تہا کہ اونہون نے واسطے غیر معتبر
کرنے ترجمہ یونانی اور دشمنی دین مسیحی کے یہہ امر کیا تہا اور یہی کہتے

معلوم ہوتی ہے کہ قدما مسیحیون مین عام تہی اور دیسے کہتے تہے کہ قریب
ایکسو تیس برس عیسوی کے یہودیونے یہہ تحریف کی ہے پہر اوسکی تقریر
کہ میلر صاحب نے یوسیفس اور ترجمہ یونانی سے کچھہ اونکی غلطیان صحیح
کرکے تاریخ لی ہے کہ اوسکی موافق تولد مسیح علیہ السلام تک پیدایش عالم سے
مدت پانچ ہزار چار سو گیارہ برس کی اور طوفان سے مدت تین ہزار ایکسو پینسٹھہ کی
اور باعث فرق کا یہہ ہوا کہ بزرگونکی ولادت کی تاریخ یونانی ترجمہ مین سو
برس آگے ہے یا اونکی عمرمین بہ نسبت عبرانی عہد عتیق کے زیادت کو کل مین
ایک سا رہا مثلا اگر عبرانی مین لکہا ہے کہ فلانا بزرگ جب اوسکے بیٹا
ہوا سو برس کا تہا تو یونانی مین ہے کہ دو سو برس کا تہا انتہی دیکھو اس تقریر سے
صاف مصرح ہے کہ قدما کے نزدیک نسخہ عبری محرف اور یونانی صحیح تہا اور
تحریف یہود کی سنہ ۱۳۰ع مین بتلاتے تہے اور آگسٹائن بہی الزام تحریف کا
یہود کو دیتا تہا اور سچ ہے کہ یہودیونکی بد دیانتی سے یہہ بات کچھہ بعید نہین

چوتہا اختلاف

چوتہا یہہ کہ ورس ۴ باب ۲۷ کتاب استثنا کا نسخون عبری مین یون ہے اور
ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ سو جب تم اردن کے پار اتر جاؤ تو تم اون پتہرونکو جنکی
بابت مین تمہین آج کے دن حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو
اور اون پر چونا پہیروا انتہی اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ مین بلا تفاوت عیبال ہے
اور ترجمہ فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ اور سنہ ۱۸۴۵ اسکی موافق ہین اور توریت سامری مین

عیسائیون کے نزدیک توریت سامری مین بے تحریف یقینی ہے
اور وہ توریت انکے نزدیک محرف اور مردود ہے اور یہہ بہی معلوم
ہوا کہ تحریف پانسوبرس سے زیادہ کے پیچہے ایسا کار کر گئی کہ اونکی یار
فرقہ اور قوم مین اوسی محرف کے سب نسخے تورات کے پہیل پڑے اور اعلی ادنی
اوس قوم کے اوس فعل پر متفق ہو گئے تو دیکہو حسد سے بعد مدت
دراز کے بہی ایسا امر بے ایمانی کا جاری ہو جاتا ہے اور یہہ قول اونکا
کہ یہود کی توریت اور سامریون کی توریت کا فقط یہی فرق ہے بالکل
غلط اور لغو ہے جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اور کچہہ اور آتا ہے
بہرحال سنئیے جو اون اختلاف بہت بڑے ہین اور انہین عیسائیون نے
سلفًا اور خلفًا کلمات مضطربانہ کہے ہین جمہور قدما عیسائی یونانی کو
صحیح اور عبری اور سامری کو محرف کہتے تہے اور ہارسلی صاحب
جلد دوسری اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ ڈاکٹر ہیلز حامی توریت
سامری کا ہے اور اوسنے صحت تاریخ اوسکی کو دلیلون سے
خاطر خواہ ثابت کیا ہے اور اون دلیلون کی تلخیص یہان نہین
ہو سکتی جسکو منظور ہو اوسکی کتاب مین جلد اول کے صفحہ اسی سے
آخر تک دیکہے اور ڈاکٹر کنی کاٹ کہتے ہین کہ اوب سامریون کا سبب
توریت کے اور لحاظ اونکی یاد تو نکا اور خاص شش سناجناب مسیح کا

(یعنے الزام دینا اونکو بابت تحریف کے) وقت گفتگو کی شبہ کے جو بہت
سامریہ سے ہوئی تہی اور اور باتین اسکو تقاضا کرتی ہین کہ جو محققین
ہیں انہنے سامریونکو الزام تبدیل قصدی کا دیا ہے سو بے اصل ہے
اور الزام تبدیل کا یہودیون کو دیا جاوے اور یوسی بیس اور ہیل
اور پروکوپیس اور ڈیوڈورس اور جیروم اور سن سلس
اور اور قدمائے مشایخ عیسایون نے آن نسخہ سامری کی سند پکڑی ہے اور اعتبار
کیا ہے مگر بعد اوسکے وہ نسخہ متروک ہوا انتہی اسکے موافق ہیلس
اور کنی کاٹ وغیرہ سامری کو صحیح اور عبری کو محرف کہتے ہین اور یونانی
بہی کسیکے نزدیک محرف ہوگا اور اسکے عیسائی حامی عبری کے ہین
پس ان لوگون نے سلفاً و خلفاً یقیناً ایک کو صحیح اور باقیونکو محرف
مانا ہے پانچوان یہہ کہ درس ۴۰ باب ۱۲ خروج کا عبری میں یون ہے ترجمہ ہندی
سنہ ۱۸۲۲ اور بنی اسرائیل کے جو مصر کے باشندے تہے بود و باش
بہ ہم
چار سے تیس برس تک رہی انتہی عربیہ سنہ ۱۸۳۱ فکان جمیع ماسکن بنو
اسرائیل فی ارض مصر اربعمائۃ وثلاثون سنۃ یعنے تہی مدت بسنے
بنی اسرائیل کی زمین مصر مین چار سو تیس برس فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ و بود
بنی اسرائیل کہ در مصر ساکن بودند مدت چہار صد و سی سال بود حالانکہ
یہہ غلط ہے اسلیے کہ مدت بسنے بنی اسرائیل کی مصر مین دو سو پندرہ

ف
پانچواں جملہ

برس سے نہ چارسو تیس برس اور توریت سامری اور ترجمہ یونانی مین
اسطرح واقع ہے اور بنی اسرائیل اور انکے آبا و اجداد کا رہنا
زمین کنعان اور زمین مصر مین چارسو تیس برس تہا انتہی اور تفسیر ہنری
اور اسکاٹ مین بعد نقل اس عبارت کے سامری نسخے یون ہے
ہے مطلب شبہہ کی عبارت سے اور متن کی ہر مشکل کو دور کردیتا انتہی
پس نسخہ عبری سے تعمدا یا سہوا لفظ آبا و اجداد اور لفظ زمین کنعان کا
گرایا گیا یا سامری اور یونانی مین بطور اصلاح کے بڑہایا گیا ہے
اور باوجود ایکے اس درس کو درس ۱۳ باب ۱۵ پیدایش سے مخالفت
ہے اور وہ یون ہے ترجمہ ہندی سنہ ۱۸۲۳ تب اوسنے ابرام کو کہا یقین
جان کہ تیری اولاد بیگانہ ملک مین آوارہ ہوگی اور وہ انکے لوگون کے
بندے ہونگے وے اونہین چارسو برس تک دکہہ دینگے انتہی
دیکہو اسمین فقط چارسو برس ہین علاوہ اسکے بندے ہونا اور دکہہ پانا
اونکا جبہی تہا جب مصر مین آئی اور وہ کل دوسو پندرہ برس مانند سو
تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل درس ۴۰ باب ۱۲ خروج کے واسطے
دفع کرنے تخالف کے یون مرقوم ہے کہ یہہ دونون درس آپس مین مخالف
نہین اسلیے کہ پیدایش مین زمانہ ولادت اسحاق سے اور خروج
مین زمانہ جانے ابراہیم کے اور سے گنا گیا ہے اور ابراہیم لڑکی

اولاد زمین کنعان مین دوسو پندرہ برس یکجائی رہی اور بنی اسرائیل
زمین مصر مین دوسو پندرہ برس انتہی کہتا ہون مین کہ اول یہہ توجیہ رجماً
کرنا بالغیب بدون کسی قرینہ کے مبدء مدت مذکور کا لینا ولادت اسحاق
علیہ السلام کو اور دوسری جا زمانہ خروج ابراہیم کو اوسی ٹہراتے ہین اور
کوئی قرینہ اسکا نہین علاوہ اسکے یہہ توجیہ مخالف اوسکے ہے جو ذہبی
تفسیر مین ذیل درس ۱۲ باب ۱۵ پیدایش کے مذکور ہے کہ ابراہیم کے کنعان مین
پہنچنے سے ولادت اسحاق تک ۲۵ برس ہین اور اسحاق کی عمر وقت ولادت
یعقوب کے ۶۰ برس کی اور عمر یعقوب کی وقت جانے مصر کے ایک سو تیس ۱۳۰
برس کی تہی اور تینونکے جمع کرنے سے دوسو پندرہ برس ہوتے ہین انتہی
اس لیے کہ بعض مفسرین نے دونو جا مدت رہنے مصر کی دوسو پندرہ برس لکہی
جیساکہ اور مورخ بہی اسیطرح لکہتے ہین اور دوسری جا عمر اسحاق
علیہ السلام کی وقت ولادت یعقوب علیہ السلام کی ۶۰ برس کی اور عمر یعقوب
علیہ السلام کی وقت جانے کے مصر ۱۳۰ برس کی بتلائی اور یہی حق ہے جیسا
درس ۲۶ باب ۲۵ پیدایش اور درس ۹ باب ۴۷ پیدایش مین مصرح ہے
پس جب تینون مدتین یعنی مدت عمر اسحاق کی وقت ولادت یعقوب
کے اور مدت عمر یعقوب کی وقت جانے مصر کے اور مدت رہنے
مصر کی مسلم ہوئین تو اب دو قباحتین لازم آتی ہین ایک یہہ کہ ولادت

ملہ
۲۵
۶۰
۱۳۰
۲۱۵

اسحاق سے زمانہ خروج مصر تک چار سو پانچ برس ہوتے ہین اسطرح
۴۳۰ اند چار سو فقط جیسا خروج مین ہے دوم یہہ کہ موافق اوسکے
توجیہ ۲۱۵ کی روانگی ابراہیم سے ولادت اسحاق علیہ السلام تک
تیس ۳۰ برس لینے چاہین تاکہ مدت ۴۳۰ برس کی جیسے کتاب پیدایش
مین مصرح ہے پوری ہوجاوے لانکہ اگر ہم اس مدت قبل ولادت کو
اور مدت بعد ولادت کے برابر دین تو ۵۰۵ ہوتے ہین چار سو تیس ۴۳۰ نہین تو جیہ اوسکی
مردود ہے اور موافق تفسیر مذکور کے تغیر ڈالی اور جیراڈ مینٹ
مین بہی موافق قول بشپ بات رک اور بشپ کڈ کے واقع ہے
بس یہہ بہی مردود ہے چھٹا یہہ کہ ورس آٹھوان باب پیدایش کا
عبری مین یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اتب قین اپنے بہائی ہابل سے
بولا اور جب وے دونون کہیت مین تہے یون ہوا الخ تفسیر ہنری
اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ ورس موافق توریت سامری اور ترجمہ یونانی
اور اور ترجمون پر انکی یون ہے اور قین اپنے بہائی ہابل سے بولا کہ آؤ
میدان کو چلین اور جب وے دونون الخ پس یہہ جملہ کہ آؤ میدان کو چلین
عبری مین مفقود ہے ہارن صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۱۹۳ مین حاشیہ
اندر لکہتے ہین کہ سامری اور یونانی اور ارامی اور اسیطرح لاطینی مین
جو بشپ والٹن کے پالی گلاٹ مین چہپی ہے موجود ہے اور ڈاکٹر کنی کاٹ نے

چھٹا اختلاف

اٹھوان اختلاف

جلد اول مین لکھتے ہین لفظ رات کا عبری مین داخل کرنا چاہیے اٹھوان یہہ کہ درس ۲۲ باب ۳۵ پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ اور جب اسرائیل اوس سرزمین مین جا رہا تو یون ہوا کہ راوبین گیا اور اپنے باپ کی حرم بلہا سے ہم بستر ہوا اور اسرائیل نے سنا انتہی۔ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہودی مانتے ہین کہ اس درس مین کچھہ ترک ہو گیا ہے اور یونانی ترجمہ اوسکو اسطرح پورا کر دیتا ہے کہ وہ برا تہا اوسکی نگاہ مین انتہی دیکھو موافق اقرار اہل کتاب کے سارا جملہ عبری سے اوڑا ہوا ہے اور یونانی مین آجتک موجود ہے پس جملے کا اوڑ جانا بہی عبری سے دشوار نہین چہ جای ایک دو حرف کے

ف نوان اختلاف

نوان یہہ کہ درس ۲۵ باب ۵۰ پیدایش کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور یوسف نے بنی اسرائیل سے یہہ قسم لیکے کہا خدا لمقرر تمکو یاد کریگا اور تم میری ہڈیونکو یہان سے لیجاؤ انتہی اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ بلا لفاظ موافق اسکے ہی اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ و از ینجا استخوان ہای مرا ببرید فارسیہ ۱۸۴۵ و شما استخوان ہای مرا از ینجا برآرید اور سامری اور یونانی اور ترجمہ سریانی اور عربی اور لاطینی مین جملہ اخیرہ یون ہے اور تم میری ہڈیونکو یہان سے ساتہہ اپنے لیجاؤ گے پس عبری مین بعض لفظ جملہ اخیرہ سے گر گئے ہین ہارن صاحب کہتے ہین کہ

دشت سین مین جو قادس ہے اترے ۳۷ اور قادس سے چلکے کوہ
ہور مین جو زمین ادوم کی سرحد ہے آئے ۳۸ سو یہان ہارون کاہن
یہواہ کی ارشاد سے کوہ ہور پر گیا اور وہین بنی اسرائیل کی
مصر کی ہجرت کے چالیسوین برس کے پانچوین مہینے کے پہلی تاریخ
وفات پائی ۳۹ اور ہارون ایکسو تیئیس برس کا تہا جو وہین
کوہ ہور مین وفات پائی ۴۱ اور کوہ ہور سے کوچ کر کے صلمونا مین آئے
۴۲ اور صلمونا سے کوچ کر کے فونون مین گئے الخ اور جملہ اخیرہ درس
باب ۲۱ کتاب استثنا کا دلالت کرتا ہے کہ وہ الحاقی ہے ۱۱ اور غالباً یہ
ورس غلط عبری مین بہی سے ملائے گئے ہونگے گیارہوان یہ کہ ورس

گیارہوان اختلاف

باب ۲۰ پیدائش کا عبری مین یون ہے ہنری سکٹ ۱۸۲۲ اور ابراہیم اپنی جورو سارہ
کی بابت بولا کہ میری بہن ہے سو فلسطین کے بادشاہ ابی مالک نے لوگ
بہیجکر سارہ کو لے لیا انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہ درس
ترجمہ یونانی مین یون ہے اور ابراہیم اپنی جورو سارہ کی بابت بولا کہ
میری بہن ہے اسلیئے وہ جورو کہنے سے خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے
اوسکو اوسکے سبب مار دین سو فلسطین الخ پس جو کچھ یہ عبارت اسلیئے وہ جورو
کہنے سے خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے اوسکو اوسکے سبب
مار دین عبری سے مفقود ہے بارہوان یہ کہ باب تیئسوین کتاب پیدائش

بارہوان اختلاف

چودہوان اختلاف

عبرانی سے یہ عبارت گرائی گئی ہے **چودہوان** یہ کہ ورس ۱۰ باب
چھبیسوین کتاب شمار کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور زمین نے
اپنا منہہ کھولا اور انہین قورح سمیت نگل لیا جس وقت کہ جماعت
مری جب کہ اس آگ نے اڑہائی سو آدمیون کو کھا لیا سو وہ ایک عبرت
ہوی انتہی اور سامری مین یون ہے اور زمین نگل گئی اونکو جب کہ
گذر ہوا آگ نے کھا لیا قورح کو اڑہائی سو آدمی سمیت جو ایک عبرت
ہوی انتہی تفسیر ہارسلی اور اسکاٹ مین ہے کہ یہ عبارت سیاق اور ورس

پندرہوان اختلاف

۱۷ زبور ایکسو چھ کے مناسب ہے **پندرہوان** یہ کہ ورس ۵ باب ۳۲
کتاب استثنا کا عبری مین یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اونہون نے آپ کو
خراب کیا اونکا داغ وہ داغ نہین ہے جو اوسکے لڑکون پر ہوتا ہے
وے کج رو اور شریر ہین قرآن ہین فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ خویشتن را مفسد کردند
عیبے کہ دارند بعیب فرزندان اونی باشد طبقہ کج و معوج میباشند
اور سامری اور یونانی اور ترجمہ ارامی مین یہہ ورس یون ہے وے
خراب ہو گئے ہین وے اوسکے بیٹے نہین ہین وے بیٹے غلطی والے کی
ہین انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہ عبارت قریب تر اصل
کے ہے اور مترجم عربی سنہ ۱۸۳۱ والا کچھ اور ہی گاتا ہے اور کہتا ہے اخطؤا الیہ
وہم بریٔ من ابناء القبل الخ ایہا الجیل الاعوج المتلوی غضب خلقاً کاحو

اختلاف اٹھارواں

نہلوٹے بیٹے کو مار ڈالونگا انتہی اغلب کہ عبری سے یہہ عبارت
اوڑگئی ہے **اٹھارواں** یہہ کہ درس ۲ باب ۱ کتاب شمار کا عبری مین
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ جب تم دوبارہ چھوٹی بڑی آواز سے پہونکو تو جنوبی
خیمونکا کوچ ہووے سو وے لیکے کوچ کیلیے پہونکینمین چھوٹی
بڑی آواز سے پہونکین انتہی اور ترجمہ یونانی مین اتنی عبارت زائد ہے
اورجب تم تیسری آواز پہونکو تو مغربی خیمونکا کوچ ہووے اور جب
تم چوتھی آواز پہونکو تو خیمون شمالی کا کوچ ہووے انتہی اغلب کہ عبری سے

اختلاف انیسواں

یہہ عبارت بھی اوڑ گئی ہے **انیسواں** یہہ کہ درس ساتواں باب ۲۴
شمار کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور وہ اپنے موٹے سے پانی بہاویگا
اور اسکا تخم بہت پانیونمین ہوگا اوسکا بادشاہ اغاغ سے فائق ہوگا
اور اوسکی بادشاہی بلند ہوگی انتہی اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اسکی
موافق ہے اور ترجمہ فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ مین یون ہے آب از دلوہای او جاری
میشود و تخم او در آب فراوان خواہد بود و بادشاہ وے از اجاج رفیع
الشان خواہد بود و سلطنتش متعالی اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اوسکے
درمیان سے ایک آدمی پیدا ہوگا اور وہ حاکم ہوگا بہت قومون پر اور
• ایک سلطنت بہت بڑی سلطنت آغاغ سے قائم ہوگی اور اوسکی
سلطنت بڑھیگی انتہی اسمہایا ترجم سے حضرت مسیح پر جاتے کیلیے

پتہر کو کوئی کے منہہ پر سے ڈہلکاتے تہے اور بہیڑونکو پانی پلاکے پتہر کو کوئی کی
جگہہ پر پہر رکہدیتے تہے۔ وہ بولے ہم یون نہین کرسکتے جبتک ساری گلے
جمع ہوویں تب وے پتہر کو کوئی کے منہہ پر سے ڈہلکاتے ہیں تب ہم بہیڑونکو
پانی پلاتے ہیں انتہی اور یونانی اور سامری اور ترجمہ عربیہ بائبل کلات لندن میں
مین بجای لفظ گلے کے لفظ گڈریہ کا دونون جگہون مین مرقوم ہے اور سیاق
عبارت بہی اسیکو چاہتا ہے اسلیئے ڈہلکانا پتہر کا کوئی کے منہہ سے اور پانی
پلانا بہیڑونکا فعل گڈریونکا ہے نہ گلونکا از نساخ جلیل اول اپنی تفسیر مین
موافق ڈاکٹر کنی کاٹ اور ہیوبی گینٹ کی اقرار کرتے ہین کہ عبرانی مین غلطی
کاتب سے لفظ گلے کا بجائے لفظ گڈریہ کے لکہا گیا ہے بائیسوان

اختلاف بائبلوں

درس ابواب ۹ احبار کا یون ہے عربی سنہ ۱۸۳۱ اذدہارون قصیہا وکتفیہا
الیمنیین فرفعہا قدام الرب کاامر موسی یعنے الگ کیا ہارون نے دونوں سینے
اور دونوں شانے اون ذبیحون کے اوٹہایا اونکو آگے خداوند کے جیسا موسی نے
حکم کیا فارسی سنہ ۱۸۴۵ وہارون سینہا و دوش ہا ست راب رای قربانی جنبانیدنی
درحضور خداوند جنبانید چنانکہ موسی امر فرمودہ بود و اسیطرح اکثر ترجمون
انگریزیہ اور اکثر نسخون عبرانی اور لاطینی مین ہے اور یونانی اور سامری
مین بجای اس جملے کے جیسا موسی نے حکم کیا یون واقع ہوا ہے جیسا
خداوند نے موسی کو حکم کیا تہا اور اسی کے مطابق ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور ۱۸۴۰ ہے

اختیار کرکے یون ترجمہ کیا ہے ہندیہ ۲۲ ۱۰ اور سینا اور دوہنا شانہ جسے
یہواہ نے موسی کو امر کیا تہا ہارون نے ہزور ویہواہ کے ہلانیکی قربانی کو
لیئے ہلایا انتہی اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۹ والے نے لطف کیا کہ سینہ کے ہلانیکو
اور اٹہانیکو ترجمہ یون کیا ہارون سینہ را و دوش راست را بجائے
قربانی جنبانیدنی بحضور خداوند جنبانید تیتیسون انکلش کا لیکلرک نے جو بہت بڑا فاضل
مشہور ہے اور ۱۹۰ موضع مخالفت کے توریت عبری اور سامری مین
نکالکر انکو چہہ قسم کیا ہے پہلی قسم وہ کہ سامری اون مواضع مین عبری سے
صحیح زائد ہے اور وے گیارہ موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدایش
مین نو موضع درس ۴ باب ۲ درس ۲ باب ۴ درس ۱۹ باب ۱۰ درس ۲ باب ۱۱
درس ۱۶ و باب ۲۳ درس ۴ باب ۲۴ درس ۱۰ و ۱۱ باب ۳۰ درس ۲۶ و باب ۵
اور کتاب خروج مین ۲ موضع باب ۱۲ باب ۲ دوسری قسم وہ کہ قرینہ
اور سیاق اسکو چاہتا ہے جو سامری مین ہے اور وہ سات موضع
مین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین چہہ موضع ۹ و ۴ باب ۱۲ و ۲۶ باب ۵
و ۱۷ باب ۲۳ و ۴ و ۳ باب ۲۴ و ۳ باب ۲۹ اور کتاب استثنا مین ایک موضع
۵ باب ۲۲ تیسری قسم وہ کہ توریت سامری مین زیادتی ہے اور وہ تیرہ
موضع مین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین ۳ موضع ۱۵ باب ۲۹ و ۲۶
باب ۳۰ و ۱۶ باب ۳۴ اور کتاب خروج مین سات موضع ۱۸ باب ۵ و ۴ باب

پہلی قسم کے گیارہ موضع

دوسری قسم کے سات موضع

تیسری قسم کے تیرہ موضع

تیتیسون کا اختلاف و رانسن ... چہہ نسخوں کے اندر ۱۵۹ اختلاف کا بیان

۵ باب ۹ ۲۴ باب ۵ باب ۱۰ باب ۹ باب اور کتاب قوانین مین دو موضع
۱۱ باب ۱۳ باب ۱۷ اور کتاب استثنا مین ایکموضع ۲۸ باب ۵ چوتھی قسم
وہ کہ سامری مین اُن مواضع مین تبدیل ہوئی ہے اور تبدیل کرنیوالا
کوئی محقق سمجھتا ہے اور ویسے ستره موضع مین اس تفصیل سے کتاب
پیدایش مین تیره موضع ۴ باب ۲ ۱۰ باب ۵ باب ۱۹ باب ۱۱
۲ باب ۱۲ باب ۱۹ ۱۶ باب ۸ ۳ و ۵ ۵ باب ۲۴ ۷ باب ۳۵ ۶ باب
اور کتاب خروج مین ۲ موضع ۵ باب ۶ باب ۱۳ ۵ باب ۱۵ اور کتاب گنتی مین
ایک موضع ۲۳ باب ۲۲ پانچوین قسم وہ کہ سامری مین ویسے مواضع
پر مضمون اور پر معنی ہین اور ویسے دس موضع ہین اس تفصیل سے کتاب
پیدایش مین ۷ موضع ۱۴ باب ۵ ۱۴ باب ۱۱ ۹ باب ۱۹ ۳۴ باب ۲۹
باب ۲۴ اور کتاب خروج مین ۲ موضع ۱۴ باب ۱۲ باب ۱۴ اور کتاب گنتی مین ایک
موضع ۱۴ باب ۲۶ اور کتاب استثنا مین ایکموضع ۱۱ باب ۲۰ چھٹی قسم وہ کہ
اون مواضع مین سامری مین نقصان اور کمی ہے اور ویسے دو موضع
کتاب پیدایش مین ہین ۲ ۱۴ باب ۲۵ باب ہارن صاحب در مطلع شرح
انجیل مین کہتے ہین کہ محقق مشہور لیکلرک نے بڑی محنت اور دقت سے
مقابلہ سامری اور عبرانی کیکے ان مواضع کو نکالا ہے لیکن ان مواضع مین
کم و بیش سامری نسبت عبری کے صحیح ہے انتہی اور اسیطرح جار جلتینو

پانچوین قسم دس موضع

چھٹی قسم دو موضع

اونہون نے اون مقتولونکے سوا آوے اور رقم اور صور اور حور اور ربع
کو جو مدیان کی پانچ بادشاہ تہے جان سے مارا اور بعور کے بیٹے بلعام کو
بہی تلوار سے قتل کیا ۹ اور بنی اسرائیل نے مدیان کی رنڈیون اور بچونکو
اسیر کیا اور اونکی مواشی اور چارپائے اور مال اور اسباب کچہ
لوٹ لیا ۱۰ اور اونکی ساری بستیون اور گہرون اور محلونکو پہونک دیا
۱۱ اور اونہون نے ساری غنیمت اور ساری اسیر انسان اور حیوان
لیئے انتہی پہر موسی علیہ السلام کا قول اسیرونکے حقمین یون ہے ۱۷ اون
بچونکو جتنے لڑکے ہین سب کو قتل کرو اور ہر ایک رنڈی کو جو مرد کے
ساتہ سونا جانتی ہے جان سے مارو ۱۸ لیکن وہ لڑکیان جو مرد کے ساتہ
سونا نہین جانتی ہین اونکو اپنے لیئے رہنے دو انتہی دیکہو اسجا دو باتین ہین
اولا یہہ کہ موافق طعن پادری صاحب کے جو بعضے مسئلہ مذہب اسلامی پر
کرتے ہین یہہ صریح ظلم ہے کہ سب مردونکو قتل اور عورتون اور بچونکو
اسیر کیا گیا اور اسیرونمین سے بہی پہر بحکم موسی علیہ السلام تمام
سب لڑکونکو جو محض بیخطا تہے اور ان عورتون کو جنہون نے مردون سے
ہمبستر ہوئی تہین مارا اور کنواری لڑکیون کو اپنے تصرف کیلیئے رکہا
ثانیاً یہہ کہ اس عبارت کے موافق معلوم ہوتا ہے کہ سب مدیانی نیست
نابود ہوچکے تہے اور درس ۱ و ۲ باب ۶ کتاب القضات سے معلوم

کہ تمینا بود دسو برس تک ان حادثہ کے مدیانی ایسی قوت والے ہیئے کہ سات

برس تک سب بنی اسرائیل کو مغلوب اور لاچار کر دیا تہا اور جب عیسی موسی نے

سب مدیانی یہانتک کہ اونکے رانیکے بہی مقتول ہو گئے تہے تو انکو دیہ قوت

تیسری روایت

کہان سے آئی باب ۱۵ پیدایش مین سے ہندیہ سنہ ۱۸ ۱۹ اوسی دن یہوا نے

ابرام کے ساتہ عہد کرکے کہا کہ مینے مصر کی نہر سے لیکے فرات کی بڑی نہر تک

۱۹ یہہ سرزمین قینی اور قنزی اور قدمونی ۲۰ اور حتی اور فرزی اور رفائیان

۲۱ اور اموری اور کنعانی اور جرجیسی اور یبوسی لوگون سمیت تیری

اولاد کو دی انتہی اور ظاہر ہے یہہ غلط ہے اسلیئے کہ بنی اسرائیل کے کبہی

چوتھی روایت

یہہ سب ملک قبضہ مین نہین آیا درس ۱۷ باب ۲ پیدایش مین قول خدا تعالی کا

خطاب آدم علیہ السلام مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ پر نیک و بد کی شناخت کی

درخت سے مت کہانا کیونکہ جسدن تو اوسے کہائیگا تو مرجائیگا انتہی اور جلیہ

انجیرہ اور ترجمہ مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ کیونکہ جسدن تو اوسے کہائیگا

تو مریگا فارسیہ ۱۸۱۶ کہ در روزیکہ از آن بخوری مقرر ست کہ بمیری

اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ مین صاف بہ صرح ہے کہ جسدن تو اوس درخت

پانچوین روایت

باب ۵ درس ۵

سے کہائیگا بالاشتہ مریگا حالانکہ آدم علیہ السلام نے اوس درخت سے

کہایا اور اوسدن نہ مرے بلکہ نو سو تیس برس بعد اوسکے جیتے رہے

باب ۵ پیدایش مین وعدہ خدا تعالی کا ابراہیم علیہ السلام سے یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲

اور مین تجہے اور تیرے بعد تیری اولاد کو یہہ زمین جسمین تو پردیسی ہے یعنے
کنعان کی ساری زمین دونگا کہ وہ ابد تک تیری ملک ہووے اور مین اونکا
خدا ہونگا انتہی اور یہہ بہی ظاہر مین غلط ہے کیونکہ وہ سارا ملک بنی اسرائیل
ابد تک ملک مین نہین رہا بلکہ ایسا انقلاب کسی ملک مین نہین ہوا

چہٹی روایت

جیسا ملک کنعان مین اور ہزارون برس ہوئے کہ حکومت اسرائیلیکا
وہانسے نام ونشان مٹ گیا باب پیدایش مین ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور
۱۸۲۵ع ۱۹ اور سب حیوانون مین سے ہر ایک جنس کے دو دو جوڑ اور
ایک ملا وہ کشتی مین اپنے ساتہہ لا تا کہ وے تیرے ساتہہ جیتے رہین نر اور مادہ ہونگے
ہر ایک جنس کے اور چارپایون مین سے ہر ایک جنس کی اور زمین پر رینگنے والون مین سے
ہر ایک جنس کے دو دو ان سب سے تیرے پاس آوین تاکہ جیتے بچے رہین باب ساتوین کتاب پیدایش مین
تجہے ذکر ہوا تو سارے پاک چرندون مین سے جو پاک ہین سات سات نر اور اونکی مادہ لے اور
اور اون چرندون مین سے جو پاک نہین دو دو نر اور اونکی مادہ اپنے ساتہہ لے
۳ اور آسمانی پرندون مین سے سات سات نر اور مادہ تاکہ تمام روئے زمین پر
نسل اونکی باقی رہے ۸ اور اون بہائم سے جو پاک ہین اور انمین سے جو پاک
نہین اور پرندون مین سے اور زمین کے سب کیڑے مکوڑون مین سے ۹ دو دو
نر مادہ نوح کے ساتہہ کشتی مین جیسا خدا نے نوح کو فرمایا تہا داخل ہوئے
انتہی باب چہٹے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر چارپائی اور پرندے سے پاک ہون

دوسرے دن ایسا ہی کیا اور مصریون کی سب مواشی مرگئی لیکن بنی اسرائیل
کی مواشی سے ایک بہی نمرا ۷ فرعون کے نوکرونمین ہر ایک جو خداوند کے
کلام سے ڈرتا تھا اپنے نوکرون اور اپنی مواشی کو گہر دنمین بہگا لایا تہی
اور ترجمہ یہودیہ نمبر ۱۸۴ اسیطرح سے لیکن اوسمین لفظ یہواہ کی جا لفظ
خداوند کا واقع ہے اور یہہ جملہ اور مصریون کی سب مواشی الخ اور ترجمۂ بونین
یون ہے فارسی ۱۹۱ و ہمہ مواشی اہل مصر ہلاک شدند عربی ۱۹۳
کل بہائم المصریین پس جب سب مصریونکی مواشی مرگئی تہی تو نوکر
فرعونکی مواشی یہہ کہانسے نکلی درس ۱۰ باب ۴ شمار کا یون ہے ہندسہ ۱۳۶
تیئس ۲۳ برس و نیز اوس تک جو پچاس ۵۰ برس کا ہے اور خالی تین
داخل ہوا ہوتا کہ وہ جماعت کے خیمہ مین خدمت کرے اور درس ۲۳ باب ۸
شمار کا یون ہے ترجمہ مذکورہ لیوانیونکا یہہ معمول ہے کہ وے پچیس ۲۵ برس کے
سے اوپر تک جماعت کے خیمے مین داخل ہون تا کہ خدمت گذاری کرین
انتہی اول سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمت کرنیوالا تیس ۳۰ برس کی عمر سے کم اور
پچاس سے زیادہ نہو اور دوسرے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچیس ۲۵ برس سے کم نہو زیادہ ہو
کچہہ ڈر نہین درس چالیسوین باب ۱۲ خروج کو درس ۳ باب ۱۵ پیدایش سے مخالفت
اور بیان مخالفت کا فصل تیسری اس مقصد مین گذرا درس چہلم
ساتوین اعمال [illegible] چکے اور درس ستر

نامہ گلاتیو کا مخالف پیدایش اور موافق خروج کے ہے پس ان دونون مین
مخالفت ہے توریت ۷ درس باب کتاب پیدایش مین ہے ہندیہ ۱۸۲۲
دیئے سب جو یعقوب کے گھر اپنے کے تھے اور مصر مین آئے ستر شخص تھے
اور ہندیہ ۱۸۴۴ اسکے موافق ہے فارسیہ ۱۸۳۹ ہمگی اہل بیت یعقوب کہ
بمصر آمدند ہفتاد کس بودند فارسیہ ۱۸۴۵ پس تمامی نفوس خاندان یعقوب
کہ بمصر آمدہ بودند ہفتاد نفر بودند عربیہ ۱۸۳۱ فجمیع نفوس آل یعقوب التی
دخلت الی مصر فکانت سبعین نفسا اور ترجمے انگریزی بھی اسکے موافق
ہین اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل اس درس کے بیان تفصیل
ستر کا یون ہے اولاد لیاہ سے ۳۲ اولاد زلفا سے ۱۶ اولاد راحیل سے ۱۱
اولاد بلہہ کے سات اور سب کل ۶۶ ہوئی اور یعقوب اور یوسف اور یوسف کے
دو بیٹون کے ساتھ ملکر ستر ہین جیسا کہ اسٹاک ہوس نے تصریح کی ہے
حالانکہ ترجمہ یونانی اور اسیطرح درس ۱۴ باب ۷ اعمال مین ۷۵ شخص لکھے
ہین پس یا تو عبری اسیطرح غلط اور محرف ہے یا ترجمہ یونانی اور انجیل درس ۹
باب ۲۵ شمار کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور ۱۸۴۴ وے جو اس وبا مین مرے
چوبیس ہزار تھے فارسیہ ۱۸۳۹ الا آنانیکہ ازین وبا مردند بیست و چہار
ہزار نفر بودند عربیہ ۱۸۱۱ وکان الذین ماتوا بالضربۃ اربعۃ وعشرین الفا اور ترجمہ
انگریزی بھی اسکے موافق ہے اور درس ۹ باب ۱۰ نامہ اول کرنتھیون مین ۲۳ ہزار لکھے

بارہوین [illegible]

تیرہوین [illegible]

بیان مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ اور ایک دن مین تیس ہزار مارے گئے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور دن بہر مین تیس ہزار مر گئے فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ و ساقط گشتند درین روز بست و سہ ہزار نفر عربیہ سنہ ۱۸۳۱ فہلک منہم فی یوم واحد ثلاثۃ و

چودہوین مغالطہ

عشرون الفا پس دونو مین ایکہزار نفر کا فرق ہے درس ۱۴ باب ۳۳ کورس [illegible] باب روس سے مخالفت ہے اور اوسمین ہارنصاحب نے اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین عبارت عبری کو مشکوک کہا ہے۔

مقصد دوسرا

مقصد دوسرا عہد عتیق کی کتابون کے بیانمین جو سوای تورات کے مین اور اسمین بہی چار فصلین ہین

فصل اول

فصل اول اس امر کے بیانمین کہ سوائے ان کتابون کے اور کتابین بہی الہامی اور مسیحی تہین جنکو اہل کتاب نے گم کیا اور اسیطرح بہت اور کتابین بہی منسوب طرف انہین انبیا کے [illegible] کہ وے اب گم ہین اور جمہور مسیحی اونکو واجب التسلیم اور الہامی [illegible] اور وے مسیحی کتابین الہامی جانتے ہین ا جنگ نامہ جسکا حوالہ درس ۱۴ باب ۲۱ شمار مین ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل اس درس کے [illegible] کہ غالبا یہہ کتاب وہی ہے جو موسی نے تعلیم یوشع کیلئے لکہی تہی اور اوسمین بیان حدود زمین موآب کا تہا ۲ کتاب الیسیر جسکا حوالہ درس ۱۳ باب ۱۰ کتاب یشوع اور درس ۱۸ باب ۱ کتاب سموئیل مین ہے ۳ کتاب [illegible] بنمیون خانی کی جسکا حوالہ درس ۱۴ باب ۱۲ اخبار الایام مین ہے ۴ کتاب [illegible]

۵ کتاب عیدو غیب بین کی اور ان دونونکا حوالہ ورس ۱۵ باب ۱۲
کتاب اخبار الایام مین ہے ۶ کتاب ناتہن نبی ۷ کتاب اخیاہ نبی
۸ مشاہدات عیدو غیب بین اور ان تینونکا حوالہ ورس ۲۹ باب ۹ کتاب
اخبار الایام مین ہے ۹ اعمال سلیمان علیہ السلام جسکا حوالہ ورس ۴۱ باب ۱۱
کتاب سلاطین مین ہے ۱۰ کتاب شعیا جسمین حال عزیاہ بادشاہ
یہودا کا اول سے آخر تک لکھا تہا اور حوالہ اوسکا ورس ۲۲ باب ۲۶ کتاب
اخبار الایام مین ہے ۱۱ کتاب مشاہدات شعیا جسمین حزقیا بادشاہ کا
حال مفصل مرقوم تہا اور حوالہ اوسکا ورس ۳۲ باب ۳۲ کتاب اخبار الایام
مین ہے ۱۲ کتاب تاریخ تصنیف سموئیل علیہ السلام کی جسکا حوالہ ورس ۲۹
باب ۲۹ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ۱۳ ایک ہزار پانچ گیت تصنیف سلیمان علیہ
السلام کی ۱۴ کتاب بیان خواص نباتات اور حیوانات مین تصنیف سلیمان
علیہ السلام کی ۱۵ تین ہزار امثال سلیمان جنمین کی کچھ اب بھی باقی ہین
اور حوالہ ان تینونکا باب ۴ کتاب سلاطین کی ورس ۳۲ و ۳۳ مین ہے
۱۶ مرثیہ یرمیاہ کے سوای اس نوحہ یرمیاہ کے تہا اور حوالہ اوسکا ورس ۲۵ باب ۳۵
کتاب اخبار الایام مین ہے تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ یہ
مرثیہ اب گم ہے اور یہ یقیناً وہ نہین ہو سکتا جو اب نوحہ یرمیاہ کے
نسخہ ہوے ہے اسلیے یہ نوحہ غارت ہونے اورشلیم اور ہلاک ہونے صدقیاہ

اور وہ مرثیہ سوت ہوشیار تہا اب بہت اور کتابین کہ موافق اقرار علما
رومن کاتلک کے یہودیہ بہار ڈالین اور جلادین تہین اور موافق اقرار
کریز استم کے یعنے ایسی ہی کتابون کی طرف ورس ۲۳ باب متی
مین اشارہ ہے ممفرڈ اپنی کتاب سوالات السوال مین جو ۱۸۴۳ مین
لندن مین چہپی ہے ذیل سوال دوم کے لکہتا ہے کہ بیشتر کتابین جنکا ذکر
(یعنے جسکو متی نے ورس ۲۳ باب ۲ مین لکہا ہے) بیست و نابود ہوگئین
اسلیئے جو کتابین انبیا کی اب موجود ہین کسی مین عیسی ناصری نہین کہلایا
کریز استم اپنی تیرہوین تفسیر مین متی مین لکہتا ہے بہت سی پیغمبرونکی
کتابین نیست و نابود ہوگئین اسلیئے کہ یہود نے غفلت سے بعضے بعضے
کتابونکو کہو دیا ہے اور انہون نے بعض کو پہاڑ ڈالین اور بعض
جلادین یہان تک قول کریز استم کا تہا ۱۱ باب ۱ انہون نے بعضے
کتابین پہاڑ ڈالین اور جلادین نہایت غالب معلوم ہوتا ہے کہ
انہون نے یہہ دیکہکر کہ حواری مسئلون مین مسیح کے اون
کتابونسے سند لیتے ہین یہہ فعل کیا ہوگا اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
اون کتابونسے جنکا حوالہ متی نے دیا ہے دیکہو جسٹن کو طریفون کے خلاف
مین کہتا ہے کہ یہود نے بہت کتابین عہد عتیق سے نکال ڈالین تاکہ
معلوم ہو جاوے کہ عہد جدید پوری موافقت نہین رکہتا ہے

کو ٹیون کو لکہا ہی نہین ہے انہی دیکہو تب سب کتابین جنکا ذکر اوپر گذرا
اب مفقود صنعت معدوم ہین اور سوای نام کے اب کچہہ باقی نہین
اور جب محافظت اہل کتاب کی ایسی ہو کہ غفلت سے اتنی بہی کتابین
گم کر دین تو بہلا پہر کیا حاک گم ہونے بعضے جملون یا بعض حرفون سے
ہم شکایت کرین اور وے کتابین جنکو جمہور مسیحی نہین مانتے سات ہین
اول کتاب تیسری عزرا کی اور اوسکو رومن کاتہلک اور پروٹسٹنٹ
واجب التسلیم نہین سمجہتے اور کہتے ہین کہ اسمین الحاق ہو گیا ہے اور
کلیسیاے گریک اب تک اوسکو مانتا ہے ۲ چوتہی کتاب عزرا کی اور بعض
مرشدان کلیساے قدیم نے اوسکا حوالہ بہی دیا ہے مگر اب مسیحی اوسکو نہین
مانتے اور جعلی بتلاتے ہین ۳ معراج اشعیا کہ اشعیا علیہ السلام کی طرف
منسوب ہے اور جمہور اوسکو جعلی کہتے ہین اور ہیرکس نے جو چوتہی صدی مین
تہا اوسکو مانا تہا ۴ مشاہدات اشعیا کہ یہہ بہی اشعیا علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے اور اوسکو جعلی کہتے ہین ۵ چند ملفوظات جو
حبقوق علیہ السلام کی طرف منسوب ہین ۶ زبور جو سلیمان علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے اور قدما مین اوسکو مانا اور اور بہی کتابون کے
ملا کر لکہتے تہے جیسا کہ اب تک نسخہ پرانے کودکس اسکندریانوس مین
اور کتابون کے ساتہہ ملی ہوئی ہے اور لارنر صاحب جلد دوسری مین

ہیرکس محقق ایک بڑی فرقہ کا ہوا ہے

اس امر کی مقر ہین جیسا کہ انشاء اللہ نقل اونکے قول کی آخر اس مقصد مین آتی
ہے اور اب عیسائی اوسکو جہوٹی جانتے ہین پس دیکہو لازم نہین کہ فقط
نسبت ہونے سے کوئی کتاب تصنیف منسوب الیہ کی حقیقۃً ہوجاوے

فصل دوسرے

دوسری مقصد دوسرے کے اس امر کے بیان مین کہ جمہور علمائے مسیحی
ان کتابونسے جس کتاب کو جس مصنف کی طرف نسبت کرتے ہین اغلب
یون ہے کہ اکثر اونہین کتابونمین ایسے فقرے اور عبارتین پائی جاتی
ہین جو اونکے قول کے مخالف ہین کہ وسیے ہی لاچار ہوکر اونکو الحاقی کہتے
ہین مثلاً کتاب یوشع جو تصنیف یوشع علیہ السلام کی موافق مذہب جمہور کے

پہلا فقرہ

ہے اوسمین بعض فقرات ایسے ہین درس ۹ باب ۴ اور یسوع نے [illegible]
بارہ پتھر اوسجگہ مین جہان اونکاہنونکے قدم ثابت ہوئے جو عہد کے
صندوق کے حامل تھے بارہ پتھر نصب کئے چنانچہ وے آج کے دن

دوسرا فقرہ

تک وہان ہین درس ۹ باب ۵ مین ہے آج کے دن تک اوسجگہہ کا نام جلجال ہے

تیسرا فقرہ

اور درس ۲۷ باب ۹ پہر دونہون نے اوس دن پتہر و لکڑہارا تو وہ کیا جو آج تک ہے

چوتہا فقرہ

[illegible] خداوند نے اپنے قہر کی بہڑک کو اوس دن سے پہیرا اس لئے اوسجگہ کا
نام آج تک عمق العکور ہے باب ۸ اور یسوع نے عی کو جلا کے ہمیشہ

پانچوان فقرہ

کے لئے راکہہ کا تودہ کر دیا سو وہ آجکے دن تک ویران ہے ۲۹ اور لکہا ہے
کہ عی کے بادشاہ کو پہانسی دے کے شام تک درخت پر لٹکا رکہا

اور جو نہین آفتاب غروب ہوا یسوع نے حکم کیا کہ اوسکی لاش کو درخت سے
اوتارین اور شہر کے دروازے پر پھینک دین اور اوس پر پتھرون کا بڑا
چھٹا فقرہ تودہ کرین سو وہ آجکے دن تک ہے باب ۱۰ ۱۳ آفتاب ٹھہر گیا
گیا اور ماہتاب کھڑا رہا یہانتک کہ اون لوگون نے اپنے دشمنون سے
ساتواں فقرہ انتقام لیا کیا یہ کتاب الیسیر مین نہین لکھا ہے ۲۷ ۱۰ غار کے منہ پر
آٹھواں فقرہ بڑے بڑے پتھر رکھے چنانچہ وے آجکے دن تک ہین ورس ۱۳ باب ۱۳
لیکن بنی اسرائیل نے جسوری اور معکاتیون کے مارنیکا ارادہ کیا اور وے
نواں فقرہ آج تک بنی اسرائیل کے درمیان بستے ہین ورس ۱۴ باب ۱۴ سو حبرون
اوسوقت سے آج تک قنزی یفنہ کے بیٹے کالب کی میراث ہوا ۱۵
دسواں فقرہ ورس ۶۳ باب ۱۵ مین ہے یبوسی بنی یہودا کے ساتھ آجکے دن تک یروشلم
فقرہ مین بستے ہین ورس ۱۰ باب ۱۶ مین ہے وے آجکے دن تک بنی
افرایم کے ساتھ بستے ہین آخر باب ۲۴ ۲۹ اور ایسا ہوا کہ بعد ان
باتون کے نون کا بیٹا یسوع خداوند کا بندہ جو ایک سو دس برس کا
ہو رحلت کر گیا ۳۰ اونہون نے اپنی میراث کی اطراف مین
تمنت السرح مین جو کوہستان افرایم مین کوہ جعس کی سمت شمال
کو ہے اوسے دفن کیا ۳۱ اور بنی اسرائیل یسوع کی زندگی تک الخ
اس باب ورسے عبارتین دلالت کرتی ہین کہ اس کتاب کا مصنف یسوع نہین

نہین اور ورس ۳۱ باب ۲۴ کا دلالت کرتا ہے کہ لکھنے والا اس کتاب کا
بیٹھے حالات کو کتاب الیسیر سے دیکھ کر لکھتا ہے اور جب مصنف الیسیکر
ہم عہد یا بعد زمانہ داؤد علیہ السلام کے ہوا ہے جیسا ورس ۱۸ باب ۱
کتاب سموئیل سے معلوم ہوتا ہے پس اسکی موافق لکھنے والا کتاب
یوشع کا سیکڑون برس بعد یوشع علیہ السلام کے ہوگا اور جمہور کی طرف سے
یہی مفسر لاچار ہو کر عذر الحاق کا کرتے ہین اور جزنا کو ملحق کرنیوالا
اون سے متعین نہین ہو سکتا تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل تفسیر
ورس ۹ باب ۴ کی ہے کہ یہ جملہ چنانچہ وے آجکے دن تک وہان ہین
اور مانند اسکی اکثر کتابون عہد عتیق مین پائے جاتے ہین اغلب کہ
الحاقی ہون انتہی دیکھو بنا بارہی انکاون اور بہ علی غالب الحاقی کہتے ہین اور یہ
معلوم ہوا کہ تمام عہد عتیق کی کتابون مین ایسے جملے جہان ہون انکے گمان غالب کے
موافق وے سب الحاقی ہین اور ایسا ہی ذیل تفسیر ورس ۲ باب ۱۴ کی
اوسی تفسیر مین الحاق کا اقرار ہے اور ذیل تفسیر ورس ۶۳ باب ۱۵ کی یہ
اس فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب یوشع علیہ السلام کے قبل ساتوین
سال جلوس داؤد علیہ السلام کی لکھی گئی ہے اور ذیل تفسیر ورس
باب چوبیسوین کے اوسی تفسیر مین مرقوم ہے کہ پانچ ورس اخیر اس باب کے
بلاشبہ تصنیف یوشع علیہ السلام کی نہین فینحاس یا سموئیل نے الحاق

اپنی تمثیلین الہامی تصنیف ان برسون کو ترتیب دیتے ہین اور سچ ہے

کہ تمام مضمون ایسے دیے درس نہین معلوم ہوتی لو نہ اسی کے تمثیلے

انا و ما تحت اور سات باب اخیر امثال کے شلیمان علیہ السلام کے

باب پچیسوین سے باب انتیسوین تک تصنیف سلیمان علیہ

السلام کی نہین بلکہ سیکڑون برس بعد وفات اونکی کے لکھے

گئے ہین ور سنہ امثال کا یونانی ترجمہ ہند یہ سنہ ۱۸۴۳

اور سے لیے ہی سلیمان کی تمثیلین ہین جنہین شاہ

یہوداہ حزقیاہ کے رفیقون نے قلمبند کیا فارسیہ سنہ ۱۳۹ این

امثال سلیمان ہست کہ مردمان حزقیا بادشاہ یہود انقل کردند فارسیہ ۱۸۲۶
ایضا نیز امثال سلیمان اند کہ ہمار امردمان حزقیاہ ملک یہودا جمع نمودند
عربیہ سنہ ۱۸۳۱ فہذہ ایضا امثال سلیمان التی استنسخہا اصدقاء حزقیا
ملک یہوذا اور اور ترجمے انکے موافق ہین پس دیکھو کہ اس بابسے باب
اونتیسوین تک پانچ باب کو حزقیا بادشاہ کے لازمون نے جمع کیا ہے
اور حزقیا قریب دو سو اٹھائیس ۲۲۸ برس بعد وفات سلیمان علیہ السلام
کے تہو اسلیے تو یہہ الحاق بہی بعد اسقدر مدت کے ظہور میں آیا ہے
اور تیسوین باب تیسوین کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ آجور بن یقی کی باتین
اوس مرد کا نبوت کا کلام اتی ایل سے ہان اتی ایل اور اوکال سے فارسیہ
سنہ ۱۸۴۵ کلمات آگور پسر یاقہ یعنی وحی کہ آن مرد بہ ایتئیل بہ ایتئیل و اوکال
بیان کرد انیست اور فارسیہ ۱۸۳۸ قریب اسکے ہے مگر مترجمون عربیہ نے
اسمیں تماشا کیا ہے کہ سنہ ۱۸۱۱ والا اس درس کو صاف ہضم کر گیا اور
سنہ ۱۸۳۱ والے نے یون ترجمہ کیا ہے اقوال الجامع ابن القاء الرویاتی
تکلم بہا الرجل الذی اللہ معہ واذا کان اللہ معہ ایدہ فقال دیکھو یہہ کہان
اور اگلے ترجمے کہان اور درس اباب ۳۱ امثال کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲
لموئیل بادشاہ کے ہشیار کی باتین جو اوسکی ماں نے اوسے سکہلائین
فارسیہ ۱۸۳۹ انیست کلمات بادشاہ لموئیل مقالہ کہ مادرش وی را تعلیم داد

فارسی سنہ ۱۸۴۵ء اکلات لموئیل ملک یعنی وحی کیکہ مادرش با و تعلیم نمود عربیہ سنہ ۱۸۱۱ء اکلمات لموئیل الملک الرویا التی ادبتہ فیہا امہ پس باب ۳۰ و ۳۱ بھی یقینا الحاقی ہے اور تصنیف سلیمان علیہ السلام کی نہین اور معلوم نہین کہ آجور اور لموئیل کون اور کس زمانہ مین تہے اور مفسر اہل کتاب کچھ اٹکلون کہتے ہین گو اونکو اب تک یہہ معلوم نہین کہ کون تہے اور کس زمانہ مین ہوئی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ ہولڈن نے اس خیال کو کہ لموئیل نام سلیمان کا ہے رد کرکے تحقیق کیا ہے کہ یہہ کوئی اور شخص ہے اور کونسی دلیل کافی اسبات کی ملی ہوگی کہ کتاب لموئیل اور کتاب آجور کی الہامی ہین جو دونون کتب قانونی مین داخل نہوتین اتہی دیکہو اٹکلون کہتے ہین کہ قدما کو کوئی دلیل کافی ملی ہوگی ۵ کتاب یسعیاہ مین باب ۳۶ و ۳۷ و ۳۹ کو الحاقی کہتے ہین تفسیر مذکور مین ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس باب کو عزرا یا کسی اور شخص نے واسطے توضیح پیشین گوئیون یسعیاہ کے جو باب گذشتہ مین تمام ہوئین اور نوحہ یرمیاہ کے الحاق کیا ہے اور آدم کلارک صفحہ ۱۹۵ جلد چوتہی مین لکہتا ہے کہ یہہ باب تعدیہ یرمیاہ کی بعد رہائی یہود قید بابل ہے جسکا تہوڑا بیان اوس باب مین پایا جاتا ہے ملا یا گیا ہے پس ان مفسرین کی تحریر سے معلوم ہوا کہ یہہ باب قطعا الحاقی ہے اور الحاق کرنیوالا مستعین نہین اٹکلون عزرا یا کسی اور شخص کو پکڑتے ہیں

اور ہارن صاحب اپنی تفسیر کی چوتہی جلد مین لکہتا ہے اسی طرح یہ سب
ملفوظات حزقیل مین ہین مگر درس ابواب کا کہ وہ زبان کسدیون مین ہے
انتہی کہتا ہون مین کہ یہہ درس الحاقی ہے ورنہ سب کتاب عبری زبان مین
ایک فقرہ کسدیون کی زبان کا کہان سے آیا کسی اوس زبان والیکا
یہہ الحاق ہے اور فاضل نورٹن بہی کہتا ہے کہ وہ الحاقی ہے جیسا اور جا
توریت وغیرہ مین بہی مثل اس الحاق کی پایا جاتا ہے اور کاکرن
کاملک صفحہ ١٦١ اپنی تفسیر رسالہ مباحثہ مین جو سنہ ١٨٥٢ مین آگرہ مین چہپا
اور وہ مباحثہ پادری فانڈر اور آل حسن صاحب سے ہوا تہا لکہتا ہے کہ مشہور
استاہلن جرمنی نے کہا ہے کہ کتاب اشعیا مین باب چالیسوین
سے چہیاسٹوین باب تک ممکن نہین کہ تصنیف اشعیا کی ہو انتہی دیکہو
ستائیس باب کتاب اشعیا کے الحاقی
ہین اور اسیطرح حال اور کتب کا سمجہنا چاہیے فصل
تیسری مقصد دوسرے کی اس امر کے بیان مین کہ ان کتابون کے نسخون
عبری اور یونانی اور لاطینی اور بعض اور قدیم ترجمون مین بہی ایسا
خلاف ہے کہ تحریف کو بعض جا یقینی اور بعض جا مظنون کرتا ہے اور
یہان بہی کچہہ تہوڑے سے شواہد لکہنے مین آتے ہین اکہارن صاحب
جلد چوتہی شرح انجیل مین لکہتے ہین کہ ہمارے یہان کتاب استیر

فصل تیسری

اول شاہد

دوسرا شاہد

درس ۲۳ باب ۳ پر ختم ہوتی ہے اور یونانی اور لاطینی مین ۲ تا ۱ درس اس
باب مین اور چہ باب ۴ اور ۲ الحقہ مین اور ان سب کو کلیسیا یونانی اور رومی واجب التسلیم
مانتے ہین ۲ ورس اخیر باب بیالیسوین کتاب ایوب کا عربی مین یون ہے۔ نسخہ ۱۸۴۴
اور ایوب عمر دراز اور پر سال مر گیا نادرستیہ ۱۸۳۸ و ایوب پیر و سالخوردہ شدہ وفات
یافت عربیہ ۱۸۱۱ و شاخ ایوب تسبیح من ایام رومات اور ترجمہ یونانی میں اس
ورس کے آخر مین یہ عبارت زائد ہے لیکن لکہا ہے کہ وہ اون لوگون کے ساتھ جنہین خداوند
اوٹہاتا ہے پہر اوٹہیگا اور بعد اس جملہ کے ایک نسب نامہ ایوب کا اور کچہ حال اوسکا بطور
اختصار کے مرقوم ہے اور اسی تتمہ کو گامٹ اور ہر دم کہتے ہین جز کتاب الہامی کا
واجب التسلیم مانتے ہین اور فلو اور یولی ہسٹر نے بہی اوسے مانا ہے اور اوس کے زمانہ
بہی اوسکو ملتے تہے اور تہیودوشن نے بہی اپنے ترجمہ یونانی میں اس تتمہ کو داخل کیا ہے
مگر اب متاخرین اوسمین شک کرتے ہین قفہ ہیورنی اور اسکاٹ یہی کہتے ہین کہ ظاہرا یہ تتمہ
گو بیشتر مسیح علیہ السلام سے لکہا گیا اور ترجمہ یونانی تہیودوشن بعد ترجمہ لاطینی میں
مابین ورس ۲۳ و ۲۴ باب ۳ دانیال کے راگ تین لڑکون کا اور آخر اوس کتاب کے
تاریخ سسانہ اور کہانی بل اور ڈریگن کی باب تیرہوان اور چودہوان کر کے مرقوم ہے
اور سب تہہون انگریزی رومن کاتہلک مین اب تک موجود اور واجب التسلیم ہے اور لاطینی
اور ترجمہ یونانی کوڈکس و ایسکاندرنس مین بعد ورس ۲۴ کے زبور دو ہین جنکی
عبارت نا معلوم ہے اور کہلی ہوئی قبرین ہین ہے اپنی زبانون سے

جهوٹ کہتے ہین اونکی لبون کے اندر کالے سانپونکا زہر ہے اونکے منہ
لعنت اور کڑواہٹ سے بہری ہین اونکے پانون خون کرنے کے
لیئے تیز رو ہین ہلاکی اور اذیت اونکی راہون مین ہے اور وے ارام کی
راہ نہین پہچانتے ہین اونکی آنکہون کے سامنے خدا کا خوف نہین ہے
انتہی اور عبری مین یہہ سب عبارت نہین ہے لیکن جو پولوس مقدس نے
اوس عبارت کو باب ۳ نامہ رومیہ مین ورس ۱۳ سے ۱۸ تک موافق
لاطینی اور ترجمہ یونانی کے نقل کی ہے تو ظاہرا انکے نزدیک یہہ عبارت
واجب التسلیم تہی کہ عبری سے ساقط ہو گئی ہے یا شاید پولوس
مقدس نے ترجمہ یونانی مذکور سے غلطی کیا کر یہ کلام الہی سمجہکر اپنے خط
مین نقل کیا ہوگا ۵ ورس ۱۶ از زبور اکیسوین کا جواب ترجمون ہندیہ اور
فارسیہ مین اوسکو ورس ۱۶ از زبور ۲۲ کا کرکے لکہا ہے لاطینی مین یون ہے
کیونکہ کتون نے مجہکو گہیرا ہے شریرون کے گروہ نے میرا احاطہ کیا ہے اونہون
نے میرے ہاتہ اور میرے پانو چہیدے انتہی اور عبری مین جملہ اخیرہ یون ہے
اور دونون ہاتہ میرے مانند شیر کی ہین اور بحمد اللہ کہ اصحاب پروٹسٹنٹ
بہی لاچار ہو کر عبارت عبری کے خراب ہونے کا اقرار کرتے ہین اور سب
اپنے ترجمون مین موافق لاطینی کے کرتے ہین یہہ بہی حکمت ہے کہ انکے موافق
انکے زعم مین مسیح علیہ السلام پر یہہ خبر خوب جمتی ہے وگرنہ اور مثلون غلط ہین

پانچوان شاہد

جو مشہور ہو چکے ہیں اب تک برا تصرف ظاہر میں نہیں کرتے اور بڑے ملک
تو اول ہی سے سب بالاطینی کو عبری سے افضل اور معتبر اسمجھتے
ہیں اور بعض علماء مسیحی نے کہا ہے کہ کاتبوں ہود نے یہہ عرق اسلئے
کیا ہے تاکہ یہہ عبارت مسیح علیہ السلام کی تکلیف پر صادق نہ آوے

چھٹا شاہد ۶ ورس ۶ زبور چالیسوین کا موافق عبری کے یون ہے ہدیہ کا
ذبیح اور ہدیہ کو تو نہیں چاہتا تو نے میرے کان کہولے جز او دیئے خلعت کا
طالب نہیں فارسیہ سنہ ۱۸۳۱ یہ ذبیحہ و قربانی راضی نیستی اما گوشہای
مرا کشادہ الخ اور ترجمہ یونانی میں اس جملہ کی جگہہ تو نے میرے کان کہولے
یون واقع ہوا ہے تو نے میرے لئے ایک بدن طیار کیا اور موافق
یونانی کے ترجمہ عربیہ میں بہی واقع ہے مگر اوسمین زبور ۳۹ مین درج
کر کے اوسکو لکہا ہے عربیہ سنہ ۱۸۳۱ ذبیحۃ و قربانا لم تشا ربل جسدا ہیات
لی الخ اور ورس ۵ باب ۱۰ نامہ عبرانیون مین پولوس مقدس بہی اسکو یون
نقل کرتے ہیں ہندیہ سنہ ۱۸۲۳ قربانی اور نذر کو تو نے نچاہا پر میرے لئے ایک
بدن تیار کیا اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں ہے کہ یہہ فرق غلطی کاتب
ہوا ہے جونسا مطلب صحیح ہو انتہی ہنسبا مفسر ایک کو صحیح اور دوسرے کو
غلطی کاتب کے سبب غلط بتلاتا ہے مگر اوسکے نزدیک تعیین نہوسکی اور
تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ میں ہے کہ عجب ہے جو ترجمہ یونانی میں ورس ۶

جو ظاہر مین تراجم عبری کا بہت ہین اسیجا اگر اپنے ترجمون مین موافق
یونانی کے لکھتے ہین نہ عبری کے یہان بہی ادنہون نے لاچار ہوکر
عبری کو چھوڑا انہیہ سنہ ۱۸۴۳ ادسنے یوسف کے لئے جبکہ وہ
مصر کے برابر پہنچا جہان ادسنے وہ بولی سنی جسے وہ نسمجھا الخ
عربیہ سنہ ۱۸۳۱ اشہادہ وضعہا فی یوسف عند خروجہ من ارض مصر سمع
لسانا لم یکن یعرفہ مگر ترجمون فارسیہ مین ابتک موافق عبریہ
فارسیہ سنہ ۱۸۳۰ اور انجا زبان مجہول را می شنیدم فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ من را انجا
زبانی را کہ نفہمیدہ شنیدم ۹ ورس ۱۱۹ زبور ایکسوانیسوین مین موافق

نواں شاہد

عبری کے یون ہے کہ گروہ شریرون نے مجھے چہرایا الخ اور موافق یونانی
کے یون ہے شریرون کی جالون نے مجھے گہیرا الخ اور رومن کیتہلک
مترجم سلفاً اپنے ترجمون مین موافق یونانی کے لکھتے آئے ہین مگر اسیجا پروٹسٹنٹ
بہی عبری کو چہوڑکر موافق یونانی کے اپنے ترجمون مین لکھتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۳
شریرون کی جالون نے مجھے گہیرا الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ وامنہای عاصیان
مرا گرفتہ ست الخ فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ ودستہ ہای شریران مرا احاطہ نمودند الخ عربیہ
سنہ ۱۸۳۱ احبال الخطاۃ التفت علی الخ اغلب کہ اسیجا سبب یہی بالاتفاق

[illegible]

دسواں شاہد

عبارت عبری کو ناپسند کرتے ہین ۱ ورس باب ۱۸ امثال کا عبری مین ایسا
معنی واقع ہوا ہے کہ کچھ مطلب اسکا سمجھا نہین جاتا یونانی والون نے انکلوا بنوا...

اور مقدس گوشت تجھ سے گذر جاتا جب تو بدکاری کرتی الخ اور یہ جملہ
مقدس گوشت تجھ سے گذر جاتا ترجمہ یونانی مین یون ہے کیا نذرین اور پاک
گوشت تجھ سے تیری شرارتین ہٹا دینگے ترجمہ عربیہ ۱۸۲۱ موافق یونانی
ہے هل ان اللحوم المقدسة تدفع عنك سيئاتك اور ترجمہ
لاطینی اور ترجمہ انگریزی رومن کاتھلک بھی موافق یونانی کے ہین مگر جو
پروٹسٹنٹون کو کچھ ایسا بڑا مطلب نہین حاصل ہوتا اکثر اپنے ترجمون مین
موافق عبری نسخے کے لکھتے ہین فارسیہ ۱۸۳۸ و گوشت مقدس از تو موقوف

شاہد تیرہوان

۱۳ ورس ۲۲ باب ۱۱ یرمیاہ مین موافق عبری کے ایک جملہ یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴
اور انہون نے میرے اوس عہد کو توڑا باوجودیکہ مین انکا شوہر تھا اور یونانی
مین بجاے اسکی باوجودیکہ مین الخ یون ہے اور مین نے انسے تغافل کیا دیکھو
کہان اور یہ عبارت کہان اور پولوس مقدس ورس ۹ باب ۸ نامہ عبرانیہ مین
موافق یونانی کے اس ورس کو نقل کرتے ہین ہندیہ ۱۸۴۴ اور مینے اونکا خیال
نکیا انتہی

شاہد چودہوان

۱۴ ورس ۵ باب ۱۵ یرمیاہ موافق عبری کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴
کیا سبب ہے کہ تیرے بہادر گرائے گئے وے کھڑے نرہے کیونکہ خداوند نے
اونکو اوندہا کیا فارسیہ ۱۸۳۸ سبب چیست کہ پہلوان تو مورث قائم نماند
خداوند او را واژگون گردانید عربیہ ۱۸۳۱ لماذا انسحب عجلك لم يقف
لان الرب قلبه اور ترجمہ یونانی مین یہ ورس یون ہے

[illegible] ۱۱۳

[illegible] سانڈ تجہ سے بہاگا کیوں وہ کہڑا نہیں [illegible]

خداوند نے اوسے کمزور کیا اور تیر اگر وہ تہا گرز و راو سے صورت [illegible]

دیکہو وہ عبارت کہان اور یہ عبارت کہان ۵ اقدس ۱۹ زبور [illegible]

موافق ترجموں عبری مروجہ حال کے یوں ہے [illegible] تو نے [illegible]

مقدس کو فرمایا [illegible] فارسیہ [illegible] عالم [illegible] خود [illegible]

عربیہ ۱۳ [illegible] اور تفسیر [illegible]

اور اسکا سبب یہ ہے کہ سب ترجموں اور بہت نسخوں عبری میں یوں ہے

تو نے اپنے مقدسوں کو فرمایا اگرچہ ابتک معلوم نہیں کہ [illegible]

کسلئے [illegible] ترجموں اور نسخوں عبری [illegible] ہے کہ [illegible]

لکہتے ہیں اور [illegible] تلک ایک [illegible] ترجموں انگریزی میں [illegible]

۱۲ اور [illegible] باب [illegible] کتاب ایوب کا عبری متن یوں ہے [illegible]

[illegible] ہوئی [illegible]

فارسیہ ۱۸۲۸ [illegible] از مہر [illegible]

[illegible] ترجمہ یونانی میں یوں ہے [illegible]

زندہ [illegible]

کہان اور یہ کہان [illegible]

میں [illegible] مفسروں کو [illegible]

شاہد پندرہواں

شاہد سولہواں

سترہوان شاہد

۱۷ ورس ۷ زبور ۹۷ کا عبرین یون ہے ہندریٹ ۱۸۴۲ شرمندہ ہوویں سبھی
سب جو کھودی ہوئے بت پوجتے ہین اور بتون پر پھولتے ہین سارے
معبودو تم اوسے سجدہ کرو انتہی اور جملہ اخیرہ یونانی مین یون ہے خدا کے
سارے فرشتے اوسکی عبادت کرین اور موافق یونانی کے پولوس مقدس
ورس ۶ باب ۱ نامہ عبرانیین مین نقلکرتے ہین ہنری مارٹن ۱۸۱۳ خدا کے سارے
فرشتے اوسکی پرستش کرین شاید پولوس مقدس نے یونانی کو اصح

اٹھارہوان شاہد

سمجھا ہوگا ۱۸ التفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ ترجمہ عربیہ مین زبور
۱۰ ایکسویں مین تیسویں ورس کے بعد یہ جملہ زائد ہے اورنہون نے مجھکو جو
پیارا ہون مکروہ لاشی کرکے خارج کردیا اور انہون نے میرے بدنکو
چھید لیے انتہی سبحان اللہ اس ترجمہ والے نے حضرت مسیح پر جانے
کے سیئے کیا سے اچھا یہ جملہ اپنی طرف سے گھڑکے بڑہا دیا شاید اسی
مترجم عربی نسخہ ۱۸۳۱ والے نے زبور ۲۲ کو جو ۲۳ کر کے لکھا اس جملے کو گرادیا

انیسوان شاہد

۱۹ ورس ۱۳ زبور ۷۳ کا عبرین یون ہے ہندریٹ ۱۸۴۴ القینا مین نے اپنے دل کو
عبث صاف کیا ہوگا الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ اس ورس کا اول مین

بیسوان شاہد

یونانی اور ترجمون مین اتنی عبارت سے کہ تا نہ پائی جاتی ہے ۲۰ ورس
۸ زبور ۷۵ کا موافق عبری کے یون ہے ہندریٹ ۱۸۴۴ خداوند کے ہاتھ مین پیالہ
جسمین سرخ شراب ہے اور مرکب سے بھرا ہے جسے وہ بہاتا ہے اور اوسکی تلچھٹ

زمین کے ساتھ سے شریر دو نجھو شکلے اور بیٹھنگے انتہی اور یونانی مین یون ہے

ایک سالہ تیر شراب کا جو مرکب ہے بھرا ہے ڈالتا ہے اوسمین سے دوسرے مین لیکن

پھر بھی تلچھٹ اوسکی خالی نہین ہوتی اور تمام شریر زمین کے اوسکو پینگے

۲۱ اکیسوان شاہد

۲۱ ورس ۲۷ زبور ۱۱۸ کا عبری مین یون ہے یہدیہ ۱۸۴۳ خداوند وہ خدا ہے

جسنے ہمکو نور دکھلایا قربانی کو مذبح کے قرنون تک رسیون سے باندھو

انتہی اور یہہ جملہ قربانی کو مذبح کی الخ یونانی مین یون ہے ایک عید ساتھہ موٹی

شاخونکے قایم کرو قرنون قربانی تک انتہی دیکھو وہ عبارت کہان اور یہہ کہان

۲۲ بائیسوان شاہد

۲۲ ورس ۸۹ زبور ۱۱۹ کا عبری مین یون ہے ای خداوند تیرا سخن آسمانو پر

سدا ثابت ہے انتہی اور ترجمہ ارامی مین یون ہے تونے ہمیشہ کے لئے لی

ہوا ہ تیرا کلام آسمانو مین ثابت ہے

۲۳ تیئیسوان شاہد

۲۳ خیالات فیلبس ... ورس چھٹے باب ۹ اشعیا مین موافق عبری کی صیغہ معروف کا اور موافق

لاطینی کے مجہول کا ہے اور اسیطرح باب ۲۳ یرمیا مین ایکجا عبری مین مفرد اور

لاطینی مین جمع ہے

۲۴ چوبیسوان شاہد

۲۴ ورس ۵ باب ۴۰ اشعیا کا موافق عبری کی یہ ہے

ہندسہ ۱۸۴۴ اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایک ساتھہ دیکھینگے

خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور خداوند کا جلال آشکار ہوگا اور

زمین ایک ساتھہ دیکھینگے نجات ہمارے خدا کی کیونکہ خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے انتہی

[illegible] لفظ نجات [illegible] خدا کی [illegible]

[illegible]

سکتے ہین کہ لوقا نے درس ۶ باب ۳ مین موافق یونانی کے لکھا ہے اور ترجمہ
نویسون نے اسکو صحیح عبارت جانکر اپنے ترجمہ مین کتاب اشعیا مین داخل
کیا اور تفسیر ہنری و اسکاٹ مین ہے کہ بعد لفظ دیکھینگے کے لفظ نجات کا

۲۵ پچیسوان شاہد

خدا کی بڑا اسقاط ہو گیا ہے دیکھو درس ۱ باب ۵۲ کو اور ترجمہ یونانی کو ۲۵ درس
۱۹ باب ۱ کتاب القضات کا موافق عبری کے یون ہے بنبیہ ۱۸۴۴ اور
یہودا نے غزہ اور اوسکی نواحی اور عسقلان اور اوسکی نواحی اور عقرون
اور اوسکی نواحی کو لے لیا فارسی ۱۸۳۸ و یہودا لم یاخذ غزہ اور اشقلون مع حوالی ان و عقرون
معہ حوالی از اگرفت عربی ۱۸۳۱ ولم یفتح یہودا غزۃ وتخومہا وعسقلان
وعقرون وحدودہا اور ترجمہ فارسی ۱۸۴۵ اور اور ترجمے انگریزی ایکے
موافق ہین اور ترجمہ یونانی مین یون ہے کہ اگرچہ یہودا نے غزہ اور اوسکی
نواحی پر قبضہ نہین کیا اور نہ عسقلان پر الخ پس دیکھو یونانی صریح ضد عبری کے ہے

۲۶ چھبیسوان شاہد

۲۶ درس ۱۵ باب ۱۳ کتاب اول سموئیل مین موافق عبری کی یون ہے
بنبیہ ۱۸۴۴ اور سموئیل اوٹھا اور جلجال سے بنیامین کے جبعہ کو چڑہ گیا تب
ساؤل نے اون لوگون کو جو اوسکے پاس حاضر تھے گنا اور وے چھہ سو جوان
تھے انتہی اور ترجمہ یونانی مین ہے اور سموئیل وہان سے اوٹھا اور جلجال سے چلا گیا
اور باقی لوگ بعد ساؤل کے معاد میرون لڑائی کی گئی اور جب وے جلجال
سے جبعہ مین آئے تب ساؤل نے اون لوگونکو الخ پس دیکھو دونون مین کتنا فرق ہے

ستائیسواں شاہد ۲۷

۲۷ ورس ۱۸ باب کتاب اول سموئیل کا موافق عبری کی یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اوس وقت ساؤل نے اخیاہ کو کہا کہ اللہ کا صندوق یہان لا
کیونکہ اللہ کا صندوق اوس روز بنی اسرائیل کے درمیان تہا فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ و ساؤل اخیاہ
را گفت که صندوق خدا را در اینجا بیار چه صندوق خدا دران ایام با بنی اسرائیل
می بود ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۴۴ موافق فارسی کے ہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے
اوس وقت ساؤل نے اخیاہ کو کہا کہ افود لا کیونکہ اوس وقت افود کو وہ
بنی اسرائیل کے آگے پہنے ہوئے تہا انتہی یہان بہی دیکہو دونون مین کیسا

اٹھائیسواں شاہد

فرق ہے ۲۸ ورس ۱۱ از بورہ ۳۴ کا موافق عبری کی یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴
باگہہ حاجت مند اور بہوکے ہین الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ شیر بچگان محتاج می شوند و فاقہ
می کشند الخ اور یونانی مین یون ہے امیر آدمی فقیر اور بہوکے ہین الخ انتہی
اور اسکاٹ مین ہے کہ یونانی کے موافق اور ترجمے بہی ہین اور اوس لفظ مین
جسکے معنی شیرون یا دوسرے لفظ کے معنی توی ہین حرف کی تحریف کا فرق ہے ۲۹ ورس ۶ باب کتاب

انتیسواں شاہد ۲۹

۲ سموئیل کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ سو اونہون نے گہر کے اندر جیسے کہ گیہون
لینے کو آتے ہین جاکے اوسکی پانچوین پسلی مین مارا اور ریکاب اور اوسکا بہائی بعنہ
بہاگ گئے فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ و در انجا در میان خانه داخل شدند بقصد گندم
و او را زیر پنجم زدند و ریکاب و بعنه برادرش فرار کردند اور ترجمہ یونانی مین یون ہے
اور دیکہو دربان گہر کا گیہون صاف کرتا تہا اور تہک کر سو گیا اور ریکاب اور بعنہ

تیسوان تناقض

دونون بہائی جیکے سے گہر مین گئے الخ یہان بہی ویسا ہی تفاوت ہے تفسیر عربی اور اسکاٹ مین ہے کہ بیان یوسیفس کا بہی موافق یونانی کے ہے ۔ معم و کہ ۱۶ باب ۲ کتاب سلاطین کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۲۵ عا جب یوسیاہ نے نظر پہیری اور اوسنے پہاڑ پر قبرین دیکہین تو اوسنے لوگ بہیجکے اونکی ہڈیان نکلوائین اور مذبح پر جلائین اور اون پر نجاست ڈالی جیسا کہ خداوند نے اوس مرد خدا کی معرفت جسنے ان باتون کی خبر دی ارشاد کیا تہا انتہی اور ترجمہ یونانی مین آخر اس درس مین اتنا زیادہ ہے جب یوسیاہ مذبح کے پاس کہڑا تہا اور اوسنے نظر پہیری اور مرد خدا کے جسنے یہ کلام ارشاد کیے تہے قبر کو دیکہا انتہی تناقض عبرین یہ سب اوڑگیا ہے پہلا ۱۳ باب ۲ کتاب

[illegible]

دوم اخبار الایام مین موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ع ۳ اور ابیاہ نے چار لاکہ جنگی مردون کے لشکر سے جو منتخب جوان تہے جنگ کے لیے صف باندہی اور یوربعام نے بہی اوسکے مقابلہ مین آٹہ لاکہ چنے ہوئے بہادر لوگون سے جنگ کے لیے صف باندہی ۱۷ اور ابیاہ اور اوسکے لوگون نے بڑے قتال مین اونہین کاٹ ڈالا سو اسرائیل مین پانچ لاکہ چنے ہوئے مارے پڑے انتہی فارسی ۱۸۳۹ ع ۳ و ابیہ فوج دلاوران برگزیدہ یعنی چہار صد ہزار صف آراستہ یربعام نیز ہشت صد ہزار کس قوی الاقتدار را بمقابل وے صف آراست ۱۷ و ابیہ با ہمراہان خود ایشانرا بقتل عظیم کشتہ چنانکہ پانصد ہزار

برعکس گمان اسرائیلی گذشتہ اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۲۳ اور ترجمہ انگریزی اسکے
موافق ہین اور صاحب اپنی تفسیر کی جلد ۱ دلین فرماتے ہین کہ بہت نسخون
لاطینی پر اسنے یقین ہے بجائے چار لاکھ کے چالیس ہزار اور بجائے آٹھ لاکھ کے
اسی ہزار اور بجائے پانچ لاکھ کے پچاس ہزار پائے جاتے ہین اور اغلب یہہ ہے
کہ عدد مندرج انہین نسخون کا سچا ہو دیکھو موافق گمان قوی اس مفسر کے
یہاں عبری تحریف ہے اور اسیطرح اور بہت جا بھی اختلاف ہے مثلاً
درس ۵ باب ۱ کتاب اول سلاطین اور درس ۳ باب ۲ اسی کتاب کا
اور درس ۱ باب ۱ کتاب ۲ سلاطین اور درس ۲۳ باب ۲ کتاب ۲ اخبار الایام
اور درس ۹ باب ۱۲ کتاب ۲ اخبار الایام اور درس ۱۴ باب ۲۹ امثال اور درس
باب ۱ نحمیا اور درس ۲ باب ۲ اشعیا کا جو ان سب مین ترجمہ یونانی عربی کے
مخالف ہے اور درس ۹ باب ۵ کتاب دوم سموئیل کا جو اوسمین ترجمہ کنی کات کا
مخالف ہے اور درس ۲ زبور ۱۶ جو اوسمین ترجمہ جالدیک زبان کا مخالف ہے
اور درس ۵۶ زبور ۱۱۹ کا جو اوسمین ترجمہ ارامی اور درس ۳ باب ۲ نحمیا کا جو
اوسمین ترجمہ ارامی اور ترجمہ کلارک کا مخالف ہے فصل چوتھی دوسرے

چوتھی فصل

مقصد کی اس امر کے بیان مین کہ بعضی و آئتین ان کتابون کی بموجب بعضی
انکے مفسرون یا اور علماء کے اقرار کے موافق غلط ہین اور بعضی آیتون
ایسا خلاف ہے کہ ظاہر مین ایک دوسرے غلط ٹھہرتی ہے اور ایک تاویل۔

بعید ہے کہ کچھ توافق پیدا کرے ہے اور یہاں کچھ کچھ ان دونو قصوں کے فساد سے

پہلا فساد

بیان کیا جاتا ہے اور ۲ باب کتاب اخبار الایام کا موافق عبری کے یون ہے ہندسہ ۲۲ یعنی بائیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا تھا اور اخزیاہ ہنگامی کرا غار سلطنت ہنو دجل ورسالہ نو وا ہے صریح غلط ہے اسلئے کہ اسکے باپ یہورام کی جسکے مرنیکے بعد یہ تخت سلطنت پر بیٹھا کل چالیس برسکی عمر ہوئی تھی پس یہ بیٹا اپنے باپ سے کسطرح بڑا ہوا باب ۲۱ دوسری کتاب میں ہے کہ ہندسہ ۳۲ یہورام بتیس برسکی عمر میں بادشاہ ہوا اور آٹھ برس تک یروشلم میں سلطنت کی اور ۲۰ میں وہ بتیس برسکی عمر میں بادشاہ ہوا اور آٹھ برس تک سلطنت کی اور ۱۷ باب کتاب سلاطین کا یون ہے اور جب وہ سلطنت کرنے لگا تب اسکی عمر بتیس برسکی تھی اور اسنے یروشلم میں آٹھ برس بادشاہت کی پھر ۲۶ باب کتاب سلاطین میں یون ہے وہ بائیس برسکا تھا جب کہ سلطنت پر بیٹھا الخ اور یہ صحیح معلوم ہوتا ہے ناظر صاحب اپنی تفسیر کی جلد اول میں لکھتے ہیں کہ یہ غلطی اسلئے ہوئی کہ عبری لوگ عددون کو حرفون سے لکھا کرتے تھے پس کاتب سے جسکے عدد چالیس میم بجائے کاف کے عدد بتیس میں غلطی سے لکھا گیا انتہی پس ناظر صاحب اسکے معترف ہیں کہ غلطی ہے کسیطرح ہاں اور تفسیر ہنری و اسکاٹ میں بعد

یون ہے کہ ترجمہ یونانی اور سریانی اور عربی مین بیالیس کی جا بائیس ۲۲ واقع ہین
اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین فرمل ورس ۲۶ باب ۱ کتاب سلاطین
کی ہے کہ کتاب ۲ اخبار الایام مین بیالیس برس لکھے ہین لیکن بہت سے
پرانے ترجمون مین دوسرا یعنی بائیس ۲۲ ہین جیسے اسجا ہتی اور امیا بر مترجم
بہی اصلاح دیکر بائیس ۲۲ لکھنے لکین مین فارسیہ ۱۸۳۹ احزیاہ وقت جلوس
بست و دو ساله بود الخ دیکھو تحریف اسیکو کہتے ہین ۲ ورس ۲۴ باب ۱۳

دوسرا فساد

کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور داؤد نے فارس سے
ایکہزار رتھ اور سات ہزار سوار ہی اور بیس ہزار پیادے اسیر کر لیے الخ
فارسیہ ۱۸۳۹ و داؤد یکہزار ارابہ و ہفت ہزار سوار و بست ہزار پیادہ
از وے دستگیر کرد الخ اور ورس ۴ باب ۸ کتاب دوم سموئیل کا یون ہے
فارسیہ ۱۸۳۹ و داؤد یکہزار ارابہ و ہفتصد سوار و بست ہزار پیادہ از وے
دستگیر کرد الخ دیکھو کہان سات سو اور کہان سات ہزار اور ترجمہ
ہندیہ ۱۸۴۲ مین اسجا عبارت سموئیل مین لفظ ارابہ کا غلطی سے گر گیا ہے

تیسرا فساد

۳ ورس ۱۸ باب ۱۹ کتاب اول اخبار الایام مین سات ہزار اور ورس
۱۸ باب ۱۰ کتاب ۲ سموئیل مین سات سو لکھے ہین آدم کلارک صاحب اپنی
تفسیر کی جلد اول مین لکھتے ہین کہ سات ہزار جو ورس ۴ باب ۱۸ اور
ورس ۱۸ باب ۱۹ کتاب اخبار الایام مین واقع ہین ٹھیک عدد ہے اور تفسیر

اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ غالبا یہہ فرق اس جہت سے واقع ہوا کہ شمار مین
ایک حرف شمار کی جگہہ دوسرا حرف لکہا گیا انتہی بہرحال غلطی مفسرونکے
نزدیک مسلم ہے گو باعتبار گمان غالب کے یہہ خطا عزرا کاتبونکے تحریر
اور پچھلے اختلاف کے دفع کیلئے ترجمون ہندیہ اور فارسیہ مذکورہ بالا مین
تحریف ہوئی ہے مگر موافق اقرار مفسر مذکور کے ابتک ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ مین
ویسا ہی اختلاف ہے درس ۱۸ باب ۱۹ کتاب اول اخبار الایام کا یہہ قول ہے
من قدام اسرائیل وقتل داؤد من ارام سبعة الاف مرکبة واربعین
الف رجل الخ و درس ۱۸ باب ۱۰ کتاب سموئیل کا وقتل داؤد من الارامیین سبعمائة
مرکب واربعین الف فارس الخ اور ان دونون درسونمین ایک اختلاف اور
بہی ہے کہ ایک مین چالیس ہزار پیادے اور دوسرے مین چالیس ہزار سوار

چوتہا غلط ۱۴ باب ۲۱ کتاب اول اخبار الایام مین ہے [illegible]
لوگون کی حاضری داؤد کو دی اور سارے اسرائیل کی بارہ لاکہہ شمشیر زن
اور یہوداہ چار لاکہہ ستر ہزار شمشیر زن تہے ۱۲ یا تین برس کا کال ہو یا تم تین مہینے
اپنے بیریونکے آگے ہلاک ہو اور تیرے دشمنونکی تلوار تجہے آلے یا تین دن خداوند
کی تلوار اور ملک مین وبا رہے ہو الخ درس ۱۳ اور [illegible] فارسیہ
یا سال قحط یا بمدت سہ ماہ پیش دشمنان خود گریختہ گردی الخ فارسیہ
یا سال [illegible] الخ عربیہ ۱۸۴۴ [illegible] سنین جوع الخ اور ترجمہ انگریزی [illegible]

اسکے موافق ہے اور باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۹ اور
یوآب نے لوگون کے شمار کی فرد بادشاہ کو دی سو بنی اسرائیل آٹھ
لاکھ شمشیر زن بہادر تھے اور بنی یہودا پانچ لاکھ جنگی تھے ۱۳ سو جاد اوسکے
پاس آیا اور اوس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے تیرے ملک مین سات برس کا
کال پڑے یا تو تین مہینے تک اپنے دشمنون سے بہاگتا پہرے الخ
اور یہہ جملہ درس ۱۳ کا تو کیا چاہتا ہے اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۸
آیا ہفت سال قحط درین زمین بر تو نازل گردد الخ فارسیہ ۱۸۴۵ در دیارت
قحطی ہفت سالہ واقع شود عربیہ ۱۸۳۱ اما ان یکون سبعۃ سنین جوعا لک الخ
یہان دو طرح کا بڑا اختلاف ہے اول یہہ کہ موافق اول کے سات برس کا
کال اور موافق دوسرے کے تین برس کال پس کہان سات اور کہان تین ۳
ایک ان دو [illegible] سے صریح غلط ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے
لکاتب سے غلطی ہوئی ہوگی انتہی یہان بہی خیریت کاتب سلامت پڑی مگر
غلطی ثانی دوسرا یہہ کہ ایک مین گیارہ لاکھ بنی اسرائیل اور چار لاکھ ستر ہزار
بنی یہودا اور دوسرے مین آٹھ لاکھ بنی اسرائیل اور پانچ لاکھ بنی یہودا
ہین تو دونون مین لاکھون کا فرق ہے ۵ ورس ۱۹ باب کتاب اول سموئیل کا موافق
عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اور خداوند نے بیت شمس کے لوگون کو مارا اسلیے کہ اونہون نے
صندوق خدا کو کہول کے دیکہا سو اوسنے پچاس ہزار اور ستر آدمی اونمین سے مار ڈالے الخ

فساد پانچوان

فارسی سنہ ۱۸۳۸ مین یون ہے پنجاہ ہزار و ہفتاد کس را از القوم زد الخ اور ہارسلے اپ
نی تفسیر کی جلد اول مین لکہتے ہین کہ ترجمہ عربی اور سریانی مین پانچ ہزار ستر
واقع ہین اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ موافق اصل کے یون ہے
ستر آدمی دو پچاس ایکہزار آدمی اور موافق گنتی عرب کے معنی اسکے
ایکہزار دو پچاس اور ستر یعنے گیارہ سو ستر ہین پہر آدم کی تفسیر مین ہے
کہ تعداد مارے ہوونکا اصل مین ایک اولٹے طور پر لکہا ہے اور قطع نظر اسکے
کہ ایک چہوٹی سی بستی مین ایسے بہت آدمی کا خطا کرنا اور مارے جانا بعید
سمجہے ہوئے اس معاملے مین بہی شک ہے اور یوسیفس کل تعداد ان کی
ہوونکی ستر لکہتا ہے اور تفسیر ڈوائلی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ بشپ پاترک
کہتا ہے کہ یہ ترجمہ صریح غلطیان اور لفظونکی تبدیل سے واقع ہوا ہے کیونکہ قوم
بیت الشمس ایک چہوٹا سا گانو تہا یعنی عقل سے بعید ہے کہ اوسکے اتنے
باشندے ہون جتنے مارے گئے اور ترجمہ بوجانٹ کا معقول ہے
کہ اوسنے بحساب فی ہزار پچاس ادمی کے ستر آدمی مارے گئے یعنی
بیسوان حصہ اور ڈاکٹر واٹرلین اور لیکلرک یون ترجمہ کرتے ہین کہ
پچاس ہزار مین سے ستر آدمی مارے اور کہتے ہین کہ یہ لوگ فقط بیت شمس
ہی کے نہ تہے بلکہ گرد نواحکے لوگ بہی صندوق کے دیکہنے کو آگئے تہے
اور ڈاکٹر ڈال کہتا ہے کہ یوسیفس نے کل تعداد مارے ہوون کی ستر

اور ڈاکٹر کیلی کہتا ہے کہ ترجمہ سریانی اور عربی میں پانچ ہزار ستر آدمی ہیں
انتہی دیکھو مفسر عیسائی کیا کیا عجیب توجیہیں اس غلطی فاحش کی کرتے
ہیں مگر بحمد اللہ کہ موافق اپنی تقریر اور تحریر یوسیفس کی عبارت نسخہ عبری کے نقصان

چھٹا فساد

اور غلطی سے خالی نہیں ۲ ورس ۲ باب ۲۲ کتاب دوم سلاطین کا عبری میں
یوں ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اوسوقت وہ بیس برس کا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء اما زوقت
جلوس بست ساله بود الخ عربیہ ۱۸۳۱ وکان احازیوم ملک ابن عشرین سنۃ
الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں ہے کہ غالباً یہاں لفظ بیس کا لفظ تیس کی جا

ساتواں فساد

حالکہا گیا دیکھو ورس ۲ باب ۱۸ اس کتاب کا انتہی یہان بھی موافق گمان
غالب کے مفسرین کے نزدیک عبری محرف ہے کسیطرح ہوے ورس
باب ۱۲ کتاب القضات میں ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اوسوقت بیالیس ہزار افرائی
قتل کیے گئے فارسیہ ۱۸۳۸ دوران ہنگام چہل و دو ہزار کس از بنی افرائم
کشتہ شدند عربیہ ۱۸۳۱ فقتل فی ذلک الوقت من افرایم اثنین واربعین
الفا اور اسیطرح اور ترجموں میں ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں ہے

آٹھواں فساد

چالیس اور دو ہزار یعنے دو ہزار چالیس انتہی اسکے موافق بجائی دو ہزار چالیس
غلطی سے بیالیس ہزار لکھے گئے ۸ ورس ۱ باب ۲۴ کتاب سلاطین ثانی
ہندیہ ۱۸۴۴ اور یہوکین جب تخت پر بیٹھا تب اٹھارہ برس کا تھا الخ فارسیہ ۱۸۳۸
یہویاقین بوقت جلوس ہجدہ ساله بود الخ عربیہ ۱۸۳۱ وکان یواخین ابن ثمانی

ملک ابن ثمانیه عشر سنة الخ اور درس ۹ باب ۳۶ کتاب اخبار الایام مین
ترجمہ عبارت یہ ہے کہ وہ ۱۸ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا الخ فارسی ۱۸۳۴ یہو یاقین
جلوس ہشت سالہ نود عربی ۱۸۳۱ ابن ثمانیة سنین کان حین ملک

نواں فساد

کہان اٹھ برس اور کہان اٹھارہ ایک ہانی کا فرق ہے ۹ ورس ۲ باب کتاب اول سلاطین کا
یون ہے عبرانی ۱۸۲۲ اور دَل اوسکا چار انگشت کا اور کنارا اوسکا پیالے کے کنارے کی طرح
گل سوسن دار تہا اور بحر مین دو ہزار بت کی گنجایش تہی اور جملہ نخیرہ اور ترجمہ مین
یون ہے فارسی ۱۸۳۸ دو ہزار بت دران گنجید فارسی ۱۸۴۵ دو ہزار خم
(آب) میگرفت اور درس ۵ باب ۴ کتاب دوم اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲
اور بحر مین تین ہزار بت کی گنجایش تہی فارسی ۱۸۳۱ و سہ ہزار بت دران گنجید
فارسی ۱۸۴۵ وسہ ہزار خم آب گرفتہ تکا۔ میداشت دیکہو کہان دو ہزار بت

دسواں فساد

اور کہان تین ہزار اور درس ۱ باب ۱۸ کتاب اول سلاطین مین ہے ایسا ہوا کہ
بہت دنون کے بعد خداوند کا کلام تیسرے سال مین الیاہ پر نازل ہوا کہ جا
اور اپنے تئین اخی آب کو دکہا کہ مین زمین پر مینہ برساونگا اور درس ۲۵
باب ۴ لوقا مین قول جناب مسیح کا یون منقول ہے لیکن مین تم سے سچ کہتا ہون
کہ ایلیاہ کے دنون مین جب ساڑہے تین برس آسمان بند رہا یہان تک کہ سارے
زمین مین بڑا کال پڑا الخ اور درس ۱۷ باب ۵ نامہ یعقوب مین ہے الیاہ ہمارا
ہمجنس انسان تہا اوسنے دعا بہ عاجزی کی کہ پانی نہ برسے سو ساڑھے تین برس تک

گیارہوان فساد

زمین پر آنی نہ پسا دیکہو یہان انجیل غلط یا محرف ہے یا کتاب سلاطین
اور نہیں ہے باب ۱۵ کتاب ۲ سموئیل مین عبری نسخون مین یہہ ہے آیہ ۷ اور بعد
چالیس برس کے ایسا ہوا کہ ابی سلوم نے بادشاہ کو کہا مجھے پروانگی ہو کہ مین
جاؤن اور اپنی نذر کو جو مینے خداوند کے لئے کی ہے حبرون مین جا کے ادا کرون
فارسی ترجمہ ۱۸۳۸ و بعد از انقضائے چہل سال واقع شد کہ ابی شالوم بملک
گفت الخ حالانکہ یہہ غلط ہے اسلئے کہ داؤد علیہ السلام نے کل چالیس برس
سلطنت کی ہے جیسا باب پانچوین اسی کتاب کے آیہ ۴ مین ہے اور
داؤد جسوقت کہ سلطنت کرنے لگا تو تیس ۳۰ برس کا تہا اور
اوسنے چالیس ۴۰ برس سلطنت کی ۵ اوسنے حبرون مین سات برس چہہ مہینے
بنی یہوداہ پر سلطنت کی اور یروشالم مین سارے بنی اسرائیل اور بنی
یہوداہ پر تینتیس ۳۳ برس اور اسیطرح ورس ۱۱ باب ۲ کتاب اول سلاطین
اور ورس ۲۷ باب ۲۹ کتاب اول اخبار الایام مین ہے اور یہہ بغاوت ابی شالوم
کی کئی سال جلوس کے بعد شروع ہوئی تہی تو لازم آتا ہے کہ یہہ بغاوت
بعد وفات داؤد علیہ السلام کے شروع ہو اور یہہ تو صریح البطلان ہے
اسی لئے ترجمہ عربیہ ۱۶۷۱ اور ۱۸۳۱ نے اسمین اصلاح دیکر یون ترجمہ
کیا و بعد اربع سنین قال ابشالوم لداؤد الملک انی اذہب فاکمل نذری
الذی نذرت للرب بحبرون یعنی بعد چار برس کے ابی سلوم نے

داؤد بادشاہ کو کہا الخ اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۹ والی نی اسجا ہاتہ اور بانون
گم کرکے چالیس اور چار مین کچہ ترجیح نہ دیکہی اور ترجمہ یونان کہا و بعد از چہل
سال چنانچہ در عربی و سریانی نوشتہ شدہ ابسلام بادشاہ
گفت کہ التماس آنکہ روا از سوم و ندیسے کہ در حبرون بنام خدا نذر
نمودہ ام ادا نمائم اس غریب نے لاچار ہو کر اولا چالیس اور چار مین تردد کی
اور یہہ چار کی بات کے لیئے اتنا جملہ چنانچہ در عربی و سریانی نوشتہ شدہ است
اپنی طرف سے کلام ربانی مین بڑہا دیا اور بعض صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے
حصہ اول کے باب اٹہوین بیان لکہتے ہین ظاہر ایہہ غلط ہے گو موافق اکثر نسخون
مطبوعہ لاطینی اور سپتواجنٹ اور جاربک کی ہے کیونکہ داؤد نے صرف
چالیس برس سلطنت کی ہے پس اسکے موافق سرکشی ابسلام کی بعد
موت داؤد کے ہوتی ہے اور بعض مفسرون نے اس شبہ کے دفع کرنے
کے لیے یہہ تاویل کی کہ تاریخ اوس وقت سے لینی چاہیے کہ جس وقت سموئیل نے
داؤد کو تیل ملا تہا لیکن ترجمہ سریانی اور ترجمہ عربی اور اوس ترجمہ لاطینی مین
جسکو بیسکس صاحب نے درست کرکے چہپوایا تہا اور تاریخ یوسیفس اور
تہیوڈورٹ اور بہت نسخون لاطینی مین بجائی چالیس کے چار ہین اور بہت
علما کی رای یہہ ہے کہ لفظ اربعیم کا جا بجای اربع کا لکہا گیا اور درست یہہ ہے
موافق ترجمہ سریانی کے اپنے ترجمہ مین لکہا ہے انتہی اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں

قریب قریب نارن کے ہے پس موافق رائی ان مفسرون کے مادہ ای
بہت علما کی اسمیا میرین غلطی ہے گو غریب کاتب کے سر پر تہوپی جاتی ہے
اور ستر ہو تہہ ر اندیسے نے چالیس کو غلط مانکر چار بنایا ہے اور یوسیفس نے اسحال کو
کتاب ساتوین اپنی تاریخ کے نوین باب مین لکہا ہے

بارہوان فساد

۱۲ باب

۲۵ پچیسوین کتاب دوم سلاطین مین ہے ہنہ ہم سنہ [illegible]
اور شاہ بابل نبوخذ نذر کی سلطنت کے انیسوین برس کے پانچوین
مہینے کے ساتوین دن شاہ بابل کا ایک خادم نبوسرادان جو امیر الامرا تہا
یروشالم مین ایا ۲۷ اور یہویکین شاہ یہودا کی اسیری کے سینتیسوین
برس کے بارہوین مہینے کے ستائیسوین دن ایسا ہوا کہ بادشاہ بابل [illegible] نے
اپنی سلطنت کے پہلے ہی سال شاہ یہویکین کو جو قید مین تہا سرفراز کیا انتہی
اور سب ترجمے اسکے موافق ہین اور باب دوین یرمیاہ مین ہے ۱۲ پانچوین مہینے
کے دسوین دن جو بابل کے بادشاہ نبوخذ نذر کا انیسوان برس تہا جلو
دارون کا سردار نبوسرادان جو بابل کے بادشاہ کی حضور کرتا تہا یروشالم مین ایا
اور یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم کی اسیری کی سینتیسوین برس کے بارہوین
مہینے کے پچیسوین دن یون ہوا کہ شاہ بابل اویل مرودک نے اپنی جلوس کے پہلے
برس میں [illegible] بادشاہ یہویقیم کو سرفراز کیا انتہی دیکہو کہان ساتوان اور ستائیسوان
دن اور کہان دسوان اور پچیسوان

تیرہوان فساد

باب دوم عزرا در باب ساتوان نحمیاہ کے

دو نسخون مین ایسا اختلاف ہے کہ ایک دوسرے کی تکذیب کرتا ہے حالانکہ دونون ایک ہی حال شمار مردون بنی اسرائیل کا جو اورشلیم لوٹ کے آئے مین قید بابل سے چہوٹ کرائے تہے لکہتے ہین اور اسجاد و نوابون کے بری متہی اسماء ایک دوسرے کے بدون لحاظ ترتیب کے لکہے جاتے ہین ہندسہ ۱۹۴۲

ورس	باب دوم عزرا	ورس	باب ہفتم نحمیا
۵	بنی ارح سات سو پچہتر ۷۷۵	۱۰	بنی ارح چہ سو باون ۶۵۲
۶	بنی پحت موآب بنی یسوع اور یوآب کی سمیت دو ہزار آٹہہ سو بارہ ۲۸۱۲	۱۱	بنی پحت موآب بنی یسوع اور یوآب کی دو ہزار آٹہہ سو اٹہارہ ۲۸۱۸
۸	بنی زتو نو سو پینتالیس ۹۴۵	۱۳	بنی زتو آٹہہ سو پینتالیس ۸۴۵
۱۲	بنی عزجاد ایک ہزار دو سو بائیس ۱۲۲۲	۱۷	بنی عزجاد دو ہزار تین سو بائیس ۲۳۲۲
۱۳	بنی ادونقام چہ سو چہیاسٹہ ۶۶۶	۱۸	بنی ادونقام چہ سو سٹسٹہہ ۶۶۷
۱۴	بنی بغوی دو ہزار چہپن ۲۰۵۶	۱۹	بنی بغوی دو ہزار سٹسٹہہ ۲۰۶۷
۱۵	بنی عدین چار سو چون ۴۵۴	۲۰	بنی عدین چہ سو پچپن ۶۵۵
۱۷	بنی بیصی تین سو تیئس ۳۲۳	۲۳	بنی بیصی تین سو چوبیس ۳۲۴
۱۹	بنی حشوم دو سو تیئس ۲۲۳	۲۲	بنی حشوم تین سو اٹہائیس ۳۲۸
۲۱	بنی بیت اللحم ایکسو تیئس ۱۲۳	۲۶	بیت لحم اور نطوفہ کی لوگ ایکسو اٹہاسی
۲۲	اہل نطوفہ چہپن ۵۶		

۲۸ بیت ایل اور عی کے لوگ دو سو تئیس ۲۲۳
۳۳ لود و حدید اور اونو کے بیٹے سات سو پچیس ۷۲۵
۳۵ بنی سناہ تین ہزار چھ سو تیس ۳۶۳۰
۴۱ اور گانیوالے بنی آسف ایکسو اٹھائیس ۱۲۸
۴۲ دربان لوگ بنی سلوم بنی اطیر بنی طلمون بنی
عقوب بنی حطیطا بنی سوبی سب ملکے ایکسو انتالیس ۱۳۹
۶۰ بنی دلایاہ بنی طوبیاہ بنی نقودا چھ سو باون ۶۵۲
۶۴ وہ ساری جماعت سب ملکے بیالیس ہزار تین سو
ساٹھ تھے سوا اونکے غلاموں اور لونڈیوں کے جو
۶۵ سات ہزار تین سو سینتیس تھے اور انمیں دو سو
گانیوالے اور گانیوالیاں تھیں
۶۸ اور بابا کے رئیسوں میں سے
بہتیروں نے جب یروشلم میں خداوند کے
گھر کو آئے خوشی سے خدا کے گھر کے
لیے دیا تاکہ وہ اپنے مکان پر پھر
اوٹھایا جاوے
۶۹ انہوں نے اپنے مقدور بھر کام کے
لیے خزانہ میں کچھ ڈال دیا سونے کے

۳۲ بیت ایل اور عی کے لوگ ایکسو تئیس ۱۲۳
۳۷ لود و حدید اور اونو کے بیٹے سات سو اکیس ۷۲۱
۳۸ بنی سناہ تین ہزار نو سو تیس ۳۹۳۰
۴۴ دیے گانیوالے بنی آسف ایکسو اٹھتالیس ۱۴۸
۴۵ دربان یہ تھے بنی سلوم بنی اطیر بنی طلمون
بنی عقوب بنی حطیطا بنی سوبی ایکسو اڑتیس ۱۳۸
۶۲ بنی دلایاہ بنی طوبیاہ بنی نقودا چھ سو بیالیس ۶۴۲
۶۶ ساری جماعت ملکے بیالیس ہزار تین سو
ساٹھ تھی
۶۷ سوا اونکے غلاموں اور لونڈیوں کے جو
سات ہزار تین سو سینتیس تھے اور انمیں
دو سو پینتالیس گانیوالے اور گانیوالیاں
تھیں
۷۰ اور بابا کے رئیسوں میں سے
بعضوں نے اوس کام کے لیے کچھ دیے
دیا حاکم نے خزانے میں ایک ہزار
درہم سونا پچاس پیالے کاہنوں کے
پانچ سو تیس پیراہن بخشے

باب ۲ ام عزرا	باب ہفتم نحمیا
ستر ہزار دو سو اور دو لیکن ا - پانچ ہزار ننانوے کا انتہا لکھے ہیں	اور ایوں ریکسو ہیں بیج ہیرن نے کاری بیج بچ لکھے ہیں ۷ سے ہم ستر اور دو ہزار دو سو روپیا دیا

بیان اول یہ قباحت ہے کہ جمع کل آدمیوں کی جو درس ۲۴ کتاب عزرا اور درس ۶۶ کتاب نحمیا میں جتنی مرقوم ہے جمع کرنے سے دقیقی ہی پوری نہیں آتی بلکہ کم رہتی ہے اور باوجود کمی کے پھر دونوں میں کہ عزرا میں جمع کرنے سے ۲۹۸۱۸ ہوتے ہیں اور نحمیا میں ۹۹ میں اور علاوہ اس قباحت کے ایک اور قباحت ہے کہ سوائی الفاد جو دو جہی غلط اور فرد سین ہی پینتالیس لفظ کا اختلاف ہے سبب دونوں باب میں اختلاف ہے اور کتاب عزرا والے نے جو در نام لکھے ہیں اور کتاب نحمیا والے نے شاید سیر اونوں میں مجبر اور یوسیفس ان دونوں کے مخالف اپنی تاریخ کی کتاب گیا ہو اول میں لکھتا ہے جو قید خانہ بابل سے چھوٹ کر پروشلم چار سو باسٹھ تھے اور تفسیر هنری اور اسکات میں ذیل تفسیر ہی بہت سے فرق اس باب اور باب ساتویں نحمیا میں غلطی کاتبوں میں اور وقت تیار کرنے ترجمہ انگریزی کے فرق نکالے گئے ہیں اور اور جا میں ترجمہ یونانی شرح عبرانی مدد کر

چودہوان فساد

درس ۱ باب ۱۶ کتاب اخبار الایام کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۴۲ آسا کی سلطنت کے
چھتیسوین برس مین اسرائیل کا بادشاہ بعشا یہوداہ پر چڑہا انتہی کے
موافق ہین تفسیر [illegible] اور [illegible] مین ہے کہ بڑی مشکل
مقابلہ کرنے اس درس سے درس ۳۳ باب ۱۵ کتاب اول سلاطین کے ساتھ واقع
ہوتی ہے کیونکہ اوس مین مذکور ہے کہ تیسرے سال سلطنت آسا کے بعشا
سلطنت پر بیٹھا اور چوبیس برس سلطنت کی پس سال اخیر سلطنت بعشا کا
موافق چھبیسوین سال جلوس آسا کے نکلتا ہے اور چھتیسوین سال سلطنت
آسا کے نو دس برس پہلے بعشا مر چکا تھا اور اس مشکل کی علاج [illegible] جنھین
کی ہین اول یہہ جو سیفس سے سند لیکر کہا ہے کہ کاتبون سے عدد مین غلطی
ہوئی کہ ۳۶ کو بجای ۲۶ کے اس درس مین اور ۳۵ کو بجای ۲۵ کے
درس ۱۹ باب ۱۵ اسی کتاب اخبار الایام مین لکھ گئے دوسرے یہہ کہ یہہ سال
چھتیسوان منقسم ہو جانے سلطنت بنی اسرائیل کا ہے جو عہد یوربعام مین
وقوع اوسکا ہوا تہا نہ سلطنت آسا کا اور تفسیر [illegible] اور [illegible] مین ہے
کہ ظاہر ایہہ تاریخ غلط ہے اور اشر جو علما کبار مسیحیون سے ہے کہتا ہے
کہ وہ سال چھتیسوان منقسم ہو جانے سلطنت کا ہے نہ سلطنت آسا کا یعنی
اسکو جب سے لینا چاہیے جب کہ ایک سلطنت قوم بنی اسرائیل کی بعد مرنے
سلیمان علیہ السلام کے دو سلطنتین بن گئین کہتا ہون کہ موافق ہونے

فساد ١١

پندرہواں تقریر ان کے یقیناً یہاں غلطی ہے کس طرح کہ ۲۶ ورس ۴ باب کتاب
سلاطین میں ہے ہندی ۱۸۲۲ اور سلیمان کے چالیس ہزار اصطبل تھے
جہاں اسکی گاڑیوں کے گھوڑے بندھے تھے اور بارہ ہزار سوار تھے
فارسی ۱۸۳۸ و سلیمان چہل ہزار آخور اسپ برای ارابہ او و دوازدہ ہزار سوار
داشت عربی ۱۸۳۱ وکان لسلیمان اربعین الف مذود مربی علیہا خیل الا
والخی عشر الف فارس اور ورس ۲۹ باب ۹ کتاب ۲ اخبار الایام میں ہے
ہندی ۱۸۲۲ اور سلیمان کے چار ہزار تھان گھوڑوں اور رتھوں کے تھے
اور بارہ ہزار سوار الخ فارسی ۱۸۳۸ و سلیمان را برای اسپ و ارابہ چہار
ہزار آخور بود و دوازدہ ہزار سوار داشت الخ دیکھو کہاں چالیس ہزار اور کہاں
چار ہزار ایک غلط ہے اور مسیحا ترجمہ عربی ۱۸۳۱ والے نے کام کیا یعنی
دیکھنے کیلئے یہاں تحریف کی گیا اور ترجمہ یوں کیا کان لسلیمان اربعین الف

فساد ١٢

سولہواں من الخیل فی الاسطبلات الخ ورس ۲۸ باب ۹ کتاب اول سلاطین میں ہے
ہندی ۱۸۲۲ اور اوفیر کو گئی اور وہاں سے چار سے بیس قنطار سونا لیکے
بادشاہ پاس لائے اور یہ چار سو داں ہے ترجموں میں یوں ہے فارسی ۱۸۳۸
طلا از انجا بمقدار چہار صد و بیست قنطار گرفتہ بہ پیش پادشاہ سلیمان آوردند
عربی ۱۸۳۱ وجلبوا من هناك ذهبا اربعمائة وعشرين قنطارا
واتوا به لسليمان الملك اور ورس ۱۸ باب ۸ کتاب دوم اخبار الایام

ہندیہ ٩:٢٨ اور جو سے سلیمان کے چاکرون کے ساتھ اوفیر کو گئے اور وہان
سے ساڑھے چار سو قنطار سونا سلیمان بادشاہ کے پاس لائے اور جلد
دوم مان سے ہے اور ترجمہ یمن یون ہے فارسیہ ٩:١٨ وچہار صد و پنجاہ قنطار
از انجا آوردہ بہ نزد بادشاہ سلیمان رسانیدند عربیہ ٩:١٨ واخذوا من
ثم اربعمائة وخمسین قنطارا من ذهب وجلبوا الی الملک سلیمان دیکھو اول سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہان سے چار سو بیس قنطار سونا سلیمان علیہ السلام
پاس لائے اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سو پچاس پس دونون
تیس قنطار کا فرق ہے باب ٥ کتاب اول سلاطین مین ہے ہندیہ ١٥
اور ١٦ اور سلیمان کے ستر ہزار بار بردار اور اسی ہزار درخت
کاٹنے والے کوہستان مین تھے ١٦ اور ان کے سوا سلیمان کے تین ہزار
تین سو اہلکار تھے جو اوس کام کے مختار تھے اور اون لوگون پر جو کام
کرتے تھے سردار تھے اور دوسری باب ٢ کتاب اخبار الایام کا یون ہے
ہندیہ ٢:١٨ اور سلیمان نے ستر ہزار بار بردارون اور اسی ہزار پتھر
توڑنے والونکو پہاڑ مین بھیجا اور تین ہزار چھ سو سردار انکو اون پر مقرر
کیا دیکھو کہ دونون مین تین سو اہلکار کا فرق ہے باب ١٨ ساتوین کتاب اول
سلاطین مین ہے ہندیہ ١٥ اور ١٦ اور اوس نے پیتل کے دو
ستون بنائے طول ہر ایک کا اٹھارہ ہاتھ ہر ایک کے گرد بارہ ہاتھ ...

فائدہ ١٧ سترہوان

فائدہ ١٨ اٹھارہوان

کہہ دیے گئے الخ اور ورس ۱۵ باب ۲ کتاب اخبار الایام میں ہے بندرہ ہزار
اور اسیطرح کہیکے آگے تینتیس ۳۵ ہاتھ بلندی دو ستون بنائے دیکھو دونوں

فساد ۱۹ اُنیسواں طول ستونوں میں فرق ہے ۱۹ ورس ۲۳ باب ۹ کتاب اول سلاطین کا یہ ہے
بندرہ سو ۱۵۰۰ اور ۳۶۰۰ اور اسکے پانسو اور پچاس عامل تھے جو اسکے
ساتھ کار گزار ہونیکے سردار تھے انتہی اور ورس ۱۰ باب ۸ کتاب اخبار الایام
کا یون ہے اور سلیمان بادشاہ کے دو سو پچاس ۲۵۰ عامل تھے جو لوگوں سے
کام لیتے تھے ان دونوں میں تین سو ۳۰۰ کا فرق ہے اور اسیطرح اعداد میں
اور جا بجا بہی فرق پایا جاتا ہے اور اسیطرح غلطی ناموں میں عبر[illegible]

فساد بیسواں کثرت سے پائی جاتی ہے ۲۰ ورس ۱۱ و ۱۹ باب ۱۰ کتاب دوم سموئیل میں ہدر عزر
اور ورس ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ باب ۱۸ کتاب اول اخبار الایام میں ساتھ
ہدر عزر غلطی سے واقع ہوا ہے حالانکہ ہدد عزر چاہیے جیسا کہ ورس ۳ و ۵
و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ باب ۸ کتاب دوم سموئیل میں اچھا واقع ہے نقل[illegible]

رجرڈ و مینٹ میں بذیل شرح ورس ۱۶ باب ۱۰ دوم سموئیل کے مرقوم ہے کہ اس
۱۰ باب میں ہدد عزر واقع ہے لیکن عبری میں دال اور رے کی شکل میں بہت
ہی قریب ہیں تو کاتبوں سے غلطی ہو جانی بہت آسان ہے ۱۸ ورس

فساد ۲۱ اکیسواں ۱ باب ۸ [illegible] میں عکن نون کے ساتھ واقع ہے اور کرا اسے ساتھ [illegible]

فساد بائیسواں جیسا کہ ورس ۷ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام میں ہے ۲ ورس ۱۰ باب

سموئیل مین واشب بسیت واقع ہے اور بسیعام چاہیے جیسا درس ۱۱ باب
کتاب اول اخبار الایام اور درس ۸ باب ۲۰ اوسی کتاب مین ہے ورن
۵ باب ۱۳ کتاب اول اخبار الایام مین عمی ایل کی بیٹی بت سوع غلطی سے
واقع ہے اور صحیح الیعام کی بیٹی بت سبع ہے جیسا درس ۳ باب ۱۱ کتاب دوم
سموئیل مین ہے ۲۳ ورس ۱۲ باب ۱۴ کتاب سلاطین مین غلطی سے عزریاہ اور عزیاہ چاہیے
جیسا درس ۱ باب ۲۶ کتاب اخبار الایام مین واقع ہے ۲۵ ورس ۷ باب ۲۶
کتاب دوم اخبار الایام مین یہو اخذ غلطی سے واقع ہے اور اخزیا چاہیے
جیسا درس ۲۴ باب ۸ کتاب سلاطین مین ہے ہارنصاحب اپنی تفسیر کی جلد
اول مین ان فسادون مین جو مشار مسوین سے فساد چہبیسوین تک نقل ہوئے
اقرار غلطی کا کرکے کہتے ہین اسیطرح اور بہی نامون مین غلطی ہے جسکو اگر
منظور ہو کتاب ڈاکٹر کنی کاٹ مین صفحہ سوم سے ۲۰ تک دیکہی اور ایک قاعدہ
اس غلطی کے صحیح کرنے کے لیئے یون لکہتے ہین کہ تصحیح ان نامون غلطی کی
مقدس کتابون کی اور جگہون سے جہان ویسے نام واقع ہوئے ہین اور توریت
سامری اور ترجمون یونانی سے اور تاریخ یوسیفس سے کیجاوے انتہی اور اس
قاعدہ کے موافق مترجمون نے کبہی تصحیح کی ہے اور کبہی جا بیجا بہی
غلطی باقی ہے بہرحال غلطی کا عبری مین ہونا شک نہین لیکن ہم کہان تک لکہین ایک
نمونہ پر ختم کرتے ہین کہ باب ۱ کتاب اول اخبار الایام اور باب ۳ کتاب دوم

۲۳ تیئسوان فساد

۲۴ چوبیسوان فساد

۲۵ پچیسوان فساد

نسخون کے ملانے سے بہت غلطیان ناسوخین پائی جاتی ہین اور تغیر کراکی
اور جیرومینٹ مین بذیل تفسیر باب ١١ کتاب اخبار الایام ہکے ہے کہ یہ غلطیان

٢٦ چھبیسوان فساد

کاتبون سے ہوئی ہین اور ورس ٤ باب ٦٤ اشعیا کا یون ہے ہندیہ سنہ ١٨٤٣
کیونکہ قدیم سے انسان نے نہ سنا نہ کسیکے کانون تک پہنچا کسیکی آنکھون نے
تیرے سوا کوئی خدا نہ دیکھا جو اپنی انتظار کہینچنے والیکے ساتھہ ایسا کچھہ کرے
انتہی اور پولوس مقدس نے اس عبارت کو ورس ٩ باب ٢ نامہ اول
کرنتھون مین یون نقل کیا ہے ہندیہ سنہ ١٨٢١ لیکن جیسا لکھا ہے کہ خدا نے
اپنے چاہنے والونکے لیے وے چیزین تیار کین جنہین نہ آنکھون نے دیکھا
نہ کانون نے سنا اور نہ آدمی کے دل مین آئین انتہی دیکھو وہ کہان اور یہ کہان
تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ بہتر خیال معقول ہے کہ اسی عبرانی

٢٧ ستائیسوان فساد

مین تبدیل ہوئی انتہی ورس ٣ باب ٩ اشعیا مین موافق بعض نسخون
عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ١٨٤٣ تو امت کو زیادہ کرتا اور اونکی خوشی کو
افزود کرتا اور موافق بعض نسخون کے یون ہے تو امت کو زیادہ کرتا ہے
اور نہین زیادہ کرتا اونکی خوشی کو الخ عربیہ سنہ ١٨٣١ اکثرت الشعب و لم تعظم
الفرح الخ دیکھو بعض مین یقیناً سہواً یا قصداً غلطی ہے اور تفسیر ہنری

٢٨ اٹھائیسوان فساد

اور اسکاٹ مین نسخہ اول کو قوی کہا ہے ٢٩ ورس ١ باب کتاب
اخبار الایام مین ہے ہندیہ سنہ ١٨٤٤ اور اوسکی (یعنی یوکیم کے) بیاہی

صدقیاہ کو یہودا اور یروشالم پر مسلط کیا فارسی ۱۸۳۸ صدقیا برادر یہویاکین
بادشاہ یہودا او اورشلیم گردانید حالانکہ یہہ غلط ہے کیونکہ صدقیا چچا
یہویکین کا تہا نہ بہائی اسی لیے ترجمہ عربی ۱۸۳۱ والے نے چچا لکہا اور ترجمہ
یون کیا وملک صدقیا عمہ علی یہودا واورشلیم اور موافق عربی کے
ترجمہ انگریزی رومن کاتلک مین بہی چچا کرکے لکہا ہے وارڈ صاحب
اپنی کتاب اغلاط نامہ کی جو سنہ ۱۸۴۱ مین ڈبلن مین چہپی ہے صفحہ ۲ مین لکہتا ہے
کہ دوسری ابابات کتاب دوم سلاطین مین نسخہ عبری مین صدقیاہ کو بہائی
یہویکین کا لکہا ہے اور جو یہہ غلط تہا تو ترجمہ یونانی اور اور ترجمون مین اوسکو
بدلکر چچا لکہا گیا انتہی ملخصا ۲۹ ورس ۱۹ باب ۲۸ کتاب ۲ اخبار الایام کا
عبری مین یون ہے ہیندیہ ۱۸۴۴ کیونکہ خداوند نے شاہ اسرائیل آحز کے
سبب یہودا کو گہٹایا الخ فارسی ۱۸۳۸ زیراکہ خداوند بسبب احاز پادشاہ اسرائیل
یہودا را پست گردانید الخ حالانکہ یہہ غلط ہے اسلیے کہ وہ بادشاہ یہودا
تہا نہ بادشاہ بنی اسرائیل کا اسلیے ترجمہ یونانی ورلاطینی مین اوسکو
اصلاح دیکر بادشاہ یہودا لکہا گیا ہے اور انکے موافق ترجمہ عربی ۱۸۳۱
والے نے بہی اپنی ترجمے مین یون لکہا وکان الرب قد اذل یہودا
بسبب احاز ملک یہودا الخ وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ
کے صفحہ ۲ مین لکہتا ہے اور یہہ جوہے اور پروٹسٹنٹون نے بہی اپنے بعضے

ف ۲۹ د
اونتیسوان

[illegible]

ترجمون پہلے مین موافق یونانی اور لاطینی کے شاہ ہود الکہا ہے جیسا
نسخ ہے کہ پہر اونہون نے اسی بیبل مطبوعہ ۱۸۴۹ء اور ترجمہ اخیرہ مین جان
بوجہہ کر پہر اوسی جہوٹ کی پیروی کی اور اوس امر کو ضعیف جانکر رجوع
کرنا طرف لاطینی کی مناسب نسمجہا انتہی اور درس ۹ باب ۳ اور درس ۱

تیسوان فساد ۳۰

باب ۱۱ کتاب دوم اخبار الایام کی اس غلطی کے شاہد ہین ورس ۱ باب ۳ ملاکیا کا عربی ترجمہ
ہذیہ ۱۸۲۲ء دیکہہ مین اپنے رسول کو بہیجونگا اور وہ میرے آگے رستا بنائیگا
الخ فارسیہ ۱۸۳۱ء اینک رسول خود را میفرستم تا راہ را پیش روی من
آراستہ کند الخ فارسیہ ۱۸۴۵ء اینک رسول خود را خواہم فرستاد و او در برابر
راہ را آمادہ خواہد ساخت الخ اور درس ۱ باب ۱ انجیل مرقس مین اسکو یون نقل
کیا ہے ہذیہ ۱۸۲۲ء دیکہو مین اپنا رسول تیرے آگے بہیجتا ہون جو تیرے
آگے راہ درست کریگا فارسیہ ۱۸۱۶ء اینک من رسول خود را پیش روی
تو میفرستم کہ راہ ترا در پیش روی تو درست نماید اور درس ۲ باب ۱
مرقس مین یون منقول ہوا ہے دیکہہ مین اپنے رسول کو تیرے آگے بہیجتا ہون
وہ راہ کو تیرے سامنے درست کریگا اور درس ۲۷ باب ۷ لوقا مین ہے
دیکہہ مین اپنے رسول کو تیرے آگے بہیجتا ہون جو تیری راہ کو تیرے آگے
درست کریگا انتہی ہارن صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر مین حاشیہ منہیہ کے اندر لکہتے ہین
کہ ڈاکٹر رینڈلف کہتا ہے کہ یہ حوالہ عبری اور تمام پرانے ترجمون سے

دو طور پر مخالفت رکہتا ہے ایک یہہ کہ یہہ لفظ تیرے سے آگے
اس جملہ مین اپنا رسول الخ نامذکور ہے دوسرے یہہ کہ بجای اس لفظ کے
وہ میرے آگے رستا الخ یہہ لفظ وہ تیرے آگے الخ واقع ہوا ہے
اور سبب اس فرق کا آسان بیان نہین ہو سکتا سوای اسکے کہ پہلے نسخون
مین کچھ خرابی واقع ہوئی ہے انتہی دیکھو اسپا انجیل کے بیان کے
لیے اسمیحون نے سبب فرق کا یہہ کہا کہ سب نسخون پر اسنے مین
کیا عبری اور کیا ترجمے تحریف ہوئی اور نقل تینون انجیلون مین بہی کچھ خلل آیا ہے
اور لوقا مین جملہ اخیرہ کے اندر مخالف دونون انجیلون کی زیادت ہے

۳۱ فساد الکیسونین

قوانین بہی وہی سبب ہوگا ۲۱ ورس ۲ باب ۵ میکا کا عبری یون ہے
ہندیہ [illegible] ای بیت لحم افراتہ با وجودیکہ تو یہودا کے ہزارون مین
چہوٹا ہی تو بہی تجہہ مین سے میرے لیے وہ شخص نکلیگا جو اسرائیل مین حکومت کریگا
اور اوسکا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے فارسی [illegible] اما تو ای بیت لحم
افراتہ با وجود آنکہ در میان ہزاران یہودا کوچک هستی از تو آنکسی برای من
خواہد برآمد کہ در اسرائیل حکومت نماید کہ برآمدن او از قدیم الایام ایام
ازل می بود اور یہہ عبارت ورس ۶ باب ۲ متی مین یون منقول ہوئی ہے
ہندیہ [illegible] ای بیت لحم یہودا کی تو یہودا کے سردارون مین چہوٹا نہین کیونکہ
تجہہ سے ایک سردار نکلیگا جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا انتہی

بتیسوان ۳۲ فساد

دیکہو وہ کہان اور یہہ کہان ۲۴ زبور ۱۶ مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء میری نگاہ
ہمیشہ خداوند پر ہے کیونکہ وہ میری داہنی ہاتہہ ہے مجہکو کبہی لغزش نہوگی
۹ سو میرا دل خوش ہے اور میری شوکت شاد ہے میرا جسم بہی توکل مین
چین کریگا ۱۰ کہ تو میری جان کو پاتال مین رہنے نہ دیگا اور تو اپنی مقدس کو سڑنے
نہ دیگا ۱۱ تو مجہکو زندگانی کی راہ دکہلا دیگا تیری حضور مین خوشیون سے سیری ہے
تیرے دہنے ہاتہہ ابد تک عشرتین ہین انتہی اور اس عبارت کو باب ۲ اعمال
مین یون نقل کیا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ء ۲۵ اسلیے کہ داؤد اوسکے حق مین کہتا ہے
کہ مینے خداوند پر جو سدا میرے سامنے ہی نظر کی کہ وہ میری داہنی طرف ہے
تاکہ مین نہ ٹہون ۲۶ اوسی سبب میرا دل خوش ہے اور میری زبان نہال ہے
بلکہ میرا بدن بہی امید مین چین کریگا ۲۷ کہ تو میری جانکو عالم غیب مین
نہ چہوڑیگا نہ اپنے قدوس کو سڑنے دیگا تو نے مجہے زندگی کی راہ بتائین
تو مجہے اپنے دیدار سے خوشی سے بہر دیگا انتہی دیکہو کہان وہ عبارت اور کہان یہہ

تینتیسوان ۳۳ فساد

۳۴ زبور چالیسوین مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء ۶ ذبیح اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو
میرے کان کہولے چڑہاوے اور خطیت کا تو طالب نہین ۷ تب مین نے کہا
دیکہہ مین آتا ہون کتاب کے دفترون مین میرے حق مین یہہ لکہا ہے ۸ اے میرے
خدا مین تیری رضامندی بجا لانے پر خوش ہون تیری شریعت تو میرے
دل کے بیچ ہے انتہی اور اس عبارت کو پولوس مقدس باب دسوین نامہ

عبرانیوں مین یون نقل کرتے ہین ۱۰ باب ۵ آیت قربانی اور نذر کو تو نے نچاہا پر میرے لیے ایک بدن طیار کیا سوختنی قربانیون اور قربانیون سے جو گناہ کے لیے تو راضی نہوا تب مین نے کہا کہ دیکھ مین آتا ہون میری بابت کتاب کے دفتر مین لکھا ہے تاکہ اے خدا تیری مرضی بجا لاؤن انتہی دیکھو وہ عبارت کہاں اور یہ عبارت کہاں

فساد ۳۴ چونتیسواں

۹ باب عاموس مین ہے اس دن مین داؤد کے گرے ہوئے مسکن کو کھڑا کرونگا اور اسکی دراڑون کو بند کرونگا اور مین اسکی شکست ریزون کو پھر بناؤنگا اور اگلے زمانے کی مانند تعمیر کرونگا تاکہ وے ادوم کے باقی لوگونکو اور سارے قومون کو جن پر میرا نام کہا جاتا ہے اپنی میراث مین لیوین خداوند جو اس کا کرنے والا ہے فرماتا ہے انتہی اور اس عبارت کو باب ۱۵ اعمال مین یون نقل کیا ہے ۱۶ آیت جو یہ سب کرتا ہے یون فرماتا ہے کہ بعد اسکے مین پھر آؤنگا اور داؤد کے گرے ہوئے ڈیرے کو بناؤنگا اور اسکے ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کرکے اوسے پھر کھڑا کرونگا کہ باقی آدمی اور سب غیر قومین جو میرے نام کی کہلاتی ہین خداوند کو ڈھونڈین انتہی دیکھو ان دونون مین کتنا فرق ہے اور علماء محققین

عیسائی ان فساد ۳۰ سے فساد ۳۴ تک منقول ہوئے عبری کی عبارت کو کہتے ہین کہ بدل گئی [illegible] صاحب اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین لکھتے ہین کہ ان فقرات مفصلہ ذیل مین عبری معلوم ہوتی ہے کہ خراب کی گئی ہے

باب ۳ ملاکیا درس ۲ باب ۵ میکا درس ۲ سی اتک زبور ۲۲ کا درس ۱۱ اور ۱۱ باب ۵ ناحوص ۳ تا ۸ زبور ۳۸ درس ۱۳ زبور ۱۱۰ انتہی دیکھو ان چہہ موضعون
موافق اقرار اس بڑے مفسر کے عبری محرف ہے اور محرف ہونا زبور ۱۱۰ کا
بہی اس مفسر کے کلام سے معلوم ہوا گو ہمکو ترجمون ہندیہ اور فارسیہ میں
اور انگریزیہ سے کچہہ بڑا فرق معلوم نہین ہوتا مگر اقرار اس مفسر کا کافی ہے
غالبًا مترجمون نے اصلاح دی ہوگی پس یہہ ایک موضع . فساد

۳۵ پینتیسواں فساد

کا اور ہے وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ کے صفحہ ۳۵ مین لکہتا ہے
کہ عبری مین یون ہے کہ اوسنے جنا عزرا اوسکی بی بی اور وربعیت اور اس کلام کے
جیسے معنی ہے کوئی مترجم میل یون ترجمہ کرتا ہے کہ اوسنے جنا عزرا ہہ کو اپنی
بی بی وربعیت سے اور کوئی یون کہ اوسنے جنا دربعیت کو اپنی بی بی عزرا
انتہی کہتا ہون یہہ عبارت درس ۱۸ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین واقع
ہے اور غریب مترجم کیا کرین کہ سچا اصل عبری کسی طرح بانو الیسی خراب ہے
کہ ترجمہ اٹکلون کرنا پڑتا ہے پس کوئی کچہہ اور کوئی کچہہ کہتا ہے اور ایسا ہی
ابتک مترجمون مین یہہ حیرانی باقی ہے کہ ہر کوئی اپنی ہی کہتا ہے ہندیہ
اور حصرون کے بیٹے کالب نے اپنی جورو عزوبہ سے اور دربعیت سے اولاد پائی
اور عزوبہ کے بیٹے یہہ ہین یسر اور سوباب اور اردون فارسیہ ۱۸۲۸ اور کالب
بن حصرون عزوبہ زنش و دربعوت بارور گردید و ایشان اسیے ابینند

پسر سوباب اور دونوں ان قولوں میں اگرچہ مخالفت ہے مگر دونوں سے معلوم
ہوتا ہے کہ عزوبہ اور یریعوث دو جورواں کالیب کی ہیں اور ترجمہ
انگریزیہ میں بھی موافق فارسی کے ہے فارسی [illegible] وکالیب پسر حصرون از زوجہ
اش عزوباہ پسران تولید نمود کہ اینہا باشند یریعوث و یلیشر و شوباب
و اردون اسکی موافق یریعوث بیٹا ہے ترجمہ عربیہ [illegible] کالیب بن
حصرون اخذ امراة اسمہا عزوباہ و اولد منہا یریعوث و اولادہا یاشر
و شوباب و اردون اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عزوبا جورو ہے مگر ظاہر عبارت
اس بات کو چاہتی ہے کہ یریعوث بیٹی کالیب کی ہو اور ضمیر مونث کی راجع طرف
یریعوث کی ہو اور یاشر اور شوباب اور اردون نواسے کالیب کے جو تھے
میں نہ بیٹے اور ترجمہ انگریزی رومن کاتھلک کے عربی کی موافق ہیں باب [illegible] پانچویں
اور چھٹے کتاب دوم سموئیل سے معلوم ہوتا ہے کہ داؤد علیہ السلام صندوق
خدا کو بعد لڑائی فلستیوں کے لائے تھے اور باب ۱۳ اور ۱۴ کتاب اول اخبار
الایام سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اوس لڑائی کے لائے پس ایک ان سے
غیر صحیح ہے ۳ ورس ۶ باب کتاب اول اخبار الایام میں ہے فارسیہ [illegible]
اولاد بنیامین بالع و بکر و یدیعئیل [illegible] اور باب ۸ میں ہے اما بنیامین
پدر بالع نخست زادہ دوم اشبیل سوم احرح چہارم نوحہ پنجم رافا
اور باب ۴۶ پیدایش میں ہے بنیامین کے [illegible] اور بنی بنیامین بالع اور بکر اور اشبیل

چھبیسواں فساد

ستائیسواں فساد

یلزر جیرہ اور کنعان اور راخیہ اور راش اور یہیم اور حیم اور اردعے
بنی راحیل ہین دیکہو تو ان کلامون مین اختلاف پہر عددون مین بہت ہی
اختلاف ہے اول سے تین دوم سے پانچ سیوم سے دس صحیح ہیں
پس ایک صحیح اور دو غلط ہونگے غالبا اخبار الایام غلط ہو جو خود
دو کلامون مین خلاف باب ۳۸ [۳۶] کتاب اخبار الایام مین ہے یہویقیم

اٹھتیسواں فساد

یہویقیم پچیس [۲۵] برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور گیارہ برس یروشلم مین سلطنت
کی اور نبوخذنضر شاہ بابل نبوخودنذر چڑہ آیا اور اوسی بیڑیون سے باندہ کر
بابل مین لیگیا انتہی اور یہہ بہی کچہہ نہین اسلیے کہ مورخون کے نزدیک یہویقیم
قید کرکے بابل مین بہیجا جانا ثابت نہین یوسیفس جو مسیحیون کے نزدیک
بڑا مورخ معتبر ہے اپنی تاریخ کی دسوین کتاب کے چہٹے باب مین لکہتا ہے
کہ چوتہے برس سلطنت یہویقیم کے بخت نصر بادشاہ بابل کا ہوا اور لکہتا ہے
سلطنت یہویقیم کے آٹہوین برس بخت نصر بڑے لشکر جرار سے یہویقیم پر
چڑہ آیا اور یہویقیم کو دہمکایا یہویقیم نے خراج اپنے ذمہ مقرر کر لیا مگر
تیسرے سال مین مصریون کی امید پر خراج دینے سے انکار کیا مگر
اوسکی امید نہ برآئی اور بادشاہ بابل لشکر جرار سے چڑہ آیا اور شہر کو
بدون لڑائی کے لے لیا اور اندر شہر کے داخل ہوکے جوانون کو
مارا اور یہویقیم کو قتل کرکے لاش اوسکی کو باہر دیوار شہر پناہ کے پہنکوا

اور دفن کرنے لیا اور یہویکین اوسکے بیٹے کو بادشاہ کیا اور تین ہزار
آدمیوں کو پکڑ کے لیگیا اور انہیں اسیروں میں حزقیل پیغمبر بھی تھے انتہی ملخصاً
پس اسمیں صاف مرقوم ہے کہ یہویاقیم اورشلیم میں مقتول ہوا اور لاش
اوسکی باہر شہر پناہ کے پھینکی گئی

۳۹ فساد اونتالیسواں

۳۹ ورس ۱۳ باب ۱۵ کتاب یشوع
میں عبری میں یہہ کلام پایا جاتا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء اور بنی یہودا کی سرحد میں نیچے
مشرق کی سمت جاتی تھی انتہی انتہی ظاہراً یہہ غلط ہے اسلیئے کہ بنی یہودا کی
زمین بہت دور جانب جنوب کے تھی اور ترجمہ یونانی میں یہہ کلام نہیں پایا

۴۰ فساد چالیسواں

۴۰ ورس ۱۴ باب ۱۸ یوشع میں حد غربی کا بیان یوں ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء
اور حد وہاں سے گذر کے اوس پہاڑ یعنی جو سیت حوران کی جنوب کو
ہے چلکے بحر کے ساحل تک پہنچی تھی اور یہہ بھی صحیح نہیں اسلیئے کہ اوس
حد میں سمندر کا ساحل نہ تھا تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ میں ہے یقیناً
سبط بنی بنیامین میں سمندر کا ساحل یا قریب اوسکا نہ تھا اسلیئے یہہ
خیال کیا جاوے کہ جس عبری لفظ کا ترجمہ سمندر کیا ہے اوسکے
معنے مغرب کے ہیں انتہی کہتا ہوں کہ کسی ترجمہ میں یہہ معنے دیکھنے میں نہیں
آئے پس سب مترجم اس تفسیر کے موافق لائق الزام ہیں

۴۱ فساد اکتالیسواں

۱ ۲۴ باب کتاب یوشع
میں عبری میں یوں ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء بعد اسکے یشوع نے سارے بنی
اسرائیل کی اسباط کو سکم میں جمع کیا الخ ۲۵ سو یشوع نے اوس روز

لوگوں سے عہد کیا اور اوسکے دیئے سکم مین ایک اسم اور دستور

مقرر کیا انتہی لفظ سکم اسمیں صحیح نہین شیلو چاہیئے اسی لئے ترجمہ

۴۲ فساد بیالیسوان

یونانی مین شیلو لکہا ہے ۴۲ اور درس ۵ باب ۱۳ کتاب اول سموئیل مین کہ ہندیہ ۱۸۴۴

اور فلستی بہی بنی اسرائیل سے لڑنے کو جمع ہوئے تیس ہزار ۳۰۰۰۰ رتہ اور

رتہین تہین الخ بعض علماء نے لفظ تیس ہزار کو اسمیں غلطی اور سہو کاتب

حمل کیا ہے اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ منیت مین ہے کہ لشب پاترک اور

ڈاکٹر ولز لکہتے ہین کہ یہہ عدد عجیب معلوم ہوتا ہے اور ترجمہ عربی اور سریانی

مین تین ہزار بجای تیس ہزار ۳۰۰۰ کی ہین اور یہہ بہی یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ اکثر

۴۳ تینتالیسوان

رتہوں مین ہر قسم کی گاڑیان داخل ہین انتہی باب ۴ کتاب دوم اخبار الایام

مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء ۲ اور گردا گرد اوسکے کنارے کے نیچے بیلون

سورتین بنائین جو اوسکے دس ہاتہ کے دور مین گردا گرد تہین وے دس دس ہاتہ کو دونون

طرف سے گہیر تی تہین الخ پہر اور دو کر بارہ بیلون پر رکہا گیا انتہی اور باب ۷

کتاب سلاطین مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۲۴ اور گردا گرد اوسکے کنارے

نیچے گانٹہین بنائین گہیر اوسکا دس ہاتہ کا گرد اگرد بحر کے ہوا گانٹہوں کی

دو قطارین خوب ڈہالی ہوئین ۲۵ اور بحر بارہ بیلون پر رکہا گیا انتہی بس

گانٹہوں کا دو جا درس ۲۴ باب ۷ سلاطین مین غلطی سے بجای بیلون کے

لکہا گیا ہے اور درس ۲۵ اوس باب کا اور عبارت اخبار الایام کی اس غلطی پر

فصل ٤٤ چوالیسوان

ستا ہے اپنے تفسیر ہنری اور اسمات میں کہ فرق اسماعیل جانئے جو فرق
ہوا ہے انتہی ۴۴ ورس ۳ باب کتاب اول اخبار الایام میں ہے کہ یہ
اور داؤد نے اون لوگون کو جو اوس شہر میں تھے باہر نکالکے آرون سے اور لوہے
کے ہلون سے اور کلہاڑون سے کاٹ ڈالا اور ورس ۳۱ باب ۱۲ کتاب سموئیل
کا یون ہے اور داؤد نے اون لوگون کو جو شہر میں تھے باہر نکالکے آرون
اور لوہے کے ہلون اور کلہاڑون سے محنت کروائی اور اونہیں اینٹ کی
بھٹی پر ادہے میں ڈال دیا انتہی دیکھو کہان کاٹ ڈالا اور کہان محنت
کروائی ایک ان دو سے غلط ہے آدم کلارک صاحب اپنی تفسیر کی جلد اول
میں عبارت کتاب سموئیل کو صحیح ٹہرا کے کہتے ہیں کہ عبارت کتاب

فصل ٤٥ پینتالیسوان

اخبار الایام کو موافق اوسکی بنانا چاہیے ۴۵ ورس ۲ باب ۱۳ کتاب
اخبار الایام میں ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اوسنے (یعنی ابیاہ نے) یروشالم
میں تین برس بادشاہت کی اوسکی ماکا نام میکایاہ تھا جو اوریل جبعائی کی
بیٹی تھی الخ اور جملہ اخیرہ ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ میں یون ہے و نام مادر وے
میکایہ دختر اوریئیل از جبعہ بود الخ فارسیہ ۱۸۴۵ واسم مادرش میکایاہ دختر
اوریئیل از گبعاہ بود اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابیاہ کی ماں میکایاہ اوریئیل
کی بیٹی تھی حالانکہ ورس ۲۰ باب ۱۱ اوس کتاب کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اوسکے
بعد اوسنے ابی سلوم کی بیٹی معکہ کو بیاہ کیا جو اوسکے لیے ابیاہ اور

حصلی اور زیزا اور سلومیت کو جنی فارس سنہ ۱۸۳۶ بعد از ان معکہ دختر السلام کا
گرفت کرا اور ابیہ و عتابی خونریزا و سلومیت را ابرامی دیئے رائیلیان میں
معلوم ہوتا ہے کہ ابیا کی ماں معکہ بیٹی ابسلام کی تہی مگر طرفہ یہ ہے کہ
درس ۲۷ باب ۱۴ کتاب ۲ سموئیل سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیٹی ابسلام کی
نہیں تہی اور عبارت اوس درس کی یون ہے سوا ابسلام کے وہان تین بیٹے پیدا
ہوئی اور ایک بیٹی جسکا نام تمر تہا وہ بہت خوبصورت تہی انتہی پس

۴۶ چہیالیسواں فصل

تینون جا مین اختلاف ہے ۴۶ درس ۹ باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام کا
یون ہے ہندر سنہ ۱۸۴۲ اور اوسنے اخزیاہ کو ڈہونڈا اور اوہون نے
اوسے پکڑا جبکہ وہ سمرون مین چہپا تہا اور اوسے یاہو پاس لائے اور
اوہون نے اوسے قتل کرکے گاڑا الخ اور باب ۹ مین کتاب ۲ سلاطین کا
۲۷ اور جب شاہ یہودا اخزیاہ نے یہ دیکہا تو وہ باغ کی راہ سے نکل
بہاگا اور یاہو نے اوسکا پیچہا کیا اور کہا کہ اوسے بہی گاڑی ہی مین مارو
چنانچہ اوہون نے اوسے جور کے رستے مین جو جبلعام کے متصل ہے
مارا اور وہ بہاگ کے مجدو مین آیا اور وہان مر گیا ۲۸ اور اوسکے خادم اوسکو
گاڑی مین ڈال کے یروشلم مین لیگئے اور اوسے اوسکی قبر مین داؤد کے
شہر مین اوسکے باپ دادون کے ساتہ گاڑا انتہی اول سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ سمرون مین چہپا تہا اور وہان سے اوسکو گرفتار کرکے یاہو کے

پابین لاکے قتل کرکے گاڑ دیا تہا اور دوسری سے واضح ہے کہ وہ
مین خصی ہوکر بہاگا اور مجدو مین اگر مرا اور دوسرا اسے اوسکے نوکرون نے
اوسکو یروشلم مین لاکر گاڑا پس دونون مین خلاف ہے ۴۷ ورس

۴۷ فساد سینتالیسوان

۲۹ باب ۹ کتاب ۱ اخبار الایام مین ہے ہندی ۱۸۴۲ء اور نیر سے قیس پیدا
ہوا اور قیس سے ساول پیدا ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیس کے باپ کا نام نیر ہے اور دوسری
باب ۹ کتاب سموئیل مین ہے فارسی ۱۸۴۵ء امردی بود از بنیامینان کہ اسمش قیس
پسر ابی ئیل پسر صرور پسر بکورت پسر افیح بود یامینی کہ صاحب دولت بود
ہندی ۱۸۴۲ء اب بنی بنیمین کا ایک شخص تھا جسکا نام قیس جو افیح کے
بیٹے بکورت کے بیٹے صرور کے بیٹے ابی ایل کا بیٹا تہا الخ اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ قیس کے باپ کا نام ابی ایل تہا اور باب ۱۴ اس کتاب سموئیل مین ہے
۵۰ اور اوسکی فوج کے رئیس کا نام ابی نیر تہا جو ساول کے چچا نیر کا
بیٹا تہا ۵۱ اور ساول کے باپ کا نام قیس تہا اور ابی نیر کا باپ نیر ابی ایل کا
بیٹا تہا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابی ایل قیس کا دادا ہے پس تینون
مین مخالفت ہے ۴۸ ورس ۱۳ باب ۲۴ کتاب ۲ سلاطین مین ہے اور خداوند

۴۸ فساد اڑتالیسوان

کے گہر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو شاہ کے گہر مین تہا اور ان سارے
طلائی برتنون کو جو شاہ اسرائیل سلیمان نے خداوند کے گہر کے واسطے بنائے
تہے لے گیا انتہی اور ورس ۱۵ باب ۵ کتاب مذکور مین ہے اور ...

پیا جلے اور سب کچہ جو سونے رد روپے کا تہا سوا ہیرا لا مار لیے گیا قاضی ۸۲۳

و مجوردان ادلنگر بہا انچہ از طلا بود طلایش را و انچہ از نقرہ بود نقرہ اش را

سردار لشکر خاص بر داشت پس مبین ضرور تہین کہ بخت نصر سب برتن طلائی

ہیکل کے لے گیا تہا بہر اوسکا سپاہ سالار کہان سے برتن طلائی اور نقرہ لے گیا

ف ۴۹ اونچاسوان

۹ باب ۵۹ کتاب القضات مین ہے ۵ اور وہ عفرہ مین اپنے باپ کے

گہر گیا اور اوس نے یروبعل کی ستر بیٹون کو جو اوسکے بہائی تہے

ایک پتہر پر قتل کیا مگر یروبعل کا چہوٹا بیٹا یوتام بچ رہا اسلیے کہ وہ

چہپ گیا ۱۸ اور تم نے آج میرے باپ کے گہرانے پر خروج کیا اور اوسکے

ستر بیٹے ایک پتہر پر قتل کیے اور اوسکے بیٹے ابیملک کو جو لونڈی کے بیٹے

سا رہی سکم کا بادشاہ کیا اسلیے کہ وہ تمہارا بہائی ہے ۵۶ اور

خدا نے اسطرح سے ابی ملک کی اوس شرارت کو جو اوس نے اپنے

ستر بہائیونکو مار کے اپنے باپ سے کی تہی اوس پر پہیرا انتہی ورس ۵ سے

معلوم ہوتا ہے کہ ستر سے یوتام بچ رہا تہا اور دونون ورس خبر دیتے

معلوم ہوتا ہے کہ سب ستر کے ستر مارے گئے تہے اور جانا چاہیے کہ یرو

ف ۵۰ پچاسوان

بعل کی بی بی سے کل ستر ہی بیٹے تہے اور لونڈی سے ایک جسکا نام

ابی ملک تہا جو قاتل اونکا ہے جیسا درس ۲۳ و ۳۱ باب ۸ سے ظاہر ہے ورس ۵

باب ۱۷ کتاب سلاطین کا یون ہے ہند سنہ ۱۸۴۲ء اور اوس نے (یعنی جدقیاہ نے)

خداوند اسرائیل کے خدا پر توکل کیا ایسا کہ بعد اوسکے یہوداہ کے سب
بادشاہوں مین ویسا ایک نہوا اور نہ اس سے اگلے کوئی ہوا تھا انتہی
اور درس ۲۵ باب ۲۳ کتاب ۲ سلاطین مین ہے سو اوسکی (یعنی یوسیاہ کی)
مانند نہ اگلے زمانے مین کوئی ایسا بادشاہ ہوا جو اپنے سارے دل اور اپنی
ساری جان اور اپنے سارے زور سے موسی کی ساری شریعت کے
مطابق خداوند کی طرف پھرا اور نہ بعد اوسکے کوئی اوسکی مانند ہوا
انتہی سو دونوں مین مخالفت ہے

فساد ۵۱ اکاونوان

باب ۱۵ کتاب ۲ سلاطین مین ہے
۳۰ اور اوسوقت ہوسیع بن ایلہ نے فقح بن رملیاہ کے برخلاف منصوبہ
کیا اور اوسے مارا اور قتل کیا اور عزیاہ کے بیٹے یوتام کی بادشاہت
کے بیسوین برس اوسکی جاگہ بادشاہ ہوا ۳۳ اور جب وہ (یعنی یوتام)
تخت پر بیٹھا تو پچیس برس کا تھا اور سولہ برس یروشلم مین
سلطنت کی الخ اور یہہ جملہ اور عزیاہ کی الخ ترجمہ فارسیہ ۱۸۴۵ مین یون ہے
در سال بستم یوتام پسر عزیاہ در جایش ملک شد انتہی اور درس ۱
باب ۲۷ کتاب دوم اخبار الایام مین ہے یوتام پچیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا
اور سولہ برس تک یروشلم مین سلطنت [illegible] جب کہ یوتام نے کل سولہ
ہی برس سلطنت کی پہر تو بیسوان سال اوسکی سلطنت کا کہان سے آیا

فساد ۵۲ باونوان

باب ۱۶ کتاب ۲ سلاطین مین ہے ۱ اور شاہ یہوداہ احزیاہ کے بیٹے

یواس کی سلطنت کے تیئیسوین برس یاہو کا بیٹا یاہواخذ سمرون مین
بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور اوسنے سترہ برس سلطنت کی ۹ اور
یہواخذ نے اپنے باپ دادونکے درمیان ارام کیا اور اونہون نے اوسے سمرون
مین گاڑا تب اوسکا بیٹا یہواس اوسکی جاگہہ بادشاہ ہوا ۱۰ اور بادشاہ
یہودا یواس کی سلطنت کے سینتیسوین برس یاہواخذ کا بیٹا یہواس
سمرون مین اسرائیلیون کا بادشاہ ہوا انتہی یہواخذ تیئیسوین برس سلطنت یہودا
کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور اوسنے سترہ برس سلطنت کی پر بیٹا اوسکا
سینتیسوین برس سلطنت بادشاہ ہوا کسطرح بیٹھا یا اونتالیس ۳۹
یا چالیس مین بیٹھا ہوگا باب کتاب القضات مین ہے ۳۵ اور بنی اسرائیل
اوسدن پچیس ہزار ایکسو بنی بنیمین قتل کیے ۴۶ ہم سو سب بنی بنیمین جو
اوسدن گر گئے پچیس ہزار شمشیر زن تھے انتہی دیکھو ان دونون مین کیسی
مخالفت ہے باب دسوین یوشع مین ہے ۵ تب اموریون کی پانچ
بادشاہون یعنی یروشالم کے بادشاہ اور حبرون کے بادشاہ اور یرموت
کے بادشاہ اور لکیس کے بادشاہ اور عجلون کے بادشاہ نے ایکا کیا
اور اپنے لشکرون کو لیکے جبعون پر چڑہ گئے اور خیمے نصب کیے اور اوس سے
جنگ شروع کی ۲۳ اونہون نے ایسے ہی کیا اور اون پانچ بادشاہون کو
یعنی شاہ یروشالم اور شاہ یرموت اور شاہ حبرون اور شاہ لکیس

سہو فصل ترپنوان

سہو فصل چونوان

اور شاہ عجلون کو مغارے سے اوس پاس نکال لائے ہیں اور یشوع
نے اون سب بادشاہوں پہاڑ اونکی زمین پر ایک دفعہ فتح پائی
اور ہیں ۲۳ باب ۱۵ یوشع میں ہے یبوسی جو تھے یروشالم میں بستے تھے
سو انکو بنی یہوداہ خارج نکر سکے چنانچہ یبوسی بنی یہوداہ کے ساتھ آجکے
دن تک یروشالم میں بستے ہیں انتہی دیکھو اول سے ثابت ہوتا ہے
کہ بنی اسرائیل نے بادشاہ یروشالم اور اوسکی زمین پر غلبہ پایا تھا
اور دوسری جا سے عکس اسکا ۵۵ ورس ۱۰ باب ۱۶ کتاب ۲ سلاطین

ف ۵۵ پچپنون

میں ہے تب آخز بادشاہ شاہ آسور تغلت پلاسر کی ملاقات کے
لیے دمشق کو چلا اور اوسنے ایک مذبح کو دیکھا جو دمشق میں تھا اور آخز بادشاہ
نے اوس مذبح کا ٹھیک ٹھیک نقشہ کہہ اسکے اوریاہ کاہن کے پاس بھیجا
انتہی اور ورس ۲۰ باب ۲۸ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے اور شاہ
آسور تغلت پلاسر اوسپر چڑھ آیا اور اوسکو تنگ کیا اور مدد اوسے
نہ دیا انتہی دیکھو اول سے دونوں بادشاہوں میں اتحاد اور آخز کا دمشق کو ملاقات
کے لیے جانا اور دوسرے سے دونوں میں عناد اور شاہ آسور کا چڑھ آنا معلوم

ف ۵۶ چھپنوان

ہوتا ہے ۵۶ ورس ۱ باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل میں ہے پہر دوبارہ
خداوند کا غضب بنی اسرائیل پر بھڑکا کہ اوسنے داؤد کے دل میں ڈالا جو
اسرائیل اور یہودا کو گنے ... ثم ان اشتد غضب الرب علی اسرائیل

و التقی فی قلب داؤد الحر فارسی ۱۸۴۵ء و خداوند بار دیگر بر اسرائیلیان غضبناک
شده داؤد را بر ایشان انگیزانید تا آنکه بگوید برو و اسرائیل و یهودا را بشمار
اور درس ۱ باب ۲۱ کتاب اول اخبار الایام مین یون ہے ہندی ۱۸۴۴ء ا
اور شیطان اسرائیل کے مقابلہ مین اوٹھا اور داؤد کے دلمین ڈالا کہ
اسرائیل کی اسم نویسی کرے فارسی ۱۸۴۵ء و شیطان بخلاف اسرائیل
ایستادہ داؤد را وسوسہ نمود تا آنکہ اسرائیل را شمارہ فارسی ۱۸۳۸ء ا
و شیطان بمخالفت بنی اسرائیل برخاست و داؤد را وسوسہ کرد الخ
پس دلمین ڈالنے والے کو اولمین خداوند اور رب اور دوسرے مین شیطان کے
ساتھہ تعبیر کیا ہے دیکھو کہان خدای رحیم اور کہان شیطان رجیم شاید
اول جا بہی خداوند اور رب سے شیطان مراد ہوگا اسلیئے کہ ایسا اطلاق ہم
اور جا بہی دیکھتے ہین درس ۴ باب ۴ نامہ دوم قرنتیون مین یون ہے ہندی ۱۸۴۴ء
اس جہان کے خدا نے اونکی عقلون کو جو بے ایمان ہین تاریک کر دیا ہے فارسی
۱۸۱۶ء اور ۱۸۳۸ء و ۱۸۴۵ء خدای اینجہان فہم ہای بی ایمان ایشانرا
کور کردہ است عربیہ ۱۸۲۱ء اور ۱۸۳۱ء الذین فیہم اله العالم ہذا قد اعمی
قلوب الکافرین عربیہ ۱۸۱۶ء طمس اله العالم علی افئدتہم بعینہ اور عیسی
لوگ اس جہان کے خدا یا خدای اینجہان یا اله العالم سے شیطان مراد
رکہتے ہین مگر حسب اطلاق خدا اور خداوند اور مانند انکے کا شیطان پر صحیح ہے

فساد ٥٧ ستاونوان

تو عہد عتیق اور جدید کی کتابون کے ناظر کو اکثر جا جہان ایسے الفاظ ہونگے
شیطان اور خدا مین تمیز کرنی مشکل پڑیگی اور شبہ پڑیگا اور اگر اس
عقیدے سے سمجھو کہ خدا شر کا خالق نہین بلکہ شیطان ہے ایک قاعدہ
کلیہ ٹہرا لیجئے کہ جہان جہان نسبت برائے اور خلق شر کی ہوگی وہان ایسے
الفاظ سے مراد شیطان ہوگا نہین تو خدا تو اسکی موافق لازم آتا ہے
کہ جہان یقیناً یہ لوگ ایسے الفاظ سے خدای تعالی مراد رکہتے ہین وہان
بہی شیطان مراد ہوگا ورس ٧ باب ٤٥ اشعیا مین جو یون ہے ہندسہ [illegible]
مین ہوا ہون میرے سوای کوئی نہین وہین روشنی بناتا ہون اور تاریکی
پیدا کرتا ہون اور سلامتی بناتا ہون اور شر پیدا کرتا ہون فارسیہ [illegible]
سازندہ نور و آفرینندہ تاریکی منم صلح دہندہ و ظاہر کنندہ شر منکہ خداوندم
این ہمہ اشیا بوجود می آرم عربیہ [illegible] المصور النور والخالق الظلمة الصانع
السلام والخالق الشر انا الرب الصانع ہذہ جمیعہا ٥ باب ٢٦ حزقیل مین
ہندسہ [illegible] اور گیارہوین برس کے پہلے دن یون ہوا کہ خداوند کا کلام مجہے
ملا اور بولا [illegible] اسلیئے خداوند خدا فرماتا ہے دیکہہ مین صور پر تجہہ پر چڑہا لاونگا الخ
٧ کیونکہ خداوند خدا یون فرماتا ہے دیکہہ مین شاہ بابل شمال سے شاہنشاہ
بنوخذ نضر کو گہوڑون اور رتہون اور سوارون اور ہجوم اور بہت عوام سمیت
لاتا ہون ٨ وہ خشکی پر تیرے دیہات کو تلوار سے قتل کریگا الخ ٩ وہ اپنی منجنیق

تیری شہر پناہ پر لگا دیگا اور اپنے حربون سے تیرے برجون کو ڈھا دیگا
۱۲ اور وے تیرا مال لوٹ لینگے اور تیری سوداگری کو غارت کرینگے اور
وے تیری دیوارین توڑ ڈالینگے اور تیرے خوشنما مکانون کو ڈھا دینگے
اور تیرے پتھر اور لکڑی اور تیری مٹی سمندر کے درمیان ڈال دینگے ۱۴
اور مین تجھے ننگی چٹان کرونگا تو جال پھیلانیکی جگہ ہوگی تو پھر نہ بنائی جائیگی کیونکہ مین
خداوند بولا ہون خداوند خدا فرماتا ہے ۱۹ کیونکہ خداوند خدا یون فرماتا ہے جب
مین تجھے ویران شہر بناؤنگا اون شہرونکی مانند جو آباد نہین الخ اور مین تجھے
عبرت بناؤنگا اور تو نابود ہوگی وے تجھے ڈھونڈھینگے پر ابد تک نہ پاوینگے
اب ہی دیکھو اسمین کیسی تاکید سے خدا کی طرف سے کہا گیا تہا کہ بخت نصر
برجون اور دیوار صور کو ڈھا کر شہر کو بالکل ویران اور نیست نابود
کر دیگا کہ پھر ابد تک آباد نہوگا اور وہانکا مال لوٹ لیگا حالانکہ یہ پیشین گوئی
بالکل غلط نکلی اسلیے کہ بخت نصر نے باوجود محاصرہ تیرہ برس کے صور پر فتح
نہ پائی اور نہ لوٹ دولت اوسکے ہاتھ آئی بلکہ خائب و خاسر وہان سے
پھر گیا اور جب یہ خبر صادق نہوئی تو عیاذاً باللہ اس جھوٹ کا [illegible]
کو سولہ برس کے بعد عذر کرنا پڑا اور بطور عذر کے اپنی کتاب کے باب ۲۹ مین یون لکھا
۱۷ اور ستائیسوین برس کے پہلے مہینے کی پہلی تاریخ خداوند کا کلام
مجھے پہنچا اور بولا ۱۸ اے آدمزاد شاہ بابل بنوکدنضر نے اپنے لشکر کو صور پر

مخالفت مین سخت خدمت کروائی ہے ہر سر گنجا ہوا اور ہر شانہ چہل
گیا پر نہ اوسے اور نہ اوسکے لشکر نے صور سے کے سبب اوس خدمت کے
جو اوسنے اوسکی مخالفت مین کی تہی کچہ اجر پایا ۱۹ اسلیئے خداوند خدا یون
فرماتا ہے کہ دیکہہ مین مصر کی زمین کو شاہ بابل بنوخدنضر کے ہاتہہ مین کر دونگا
وہ اوسکے گروہ کو پکڑ لیگا اور اوسکی لوٹ کو لوٹ لیگا اور اوسکی غنیمت کو
غنیمت جانیگا اور وہ اوسکے لشکر کی اجرت ہوگی ۲۰ مین نے اوسے
زمین مصر کی دی ہے ذالی اوس خدمت کے سبب جو اوسنے اوسکی
مخالفت مین خدمت کیا کیونکہ اونہون نے میرے سبب خدمت کی تہی
خداوند خدا کہتا ہے انتہی پس اسمین صاف صریح ہے کہ بخت نصر نے
مع اپنے لشکر کی فتح صور کے لیئے بڑی ہی کوشش کی بحدیکہ ہر سر گنجا ہوا
اور ہر شانہ چہل گیا مگر سبکو اونہے اوس خدمت کی کہ جیسے خدا اپنی خدمت
فرماتا ہے کچہہ بہی اجرت نہ ملی اوسپر خدا نے عیاذا باللہ [illegible] مصر کو
اوسکے بدلے مین دیا کہ وہان کی زمین اور لوٹ صور کی زمین اور لوٹ کا عوض
ہو کر اجرت خدمت خدا کی ہو جاوے ۵۸ [illegible] کتاب یرمیاہ مین [illegible]

۵۹ فساد اٹہونوان

۱ وہ کلام جو یہوداہ کے سارے لوگون کی بابت یرمیاہ پاس آیا یہوداہ کے
بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کے چوتہے برس مین جو بابل کے بادشاہ
بنوخدنضر کا پہلا برس تہا ۲ اور یرمیاہ نبی نے سارے [illegible] اور [illegible]

اور یہ قومین ستر برس تک بابل کے بادشاہ کی بندگی کرینگی ۱۲ اور ایسا
ہوگا خداوند کہتا ہے کہ جب ستر برس پورے ہونگے مین بابل کے بادشاہ
اور اوسکی قوم سے اونکی برائی کا انتقام لونگا اور کسدیونکی سرزمین سے اوسے
ہمیشہ کا ویرانہ ٹھہراؤنگا انتہی اور باب ۲۹ یرمیاہ مین ہے ۱ اور یہ اوس خط کی
باتین ہین جسے یرمیاہ نبی نے یروشلم سے بزرگون کو جو ہجرت مین
گئے تھے اور کاہنون کو اور نبیون کو اور ان سارے لوگونکو جنہین نبوکدنضر یروشلم
سے بابل مین اسیر لیگیا تھا ۲ اسکے بعد کہ یکونیاہ بادشاہ اور ملکہ اور خوجے
اور یہوداہ اور یروشلم کے سردار اور بڑھئی اور لوہار یروشلم سے روانہ
ہوئے ۳ الیعسہ بن صافن اور جمریاہ بن حلقیاہ کے ہاتھ یہہ کہتے ہوئے
بھیجا ۴ کہ رب الافواج اسرائیل کا خدا اون سب اسیرون کو یون فرماتا ہے
جنہین مینے یروشلم سے بابل کو اسیری مین روانہ کیا ۵ گھر بناؤ اور بسو
اور باغون کو لگاؤ اور اونکا پھل کھاؤ ۱۰ کیونکہ خداوند یون کہتا ہے کہ بابل مین
ستر برس پورے ہونے کے بعد مین تم سے مطالبہ کرونگا اور تمکو اس مقام
مین پھر لانے سے مین اپنی اچھی بات کو قایم کرونگا انتہی ان دونون باب کی
عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ جو تیسے سال سلطنت یہویاقیم کے بخت نصر
تخت سلطنت پر بیٹھا تھا اور یہی بات یوسیفس کی تصریح سے بھی ہے
اور خلاف اسکا جو کچھ وہ غلط ہے اور بر تقدیر صحت کے عبارت یرمیاہ

ہمارے اعتراض کو نہ اوٹھاویگا اور دار سنے سال مین یرمیاہ علیہ السلام کو
وحی ہوئی تھی کہ آگے یہودی لوگ بادشاہ بابل کے ہاتھہ مین اسیر ہو چکے
اور ستر برس اسیری مین بابل کے اندر کاٹینگے اور جب ہو چکین اور اور
یہودی قید ہوکر بابل کو روانہ ہوئے یرمیاہ علیہ السلام نے سب
اسیرون بابل کو موافق وحی مذکور کے خط لکھکر بھیجا کہ تم ستر برس
تک بابل مین رہوگے اور بعد پورے ہونے ستر برس کے تمہاری
رہائی کی صورت ہوگی پس اسکے موافق چاہیے کہ خط لکھنے کے سال سے
کہ وہی سال اسیری ہو چکین کا ہے اسیر لوگ ستر برس بابل مین رہین
حالانکہ یہہ غلط ہے اسلیے کہ موافق تصریح مورخون کی اسیری ہو چکین کے
پانسو ننانوے ۵۹۹ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے اور رہائی اونکی
بحکم کورش بادشاہ ایران کے جسکو بعض مترجم خسرو لکھتے ہین سنہ
پانسو چھتیس ۵۳۶ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوئی ہے
تو اس حساب کے موافق بابل مین رہنا اسیرونکا کل تریسٹھ برس ہوا
نہ ستر برس اور اگر باب ۲۹ سے قطع نظر کرین اور باب ۵۲ کتاب یرمیاہ کو دیکھین
تو اوسکے موافق معلوم ہوتا ہے کہ تین دفعہ اسیری ہوئی اول ساتوین سال
جلوس بخت نصر مین اور دوسرے اٹھارہوین سال جلوس اوسکے مین اور
تیسرے تیئسوین ۲۳ سال جلوس اوسکے مین اور موافق تصریح مورخون کے

اول اسیری پانسو ننانوے ۵۹۹ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
ہوئی ہے اور حال اوسکا گذرا اور دوسرے اسیری پانسو ستاسی برس
اور تیسرے پانسو تراسی ۵۸۳ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوئی اور دوسرے کے
موافق کل چون برس اور تیسرے کے موافق کل سینتالیس برس ہوتے
ہین اور انکے موافق تو بہت بڑا فرق رہتا ہے اور عبارت باب ۵۲ یرمیا
کی یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع ۲۸ سے لیے دیے لوگ ہین جنہین نبوخذ ندر اسیر کیا
ساتوین برس مین یعنی تین ہزار تئیس ۳۰۲۳ یہودی ۲۹ نبوخذ ندر کے اٹھارہوین برس
مین آٹھ سو بتیس ۸۳۲ آدمی وہ اسیر لیگیا ۳۰ نبوخذ ندر کی تئیسوین برس مین
جلودارون کا سردار نبوسرادان سات سو پینتالیس ۷۴۵ آدمی یہودیون کو
اسیر لیگیا سب آدمی چار ہزار چھہ سو تھے انتہی یہہ حال عبارت باب ۵۲
یرمیا کو باب ۲۹ کے ساتھ ملاکرین یا باب ۵۲ کے ساتھ پیش کرینگے
یرمیا علیہ السلام کی غلط ٹھرتی ہے اور باب ۵۲ کی عبارت مین ایک اور
خدشہ ہے کہ یہان موافق ورس ۳۰ کی تین دفعہ مین شمار اسیرون
بابل کا چار ہزار چھہ سو ہے حالانکہ ورس ۱۴ باب ۲۴ کتاب دوم سلاطین سے
معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی اسیری مین دس ہزار امیر اور بہادر جنگی
بابل کرگئے تھے اور پیشے والے علاوہ اونکے تھے جو اونکے ساتھ
گئے تھے ۵۹ ورس ۱۶ باب اشعیا مین ہے

افرائیم شکستہ خواہد شد بحدیکہ قومش نابود گردد یعنی اشعیا ادر اسیری
وبعد خمسہ وستین سنہ وتفنی ارام ان یکون شعبا یعنی پینسٹھ برس کے
بعد فنا ہوگا افرائیم قوم ہونے سے اور موافق ان ترجموں کے اگرچہ ٹھیک یہ
پیشین گوئی محض غلط ہے اسلیئے افرائیم کو ساتویں سال جلوسی حزقیا بادشاہ
یہودا مین بادشاہ آسور نے بالکل فتح کر لیا اور بنی اسرائیل کو اسیر کرکے
اپنے ملک کو لے گیا جیسا باب ١٧ و ١٨ کتاب ٢ سلاطین سے ظاہر ہے پس
آخر احز بادشاہ یہودا کے جسکے عہد سلطنت مین شعیا علیہ السلام نے
یہ پیشین گوئی کی ہے اول سال جلوسی سے حزقیا کے چھٹے سال
جلوسی تک حساب کریں تو بھی کل اکیس سال ہوتے ہیں اور اگر اسکی اول سال
جلوسی احز مین یہہ پیشین گوئی کی ہوگی تو اکیس ٢١ برس کو بھی مدت نہیں پہنچتی
اور یہ ترجمہ کا جو ترشیہ علماء مسیحی مین سے ہے کہتا ہے کہ عبری اسیا خراب
ہوگئی ہے کہ ساٹھ اور پانچ غلطی ہے سولہ اور پانچ کی جا بجا لکھی گئی شاید
یہہ عالم اسی غلطی کے بچانے کو یہ توجیہ کرتا ہوگا تفسیر ہنری اور اسکاٹ
مین قول اسکا یون منقول ہے کہ وہ ٹ رنکا بحث کرتا ہے اور کہتا ہے
سولہ اور پانچ اور سمجھتا ہے کہ نقل مین غلطی حرف کی ہوئی اور تقسیم کرتا ہے
اوس زمانہ کو اسطرح سولہ برس سلطنت احاز کا اور پانچ برس سلطنت
حزقیا کے گا یہی ٩ باب دانیال مین ہے بند ٢٣ سنہ ٢٣ جلوس ١٣ اور مینے

فصل ساٹھوان [illegible]

ایک قدسی کو بولتے سنا اور دوسری قدسی نے اوس بولنے والے قدسی سے
پوچھا کہ دائمی قربانی اور خرابی کی اوس خطاکاری کی رویت کہ مقدس اور لشکر
دونوں لتاڑے جاوینگے کب تک ہوگی ۱۳ اور اوسنے مجھے کہا کہ دو ہزار تین سو
شبانہ روز تک ہے کہ مقدس پاک کیا جائیگا فارسی ۱۹۸۵ء ۱۳ و قدسی
متکلمی راشنیدم و ہم مقدس دیگر یا کہ از آن متکلم می پرسید کہ رویای
قربانی دائمی و عصیان خراب کنندہ تا بکے میرسید و مقام مقدس و لشکر
بپایمالی تسلیم کردہ خواہند شد ۱۳ و بمن گفت کہ تا بدو ہزار و سیصد شبانہ روز
آنگاہ مقام مقدس مصفی خواہد گردید اور ورس ۱۷ اسکے آخر میں یوں ہے
یہ رویت آخر میں ہوگی اور ورس ۱۹ اسکے آخر میں یوں ہے آخر کے وقت
معین میں یہہ ہوگا پس اس پیشین گوئی کے موافق چاہیے تہا کہ اس خواب
دیکہنے کے وقت سے چہہ برس اور چار مہینے اور بیس دن کے بعد دور
اخیرہ پہنچتا اور اسوقت میں بزرگ مسیح موعود یہود لوگونکا یا خروج اول بار
مسیح علیہ السلام کا یا نزول ان کا اسمان سے ظہور میں آتا حالانکہ ان امور میں سے
ایک بہی نہوا تاکہ دور اخیر کا ہونا اور مقدس کا پاک اور مصفی ہونا اہل کتاب
کے زعم کے موافق صادق آتا اور دانیال نبی کی کتاب میں کیا بہہ دعوی یاد رکہا جا
سکتا اور مثلا امر پیش میں گر جو حسب سہو بہایا جاتا ہے ... دوسری کہ
اول حکایت ایک پادری صاحب کی جو کمال علم اور الہام کا دعوی کرتے تھے

سینے کو رمضان کے مہینے سنہ ۱۲۹۷ ہجری مطابق سنہ ۱۸۸۰ عیسوی کے [illegible]
یوسف ولف صاحب لکھنؤ مین آئے اور مدعی ہوئے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کے نزول مین کل چودہ برس مدت باقی رہی اور دلیل اسکی وہ ہی ایما
ابہام جو خدا نے مجھے کیا ہے اور دوسرے عبارت باب کتاب دانیال کی
اور وجہ تمسک کی اس عبارت سے اونکے دوسرے خط سے جو [illegible]
رمضان سنہ الیہ مین منگل کے روز مجتہد صاحب شیعی لکھنوی کی خدمت
بھیجا تھا اور اونکی تقریر زبانی سے جو آٹھوین رمضان سنہ الیہ کو [illegible] کے
دن مین وقت ملاقات مجتہد صاحب کے فرمائی تھی اسطرح پر سمجھے
کہ اوس عبارت سے سمجھا جاتا ہے کہ عیسی علیہ السلام [illegible]
برس دانیال کے عہد سے پیچھے نزول کرینگے اور دانیال علیہ السلام
چار سو [illegible] برس پہلے [illegible] تھے اور بعد تفریق اس مدت کی پہلی مدت سے
اٹھارہ سو چھیالیس برس باقی رہتے ہیں اور اب اٹھارہ سو [illegible]
پس ان کو اگر اٹھارہ سو چھیالیس سے تفریق کرین تو چودہ برس باقی
رہتے ہیں اور یہی میرا دعوی ہے اور اوس عبارت مین دنون سے مراد [illegible]
[illegible] مجتہد صاحب نے [illegible] تحریر اور تقریر [illegible]
کہ اولاً اس عبارت مین حضرت عیسی کا نام ہی نہین اوسکے نزول [illegible]
کیا ذکر ثانیاً مدت فاصلہ دانیال اور عہد عیسی علیہ السلام کو اعتبار کرنا [illegible]

بلکہ مطلوب وہ مدت ہے جو مبدء اُسکا وقت دیکھنے خواب کا ہوا اور جیسے
کی بعض کتابون سے دریافت ہوتا ہے کہ اُس وقت سے ولادت حضرت
عیسی تک مدت پانسو انتیس ۵۲۹ یا چھتیس یا سینتیس برس کی ہے اور
اس صورت مین اس عبارت سے دلیل پکڑنی بالکل بیجا ہے اسلیے
کہ جب اُس مدت (یعنی پانسو انتیس ۵۲۹) کو سنہ عیسوی پر بڑہاوین
۱۸۳۹ ۵۲۹ ۲۳۶۸ تو دو ہزار تین سو اٹھسٹھ ۲۳۶۸ برس ہوتے ہین اور تمہاری تقریر کے
موافق عبارت دانیال مین کل دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ برس تہی تو اس صورت
مین اس مدت پر اٹھسٹھ برس زائد گذر گئے اور اگر یہہ خبر نزول جناب
مسیح کی تہی تو چاہیے تہا کہ اس وقت سے پہلے نزول حضرت مسیح کا
ہو لیتا پہر اب چودہ برس انتظاری کے کیا معنی ثانیاً عبارت دانیال
مین دو ہزار تین سو دن ۲۳۰۰ سے سال مراد رکہنا ممنوع ہے اسلیے کہ
حقیقی معنی اُسکے وہی ہین جو مشہور ہین اور اگر تسلیم کرین کہ بمعنے سال کے مین
مستعمل ہوا ہے تو وہ معنی مجازی رہینگے اور بدون قرینہ کے معنی
مجازی پر حمل کرنا درست نہین ثالثاً یہہ تعیین تمہاری منافی قول
جناب مسیح کی ہے جو درج چھتیسوین ۳۶ آیت چوبیسوین ۲۴ باب متی مین قیامت کے
حال مین یون منقول ہے اور اس دن اور اُس گہڑی کو فقط میرے باپ کے
سوا آسمان کے فرشتون تک کوئی نہین جانتا ہے انتہی اسلیے

اسقدر تو ہمپر صاف واضح ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی قیامت کے
دن سے واقف نہیں پادریصاحب نے وقت ملاقات کے جواب
دیا کہ سچ دن اور گھڑی معلوم نہیں مگر سال معلوم ہے مجتہد صاحب نے
کہا کہ یہہ تو محاورہ بہت سے شائع ہے کہ جس چیز کی مدت معین معلوم
نہیں ہوتی کہتے ہیں کہ اوسکا دن اور وقت معلوم نہیں اور مراد اوس سے
نفی تعین مطلق مدت کی ہوتی ہے اسطور پر کہ نہ برس معلوم ہے اور نہ
مہینا اور نہ دن علاوہ اسکے جو دن سے تمہارے نزدیک کتب سماوی
میں سال مراد ہوا کرتا ہے تو تم یہان بھی وہی مراد لو اور یہہ تمہارے دعوے کو
بالکل مناقض ہے اور اگر سب جا دن سے سال مراد نہیں ہوتا تو عبارت
دانیال میں بھی سال مراد پر کوئی دلیل بتلائیے فقط کہتے ہو غرض کہ اس گفتگو میں
حق بجانب مجتہد صاحب ہے اور بعد اسکے پادریصاحب کا الہام بالکل غلط
اور تمسک انکا عبارت دانیال علیہ السلام سے محض بے بنیاد نکلا
اسلیئے قطع نظر ایرادات مجتہد صاحب کے حسب نزول جناب مسیح کا سنہ ۱۸۴۳
عیسوی مطابق سنہ ۱۲۶۲ ہجری میں ہونا تھا اب تک جو سنہ ۱۸۸۵ ہے برس
اوپر ہو چکا اور زمانہ گذر گیا تو اوس الہام اور اوس تمسک کے بطلان
میں پھر کیا شک رہا غرضیکہ پادریصاحب کیا کرین اسیطرح پیشین گوئی میں اکثر
سلف نے بھی اسیطرح کی دعوے کیے ہیں اور ان دعووں سے اکثر کا

جہوٹ تحقیقاً ثابت ہوگیا ہے اور باقی کا انشاء اللہ عنقریب ثابت ہوجاگا پرنل کمنگ
اپنی کتاب شرح پیشین گوئیوں جو سنہ ۱۸۳۹ء مین لندن مین چہپی ہے لکہتا ہے
اوس کتاب مین مرقوم ہے کہ مضمون اس کتاب کو ۱۵ کتابون سے لیا
گیا ہے۔ ذیل شرح اس پیشین گوئی دانیال کی لکہتا ہے کہ بہ نسبت
یہہ امر بڑا مشکل ہے کہ ابتدا اس مدت کا کونسا زمانہ ٹہرایا جاوے ہے اور بہت
خیال اور فکر اس مطلب پر ہوئے ہین اور موافق مختار اکثر کے وہ ایک ان چار
زمانون سے ہے جنمین چار فرمان بادشاہون ایران کے جاری ہوئے
ہین پہلا زمانہ سنہ ۵۳۶ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کا جسمین فرمان کورش کا
جاری ہوا دوسرا زمانہ سنہ ۵۱۸ برس قبل ولادت کا جسمین فرمان دارا کا جاری
تیسرا زمانہ سنہ ۴۵۷ قبل ولادت کا جو ساتوان سال جلوس اردشیر کا تہا
اوسمین فرمان اوسکا عزرا کو ملا تہا چوتہا زمانہ سنہ ۴۴۴ قبل ولادت کا جو بیسوان
سال جلوس اردشیر کا تہا اور اوسمین فرمان اوسکا نحمیا کو ملا تہا اور دونون
مدت برس ہین اور باعتبار ان مبدؤن کے منتہی اس پیشین گوئی کا موافق مفصلہ ذیل کے ہے

باعتبار اول کے	باعتبار دوم کے	باعتبار سیوم کے	باعتبار چہارم کے
سنہ ۱۷۶۴ء	۱۷۸۲ء	۱۸۴۳ء	سنہ ۱۸۵۶ء

اور مدت اول اور دوم تو نہین سے گذر گئی پس سیوم اور چہارم قابل اعتبار
رہین ہین اور سیوم قوی ہے اور یقیناً میرے نزدیک یہی ہے اور بعض لوگ

مبدا ان پیشینگوئیوں کا خروج سکندر رومی کا ملک ایشیا پر ہوا ہے
اور موافق اسکی منتہی اسکا سنہ ۱۹۶۶ عیسوی نکلتے ہین انتہی حاصلہ بحمد اللہ کہ موافق
اقرار اس شارح کے اور باعتبار ظاہر کے یہی قول انکا جو اول اور دوم
مبدا قرار دیتے ہیں کاذب ہے اور قول انکا جو تیسرے کو مبدا بتلاتے ہیں
اور یہی مختار شارح کا تہا اور اسے یقین کرتا تہا یقیناً کاذب نکل گیا
اور دس برس اور گذر گئے اور جو زندہ رہیگا تین ہی برس مین چوتہے
قول کا بہی صدق اور کذب اسکو معلوم ہو جاویگا البتہ پانچوین قول کے
صدق اور کذب ظاہر ہونے کے لیے ایک عرصہ درکار ہے اور جیروم مفسر
بیبل کے کیا یہودی اور کیا مسیحی سلفاً اور خلفاً اور یوسیفس یہودی مورخ
مصداق اسکا انٹیوکس بادشاہ روم کو کہ جسنے ایکسو اڑسٹہ برس
قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے اورشلیم کو فتح کیا تہا ٹہراتے ہین
اور دنون سے یہی دن متعارف مراد رکہتے ہین مگر جو دنون کہ سبب
سے چہ برس اور چار مہینے اور بیس دن ہوتے ہین اور انٹیوکس کا حملہ تو
جسمین مقدس اور لشکر لتاڑے مین رہے کل تین برس چہ مہینے تہا جیسا کہ یوسیفس نے
اپنی تاریخ کی کتاب بارہوین کے باب نوین مین لکہا ہے اسلیے حکیم مشہور
اسحاق نیوٹن نے صاف انکار کیا اور کہا کہ مصداق اسکا انٹیوکس کا حال
نہین اور طامس نیوٹن اپنی شرح پیشینگوئیون کی جلد اول میں

جو سنہ ۱۸۴۳ء مین لندن مین چھپی ہے مذہب جمہور اور قول یوسیفس کو نقل
کرکے موافق اسحاق نیوٹن کے کہتا ہے کہ تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ
مصداق اسکا انٹیوکس نہین ہے آپ اس خبر کو روم کے بادشاہون
اور پوپون پر جاتا ہے سبحان اللہ کیا اچھی پیشین گوئیان عہد عتیق کی ہین
کہ جہان چاہو وہان جا لو اور تغیر ڈالی اور جو درست مین ہے کہ یہہ مشکل ہے
کہ مبدء اور منتہی اس پیشین گوئی کا مقرر کیا جاوے جبتک کہ یہہ پوری
نہ ہولے اور جب پوری ہولے گی تو واقعہ خود انکو ظاہر کردیگا انتہی اور
یہہ توجیہ عجیب ہے اسکے موافق ہر کوئی پیشین گوئی بدون ذکر مبدء اور منتہی
کے کرسکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ جب پوری ہو جاویگی تو واقعہ خود
مبدء اور منتہی کی تعیین کردیگا ۱۲ باب بارھوین دانیال مین ہے آیت

فائدہ ۶۱ اکسٹھواں

۱۱ جسوقت سے دائمی قربانی اوٹھائی جائیگی اور غارت کرکے کوا
کی جائیگی ایکہزار دوسو نوے دن ہونگے ۱۲ مبارک جو منتظر ہے اور ایک
تین سو پینتیس روز تک پہنچتا ہے فارسی سنہ ۱۸۴۵ ۱۱ او زمان رفع شدن قربانی
دائمی و نصب شدن مکروہات مخرب یکہزار و دویست و نود روز خواہد بود ۱۲
خوشحال کسیکہ انتظار کشیدہ بروزہای یکہزار و سیصد و سی و پنج برسد

فائدہ ۶۲ باسٹھواں

اس کا حال مثال اول کی ابتر ہے ۶۲ ورس ۲۴ باب ۹ دانیال کا
ہندی سنہ ۱۸۴۴ء ستر ہفتے ہین تیری قوم پر اور تیرے مقدس شہر پر بشارت

بند کرنیکو اور خطاؤں پر ختم کرنیکو اور گناہ کا کفارہ کرنیکو اور صداقت ابدی
پہچانیکو اور رویات اور انبیا کا ختم کرنیکو اور قدوس القدوسین کا
مسح کرنیکو معین کیئے گئے ہیں فارسی [illegible] برای قوم تو و شہر مقدس
ہفتاد ہفتہ تعیین شدہ است جہت انجامیدن عصیان و اتمام رسانیدن
گناہ و کفارہ نمودن خطا و آوردن عدالت دایمی و تکمیل نمودن رویا و نبوت
و مسح نمودن قدس قدوسین اور یہہ جملہ تکمیل نمودن الخ فارسی [illegible] میں
یوں ہے و برای اختتام رویا و نبوت و برای مسیح قدس القدسین
تکمیل سے مراد اختتام ہے اور اسکا حال بھی ابتر ہے اور موافق
اسکے ہرگز خروج مسیح علیہ السلام کا نہیں ہوا بلکہ موافق تاریخ
یوسیفس کے سال اول جلوس کورش سے جسنے حکم رہائی یہود اور بنائے
ہیکل کا اپنے سال اول جلوس میں دیا تہا خروج مسیح تک عرصہ چھ سو برس
تخمیناً کا معلوم ہوتا ہے اور مسیح موعود یہودیونکا اس میعاد پر نکلا بلکہ
اس مسیح کی تو اب تک بہی باوجودیکہ وقت اس پیشین گوئی سے دو ہزار
برس سے زائد عرصہ گذرا ہے کسیکے کانون بہنک نہین پڑی اور اسکے
موافق حواریون کو بہی ضرورت نہ سے جو اب تک تلمبہ ہے اسلیئے اوسمین ختم نبوت
ذکر ہے حالانکہ مسیحی لوگ انکو موسی علیہ السلام سے بڑہ کر نبی جانتے
ہین

تعداد ہے کے بیان مین کتب مقدسہ کے اندر اپنے متعارف معنی مین مستعمل
ہوتا ہے نہ مجازاً کہین اور معنی مین ایا ہو مثلاً خود اوس صحیفہ دانیال
مین ہے باب ۱ اول ہندسہ ۱۸۴۳ء ۱۲ تو دس روز تک اپنے بندون کی
آزمایش کیجیو الخ ۱۵ اور بعد دس روز کے چہرے اونکے الخ باب ۶ جو
کوئی تیس دن تک الخ ۱۲ جو کوئی تیس دن تک الخ دیکھو ان عبارتوں مین
مراد دس اور تیس دن سے وہی معنی متعارف مراد ہین نہ دس برس اور
تیس برس باب ۷ کتاب پیدایش مین ہے ہندسہ ۱۸۲۲ء کہ مین سات دن کے
بعد زمین پر چالیس دن رات مینہ برساؤنگا الخ ۱۲ اور زمین پر چالیس دن
رات کی جھڑی لگی الخ ۱۷ طوفان کا پانی زمین پر چالیس دن تک رہا الخ
الخ ۲۴ اور پانی ایک سو پچاس دن تک زمین پر بڑھتے رہے الخ باب ۸ کتاب
پیدایش ۳ اور پانی زمین پر سے دمبدم گھٹتے چلے جاتے تھے سو ایک سو
پچاس دن گذرے الخ ۶ اور چالیس دن کے بعد یون ہوا الخ ۱۰ پہر اوسنے
اور سات روز تک صبر کیا الخ ۱۲ اور وہ اور بہی سات روز ٹھہرا الخ باب ۵۰
کتاب پیدایش کا ۳ اور اوسپر چالیس دن گذرے الخ ۱۰ اور اوسنے اپنے
باپ کیلیے سات دن غم کیا الخ باب ۱۲ کتاب خروج کا ۱۵ سات دن
تک تو فطیری روٹی کھائیو الخ ۱۹ فطیری روٹی سات دن کھائی جاوے الخ
باب ۲۴ خروج کا ہندسہ ۱۸۲۲ء ۱۶ اور بدلی اوسے چھ دن تک ڈہانپے رہی الخ

۱۸ اور موسیٰ پہاڑ پر چالیس دن رات رہا باب ۱۲ توانین کا ۲ جو عورت کے حاملہ
ہو اور لڑکا جنے تو وہ سات دن جیسے حیض کے دنوں میں ہو رہتی ہے ناپاک رہے گی
۴ اور وہ نفاس سے لہو کے سبب تینتیس ۳۳ دن ٹھری رہے الخ ۵ اور لڑکی
جنے تو وہ دو ہفتے جیسے حیض کا حکم ہے ناپاک رہے گی اور چھیاسٹھ ۶۶ روز
نفاس کے خون سے لئے ٹھہری رہے گی اور درس ۴ و ۱۲ و ۲۶ و انسر ۱۴
و ۵۰ و ۴ ۵ و ۵۵ باب ۱۵ توانین اور درس ۱۳ و ۱۹ اور ۲۴ باب ۱۹ توانین
اور درس ۷ و ۳۸ و ۳۳ و ۳۶ و ۳۹ و ۴۰ و انم ۲۲ و ۲۴ باب ۲۳ توانین میں بھی
لفظ سات دن کا آیا ہے باب ۲۸ کتاب توانین کا [illegible] جو دن کا
و بار کیا جاوے پر ساتوین دن جو سبت لعنت کا ہے الخ ۱۰ ساتویں ہفتے
کا ملے گنو الخ ۱۶ ساتوین سبت سے دوسرے دن تک پچاس دن
گن الخ درس ۲۵ باب ۱ شمار کا سو چالیس دن کے بعد الخ درس ۲۴ باب ۹ استثناء کا اور

سابق زمانے کے مانند چالیس دن رات پہاڑ پر کھڑا رہا درس ۱۰ باب ۳۴
استثناء کا سو بنی اسرائیل موسیٰ کے لئے مواب کے جنگل کے میدان
میں تیس ۳۰ دن تک رو یا کئے الخ تو دیکھو ان سب مواضع میں پانچون
کتاب موسیٰ کے اندر لفظ دن اور ہفتے کا اپنے معنی حقیقی میں مستعمل ہے
اور کہیں بمعنی برس کے نہیں اسیطرح اور کتب عہد عتیق میں ہے اور

ورس ۱۳ باب ۱ مرقس کا یون ہے اور ادس بیابان مین چالیس دن تک
شیطان نے اوسے آزمایا الخ ورس ۳ باب ۱ اعمال کا وہ چالیس دن تک
اونہین دکھائی دیا الخ اور ورس ۴۰ باب ۱۲ متی کا یہ ہے اور ورس ۱۹ و ۲۰ باب ۲
یوحنا مین لفظ تین دنکا اور ورس ۱۷ باب ۱۱ یوحنا مین لفظ چار دنکا اور ورس
باب ۱۲ یوحنا مین لفظ چھہ دن کا اور ورس ۲۶ باب ۲۰ یوحنا مین لفظ آٹھ
دنکا واقع ہوا اور اسیطرح اور بہت جا ہے اور سب جا اپنی معنی
متعارف مین مستعمل ہے پس بدون قرینہ قویہ مجازیکے دن کو بمعنی برس کے

تریسٹھواں

لینا محض ایک توہم ہے ۶۳ ورس ۱۶ باب ۱۹ کتاب اول سلاطین کا
یون ہے ہندہ ۱۴۲ الخ اور آسا اور بعشا اسرائیل کے بادشاہ
جبتک جیتے رہے لڑائی رہا کی اور ورس ۱۹ باب ۱۵ کتاب دوم اخبار الایام
کا یون ہے اور آسا کی سلطنت کے پینتیسوین برس تک جنگ نہوئی
اور ورس ۱ باب ۱۶ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے آسا کی سلطنت کے

چونسٹھواں

چھتیسوین برس اسرائیل کا بادشاہ بعشا یہوداہ پر چڑھ آیا الخ پس
ظاہر ہے پہلا تکذیب اگلے کی کرتا ہے ۶۴ ورس ۸ باب ۲۳ کتاب ۲
سموئیل کا یون ہے اور داؤد کے بہادرون کے نام یہ ہین پہلا
تحکمونی ... جو سارتھیون کا سردار تھا اوسے آٹھ سو
پر بھالا ہلایا اور اونہین یکبار قتل کیا اور ورس ... گیارہوان باب ۱۱ کتاب

اول اخبار الایام کا یون ہے یا اور داؤد کے بہادرون کا شمار یہ ہے
لیسبعام بن حکمانی جو سارہنیونکا سردار تہا اوسنے تین سو پر اپنا
بہالا چلایا اور اونہین یکبار قتل کیا دیکہو اتولا کچہ نام ہین خلاف ہے
اور ثانیاً ایک مین آٹہہ سو اور دوسرے مین تین سو بس ایک مین
غلطی ہوئی اور ایسے ہی مخالفتین اور غلطیین اور جا بجا کثرت سے
ہین مگر اسیقدر مذکور بالا پر اکتفا کیا جاتا ہے اور اگر ایسے مخالفتین
عہد عتیق کی روایتون کے لکہے جاوین جیسے پادری لوگ فرقہ پروٹسٹنٹ
کے خصوصاً صاحب تحقیق ان حق لکہتے ہین تو ضخامت کوئی ورس کتابون
عہد عتیق کا مخالفت سے سلامت نہ نکلے اور اسمین بطور نمونہ کے
محض بطور حکایت کے کچہہ تہوڑی سی کتاب کریکل ریویو سے جو تصنیف
جان کلارک کی اور لندن مین ۱۷۹۳ میں چہپی ہے اور کتاب کسیمو سے
جو ۱۸۱۳ مین بلدہ لندن مین چہپی ہے اور اور ملحدون کی کتابون سے نقل
کرتا ہون تاکہ معلوم ہو جاوے کہ ان پادریون کی یہہ بات نئی نہین بلکہ
وے لیتے اون ہم ملکیونکی تقلید کرکے بیہودہ شور مچاتے ہین گو ابتک ہمارے
نزدیک ان کی تقلید پوری نہین اسلیئے اون ملحدون کو اون اعتراضو سے
کچہہ فائدہ دنیوی نہین بلکہ سب عیسائیو مین نفرتی ٹہرے ہین اور ان
لوگونکو ایسے اعتراض کرنے اور مسلمانونکے بہکانے کے لیئے بڑی بڑی

پہلی مخالفت

تھین ملتی تہین اور عیسائیون مین عزت ہوتی ہے ۱ ورس زبور
کتاب ایکسو مینا لیسوین مین ہے ہندیہ ۳ ۱۴۲ خداوند مہربان اور سراسر
لطف ہے غصہ کرنیمین دہیما اور شدت سے رحیم ہے آور ۱۹
باب کتاب اول سموئیل کا یون ہے اور خداوند نے بیت شمس کے
لوگون کو مارا اسلیئے کہ اونہون نے خداوند کے صندوق کو کہولکے
دیکہا سو اوسنے پچاس ہزار ستر آدمی اونمین کے مارڈالے اورکہو

دوسری مخالفت

ایسا شدت سے رحیم اور مہر کرنیوالا اور غصہ مین دہیما ہے کہ ایک ذرا سی
خطا پر پچاس ہزار ستر آدمی اپنی خاص قوم سے مارڈالا ۲ ورس ۱۱ باب
استثنا کا یون ہے اوسنے (یعنی اللہ تعالی نے) اوسے ویران مین
اور ہولناک اور اوجاڑ جنگل مین پایا وہ اوسکے گرد ہوا اور اوسنے
اوسے تربیت کیا اوسنے اوسکی محافظت اپنی انکہہ کی پتلی کیطرح کی اور
باب ۲۵ کتاب شمار مین ہے ۴ اور خداوند نے موسی کو فرمایا قوم کے سارے
سردارون کو پکڑ اور اونکو خداوند کے لیئے آفتاب کے مقابل سولی پر
کہینچ تا کہ خداوند کے غضب کا بہڑکنا اسرائیل پر سے ٹلجاوے ۵ سو
موسی نے بنی اسرائیل کے حاکمونکو کہا کہ تم مین سے ہر ایک اپنے لوگونکو جو
بعل فغور سے مل گئے ہین قتل کرے ۹ وے جو اس وبا مین مرے
چوبیس ہزار تہے دیکہو ایک پتلی کی طرح رکہتا تہا کہ اوسے جنگل مین سے لاکر

بیسویں مخالفت

آفتاب کے مقابل سولی پر کھینچنے کا حکم کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اوسکے
موافق حکم قتل کا لگایا اور چوبیس ہزار انکو وبا سے مارا ۱۴ ورس ۲۵ باب
استثنا کا یون ہے تو اپنے دل مین سوچ کہ جسطرح سے آدمی اپنے
بیٹے کو تنبیہ کرتا ہے خداوند تیرا خدا تجھکو تنبیہ کرتا ہے ۸ ورس ۱۱ باب
شمار کا یون ہے ہنوز انکے دانتون تلے گوشت تھا پیشتر اوس سے
کہ وے اوسے چابین خداوند کا غصہ اون لوگون پر بھڑکا اور خداوند نے
اون لوگون کو نہایت سخت مار سے مارا دیکھو ایسے باپ کی طرح پرورش
کی کہ جب اون مصیبت زدون کو گوشت ملا اور وے کہا لیتے ہنوز
دانتون مین تھا کہ انکو سخت مار سے مارا ۳۴ ورس ۱۸ باب

اکیسویں مخالفت

میکا مین خدا تعالیٰ کے حق مین یون ہے وہ رحم کرنے مین بہت خوش ہے
اور باب استثنا مین ہے ۲ اور جب کہ خداوند تیرا خدا انہین تیرے
ہاتھ مین گرفتار کروا دے تو تو انہین ماریو اور حرم کیجیو نہ تو انسے کوئی
عہد کریو اور نہ اون پر رحم کریو ۱۶ اور تو اون سب گروہونکو جو خداوند
تیرے خدا کے کرم سے تیرے ہاتھ مین گرفتار ہونگین نگل جائیگا
اون پر تیرے کرم کی نظر نہو گی الخ دیکھو ایسا رحم کرنے سے خوش ہے
کہ بنی اسرائیل کو اپنے مخالفون پر رحم نکرنی اور کرم کی نظر نہ کرنے
کے لیے حکم کرتا ہے ۵ ورس ۱۱ باب ۵ نامہ یعقوب مین ہے

بائیسویں مخالفت

خداوند کے مطلب کو جانتے ہو کہ وہ بڑا دردمند اور مہربان ہے نہیہ
سنہ ۱۹۳۹ اور اللہ کا مطلب دریافت کیا ہے کہ اللہ بڑا دردمند اور
رحیم ہے اور ورس ۱۶ باب ۱۳ ہوسیع میں ہے سمرون ویران ہوگا
کیونکہ وہ اپنے خدا سے باغی ہوا وے تلوار سے گر جاینگے اور انکے
لڑکے پٹکے جاینگے اور انکی پیٹ والی عورتیں چیری جاینگے دیکھو
کیسی دردمندی اور رحم ہے کہ لڑکے پٹکے جاویں اور عورتوں حاملہ کا
پیٹ چیرا جاوے ۶ ورس ۳۳ باب ۳ نوحہ یرمیاہ میں ہے کیونکہ
وہ اپنے دل سے بنی آدم کو نہ ستاتا نہ کُڑھاتا ہے حالانکہ ایسا دکھ

نقیض چھپن

نہ ستاتا ہے کہ اشدودیوں کو بواسیر سے مارا جیسا ورس ۶ باب ۵
کتاب اول سموئیل میں ہے اور ہزاروں کو آسمان سے پتھر برسا کے
مار ڈالا جیسا ورس ۱۱ باب ۱۰ یوشع میں ہے اور سانپ بھیج کر بہت
بنی اسرائیل کو مارا جیسا ورس ۶ باب ۲۱ شمار میں ہے ۷ ورس ۳۴
باب ۱۶ کتاب اول اخبار الایام میں ہے خداوند کا شکر کریں کہ اوسکا
فضل ابدی ہے اور ورس ۹ زبور ایک سو پینتالیسویں ۱۴۵ میں ہے خداوند سب کے
لیئے بھلا ہی اور اوسکا لطف لطیف ساری خلقت پر ہے حالانکہ
الرحم ابدی اور خلقت پر ہے کہ نوح علیہ السلام کے وقت میں
جانداروں کو کیا آدمی اور کیا اور سوای کشتی والوں کے طوفان سے غارت کیا

نقیض ستاون

اٹھوین مخالفت

جیسا باب ۱۹ پیدایش مین ہے اور اسیطرح سب جاندارون کو جو شہرون
عمورا اور سدوم اور نوح اونکی مین رہتے تھے آگ برسا کے جلا دیا
جیسا باب ۱۹ پیدایش مین ہے ۸ درس ۷ باب ۳۴ خروج مین ہے باپونکے
گناہ اونکے فرزندون سے اور فرزندون کے فرزندون سے تیسری
اور چوتھی پشت تک مطالبہ کریگا حالانکہ درس ۲۰ باب ۱۸ حزقیل مین ہے
وہ جان جو گناہ کرتی ہے سوئی مریگی بیٹا باپ کے گناہ نہ سہیگا اور نہ باپ
بیٹے کے گناہ سہیگا صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی اور شریر کی
شرارت اوسی پر پڑیگی انتہی اسکی موافق اولاد کو ایک پشت تک
بھی اپنے باپونکا گناہ اوٹھانا نہین پڑتا چہ جا تیسری اور چوتھی پشت کی
مگر فقط چوتھی پشت تک بھی اگر ہوتا تو غنیمت تھا لیکن بعضے مقامون
کتب مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چالیسوین پچاسوین پشت تک بھی
غریب اولاد سے انکے باپون کے گناہونکا مطالبہ ہوا کرتا ہے باب ۱۵ کتاب
اول سموئیل مین خدا تعالے کا حکم ساول بادشاہ بنی اسرائیل کو بتوسط
سموئیل علیہ السلام کی یون ہے کہ رب لشکرونکا خداوند یون کہتا ہے مجھکو یاد ہے
جو کچھ کہ بنی اسرائیل سے عمالیق نے کیا جب کہ وے مصر سے چڑھے آتے تھے
کیونکر راہ مین گھات مین بیٹھے ۳ سو اب تو جا اور عمالیق کو مار اور سب جو کچھ
کہ اونکا ہے یکلخت حرام کر اور اون پر رحم مت کر بلکہ مرد سے لیکے عورت

اور لڑکے شیرخوار اور بیل بہیڑ اور اونٹ اور گدہے تک سب کو قتل کر
انتہی دیکھو یہان چارسو برس کے بعد ان عمالیقون کی اولاد سے جنہوں نے
مقابلہ موسی علیہ السلام کا کیا تہا حکم انتقام کا ہوا اور برطرح شدت کے
حکم کیا کہ رحمت کر اور شیرخوارون تک بہی جو کسیطرح سے گناہ و نیوی
بلوث نتہی اور اسیطرح چار پایون تک قتل اور حرم کر ۹ ورس ۲
باب ۲۴ استثنا مین ہے اولاد کے بدلے باپ مارے نجاوین
اور نہ باپ اولاد کے بدلے اور اولاد قتل کیجا وے ہر ایک اپنے ہی گناہ
کے سبب مارا جاویگا حالانکہ باب ۲۱ کتاب دوم سموئیل مین ہے ۸ اور
بادشاہ نے ساول کے دو بیٹے جو آیہ کی بیٹی رصفہ کے بطن سے تہے یعنی ارمونی
اور مفی بوست اور ساول کی بیٹی میکل کے پانچ بیٹے جو برزلی کی بیٹے عدریل
کے صلب سے تہے پکڑ کے جبعونیون کے حوالے کیئے ۹ اور انہون نے انہیں
پہاڑ کے اوپر خداوند کے حضور پہانسی دی الخ یہان آٹہ بیٹون اولاد ساول کو
بعوض خطا ساول کے پہانسی ہائی اور داؤد علیہ السلام نے موافق
طلب جبعونیوں پہانسی دینے والونکے اونکی رضامندی اور حکم خدا سے
حوالے کر دیا حالانکہ داؤد علیہ السلام نے ساول سے قسم کہا کے عہد
کیا تہا کہ مین تیرے بعد تیری اولاد کو قتل نکرونگا تو کیا خوب ایفاء عہد
وفا کی باب ۲۴ کتاب اول سموئیل مین ہے ۲۲ اور جب داؤد یہ باتین ساول کو

کہ جیگا تو ساؤل بولا الخ اور اب دیکہہ مین جانتا ہون کہ تو بادشاہ ہوگا
الخ ۲۲ سو تو مجہسے خداوند کی قسم کہا کہ یون کہہ کہ مین بعد تیرے تیری
نسل کو ہلاک نکرونگا اور تیرے باپ کے گہرانے مین سے تیرے نام کو
نہ مٹاؤنگا ۲۳ سو داؤد نے ساؤل سے قسم کہائی الخ دیکہو ان تینون سے

بیسوین مخالفت

قطع نظر اختلاف کے کیسا رحم خدا کا ثابت ہوتا ہے اور ورس ۵ زبور ۳۰
مین ہے اوسکا غصہ ایک دم کا ہے الخ اور ورس ۱۳ باب ۳۲ شمار مین
ہے یہوواہ کا قہر اسرائیل پر بہڑکا اور اوسنے اونہین بیابان مین چالیس
برس تک آوارہ رکہا جب تک کہ وہ ساری جماعت جو یہوواہ کے رو برو
گنہگار ہوئی تہی نابود ہوئی انتہی دیکہو کیسا غصہ ایکدم کا تہا کہ چالیس
برس تک سب بنی اسرائیل کو کہ اونمین پیغمبر لوگ اور ہزارون لڑکے
بیگناہ اور معصوم بہی تہے جنگلون مین آوارہ رکہا ۱ ورس ۱۷ باب

اکیسوین مخالفت

پیدایش مین قول خدا کا اپنے کلام کے حق مین یون ہے مین خدا قادر ہون
الخ اور ورس ۱۹ باب ۱ کتاب القضات کا یون ہے اور خداوند یہودا
کے ساتھ تہا اور اوسنے کوہستانیونکو خارج کیا پر صحرا نشینون کو خارج
نکر سکا کیونکہ اون پاس لوہے کی رتہین تہین دیکہو عجب تماشا ہے کہ صحرا
نشینون لوہے کی گاڑی والے اوسکی قدرت سے نکل سکے ۲۳ ورس ۵

بائیسوین مخالفت

باب قضات کا یون ہے تم میروز پر لعنت کرو خداوند کا فرشتہ کہتا ہے کہ

بانٹ مدون پر لعنت کرو کہ وے خداوند کی کمک کرنیکو خداوند کی کمک کرنیکو جباروں کو مقابل نہ آیے دیکھو عجب قادر ہے کہ جباروں کے مقابلے میں کمک کا محتاج ہے اور جنہوں نے کمک نہیں کی اون پر لعنت کرتا ہے ورس ۲۳ باب قاضیون کا یون ہے فارسی سنہ ۱۸۳۹ اینک من در زیر شما چسپیدہ شدم چنانچہ ارابہ پر از اقد چسپیدہ میشود عربی سنہ ۱۸۳۱ انذا احرحکم کما تقرالعجلة الممتلئة حشیشا یعنی خبردار ہو میں تمہارے نیچے ایسا دباجیسا گاڑی لدی پولے سے دبتی ہے دیکھو باوجود قادر ہونیکے دب گیا اور عاجز ہو گیا ۱۳ ورس ۹ باب ملاکیا میں ہے ہندی سنہ ۱۸۴۳ء سو تم لعنت سے ملعون ہوئے کیونکہ تم نے ہان اس تمام قوم نے مجھے لوٹا دیکھو یہان خدا تعالے لٹ گیا اور لٹ کر بنی اسرائیل کو لعنت کرتا ہے ان جاروں نمونوں سے کیسی قدرت الہی ظاہر ہوتی ہے ۱۵ ورس ۳ باب ۵ کتاب

خداوند کی انکھیں سب مکانو میں کیا بری کیا بھلی دیکھتے والیان ہیں حالانکہ آدم علیہ السلام جب چھپ گئے اونکو پکارنا پڑا ورس ۹ باب ۳ پیدایش کا یون ہے تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور کہا کہ تو کہا ہے ۱۶ ورس ۹ باب ۱۶ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے کہ خداوند کی انکھیں ساری زمین میں وار پار دوڑتی ہیں اور ورس ۲۱ باب ۱۸ پیدایش کا یون ہے میں اتر کے دیکھونگا کہ اونہون نے اوس شور کے مطابق جو مجھ تک پہنچا بالکل کیا

سترہوین مخالفت

یا نہین جان دریافت کرونگا انتہی اسکی موافق خداکو معلوم کرنیکے لیے اترنا
پڑا ۱۷ ورس ۵ باب ۱۱ پیدایش کا یون ہے اور خداوند دیکھنے شہر اور
برج کو جسے بنی آدم بناتے تہے دیکھنے اوترا انتہی یہان بہی خدا دیکھنے کا
محتاج نکلا ۱۸ ورس ۴ باب ۱۶ خروج کا یون ہے خداوند نے موسی سے
کہا کہ دیکھہ مین آسمان سے تمہارے لیے روٹیان برساؤنگا سو لوگ
ہر روز نکلکے جتنا ایک ہی دن کے لیے کفایت کرے ہر ایک
دن سمیٹ لیا کرین تاکہ مین انہین جانچون کہ وے میری شریعت پر
چلینگے یا نہین انتہی اسکی موافق خدا امتحان کا محتاج ہے ۱۹

اٹھارہوین مخالفت

انیسوین مخالفت

ورس ۵ باب ۳۳ خروج کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۵ پہر خداوند نے
موسی کو فرمایا کہ بنی اسرائیل کو کہہ تم سخت گردن لوگ ہو اگر مین ایک
لحظہ تمہارے درمیان چڑہ جاتا تو تمہین ہلاک کرتا پس اب تم اپنا سنگار
اوتار دو اور مین دیکہونگا کہ کیا تمسے کرون اور یہ جملہ پس اب تم الخ اردو
مین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور اب تم زینت اپنی اوتارو تاکہ وہ جو تمہارے
ساتہہ کرونگا جانون فارسیہ ۱۸۳۹ لہذا حلیہ را از خود بیرون کنید تا
بدانم کہ باشما چہ باید کرد فارسیہ ۱۸۴۵ پس حال حلیہ ہایتان را از خود
[illegible] تا بدانم کہ در میان شما چہ باید کرد دیکہو یہان جب تک انکو
ننگا نکروالیا جب تک معلوم نہوا کہ کیا کرنا چاہیے ۲۰ ورس ۲ باب

بیسوین مخالفت

کتاب استثنا کا یون سے ۸ باب ۲ آیت اور اوس ساری راہ کو یاد کیجیو
وہی راہ جہان ہو کہ تیرا خدا بیابان مین ان چالیس برس تجھکو لیے پھرا
تاکہ تجھے دکہہ دیوے اور تجھے آزما دیوے اور تیرے دلکی بات دریافت
کرے کہ تو اوسکے احکام مانیگا کہ نہین انتہی یہان خدا تعالی آزمانے
اور دلکی بات دریافت کرنے کے واسطے محتاج ہوا کہ بنی اسرائیل کو بیابان مین چالیس برس لیے
پھرا دیکھو ان پانچ نمونون سے کیسے عالم الغیب خدا کی ثابت ہوتی ہے
۱۲ ورس ۶ باب ملاکیا مین ہے مین خداوند ہون مجہہ مین تغیر نہین آتا
شمار مین ہے ۲۲ باب ۲۰ آیت پھر خدا رات کو بلعام کے پاس آیا اور
اوسے کہا اگر لوگ تجھے بلانے آوین تو اوٹھہ اور اونکے ساتھ جا پر جو بات
مین تجھے کہونگا وہی کیجیو ۲۱ سو بلعام صبح کو اوٹھا اور اپنی گدہی پر زین کیا
اور مواب کے امیرونکے ہمراہ گیا ۲۲ تب خدا کا قہر بھڑکا اسلیے کہ وہ گیا اور
یہوواہ کا فرشتہ جا کے راہ مین کھڑا ہوا تاکہ اوس سے دشمنی کرے ایک
دیکھو یہہ کیسا غیر متغیر ہے کہ آپ ہی رات کو حکم دیا اور صبحکو قہر مین آکر
دشمنی کرنیکے لیے بھیجا ۲۳ باب ۳ آیت خروج مین ہے ہندیہ ۳۳ کہ ہم
ایک زمین کو جہان دودہ اور شہد ونت بہتا ہو گا پس تم چلے جاؤ کہ مین تمہارے
درمیان نہین جاونگا ۱۴ تب اوسنے کہا کہ مین خود تیرے ساتھ جاونگا اور
مین تجھے آرام دونگا دیکھو اول تو فرمایا کہ مین نہ جاونگا پہر تمہوڑی سی دیر مین [illegible]

پیار کیا ہم اور مینے عیسو سے دشمنی رکھی اور اوسکے پہاڑ اور اوسکی میراث کو جنگلی گیدڑون کے لئے ویران کیا انتہی دیکھو مقتضای رحمتی کے عیص اور اوسکی اولاد کو ناحق دشمن پکڑنا اور اوسکی میراث اور پہاڑ کو ویران کرنا کیسا اچھا ہے ۲۶ ورس ۳ باب ۵ امثال سلیمانی میں ای مقدس کے بادشاہ تیری راہین راست اور درست ہین اور ہوسیع کے باب ۱۴ ورس میں اسکی موافق یون ہے خداوند کی راہین سیدہی ہین اور نیک لوگ اونمین چلین گے الخ اور ورس ۲۵ باب ۲ حزقیل میں شریعت موسی کے حقمین جو خاص قوم خدا کو ملی تہی اور خروج عیسی علیہ السلام تک سب بنی اسرائیل کو کیا نبی اور کیا ادنی اوسکا ماننا اور برتنا واجب تہا یون ہے پہر مینے بہی اونہین حقوق دیئے جو بہلے تہین اور قوانین جنسے کہ نہ جئینگے فارسی ۱۸۳۸ لہذا من نیز قوانین نا مرغوب و احکامی کہ دران نتوانند زیست بایشان دادم فارسی ۱۸۴۵ بنا برین من نیز قضایای کہ ناپسند بود و احکامی کہ با آنہا زندہ نتوانستند ماند بایشان دادم ۲۷ اور بہت مقامون مین زنا کی حرمت پائی جاتی ہے اور اگر پادریونکا کہنا سچ ہے تو دیکہیے خود غریب یوسف نجار کی جورو کے ساتہہ زنا کیا کہ وہ اوسی زنا سے حاملہ ہوئی جاننا چاہیئے کہ ہم ایسے اعتقاد ناپاک سے بیزار ہین مگر نعوذ باللہ قول غیر نقل کفر کفر نباشد اس قول مردود کی بہی نقل ظہور مین آئی کہ بعد لوگ

[illegible]

[illegible]

تو سب بہت سے ادعا بیان کرتے ہین جیسا بطور نمونہ کے صاحب اکسیہومو کا
قول نقل کیا جاتا ہے اور دون کا قول اوسپر قیاس کر لینا چاہیے اور جو
پادری لوگ بابت نکاح زینب رض کی بکتے ہین اوسپر صبر کرنا چاہیے کہ
مقدمہ ولادت عیسی علیہ السلام مین ملحدون نے مریم اور عیسی علیہما السلام
اور خداے ذو الجلال پر بہت کچھ زباند اس سے بکا ہے صفحہ ۴۴ کتاب یہود
مین ہے کہ ایک انجیل مین جسکا نام نی ٹی وی ٹی آف میری ہے اور اب
اوسکو چھوٹی انجیلون مین گنا جاتا ہے مذکور ہے کہ مریم رضی اللہ عنہا خدمت
بیت المقدس کے لیے محرر ہوکر سولہ ۱۶ برس کی عمر تک وہان رہی تھی اور
فادر جیروم زادو نے اس مذکور کو صحیح سمجھکر اختیار کیا ہے سو اب یہ شبہہ
پڑتا ہے کہ مریم کو کسی کاہن کا بیت المقدس کے کاہنون سے حمل رہ گیا
ہوگا اور اوس کاہن نے یہ بات سکھلا دی ہوگی کہ یون کہیو کہ مجھے روح
القدس کا حمل رہ گیا ہے اور بہت استہزا لوقا کی تحریر پر بڑی طرح سے
کر دل لکھنے کو یہی نہین چاہتا کر کے لکھتا ہے کہ یہود کے نزدیک حال یون ثابت
ہے کہ ایک سپاہی زادہ مریم پر عاشق تھا اور اوسکی حرکت ناشایستہ
یہہ مسیح عیسائیونکا پیدا ہوا ہے اور یوسف نجار نے اس جورو کو
کو ناراض ہوکر چھوڑا اور عازم بابل ہوا اور مریم یسوع کے ساتھ مصر کو
گئے اور یسوع نے وہان شعبدہ بازی سیکھی اور بعد سیکھنے کے اون شعبدے

دکھلانیکے لئے کوئی آیا پھر لکھتا ہے کہ ایسی بیہودہ کہانیان بت
پرستون مین بہی بہت مشہور ہین مثلا وے مانتے ہین کہ ایک اونکا
معبود مزردا نامی جو بیجر کی سفر سے پیدا ہوا ہے اور دیکے کسن جیٹر کی
ران مین رہا ہی اور چینیونکا خدا فو ایک کواری لڑکی سے جو مدعی تہی
کہ مین کرن افتاب سے حاملہ ہوی ہون پیدا ہوا ہے انتہی ملخصا اور
مناسب اسجاکے ایک حکایت ہے جو پادری جان ملنر کی کتاب
مسلبہ ۱۸۳۶ع مین مرقوم ہے کہ تہوڑا سا عرصہ گذرا کہ جوانا سوت
کوٹ نے فرنگستان مین دعوی الہام کا کیا اور کہا کہ مین وہ عورت
ہون جسکے حق مین شیطان کے خطاب مین خدا تعالی کا قول درس ۱۵ باب ۳
پیدائش مین یون ہے وہ تیرے سر کو کچلیگی اور باب ۱۲ مشاہدات میں
یون ہے ۱ اور ایک بڑا نشان اسمان پر نظر ایا کہ ایک عورت سورج
کو اوڑہے ہوے ہے اور چاند اوسکے پاؤن تلے اور اوسکے سر پر بارہ
ستارونکا تاج ۲ وہ عورت حاملہ تہی اور درد سے چلاتی اور جننیکو نیپاتی
تہی انتہی اور مین شیطان کا سر کچلونگی اور مجکو حمل حضرت عیسے علیہ السلام کا ہی
اور اس عورت نیک کی بہت سے ادمی حضرات مسیحین سے معتقد
ہوے اور اوسکے معتقدونکو اوس حمل کی بڑی خوشی تہی اور سونے چاندی کے
برتن بنولیے تہے انتہی سبحان اللہ حضرت مریم کو تو روح القدس سے

حمل تہا اور اس عصمت قباب کو حضرت عیسی کا حمل رہا مگر حیف کہ ہمکو
معلوم نہین ہوا کہ اس حمل پاک سے کوئی لڑکا لڑکی پیدا ہوا تہا یا نہین
اور صورت پیدا ہونیمین اوس عصمت قباب کے معتقدونکے نزدیک
اوس مولود مسعود کو رتبہ الوہیت کا ایک علاقہ مجہول سے مثل اپنے باپ کی
ملا تہا یا نہین اور صورت ملنے مین اعتقاد تثلیث کا منسوخ ہو کر اعتقاد
تربیع کا مقرر ہوا تہا یا نہین اور لفظ خدا تعالی کا اب جسکے ساتہ
بلتا تہا یا نہین ۲۵ ورس ۶۸ زبور ۱۱۹ کا یون ہے تو نیک ہے
اور نیکی کرتا ہے مجہے اپنے قواعد سکہلا آخر ورس ۲۳ باب ۹ کتاب
القضات کا یون ہے تب خدا نے ابی ملک و رسکم کے لوگون کے درمیان
روح فساد کو بہیجا اور اہل سکم نے ابیملک سے دغابازی شروع
کی انتہی دیکہو وہ نیکی ایسی ہے کہ فساد کی روح کو بہیجکر دغابازی شروع
کرائی دیکہو ان چار نمونون سے کیسی راست بازی خدا کی ظاہر ہوتی
ہے ۲۹ ورس ۱۹ باب ۲۳ شمار کا یون ہے خدا آدمی نہین جو جہوٹ
بولے نہ آدمی زاد کہ پشیمان ہووے الخ اور اسیکی موافق ورس ۲۹
باب ۱۵ کتاب اول سموئیل کا یون ہے اور اسرائیل کا ناصح جہوٹ
نہین بولتا اور پشیمان نہین ہوتا کیونکہ وہ انسان نہین ہے کہ پچہتاوے
انتہی حالانکہ کتب مقدسہ سے خدا کا جہوٹ بولنا اور پچہتانا اور پشیمان ہونا

پچیسوین مخالفت

۲۶ چہبیسوین مخالفت

بلکہ پچہتاتے تہک جانا کثرت سے ثابت ہے باب ١٤ شمار ٣٤
بیشک اوس زمین تک نہ پہنچوگے جسکی بابت مینے قسم کہای کہ
تمہیں وہان بساونگا تب تم میری عہد شکنی کو جان لوگے انتہی پہلا
دیکہو یہان نہ فقط وعدہ جہوٹ نکلا بلکہ قسم ہی جہوٹی نکلی اور خود ہی اپنی
عہد شکنی کا اقرار کیا ٣٠ اور ورس ٦ باب ٦ پیدایش مین قول ہے
یون ہے ہندیہ سنہ ١٨٤٤ اور سنہ ١٨٤٥ کیونکہ اونکے بنانے سے پچہتاتا ہون فارسیہ
سنہ ١٨٣٩ زیرا کہ از پیدا کردن ایشان پشیمان شدہ ام ٣١ اور ورس ٨
باب ١٨ ارمیا کا یون ہے ہندیہ سنہ ١٨٤٣ اگر وہ قوم جسکو مینے کہا اپنی برائی
سے پہیرے تو مین بہی اوس برائی سے پچہتاونگا جو اوسپر کرنیکو ٹہانا
تہا ٣٢ اور ورس ٣ باب ٢٦ یرمیا کا یون ہے ہندیہ سنہ ١٨٤٣ شاید کہ
وے سنین اور ہر ایک اپنی بری راہ سے پہیرے کہ مین اوس بدی سے
پچہتاؤن جو مین انکے کامونکی برائی کے لیے اون پر کرنے کو منصوبہ
باندہتا ہون ٣٣ اور ورس ١٠ باب ٤٢ یرمیا مین ہے ہندیہ سنہ ١٨٤٣
کیونکہ مین اوس بدی سے پچہتاتا ہون جو مینے تمسے کی ہے فارسیہ ١٨٣٩
زیرا کہ از زیانی کہ بشما رسانیدم پشیمان شدہ ام ٣٤ اور ورس ٤٥
زبور ١٠٦ مین ہے ہندیہ سنہ ١٨٤٣ اور اپنی رحمتون کی فراوانی کے مطابق
پچہتایا ٣٥ اور ورس چہٹے باب ١٥ سموئیل مین ہے ہندیہ سنہ ١٨٤٣ اور [illegible]

پچپنواں تناقض
چھپنواں تناقض
ستاونواں تناقض
اٹھاونواں تناقض
انسٹھواں تناقض
ساٹھواں تناقض

[illegible]

جیسا باب کہو کہ ہر ایک مرد اپنے پڑوسی سے اور ہر ایک عورت اپنی پڑوسن
سے روپے کے برتن اور سونے کے برتن عاریت لیوے ۔ اور ورس ۳۵
باب ۱۲ خروج کا یون ہے بہ ندیر نسخہ ۱۸۴۴ اور بنی اسرائیل نے موسیٰ کے
کہنے کے موافق کیا اور اونہوں نے مصریوں سے روپے کے برتن
اور سونے کے برتن اور کپڑے عاریت لیے دیکھو ان درسوں کی رو سے
خدا بنی اسرائیل کو مصر سے نکالکر ارادہ لیجانے ملک شام کا رکھتا
تھا باوجود اوسکے اجازت جھوٹ بولنے کی دیکر جھوٹ بلوایا کہ اوسکی
موافق موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نے فرعون کے سامنے اور
بنی اسرائیل نے کیا مرد اور کیا عورت اپنے ہمسایہ سے جھوٹ بولا

[illegible]

اور یہ دوسرا حق ہمسایگی جسکی تاکید توریت میں بعد اسکے بہت
آئی ہے ادا ہوا کہ بہلانے عاریت سے سب مال لیکے ہضم کیا اور
باب ۱۶ کتاب اول سموئیل میں ہے ۱ اور خداوند نے سموئیل کو کہا تو
کبتک ساؤل کی بابت غمگین رہیگا میں نے تو اوسے بنی اسرائیل کی
سلطنت سے مردود کیا تو اپنے سینگ میں تیل بھر اور جا میں تجھے
بیت لحم میں یسی پاس بھیجتا ہوں کہ میں نے اوسکے بیٹوں میں ایک کو
بادشاہ ٹھہرایا ہے ۲ سموئیل بولا میں کیونکر جاؤں کہ اگر ساؤل سنیگا
تو مجھے مار ہی ڈالیگا خداوند نے فرمایا ایک بچھیا اپنے ساتھ لیجا

اور کہہ کہ میں خداوند کے لیے ذبح کرنے کو آیا ہوں انتہی یہاں خدا نے
سموئیل علیہ السلام کو جھوٹ بولنے کی اجازت دی کیونکہ وہ اسلیے
بادشاہ کرنے داؤد علیہ السلام کے جاتے تھے نہ ذبح کرنے کیلیے
اور باب ۲۲ کتاب سلاطین میں ہے ۱۹ پہر میکایا نے کہا کہ تم خداوند کے
سخن کو سنو میں نے خداوند کو اوسکی کرسی پر بیٹھے دیکھا اور آسمانی
سارا لشکر اوسکے داہنے بائیں اوسکے کھڑا تھا ۲۰ اوس دم خدا نے فرمایا کہ
اخاب کو کون ترغیب دیگا تاکہ وہ چڑھ جاوے اور رامات جلعاد میں
مارا پڑے تب ایک کچھ بولا اور ایک کچھ ۲۱ اوسوقت ایک روح
نکلکے خداوند کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور بولی کہ میں اوسے ترغیب
دونگی ۲۲ پھر خداوند نے فرمایا کسطرح سے وہ بولی میں جاؤنگی اور
جھوٹی روح بنکے اوسکے سارے نبیوں کے منہ میں پڑونگی خدا نے
بولا تو اوسے ترغیب دیگی اور غالب بھی ہوگی جا ایسا کر ۲۳ سو دیکھ
خداوند نے تیرے ان سب نبیوں کے منہ میں جھوٹی روح ڈالی ہے
اور خداوند ہی نے تیری بابت بری خبر دی ہے انتہی دیکھو اسکی موافق
خود خدا تعالی کرسی پر بیٹھکر مشورہ کرتا ہے خلق کا اپنے لشکر آسمانی
کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور روح کو بکانے کے لیے بھیجا کرتے ہیں
اور باوزار میکایا پیغمبر کے اوسے خدا کی روح بھیجی ہوئی نے اون

نبیون کے منہہ مین ڈالکر جہوٹ بلوایا تہا دیکہو ان چار سو نبیون کی زبانی
خدا کو جہوٹے لبون سے کیسی نفرت ہے ۱۲ ورس ۲۲ باب ۱۳ یرمیا
سے ہنوز ۱۸۲۲ اور تو میری قربانگاہ پر سیڑہی سے ہرگز مت چڑہو
تاکہ تیری برہنگی اوسپر ظاہر نہووے انتہی اسکی موافق خداتعالے
مردون کی بہی برہنگی ظاہر ہونیکو برا سمجہتا ہے اور ورس ۱۷ باب ۳
کتاب اشعیا مین ہے ہنوز ۱۸۲۲ اسلیئے خداوند صیہون کی بیٹیون کی
چاندی کو گنجی کر ڈالیگا اور خداوند انکی اندام نہانی کو اوگہاڑیگا اور
اخیرہ ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۹ مین یون ہے وخداوند اندام نہانی ایشان را بے
ستر خواہد کرد فارسیہ ۱۸۴۵ و پروردگار حیاء عورت ایشان را برہنہ
خواہد کرد دیکہو یہان خداوند اندام نہانی صیہون کی لڑکیونکی اوگہاڑتے
ہین یا بے ستر کرتے ہین ۱۲ اور باب ۴۷ کتاب اشعیا مین ہے ہنوز
۱۸۲۲ اور چکی لے اور آٹا پیس اپنے بال کہول دے ٹانگ ننگی
اور ران ننگی کر اور ندیون سے پیدل جا ۳ تیری برہنگی کہولی جائیگی بلکہ
تیری حیا بہی دیکہی جائیگی مین انتقام لونگا الخ دیکہو یہان ٹانگ اور ران
ننگی کرنیکا حکم کرتے ہین ۱۲۵ اور ورس ۳۱ باب ۲۹ پیدایش کا آیت
اور جب خداوند نے دیکہا کہ لیاہ سے نفرت کیگئی اوسنے اوسکا
رحم کہولا اور راحیل بانجہہ ہی اور ورس ۲ باب ۳۰ پیدایش کا یون ہے

اور خدا نے راحیل کو یاد کیا اور اوسکی سنی اور اوسکے رحم کو کھولا
۴۶ اور ورس ۱۸ باب ۲۰ پیدایش کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ کیونکہ خدا نے
ابی ملک کے گہر کے سارے رحمونکو ابراہیم کی جورو سارہ کے سبب
بند کر دیا تھا ان ورسون کے موافق کبھی رحمون کو کھولتا ہے اور کبھی
بند کرتا ہے پس دیکھو کہ مردون کی برہنگی کھلنے سے یہ نفرت اور عورتونکی
اندام نہانی اوگھاڑنے اور ان ننگی کر دالی اور رحم کھولنے اور بند کرنے
سے وہ رغبت یہ خوب حیلہ ہے ۴۷ ورس ۳۴ باب ۳۱ ارمیا میں ہے
خداوند کہتا ہے کہ مین اونکی برائی بخشونگا اور اونکی خطا یاد نکرونگا
اور ورس ۲ باب ۲۷ حزقیل میں ہے مین شریرون کو بیسزا نچھوڑونگا
اسکی موافق شریر سزا سے نہین بچ سکتا بلکہ شریر کیا
ذکر اسکی اولاد سے بھی چالیس پچاس پشت تک خدا تعالی ان
شریر کے گناہ کا مواخذہ کیا کرتا ہے جیسا اوپر گذرا ۴۸ ورس ۲۴
باب ۹ یرمیا میں ہے ہندیہ ۱۸۳۹ مین خداوند ہون جو رحمت اور انصاف
اور صداقت زمین پر کرتا ہون کہ سبب مجھے خوش آتی خداوند کہتا ہے
فارسیہ ۱۸۳۸ منم خداوند کہ برحمت و بعدل و بنیک عہدی بر روی
زمین عمل می نمایم که از انها خوشنودم خداوند میفرماید رحمت اور
صداقت کی تصدیق تو کچھ اوپر گذری اب عدل کا بیان سنئے کہ.

چھیالیسویں مخالفت

سینتالیسویں مخالفت

اڑتالیسویں مخالفت

صحیفہ حزقیل پیغمبر کی باب ۲۱ اونکی کتاب مین یون حکم ہوتا ہے ۳
اور زمین اسرائیل سے کہہ کہ خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھ مین تجھ پر آونگا
اور اپنی تلوار کو میان سے نکالونگا اور صالح اور طالح کو تجھ مین سے منقطع
کرونگا ۴ اس سبب سے کہ مین تیرے بیچ سے صالح اور طالح کو منقطع کرونگا
اسی لیے میری تلوار اپنے میان سے جنوب سے شمال تک سارے
بشر پر نکلیگی انتہی بھلا طالح اگرچہ قابل تھا کہ طالع سے منقطع ہو پایا ہے
مگر صالح کا منقطع کرنا اور تلوار کا سب بشر پر نکلنا کیا انصاف ہے باب ۲۵
یرمیاہ مین سے ہے نہیں سنہ ۱۳۲۵ء ۱۳ خداوند یون کہتا ہے اس سرزمین کے
سارے باشندون کو اور اون بادشاہون کو جو داؤد کے تخت پر
بیٹھے اور کاہنون اور نبیون اور یروشلم کے سارے باشندون کو مستی سے
بھر دونگا ۱۴ اور مین ایک کو دوسرے پر اور بیٹے کو باپ پر اکٹھے پٹکونگا
خداوند کہتا ہے مین مہربانی نکرونگا اور نچھوڑونگا اور رحم نکرونگا بلکہ
اونہین ہلاک کرونگا انتہی ساری سرزمین یہودیہ کے باشندون کو
متوالی کرنا اور بغیر رحم کے ہلاک کرنا باوجودیکہ اونمین سیکڑون بلکہ
اور ہزارہا لڑکے معصوم بھی تھے کیا انصاف ہے ۵۵ ورس ۲۹
باب ۱۲ خروج مین سے ہے نہیں سنہ ۱۴۲۷ء اور یون ہوا کہ آدھی رات کو
مصر کی زمین مین سارے پہلوٹے فرعون کے پہلوٹے سے لیکے جو اپنے تخت پر

نمونۂ انصاف

نمونۂ انصاف

مسیحی نہوا یا ایمان نلائے بلکہ راستی سے راضی ہیں سو ایسے لوگ
معلوم ہوتا ہے کہ مرضی خدا کی یہی ہے کہ سارے آدمی نجات پاوینا
اور دوسرے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی خود ہی تاثیر کرنیوالا
ہے جبکہ جھوٹ کو سچ اعتقاد کرا کر سزا دیتا ہے سبحان اللہ یہ خوب
نجات کی راہ ہے ۱۸ ورس ۲۱ باب امثال سلیمان کا یہ ہے کہ
لوگ صادقوں کے بدلے اور خطاکار پرہیزگاروں کے عوض فدیہ
جاوینگے اہہ درس ۲ باب نامہ اول یوحنا کا یہ ہے اور وہ ہمارے
گناہوں کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہوں کا نہیں بلکہ تمام دنیا کے اور ۱۰ ورس
۴ باب اوسی نامہ میں یوں ہے اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا
کفارہ ہووے اول سے فدیہ ہونا شریروں اور خطاکاروں کا بدلے
پرہیزگاروں اور نیکوں کے معلوم ہوتا ہے اور باقی دو سے فدیہ
ہونا حضرت مسیح کا کہ راستباز ہیں بدلے سب ناراستوں اور خطا
کاروں دنیا کے سمجھا جاتا ہے ف عبارت امثال سے معلوم
ہو گیا کہ پادری لوگ جو دعوی کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے مذہب کے
موافق کوئی فدیہ نہیں محض غلط ہے اسلیے مسلمان لوگ اس زمانہ
ہی قریب چالیس کروڑ بت پرست اور ۱۲ کروڑ یہودی [illegible]
فدیہ کہتے ہیں مرے مٹوں کا ذکر کیا کرے [illegible]

کے لیے الٰہی کی قدرت لیے موجود ہین علاوہ اسکے موافق درس ۲ باب ۲ کے
نامہ اول یوحنا کے حضرت مسیح تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہوے پس مسلمانو
پہلے جو خدا کی توحید اور مسیح علیہ السلام کی رسالت کے مقر ہین یقیناً گنا
ہوے ۴۵ درس ۷ باب کتاب [illegible] جیسا کہ یہہ ہے وعدہ ادس [illegible]
جو فاحشہ ہلیے حرست ہے جو ذکرین اور خداوس رنڈی کو جبکے
خوہرنے طلاق دی ہو الخ اور درس ۲ باب ہوسیع کا یہہ ہے ہندیہ ۱۲۲۱
خداوند نے ہوسیع کو فرمایا کہ جا اور ایک زناکار عورت اور زنا کے لڑکے
اپنے لیے لے کیونکہ یہہ زمین خداوند سے پھر کے بڑے زنا کرتی ہے اور
درس اول باب ۳ اوسی کتاب کا یہہ ہے خداوند نے مجھے فرمایا کہ جا
اور ایک عورت سے جو رفیق کی پیاری زوجہ ہے اور زنا کرتی ہے محبت کر
الخ دیکھو یہان خود ہی ہوسیع علیہ السلام کو کہا کہ ایک فاحشہ عورت کو مع
حرامی بچون کے اپنے لیے لے اور کسی دوسرے کی پیاری اور چنال جورو
دل لگا اب جائے غور ہے کہ پادری لوگ ایسی روایتوں کو کچھ بھی خلاف
قدوسیت کے منافی نہین سمجھتے اور اسلام کی خفیف خفیف باتون کو
اپنے زعم مین منافی قدوسیت کے سمجھتے ہین ۵۵ درس ۳ باب ۲
خروج مین ہے ہندیہ ۱۲۲۲ تو خون مت کر تو زنا مت کر الخ یہان تو حرام
فرماتے ہین [illegible] درس باب ۱۲ ذکریا مین فرماتے ہین ہندیہ ۱۲۲۲ اور [illegible]

پہلی مخالفت

اور دوسری مخالفت

قومون کو یروشالم پر لڑائی کے لیے جمع کرونگا اور شہر چھینا جائیگا
اور گھر لوٹی جائینگی الخ اور جملہ اخیرہ ترجمہ قاسمین یون ہے سنہ ۱۸۳۸ء دبا زنان بزار
خواہند خسپید یہان خود ایسے لوگونکی جو بنی اسرائیل کی جورو ونکے ساتھ
زبردستی زنا کرین غالب کرنیکی خبر دیتے ہین ۵۶ ورس ۱۳ باب
حبقوق مین خدا تعالیٰ کے خطاب مین ہندیہ سنہ ۱۸۳۸ء انکھین تیری پاک ہین کہ تو بدی کو
دیکھ نہین سکتا اور تو شرارت پر نظر نہین سکتا ہے الخ دیکھو مقتضای
پاکی اور نہ دیکھ سکنا بدی اور شرارت کے معرفت اشعیا علیہ السلام کے
ورس ۷ باب ۴۵ اشعیا مین یون نظر آتا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ء مین سواہ ہون بری کو
کوئی نہین مین روشنی بناتا ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون اور سلامتی
بناتا ہون اور شر پیدا کرتا ہون اور ورس ۶ باب ۱ مین
میکا علیہ السلام یون فرماتے ہین فارسی سنہ ۱۸۳۸ء اما ہر بدی بدرو وارہ اورشلیم
از خدا وند نازل شد عربی سنہ ۱۸۱۱ء فان الشر نزل من قبل الرب الی باب
اورشلیم یعنی اسلیے تحقیق برائی خدا کی طرف سے یروشالم کی پھاٹک تک
نازل ہوئی اور باوجود ان سب کے ورس ۵ زبور ۳۳ کا یون ہے وہ صداقت
اور عدالت کو دوست رکھتا ہے زمین اوسکی رحمت سے معمور ہے فائدہ
عبارت اشعیا اور میکا علیہما السلام سے معلوم ہوا کہ وہ جو بعضے پادری
کیا کرتے ہین کہ مذہب مسیحی کے موافق خدا خالق شر کا نہین اور یہ بات

اپنا عقیدہ بتلاتے ہین بالکل مردود ہے دیکہو زبور ۳۴ مین ہے ۱۵ خداوند کی
آنکہین صادقون پر ہین اور اوسکے کان اونکی فریاد پر ہین ۱۷ صادق چلاتے
ہین خداوند سنتا ہے اور انہین اونکے سارے دکہون سے نجات
دیتا ہے ۱۸ خداوند اونکے نزدیک ہے جو شکستہ دل ہین الخ اور دیہی.
زبور ۱۰ کا یون ہے ای خداوند تو کیون ہمسے دور کہڑا رہتا ہے دکہہ کے
وقت تو کیون آپ کو ہمسے چہپاتا ہے اور زبور ۲۲ مین ہے ۱ الہی الہی
تو نے مجہے کیون چہوڑ دیا تو میری نجات سے اور میری کراہنے کی باتون
سے کیون دور ہو ۲ ای میرے خدا مین دن کو دعا مانگتا ہون
پر تو نہین سنتا اور رات کو مجہکو کچہہ قرار نہین انتہی شاید عیاذاً
داؤد علیہ السلام صادقون سے نہونگیا ۵ اور تس ۱۳ باب ۲۹ ربا
مین قول خدا کا یون ہے جب اپنے سارے دل سے مجہے ڈہونڈوگے
تو پاؤگے انتہی اور ایوب کے صحیفہ درس ۹ باب اول اور درس ۳
باب ۲ اوسکی کتاب مین قول خدا تعالی کا یون ہے زمین پر اوس سا
کوئی شخص نہین ہے کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی
سے دور رہتا ہے انتہی اپنی کتاب کے باب ۲۳ کے درس ۳ مین یون کہا
کاش کہ مین جانتا مین اوسے کہان پاؤن تو اوسکے مسند تک جاتا انتہی
اسکے موافق ایسے صادق اور کامل بے نظیر کو علم اسکا بہی نصیب نہوا کیونکر

۵۵ مخالفت

خدا کو یاد دیے پایینکا تو کیا ذکر ۵۹ ورس ۲ باب ۱ خروج کا یوں ہے
ہندیہ ۱۴۲۲ اور اپنے لیے تراشے ہوے مورتیں اور کسی چیز کی سورتیں جو
آسمان کے اوپر یا پانی میں زمین کے تلے ہے مت بنائیو باوجود اسکے
پھر خود ہی ورس ۱۸ باب ۲۵ خروج میں یوں فرماتا ہے اور تو سونیکے کر
دو کروبی اوس کفارے کے دونو طرفوں میں بنائیو ۹۱ ورس ۶
نامہ یہودا کا یوں ہے ہندیہ ۱۴۲۲ اور اون فرشتوں کو جنہوں نے
اپنی پہلی حالت کو نگاہ نرکہا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اوس نے ابد
کی زنجیر میں تاریکی کے اندر روز عظیم کی عدالت تک نگاہ رکہا اسکی موافق
معلوم ہوتا ہے کہ شیطانوں کو خدا نے قید کر رکھا ہے اور قیامت کے
دن تک قید رہینگے اور ورس ۶ باب اول ایوب کا یوں ہے اور ایکدن
ایسا ہوا کہ بنی اللہ خداوند کے آگے حاضر ہونے کو آئے اور شیطان بھی
اونکے بیچ آیا اور اسیطرح ورس اول ۲ باب ایوب میں ہے
ان ورسوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چھٹا ہوا ہے اور خدا کی حضور میں
بھی جاتا ہے ورس ۴ زبور ۹۰ کا یوں ہے کہ ہزار برس تیرے آگے ایسے
ہیں جیسا کلکا دن جو گذر گیا اور جیسے ایک پہر رات اور ورس ۸ باب ۳
نامہ دوم پطرس کا یوں ہے خداوند کے نزدیک ایکدن ہزار برس اور ہزار برس
ایکدن کی برابر ہے انتہی باوجود اسکے امر کے پھر بہی قوس قزح کو خدا تعالی

۵۶ مخالفت

۵۷ مخالفت

اسواسطے بنایا کہ اوسکو دیکھہ کر اپنے عہد کو یاد کرے ورس ۱۶ باب ۹
پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اسو کمان بدلی مین ہوگی اور مین اوسے دیکھہ
کے اس ہمیشہ کے عہد کو جو خدا اور زمین کے ہر ایک جاندار کے درمیان ہے یاد کرونگا
۶۲ ورس ۲۰ باب ۳۳ خروج مین قول خدا تعالی کا یون ہے ایسا کوئی
نہین کہ جو مجھے دیکھے اور جیتا رہے اور ورس ۳۰ باب ۳۲ پیدایش مین
قول یعقوب علیہ السلام کا یون ہے ہندیہ ۲۲ سنہ ۱۸۴۴ اور سنہ ۱۸۴۴ میں نے خدا کو
روبرو دیکھا اور میری جان بچ گئی فارسی سنہ ۱۸۳۹ اور سنہ ۱۸۴۵ خدا را روبرو
دیدم الخ عربیہ سنہ ۱۸۴۱ رایت اللہ وجہا لوجہ وتخلصت نفسی یعنے دیکھا
مین نے اللہ کو منہہ در منہہ اور بچی میری جان ۶۳ ورس ۱۸ باب ۱ نامہ اول یوحنا
مین ہے کسی نے خدا کو کبھی نہین دیکھا اور ورس ۱۶ باب ۶ نامہ اول تمتی
مین یون ہے اور اوسے کسی انسان نے نہ دیکھا نہ دیکھہ سکتا ہے انتہی
حالانکہ موسی اور ہارون اور ابیہو اور ستر بزرگون اسرائیلیون نے خدا
کو دیکھا تہا بلکہ اوسکے ساتھہ کہایا اور پیا ہے باب ۲۴ خروج مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ و سنہ ۱۸۴۴ ۹ تب موسی اور ہارون اور ناداب اور ابیہو
اور ستر اکابر اسرائیلی اوپر گئے ۱۰ اور انہون نے اسرائیلیون کے خدا کو
دیکھا اور اوسکے پاؤن کے تلے جیسے نیلم کے پتھر کی گچ کاری اور اوسکی
شفافی بہرم آسمان کی مانند تہی ۱۱ اور بنی اسرائیل کے امیرون پر اوسنے

باسٹہیون ۶۲ مخالفت

تریسٹہیون ۶۳ مخالفت

اپنا آئینہ ذکر کیا اونہون نے خدا کو بھی دیکھا اور کہا یا اور بیان فارسی ترجمہ
۱۰ و خدای اسرائیل را مشاہدہ کردند و در زیر پایہایش مثل کار سنگ
یشم از یاقوت کبود کہ از صفا چون خود آسمان بود ۱۱ و بر عظمای بنی اسرائیل
دست نگذاشت و خدا را مشاہدہ کردند و خوردند و نوشیدند عربی ترجمہ
۱۰ و نظروا الی الالہ اسرائیل و تحت رجلیہ مثل عمل الحجر الیاقوتی وکمثل
لون السماء و نور ظاہر ۱۱ فلم یبسط یدہ علی شیوخ بنی اسرائیل بل رأوا اللہ
واکلوا وشربوا اگرچہ جملہ اخیرہ ورس ۱۱ کا سوا فرق ان ترجموں کے ظاہرًا ایسا
بات کو بتلاتا ہے کہ عیاذًا باللہ خدا کو کہا یا اور بیا ہو مگر شاید ملاحدہ کی
سمجھ کا جو ملحدون نے یہ سمجھا ہے کہ خدا کے ساتھ کہا یا اور بیا کہتا ہو تا ہو
کہ اس جا سے بنی اسرائیل نے خدا کی صورت آسمانی رنگ بعینہ
او تاریخ کے سورت نکلی مگر حضرت حزقیل ورس ۲۷ باب اول اپنی کتاب
مین کہ بابئی بابک آتشین لکھتے ہین اور یون فرماتے ہین ہند کرتا ہوا
جو قالب دیکھنے مین آیا کہ بابک آگ کا سا ہے در اور گرد اور گرد ہوا اور
اوس قالب کی کمر سے اوپر تک اور اوس قالب کے کمر سے نیچے تک سارا ام
آگ کا سا میرے دیکھنے مین آیا اور جلال جو گرد چمکتا تھا انتہی اور حضرت
یوحنا ورس ۳ باب ۴ مشاہدات مین رنگ خدا کا ایسا فرماتے ہین اور جسے
دیکھنے مین سنگ یشم اور عقیق سا تھا انتہی ۶ ورس ۳

باب ۵ یوحنا مین قول جناب مسیح کا خطاب یہودیون یون منقول ہے
تمنے کبہی اوسکی آواز نہین سنی اور نہ اوسکی صورت نہین دیکہی
انتہی حال صورت دیکہنے کا ابہی گذرا اور آواز سننے کا حال سنئے ورس
۱۲ باب ۵ استثنا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور تمنے کہا کہ دیکہ خداوند
ہمارے خدا نے اپنی شوکت اور اپنی عظمت ہمکو دکہلائی اور ہمنے
آگ مین سے اوسکی آواز سنی ہمنے آج کے دن دیکہا کہ خداوند
انسان سے باتین کرے اور آدمی جیتا بچے اور ہم جلا اور ہمنے آگ مین سے
الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ و ۱۸۴۵ و آوازش را از
میان آتش شنیدہ ایم الخ عربیہ ۱۸۳۱ و سمعنا صوتہ من وسط النار
الخ اسکی موافق بنی اسرائیل نے آواز خدا کی سنی تہی اور جابجا
اردو کے ترجمون مذکورہ مین اس ورس کو اکیسوان کرکے اور فارسی اور
عربی کے ترجمون مین چوبیسوان کرکے لکہا ہے ۶۵ ورس ۲۴ باب ۴
یوحنا مین ہے خدا روح ہے اور ورس ۱۷ باب ۳ نامہ ۲ کرنتہیون مین ہے
اور خداوند وہی روح ہے اور ورس ۳۹ باب ۲۴ لوقا مین قول جناب
مسیح کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ روح کو جسم اور ہڈی نہین ہے سنہ ۱۸۳۹
روح مین گوشت اور ہڈی نہین فارسیہ ۱۸۴۲ روح جسم و استخوان ندارد
عربیہ ۱۸۳۱ ان الروح لیس لہ لحم وعظم اور عبارت یوحنا اور لوقا کی ملاحظے

پانچوین مخالفت

یہہ بات نکلتی ہے کہ خدا روح ہے اور جسم اور گوشت اور ہڈی سے
مجرد ہے حالانکہ عہد عتیق کی کتابون مین اوسکیلیے سر اور بال اور
کان اور انکہہ اور ناک اور منہہ اور لب اور زبان اور چہرہ اور ہاتہہ اور
بازو اور ہتیلی اور انگلیان اور دل اور انتریان اور پشت اور مزاج اور لہو
اور جان ثابت کرتے ہین مثالین اونکی کچہہ تہوڑی سی سنیے اور جسکو
زمانہ منظور ہو وہ زبور اور کتاب اشعیا اور یرمیا اور زکریا کو تجویز کے
کرد مان انبا ہے کہ انبار اوسکو ملین گے ورس ۱۷ باب ۵۹ کتاب اشعیا
مین ہے اور اوسنے صداقت کو جوشن کی مانند پہنا اور نجات کا خود
اپنے سر پر رکہا الخ اسمین تصریح سر کی موجود ہے اور ورس ۹ باب
۷ دانیال مین ہے مین یہانتک دیکہتا رہا کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم
الایام بیٹہہ گیا اوسکا پیراہن برف سا سفید تہا اور اوسکے سر کا بال
اون کی مانند الخ اسمین سر اور بالون کی تصریح ہے اور ورس ۱۵
زبور ۳۴ کا یون ہے خداوند کی انکہین صادقون پر ہین اور اوسکے کان
اونکی فریاد پر ہین اسمین تصریح انکہہ کان کی موجود ہے اور اسیطرح دوسرا
۷ باب ۱۶ اور ورس ۱۹ باب ۳۲ یرمیا اور ورس ۱۲ باب ۳۴ ایوب اور ورس ۲۱
باب ۵ اور ورس ۳ باب ۱۵ امثال مین بہی تصریح انکہہ کی موجود ہے
اور ورس ۵ باب ۶۵ اشعیا مین ہے یہ ایسے ہین جیسے دہوان میری

ناک کیلیے الخ اسمین تصریح ناک کی موجود ہے اور درس ۱۱ باب ۵
اشعیا مین ہے اوسیطرح یہ کلام جو میرے منہہ سے نکلتا ہی ہوگا
اسمین تصریح منہہ کی موجود ہے اور اسیطرح درس ۲ باب ۱
کتاب اول اخبار الایام مین ہے اور درس ۲۷ باب ۳۰ اشعیا مین ہے
اور اوسکی لب قہر آلودہ اور اوسکی زبان آتش سوزان ہے اسمین
تصریح لب اور زبان کی ہے درس ۳ زبور ۴۴ مین خطاب خدا تعالی مین
یون ہے تیرے داہنے ہاتہہ نے اور تیری بازو نے اور تیرے چہرے کے
نور نے اسمین تصریح چہرے اور ہاتہہ اور بازو کی موجود ہے اور اسیطرح
درس ۶ و ۱۲ و ۱۶ باب ۱۵ خروج اور درس ۶ باب ۶ خروج اور درس ۲ باب ۱۱
استثنا اور درس ۲۶ باب ۳۳ استثنا مین تصریح ہاتہہ اور بازو کی ہے اور باب ۳۳
خروج مین قول خدا تعالی کا یون ہے ۲۲ اور یون ہوگا کہ جب میرے
جلال کا گذر ہوگا تو مین تجہکو اوس چٹان کے سوراخ مین رکہونگا اور جب
تک گذرون تجہے اپنی ہتیلی سے ڈہانپونگا ۲۳ اور پہر اپنی ہتیلی اوٹہا
لونگا اور تو میرا پیچہا دیکہیگا لیکن میرا چہرا ہرگز دکہائی نہ دیگا انتہی اسمین
تصریح ہتیلی اور پیچہے اور چہرے کی ہے اور درس ۱۸ باب ۳۱ خروج مین ہے اور دو
سنگین لوحین خدا کی اونگلی سے لکہی ہوئی تہین اسمین تصریح انگلی
کی ہے اور درس ۱۹ باب ۴ یرمیا مین ہے میری انتڑیان میری انتڑیان

منہہ

لب اور زبان

چہرہ اور ہاتہہ اور بازو

ہتیلی اور پیچہا اور چہرہ

انگلی

انتڑیان اور دل

مہربیہ دیکھے بیچ دیے در دمندین میرا دل جوش مین ہے الخ اسین تصریح
دل آذر لشکریون کی ہے اور درس ۵ باب ۱۵ اور درس ۱۱ باب اشعیا
مین تصریح دلکی ہے درس ۳ باب ۱۲ اشعیا مین قول الله تعالی کا یون ہے کہ میری
کرمین نہیں ہے اور اسیطرح درس ۲۴ باب حزقیل مین تصریح کری ہے

فصل حج

اور درس ۷ زبور ۲ مین قول خدا تعالی کا حق داود علیه السلام مین یون ہے
مینے تجھے آج جنا اس سے ہونا فرج کا سمجھا جاتا ہے اور درس ۳
باب ۱۳ حزقیل مین قول خدا تعالی کا یون ہے اور میرے پاؤن تلیکی
زمین الخ اسمین تصریح پاؤن کی ہے اور درس ۱۴ باب کتاب اشعیا

جمعہ

مین قول خدا کا یون ہے میرا جی تمہارے نئے چاندون سے اور تمہاری
عیدون سے بیزار ہے الخ درس ۲۹ باب ۲۰ اعمال مین ہے ہندیہ الخ

ساتھ

خدا کی مجلس کو جسے اوسنے اپنے ہی لہو سے مول لیا چراوو انتہی اور
باوجود جسم اور اعضا ہونیکے کہین اوسکا باغبان اور کہین معمار
اور کہین کمہار اور کہین خیاط اور کہین سنگتراش اور کہین جراح اور
کہین حجام اور کہین دائی اور کہین قصاب اور کہین کسان اور کہین سوداگر
اور کہین معلم اور کہین کشتی گیر اور کہین جلاد ہونا کتب مقدسہ سے سمجھا جاتا ہے

باغبان

اسکی بھی کچھ مثالین بطور نمونہ کے سنئے درس ۸ باب ۲ پیدائش مین ہے
اور خداوند خدا نے عدن مین پورب طرف ایک باغ لگایا الخ

درس ۱۹ باب ۱۵ اشعیا سے باغبانی سمجھی جاتی ہے درس ۵۵ باب
کتاب اول سموئیل مین ہے اور مین اوسکے لیے ایک بیخوف گھر دونگا
اور اسیطرح درس ۱۱ و ۲۷ باب ۷ کتاب ۲ سموئیل اور درس ۳۹ باب ۸
کتاب اول سلاطین اور درس اول زبور ۱۲۷ مین معماری سمجھی جاتی ہے
درس ۸ باب ۶۴ اشعیا مین ہے لیکن اب اے خداوند تو ہمارا باپ ہے ہم مٹی
ہین اور تو ہمارا کمہار ہے الخ درس ۱۶ باب ۳۲ خروج مین ہے فارسی ۱۸۴۵
ان لوحا مصنوع خدا الخ فارسی ۱۸۴۵ ان لوحها عمل خدا بود الخ اسسے
سنگتراشی خدا کی ثابت ہوتی ہے درس ۲۱ باب ۳ پیدائش مین ہے
ہندیہ ۱۸۲۲ء اور یہواہ خدا نے آدم اور اوسکی جورو کے لیے چمڑے
کے جبے بنائے اور اونہین پہرائے اسسے درزی پن نکلتا ہے درس
۱۷ باب ۳۰ یرمیا مین ہے تیرے گہاؤ دون سے تجھے چنگا کرونگا اسسے
جراحی نکلتی ہے درس ۲۰ باب ۷ اشعیا کا یون ہے اوسی روز خداوند
اوس استرہ سے جو نہر کے پار سے کرایہ لیا جائیگا یعنی ارام کے
بادشاہ سے سر اور پاؤن کے بال مونڈیگا اور داڑہی بہی دور جائیگی
اسسے نائی پن سمجھا جاتا ہے درس ۱۴ باب ۹ اور درس ۲۲
باب ۳۰ پیدائش سے جو نقل ان دونون کی اوپر گذری ہے دائی پن نکلتا ہے
درس ۱۶ باب ۶۶ اشعیا مین ہے خداوند کی تلوار لہو سے بہری ہے الخ

اور بیلون اور بکرون کے لہو اور مینڈہون کی گردنون کی چربی سے کیونکہ
یہ کہ انمیان سے قصاب پن نکلتا ہے ورس ۹ ا باب ۱۲ اشعیا مین
فارسیہ ۱۸۴۵ اینک من ترا چوب خرمن کوب حدید و تیز و دندانہ دار
گردانیدہ کوہہا را کوفتہ ریزہ ریزہ نمائی و تلہا را مثل کاہ بن خواہی گردانید
دیکہہ مین تجہے داؤنی کی ایک تیز اور نئی گاوٹی کو جسکے بہت دانت ہون
بناؤنگا تو پہاڑونکو داویگا اور چور چار کریگا اور ٹیلونکو بہس کی مانند بناویگا
اس سے کسان پن سمجھا جاتا ہے ورس ۹ باب ۲ یوئیل مین قول خدا کا
یون ہے اور تمہارے بیٹے بیٹیون کو بہی بنی یہوداہ کے ہاتہہ بیچونگا
یہان خدا تعالی سوداگر بنتے ہین ورس ۱۳ باب ۵۴ اشعیا مین
وہمگی اولاد تو از خداوند تعلیم خواہند یافت الخ فارسیہ ۱۸۴۵ وہمگی فرزندان
از خداوند متعلم شدہ الخ یہان خدا استاد اور معلم ہین ورس ۲۴
باب ۳۲ پیدایش کا یون ہے اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور وہان پو پہٹنے تک ایک
شخص اوس سے کشتی لڑا کیا انتہی اور یہہ موافق ورس ۲۹ و ۳۰ اسی
باب کے خدا تہا پس ہوا اس سے خدا پہلوان کشتی گیر نکلا ورس ۱۳ و ۱۴ باب
یرمیا سے کہ نقل اونکی اوپر گذری جلا دہونا خدا کا سمجہا جاتا ہے اور
اور درسون سے مثل صفات مذکورہ کی اور صفات خدا کی سمجہی جاتی ہین
۶۶ ورس ۹ باب ۲ کتاب سموئیل کا یون ہے اوسکے نتہنون سے

ایک دہوان اوٹھا اور اوسکے موں سے آگ نکل کے کہا گئی جسسے
کوئلے دہکگئے اور ورس ۱۰ باب ۳۷ ایوب کا یوں ہے خدا کے دم سے یخ ہوتا ہے اور لمبا پانی
جم جاتا ہے اول سے دم خدا کا دہوان اور دوسرے سے بہت ہی
سرد سمجہا جاتا ہے ۲۷ ورس ۱۲ باب ۵ ہوسیع کا یوں ہے اسلیئے مین افرائیم
کے لیے دیمک اور یہوداہ کے گہرانے کے لیے کیڑے کی مانند ہونگا
اور ورس ۷ باب ۱۳ ہوسیع مین ہے اسلیئے مین اونکے لیے شیر کی مانند
ہونگا چیتے کی طرح گہات مین لگا ہونگا دیکہو کبہی خدا دیمک اور کیڑا اور کبہی
شیر ببر اور چیتا ہے ۲۸ ورس ۱۰ باب ۳ نوحہ یرمیا کا یوں ہے
وہ میرے لیئے ایسا ہوا جیسا ریچہ کمین مین اور شیر ببر جیسے گہات مین
اور ورس ۱۱ باب ۴۰ اشعیا مین ہے وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرایگا
دیکہو کبہی خدا ریچہ اور شیر ببر گہات مین اور کبہی گڈریے کی مانند گلہ چرانے
والا ہے ۲۹ ورس ۳ باب ۱۵ خروج مین ہے خداوند صاحب جنگ ہے اور ورس
باب ۱۳ نامہ عبرانیون مین ہے سلامتی کا خدا دیکہو کبہی جنگی کہلاتا ہے اور
کبہی صلح والا ۳۰ ورس ۸ باب ۴ نامہ اول یوحنا مین ہے خدا محبت ہے
اور ورس ۵ باب ۲۱ یرمیا مین قول خدا کا یوں ہے اور مین آپ تمہارے
ساتہ بالادستی اور قوت بازو سے لڑونگا ان غصہ سے اور غضب سے
اور بڑے قہر سے دیکہو کبہی مین محبت اور کبہی سراسر غضب اور غضب ہے

ستائیسوین مخالفت

اٹھائیسوین مخالفت

انتیسوین مخالفت

تیسوین مخالفت

ورس ۱۵ باب ۲۱ کتاب استثنا مین یون ہے اور اگر کسیکی دو جوروان
ہون کہ ایک محبوب اور دوسری مبغوض ہو الخ اور ورس ۷ ۲ باب ۹
یوشع کا یون ہے اور یوشع نے اوس دن مقرر کیا کہ وے جماعت کے
لئے اور خداوند کے مذبح کے لئے اوس جگہ جسے وہ پسند فرمایگا ہیزم
کشی اور آب کشی کیا کرین اور باب ۶۶ اشعیا مین ہے ۲ کیونکہ خداوند
یون کہتا ہے کہ اوسے خواجہ سرا جو میرے سبتون کو مانتے ہین اور ان
کامونکو جو میرے پسند ہین اختیار کرتے ہین الخ ۵ مین اونہین کو اپنے
گھر مین اور اپنی چار دیواری کے اندر ایک یادگار اور ایک نام جو بیٹون
اور بیٹیون سے بہتر ہے بخشونگا مین اونہین ابدی نام دونگا جو مٹا نجایگا
اور ورس ۲۵ باب اول نامہ اول کرنتھیون مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۱
خدا کا احمقانہ کام آدمیون سے عاقل تر ہندیہ ۱۸۴۴ خدا کی بیوقوفی آدمیونکی
حکمت پر غالب ہے اور ورس ۹ باب ۱۴ حزقیل مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۱
اور وہ نبی جو فریفتہ ہو وے اور بات بولے تو مین خداوند نے اوس نبی کو
فریفتہ کیا فارسیہ ۱۸۳۸ و ہر گاہ پیغمبر در گفتن چیزے فریفتہ شدہ باشد
منکہ خداوندم پیغمبر را فریفتہ ام عربیہ ۱۸۴۴ والنبی اذا ضل وتکلم کلام
فانا الرب اضللت ذلک النبی ان ورسون کے موافق خدا دو جوروان
کرنے کی اجازت دینے والا اور قوم کو غلامی مین لینے والا اور خواجہ سرا اونکا

پسند کرنیوالا اور عیاذاً باللہ احمق و بیوقوف اور اپنے نبیونکو فریب
دینے والا نکلتا ہے جان کلارک بعد نقل بعض اقوال مذکورہ بالا کے
لکھتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل کا خدا فقط قاتل ظالم جھوٹا احمق فریبا
جابر ہی نہین بلکہ وہ ایک آگ جلانے والی بھی ہے جیسا کہ توریت
درس ۲۹ باب ۱۲ نامہ عبرانیون مین لکھتا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ اور سنہ ۱۸۴۴
ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے انتہی اور ایسے خدا کے ہاتھون مین
پڑنا بڑا ہولناک کام ہے جیسا کہ پولوس درس ۱ باب ۱۰ نامہ عبرانیون مین
لکھتا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ زندہ خدا کے ہاتھ مین پڑنا ہولناک ہے انتہی پس ایسے
خدا سے جتنی جلدی ازادی حاصل ہوسکے اتنی ہی جلدی حاصل کرنا
چاہیے اسلیے جب اوسنے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی نہ بچایا تو اوس سے
اور کوئی کیا کرم اور رحم کی امید رکھے اور یہ خدا جسکو یہ کتابین خدا بتلاتے
ہین قابل بھروسہ کرنے کے نہین بلکہ ایک بے ٹھکانی چیز جامع ضدون
اور وہمون کی ہے کہ اپنے پیغمبرون کو بھی فریب دیتا ہے انتہی دیکھو ان کتابونکو
دیکھنے سے بعضے مسیحیونکی نوبت کس درجہ کو پہنچی کہ اس مذہب سے بیزار ہوکر
پکے ملحد بن گئے اور خدا کی جناب مین حد سے بڑھ گئے پس پادریون کے مطاعن
کی جو قرآن یا ذات مقدس نبوت کی نسبت ہین ہم کیا شکایت کرین کہ
اونسے پہلے ملحدون نے خدا کی ذات پر عہد عتیق اور جدید ہی کی کتابون سے

تنبیہات پہلی بات

سی اپنے زعم مین سند پکڑکے بہت بڑہ بڑہ طعن کیے ہین تنبیہ
مقدمہ اور اور دونون مقصد جنکے ملاحظہ سے کئی باتین ظاہر ہوتی ہین ا
یہہ کہ اہل کتاب کے نزدیک کوئی سند قطعی اس امر کی نہین کہ عہد
عتیق کی کتابین جنکی طرف منسوب ہین اونہین کی تصنیف ہین بلکہ اکثر
کتابون مین بعض بعض فقرے اور عبارتین دلیل قطعی اس امر کی ہین کہ
مصنف اونکے وے شخص نہین اور اون فقرون اور عبارتون مین
سلفاً اور خلفاً جمہور مسیحیونکو کوئی عذر سوای اسکے نہین کہ کسی نے
پیچھے سے ملا دیے ہونگے اور انکلون بعضے فقرون کو کہتے ہین کہ کسی نے
الحاق کر دیے ہونگے حالانکہ یہہ بات محض بے سند اور صرف اٹکل
اٹکل ہے کہ لاچاری کے سبب انکی تقریر اور تحریر مین آتی ہے کسی نبی نے
یہہ بات اپنی کتاب مین نہین لکھی ہے کہ فلانے باب فلانی کتاب مین فقرہ یا فلانے نبی نے
الحاق کی ہے اور نہ کسی تفسیر مین بطور جزم اور یقین کے مرقوم ہے
بلکہ ہارن صاحب وغیرہ بعض فقرات مین باعتبار ظن اور گمان کے
کہتے ہین کہ غالباً فلانے شخص نے ملا دیے ہونگے اور غضب ہے کہ پادری
لوگ بہکانے عوام کے لیے اپنے رسالون مین اسی اٹکل اور گمان کو سند
گنتے ہین اور لکھتے ہین کہ کتب اسناد مین بادلہ قطعیہ ثابت ہوا ہے لاحول
ولا قوۃ الا باللہ اٹکل کو دلیل قطعی اور سند محکم کہنا انہین لوگون کا کام ہے

اور انجیل کو قیاس کہتے ہین بے سند اور جب باتون اور سطرون اور
جلدون کا الحاق ان کتابون مین لکھے اقرار کے موافق ثابت ہوا اور
سوائے گمان غالب کے کچھ اور نہ ہوسکا پس اب وے کتابین سب کی
تصنیف شخصون منسوب الیہم کی کسطرح مانی جاوین بلکہ ایسا سمجھنا
ایسا دعوی بیہودہ کرنا انصاف کے خلاف ہے بلکہ حق یہہ ہے کہ اگر
بالفرض ہم تسلیم کرین کہ یہہ کتابین تصنیف اونہین شخصون منسوب
الیہم کی ہین تو بھی غفلت یا شرارت اہل کتاب سے بہت کچھ ایسا
الحاق ہوگیا ہے کہ بعض جا جو الحاق صریح تھا تب لوگ بھی لاچار ہوکر
مقر ہوئے اور گمان ہے کہ واہی تباہی کہنے لگے لکھا تب یا کسی نے
کیا ہوگا اور ظاہر ہے کہ فقط نسبت سے کسی شخص کی طرف کوئی کتاب
تصنیف اوسکی نہین بنجاتی دیکھو کتاب مشاہدات ابراہیم جھوٹی پیدائش اور کتاب
معراج اور کتاب الاسرار اور کتاب [illegible] اور کتاب الاقرار جو
موسی علیہ السلام کی طرف منسوب تھین اور یوبوس اور یہودا اور
مشایخ مسیحیہ نے بعض ان کتب سے سند بھی پکڑی ہے باوجود
اوسکے اب عیسائی اونکو جعلی سمجھتے ہین اور اسیطرح چوتھی کتاب
عزرا اور کتاب معراج اشعیا اور کتاب مشاہدات اشعیا اور چند
ملفوظات حبقوق اور زبور سلیمان کو جعلی اور جھوٹی بتلاتے ہین

تنبیہ پہلی بات

سی اپنے زعم مین سندیکر اسکے بہت بڑہ بڑہ طعن کیے ہین تنبیہ
مقدمہ اور دونون مقصدونکے ملاحظہ سے کئی باتین ظاہر ہوئی ہین اول
یہہ کہ اہل کتاب کے نزدیک کوئی سند قطعی اس امر کی نہین کہ عہد
عتیق کی کتابین جنکی طرف منسوب ہین اونہین کی تصنیف ہین بلکہ اکثر
کتابونمین بعض بعض فقرے اور عبارتین دلیل قطعی اس امر کی ہین کہ
مصنف اونکے وے شخص نہین اور اون فقرون اور عبارتون مین
سلفًا اور خلفًا جمہور مسیحیونکو کوئی عذر سوا اسکے نہین کہ کسی نے
پیچھے سے ملا دیے ہونگے اور اکثرون بعضے فقرون کو کہتے ہین کہ کسی نبی نے
الحاق کر دیے ہونگے حالانکہ یہہ بات محض بے سند اور صرف اٹکل
اٹکل ہے کہ لاچاری کے سبب انکی تقریر اور تحریر مین آتی ہے کسی نبی نے
یہہ بات اپنی کتاب مین نہین لکہی ہے کہ فلانی عبارت فلانی کتاب مین ہمنے ملا دی ہے یا نبی نے
الحاق کی ہے اور نہ کسی تفسیر مین بطور جزم اور یقین کے مرقوم ہے
بلکہ ہر صاحب وغیرہ بعض فقرات مین باعتبار ظن اور گمان کے
کہتے ہین کہ غالبًا فلانے شخص نے ملا دیے ہونگے اور غضب ہے کہ پادری
لوگ بہکانے عوام کے لیے اپنے رسالونمین اسی اٹکل اور گمان کو سند
گنتے ہین اور لکھتے ہین کہ کتب اسناد ہین بادلۂ قطعیہ ثابت ہو سکتے ہین اولی
ولا قوۃ الا باللہ اٹکل کو دلیل قطعی اور سند محکم کہنا نہین لوگونکا کام ہے

اور انجیل کو قیاس کہتے ہین بے سند اور جب بابون اور سطرون اور
جملون کا الحاق ان کتابون مین انکے اقرار کے موافق ثابت ہوا اور
سوائے گمان غالب کے کچھ اُنسے نہو سکا پس اب وے کتابین سب کی
تصنیف شخصون منسوب الیہم کی کسطرح مانین جاوین بلکہ ہمکو یہین
ایسا دعوی بیہودہ کرنا انصاف کے خلاف ہے بلکہ حق یہہ ہے کہ اگر
بالفرض ہم تسلیم کرلین کہ یہہ کتابین تصنیف اونہین شخصون منسوب
الیہم کی ہین تو بہی غفلت یا شرارت اہل کتاب سے بہت تحریفین
الحاق ہوگیا ہے کہ بعض جا جو الحاق صریح تہا تسے لوگ بہی لاچار ہوکر
مقر ہوئے اور گمان سے داہی تباہی کہنے لگے کہ کاتب یا کسی نبی نے
کیا ہوگا اور ظاہر ہے کہ فقط نسبت سے کسی شخص کی طرف کوئی کتاب
تصنیف اوسکی نہین بنجاتی دیکھو کتاب [illegible] جہوٹی پیدائش اور کتاب
معراج اور کتاب الاسرار اور کتاب تستمنٹ اور کتاب الاقرار کو جو
موسی علیہ السلام کی طرف منسوب تہین اور یہودیوس اور یہودا اور
اور مشایخ مسیحیون نے بعض ان کتب سے سند بہی پکڑی ہے باوجود
اوسکے اب عیسائی اونکو جعلی سمجہتے ہین اور اسیطرح چوتہی کتاب
عزرا اور کتاب معراج اشعیا اور کتاب مشاہدات اشعیا اور چند
ملفوظات حبقوق اور زبور سلیمان کو جعلی اور جہوٹی تصنیف بتلاتے ہین

موسیٰ اور عزرا اور اشعیا اور حبقوق اور سلیمان علیہم السلام کی طرف
ویسے کتابین منسوب ہین اور تیسری کتاب عزرا کو باوجودیکہ کلیسیا
گریک اب تک اوسکو مقدس اور الہامی مانتا ہے حضرت ونکلف
اور فرقہ پروٹسٹنٹ اوسکو اس دلیل سے کہ اوسمین الحاق ہو گیا ہے
الہامی نہین مانتے مگر تعجب یہہ ہے کہ انکے اقرار کے موافق انکی کتابون
واجب التسلیم مین بہی الحاق اور غلطیان ہین اونکو ماننا اور اسکو رد کرنا
ایک نیا انصاف ہے شاید جو اسکی طرف کچہہ بڑی غرض نہ تہی اور انکی
طرف بڑی غرض متعلق تہی تو ظاہر مین اونکی تسلیم اور اسکا انکار موافق حکمت
کے ہوا دوسرے یہہ کہ تحریف ان کتابون مین بواسطے اون خرابیون کے جو مقدمہ
کی فصل مین بیان ہوئی ہین بہت آسان اور ممکن تہی تیسرے یہہ کہ دونو
نسخون توریت کا اختلاف اور اسیطرح عبری اور یونانی اور اور ترجمون
عہد عتیق کی کتابون کے نسخون کا اختلاف اور جو کہ بعضی جا علماء اہل کتاب کو اوسمین
گنجایش تاویل قوی یا ضعیف کی نہین ہے بڑی دلیل تحریف کی ہے چوتہے
یہہ کہ ان کتابون کے بہت مواضع مین انکے مفسر اور علماء محقق لاچار
ہو کر کوئی چارا سوائے اقرار تحریف کے نہین دیکہتے اور تحریف انمین زیادتی
اور کمی اور تبدیل کے ساتہہ یقینی ہے اور یہہ کچہہ جائے تعجب نہین کہ غفلت
اور شرارت یہود سے جسقدر ہوتا تہوڑا تہا دیکہو جہان بہت سی کتابین

الہامی اونکی غفلت اور شرارت مین گم ہوجاوین تو گم ہونا بہلے اون لفظونکا
کیا عجب ہے پس ان اختلافون سے اہل کتاب خصوصًا عیسائیون کو ایسا
گہبرایا کہ بہتیرے بہتوک ہوگئے سلف عیسائیون نے ترجمہ یونانی کو صحیح ٹہرایا
اور وہی اونمین عہد حواریین سے پندرہ سو برس تک سندی ہوا.
اور اسیکا حوالا دیتے رہتے اور اسی سے تمسک پکڑتے رہتے اور
اوسوقت تک کلیسیہ یونانی اور لاطینی مین واجب التسلیم تہا اور ان
دونون کلیسون مین ہی پڑہا جاتا تہا اور کلیسیہ یونانی اسیکو مقدس کتاب
جانتا تہا اور آج تک ہی اونکے گرجا مین اور اسیطرح اور کلیسون
مشرقیہ مین وہی پڑہا جاتا ہے اور آگسٹائن جو بہت بڑا عالم محقق
اور مفسر عیسائی گذرا ہی کہتا ہے کہ یہودیون نے بلا شبہ تاریخون وارد
مندرجہ عہد عتیق مین نسخہ عبری کے اور اسلیے دشمنی دین مسیحی اور غیر
معتبر کرنے ترجمہ یونانی کی تحریف کی ہے آدرا اور قدما سے یہ کہتے تہے
کہ یہہ تحریف قریب سنہ ۱۳۰ عیسوی کے اونسے سرزد ہوئی اور یوسیبیس
اپنی تاریخ کی کتاب چوتہی کے باب اٹہارہوین مین لکہتا ہے کہ جسٹن نے
مباحثہ طریفون یہودی مین کئی پیشین گوئیان ذکر کرکے دعوی کیا ہے
کہ یہود نے انکو کتاب سے نکال ڈالا ہے انتہی دیکہو اگر جسٹن شہید سچا ہے
تو موافق اوسکے یقینًا یہود نے اون پیشین گوئیون کو عبری سے نکال ڈالا ہے

اور تحریف میں اب کیا کلام ہے اگرچہ تھوڑا سا ہے تو یہہ پیشوائی مسیحیوں کا
جو بہت معتبر سلف میں گنا جاتا ہے کتنا بڑا محرف تھا کہ اپنے دعوی
کی اثبات کے لیئے اپنی طرف سے پیشین گوئیاں گھڑ کے اونکو کلام اللہ
اور الہامی کتابونکی عبارت بتلاتا تھا اور جب سلف میں معتبر بزرگوں کا
یہہ حال ہو تو اب اونکے خلف کو جو حال میں موجود ہیں کیا سمجہا جاوے اور آدم
اپنی تفسیر کی جلد چوتھی کے صفحہ ۶۲ میں لکھتا ہے کہ جسٹن شہید اپنی کتاب
مباحثہ میں جو طریفون یہودی سے ہوا تھا لکھتا ہے کہ عزرا نے لوگوں سے
کہا تھا کہ یہہ عید فصح کا کھانا ہمارے خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کھانا ہے
تو سمجھو کہ اگر تم خداوند کو اس نشان (یعنے کھانے) سے اچھا سمجھو گے اور اوسپر
ایمان لاؤگے تو یہہ زمین کبھی ویران نہو گی اور اگر تم اوسپر ایمان نہ لاؤگے
اور اوسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قوموں کے ہنسانے کا سبب ہوگے اور اس
فقرہ کو یہودیوں نے عبری سے نکال ڈالا ہے اور وائی ٹیکر حامی قول جسٹن شہید
کی ہو کے لکھتا ہے کہ غالبا یہہ فقرہ باب چھٹے کتاب عزرا میں مابین ورس ۲۰ و ۲۱
کے ہوگا اور ڈاکٹر اے کلارک نے قول جسٹن شہید کی تصدیق کی ہے اور وارڈ
اپنی کتاب اغلاط نامہ کے مقدمہ میں صفحہ ۱۷ و ۱۸ نسخہ مطبوعہ ۱۸۴۱ میں لکھتا ہے
کہ ڈاکٹر ہنفری صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷۰ میں لکھتا ہے کہ یہودیوں
کے وہم نے (عہد عتیق کی کتابوں کو) کئی جا ایسا خراب (یعنے محرف) کیا ہے

کہ پڑھنیوالا اوسکو سہولت سے معلوم کر سکتا ہے پھر لکھتا ہے کہ یہود کے
عالموں نے بشارات مسیح کو بہت بری طرح سے بگاڑ ڈالا ہے
پھر لکھتا ہے کہ ایک دوسرا پروٹسٹنٹ کہتا ہے کہ پرانے مترجم نے
ایک سطر پر بڑا لمبا ڈر اب یہودی اوسکو اور طرح پڑھتے ہیں اور
میرے نزدیک خطا کی نسبت یہود کے کاتبوں اور اونکے ایمان کی
طرف کرنی قوی اور بہتر ہے اس سے کہ اوسکو پرانے مترجم کی بے التفاتی
اور سستی کی طرف نسبت کریں اسلئے کہ یہودی لوگ قبل اور بعد مسیح کے
حفاظت زبور کی بہ نسبت اپنے راگوں کے کم کرتے تھے اور صفحہ ۳۸ جلد
کتاب اوس میں جو مطبوعہ سنہ ۱۷۹۱ کی ہے یوں واقع ہے کہ مدت ہوئی
کہ اوریجن ان اختلافوں کی شکایت کرتا تھا اور انکو مختلف سببوں کی طرف
نسبت کرتا تھا مثل تغافلی اور ذاتی اور بیباکی کاتبوں کی اور جیروم
کہتا ہے کہ جب میں عہد جدید کے ترجمہ کرنے کے لیے اون نسخوں کو جو اوسکے پاس تھے ملایا بڑا اختلاف پایا
انکا اور علما بھی قول میں بہر حال یہ لوگ عبری کے محرف ہونے کے قائل
تھے اور یہودیوں کو الزام تحریف کا دیتے تھے اور اونکی موافقت ... ملک
اتک کہتے ہیں پس انکے نزدیک عبری اور سامری دونوں نسخے اعتبار
اور محرف تھے اور ڈاکٹر کینی کاٹ سامری کو صحیح کہتے تھے

اور الزام تحریف کا یہود کو دیتے تہے پس انکے نزدیک عبری اور یونانی جہان
مخالف قوی سمجہتے ہین محرف ہین اور اب جو فرقہ پروٹسٹنٹ کا عبری
ومہر کے اوسکی صحت اور عدم تحریف کا قائل ہے اوسکو قوی مجہتع
مخالفت مین یونانی اور سامری کو محرف کہنا پڑتا ہے اور باوجود یکہ
پہر بہی عبری کے اکثر مواضع مین ایسے لاچار ہوتے ہین کہ تحریف کا اقرار
اونکو کرنا پڑتا ہے جیسے مفصل تصریح اونکے مفسرین کی اور برگزیدہ رجال
دیانت صاحب میزان الحق کا دیکہو کہ پہلے باب کی تیسری فصل مین کیسا
عوام کے لیے کیسی تقریرین لاطائل کرتے ہین کہ وہی اولٹ کر سلطان
سمجہے پر پڑتی ہین اور انشاء اللہ تعرض اونکا مقصد تیسرے کی آخر مین ہوگا
اور دعوی تحریف کا ہرگز مسلمانون کے ساتہہ خصوصیت نہین رکہتا اور
انکے دعوی پر ایک شبہہ ضعیف کی بہی اہل کتاب کو گنجائش نہین جبہ
حامی قوی کی اور یہود کی مد دیا نتی ہے تحریف لفظی قصدی کہہ عجب نہین بلکہ
دونو طرح کی تحریف اونکی مینرز شیوہ عزیزی کی ہے مگر بعض جاہل کی
اور بعض جانتے ہین اور فیلبس کوادولس راہب اپنی کتاب خیالات مین جو جواب
رسالہ احمد شریف بن زین العابدین اصفہانی کا ہے اور ۱۶۴۹ ع مین چہپی ہے
چہٹی فصل کے اندر لکہتا ہے کہ نسخ نصاریٰ مین بہت ہی تحریف پائی جاتی ہے
خصوصا کتاب امثال سلیمان مین اور رت آقیلا نے جو انکلیس کرکے مشہور ہے

توریت تمام کو نقل کیا ہے اور اسیطرح ربی یونتان بن عزائیل نے کتاب
یوشع اور کتاب القضات اور کتاب السلاطین اور کتاب اشعیا اور
باقی کتابون انبیا کو نقل کیا ہے اور ربی یوسف اعمی نے زبور اور کتاب ایوب
اور استیر اور کتابون سلیمان کو نقل کیا ہے اور ان سب نے تحریف
کی ہے اور ہم نصرانیون نے اونکی اون کتابون کو محافظت سے کیا ہے
تاکہ یہودیون کو الزام تحریف کا دین اور ہم اونکا باطیل کو نہین مانتے
دیکھو موافق اقرار ہنری اسکے ان عالمون یہود نے اپنی طرف سے تو قصور
نکیا تہا مگر اس دفعہ کی بیوجہ بے ایمانی اونکی نہ چل سکی اور اب ہم اس
مبحث کو ترجمہ یونانی کے جو پندرہ سو برس تک واجب التسلیم سیمون
مین رہا اور دو نسخون مین لیتے ہین جنکو قدکس واٹلیکانوس اور قدکس
الکسندریونس کہتے ہین اور پادری لوگ بہکانے عوام کے سے لئے اونکا
ذکر اپنی کتابون مین کیا کرتے ہین بیان پر ختم کر دیتے ہین اور دونون
فرقون کاتلک اور پروٹسٹنٹ کی کتابون سے نقل کرتے ہین ہارن صاحب
جو بڑا مشہور اور معتبر عالم محقق فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے اپنی تفسیر کی
جلد دوسری مین لکھتا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ترجمہ یونانی جسکو
سپٹواجنٹ یا الکٹ زتمہ کین بھی کہتے ہین بہت ہی عمدہ تہا نزدیک یہود اور قدما
عیسائیون میں بہت معتبر تہا اور ہمیشہ یہود اور عیسائیون کے معبد خانون

بہت پرانا جعلی ہے کیونکہ یوسیفس مورخ نے اپنی تاریخ مین اسکا
ذکر کیا ہے اور قبل سترہوین اٹھارہوین صدی کے اوس نامہ کی بابت
پر گفتگو نہ تھی مگر سترہوین اٹھارہوین صدی مین اوس کی سچائی پر بڑی گفتگو
ہوئی اور اب ہمارے جمہور علما کا اتفاق اوسکے جعلی ہونے پر ہے دوسری
روایت تعجب ہے وہ یہ ہے جو فلو یہودی نے کی ہے کہ یہ عالم سب جزیرہ فارس
مین گئے ہر ایک نے اول جدا جدا پورا سب کتابون کا ترجمہ کیا اور تمام ہونے
کے بعد سب نے اپنے ترجمون کو ملایا تو سب کے ترجمے لفظاً اور معنیً موافق نکلے
اور فرق ایک لفظ اور ایک حرف کا بھی نہ نکلا پس ان سب نے روح
القدس کی تائید سے موافق الہام کے لکھا تھا اور لکھتا ہے کہ اوس
عہد سے میرے عہد تک اسکندریہ کے یہودیون مین بطور شکرانہ
اس ترجمے کے ایکدن مقرر ہے کہ اوسمین ہر سال جزیرہ فاروس
مین جمع ہو کر عید کرتے ہین اور تیسری روایت جسٹن شہید کی
جو موافق فلو کی ہے مگر اوسمین یون ہے کہ یہودیے ستر عالمون کو
ستر مکانون مین علحدہ علحدہ بند کیا تھا اور اونہون نے علحدہ علحدہ
ترجمہ کیا اور اوسکے بعد جب سب نے ترجمون کو ملایا تو سب لفظاً لفظاً
حرفاً حرفاً موافق نکلے اور کہتا ہے کہ اون ستر مکانون کے نشان میرے
عہد تک موجود ہین اور یہ جسٹن کا بیان بڑی مخالفت ارسٹیس کے

دوسری روایت

تیسری روایت

بیان ہے کہتا ہے کیونکہ اسکی موافق ہر ایک نے سارا سارا ترجمہ
اوّل علیحدہ علیحدہ کیا پھر مقابلہ کرنے کے بعد سب ترجمون کو موافق
پایا اور ایرس تھیس کے موافق ہر روز سب اول ترجمہ جدا جدا کرکے مقابلہ
کرتے تھے اور بحث کرکے ایک بات صحیح ٹھہرا کے ڈمی ٹریوس کو
لکھوا دیتے تھے اور ایپی فانیس نے تطبیق کے لیے ایک بات نکالی
کہ ہر عالمون سے دو دو کو چھتیس ۳۶ مکانون مین بند کیا تھا اور ایک ایک
نقل نویس ہر مکان مین انکے لیے متعین تھا پس ہر مکانین دو دو
اول علیحدہ علیحدہ ترجمہ کرتے تھے پھر آپس مین مقابلہ اور بحث کرکے
سو ہی نقل نویس کو لکھوا دیتے تھے اسطرح ۳۶ ترجمے علیحدہ علیحدہ
تیار ہوئی اور بعد تیار ہونے کے جب اون ۳۶ کو مقابلہ کیا گیا تو لفظاً
لفظاً اور حرفاً حرفاً سب کے سب موافق نکلے تو اسکے موافق یہ چھتیس ترجمے
الہامی نکلے اور اس انبار کذب مین ایک سچ دبا ہوا ہے جو اسال
سے تحقیق نہین ہو سکتا پس ہمکو جائز ہے کہ ان روایتون سے ایک
روایت کی طرف بھی التفات نکرین اور ہمارے نزدیک حق اس
ترجمہ مین یہ بات ہے کہ دو سو چھیاسی یا دو سو چھیاسی برس
قبل ولادت مسیح کے یہ ترجمہ ہوا ہے اور یہودیون نے بدون حکم
کسی شخص کے اس ترجمہ کو کیا ہے اور اسکی بہت شہرت ہوگئی تھی

دلیل کافی ہے کہ عہد جدید کے الہامی لکھنے والوں نے بہت نقلوں میں
جو اس ترجمہ کا دیا ہے اور سب قدما اور مشایخ نے جو ایرن جیروم
کے سوا سب عبری سے ناواقف تھے انہیں الہامی لکھنے والوں کی
پیروی کی ہے اور اگرچہ یہ لوگ دین کے مقدمہ میں بہت ہی
گرمجوش تھے مگر تب بھی اونہوں نے اصل عبری زبان الہامی کتابوں کی
نہیں سیکھی ہے اور اسی ترجمہ پر راضی رہے اور تمام اپنے سلطنتوں
اسکو بالکل کافی سمجھا اور کلیسیہ یونانی اسی کو پاک کتاب جانتا تھا
اور قدر کرتا تھا اور کریزاستم اور تھیوڈورٹ نے اسکی تفسیر لکھی ہے
اور اتھانیسیس اور سینٹ ڈی ان زن اور ہیلری نے اسی سے مضمون اور
مدعا لیا ہے اور اسی چشمے سے کلیسیہ لاطین نے بھی دو طرح سے ایک لہر لی ہے
اول یہہ کہ ترجمہ اٹالک اسی ترجمہ سے بنایا گیا ہے نہ عبری سے دوم
یہہ کہ اونسے یونانی مرشدوں کے کلاموں کو پڑھا ہے اور بعد گذرنے دو تین
سائی پرن اور امبروس اور آگسٹاین اور گریگری کے یہہ ترجمہ علاقہ کلیسین
کے بھی ہاتھ میں تھا کہ اسی روشنی سے کار اپنا جاری رکھتے تھے
اور یہی ترجمہ کلیسیہ یونانی اور لاطین میں پندرہ سو برس تک پڑھا جاتا تھا اور بیان
کیا جاتا تھا اور سند لیا جاتا تھا اور اول صدی تک یہود کے معبد خانوں میں
بھی سند تھا اگر عیسائی اون پر اس ترجمے سے دلیل پکڑتے تھے

اونہون نے اوس یونانی زبان درازی کی کہ یہ ترجمہ موافق متن عبری کے نہین
اور دوسری صدی کے شروع مین بہت سے تقریب اس کتابے شروع
کئے اور آخر اسکو چہوڑکر ترجمہ اٹلی کا اختیار کیا اور جب کثرت سے یہ
مین اول صدی تک اور عیسائیون مین مدت تک مستعمل تہا تو اسکی نقلین
کثرت سے پہیلتی جاتی تہی اور اونمین غلطیان بسبب تبدیل کیے جو بدرد
قصداً کی تہی اور اسیطرح بہت غلطیان بسبب غلطی کا تبون کے اور بسبب
داخل ہوجانے حاشیے اور شرح کے متن مین ظہور مین آئی تہین اسکے بعد سنہ ۳۸۲ع
مین جیروم نے بڑی محنت سے اوسکو عبری سے تطبیق دینا اور نظرثانی
کرنا شروع کیا اور معلوم نہین کہ کس برس مین اسکو تمام کیا اور
اوسنے جس مقام مین تبدیل کی تہے علامتین شناخت کیے مقرر
کین اسطور پر کہ جہان کوئی فقرہ ایسا تہا کہ وہ اس ترجمہ مین تہا
اور عبری مین نہ تہا اوسپر ایسا نشان ÷ معہ ایسے دو نقطون کے
کیا اور اسیطرح اون الفاظ پر بہی جو مترجمون سے اونکو توضیح وغیرہ
کے لیے بڑہانا پڑا تہا یہی نشان کیا اور جو فقرہ کہ اور ترجمون مین تہا اور
اس ترجمہ مین نہ تہا اور اوسکے لکہنے مین پڑا یا تہا اوسکا ایسا نشان ※ معہ
بڑے نقطون کیے : کیا اور سنٹ جیروم کہتا ہے کہ وہ ان فقرون کا
ترجمہ تہیوڈوشن سے اور بہت جا ترجمہ اکوئلا سے اور کہین کہین ترجمہ سمکس سے

لیتا تھا اور کبھی ویسے اور کبھی تمیونسے نہیں لیتا تھا اور مترجم نے نامکا
اول حرف شناخت کے لیے لکھ دیا تھا اور اس ترجمہ کی کتاب والی
کو غلط سمجھ کر نکالکے اوسکی جاہی ترجمہ تہیوڈوشن سے اس کتاب کو
لیکر رکھ دیا تھا اور جہان اس ترجمہ مین کچھ اغلاق تھا اوسپر یہ نشان
ب ادنی ڈالا کرتے اور تنقیح سے صحیح کرتے

اوسپر وہ نشان دوم بنا دیتا تھا اور اوسکے دو نشان اور بہی تھے
ستہیے جو علماؤں کا اون مین بڑا اختلاف ہے کہ کس فائدے کے لیے تھے اکثر
اوردن بہ تقلید موسٹ فاکن سے کہتا ہے کہ وسے نشان زیادتی صحت
اور درستی عبارت کی تھی اور یہہ کتاب ترجمن کی پچاس برس ایک
کوشہ مین شہر صور کے اندر پڑی رہی غالبا سبب اوسکا یہہ تھا
کہ وہ جو چالیس پچاس جلد کی تھی کسیکو قدرت اوسکی نقل کی نہ تھی اور
شاید وہان ہی پڑی پڑی ضائع ہو جاتی اگر یوسبی یس اور پمفلس کو
کتب خانہ سی سیریا مین جہان اوسکو جیروم نے چوتھی صدی مین دیکھا
لا کر نہ رکھتے مگر معلوم نہیں کہ بعد اوسکے وہ کتاب کب گم ہوی شاید
جب عربون نے سنہ ۶۵۳ء مین اوس شہر کو فتح کیا تھا اوسوقت ضائع
ہو گئی ہو گی اور جعفر میسکہ جسکے سبب غلطی کاتبون کے نظر ثانی کے
احتیاج ہوی اوسپر یوسبی یس اور پمفلس نے ہکسیلا کتاب ارجن

نظر ثانی کی اور اسکا نسخہ صحیح کیا اور جبکہ کتب خانہ فلسطین ہی مین نہین ایک
عنقریب سب کتب خانون کے علم رہا کیا اور بار بار کی نقلون سے دو چار ہی
برس میں علامتین اعراب کی ایسی پلٹ گئین کہ فائدہ کی زمین اور آخر
کو جو تھی گئین اور اس چھوڑ دینے سے بڑی ہی قباحت پڑ گئی اور جہاں ترجمہ کے
وقت مین یہی بیہات کہ کسقدر اسمین ترجمہ اصل اور کسقدر اصلاح
آخرین کی ہے معلوم ہو جاتی بڑی متعسر تھی اور اب تو اوسکے معلوم
ہونے سے بالکل نا امیدی ہے انتہی ملخصاً اور ایک تاریخ انگریزی مین
جو مصنف اوسکا کوئی کاتلک ہے اور مطبع چارلس ڈالین کے اندر
سنہ ۱۸۵۰ مین دار السلطنت لندن مین چھپی ہے لکھا ہے کہ یہودیون کی کتب
عہدی والون سے ستر عالمون نے بحکم بادشاہ بطلیوس کے یہ ترجمہ
عبری سے یونانی مین کیا تھا منجملہ اسکے پانچ کتابون موسی علیہ السلام کا
ترجمہ قریب سنہ ۲۸۵ قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوا اور باقی کا
ترجمہ بعد اسکے مختلف وقتون مین ہوا اور یہودیون فلسطین نے اول تو اوسکو
پسند کیا تھا مگر جب عیسائی اونکی مخالفت مین اوس سے سند پکڑنے
لگے تب اونہون نے دوسری صدی کے شروع مین اوسپر طعن کرنا شروع
کیا اور کہنے لگے کہ یہہ ترجمہ عبری کے موافق نہین ہے اور اس ترجمہ مین بہت
غلطیان بعضی سہو کاتب سے اور بقول ڈاکٹر کنی کاٹ کے بعضی عمداً

شرارت کاتبون سے پائی جاتی ہین اور ڈاکٹر جن کہتا ہے کہ یہہ سب اختلاف
نسخون عبری کے سبب سے جو ترجمے ہوئے اوسکے بعد اون نسخون مین وہ
اختلاف واقع ہوا ہے اور جو عبری زبان سب یہودیون مین معدوم
ہوگئی تھی اور وے اپنی کتابون سے بغیر ترجمون کے فائدہ نہین
اوٹھا سکتے تھے جیسا کہ ولیم کارپنٹر کہتے ہین اور ترجمہ یونانی [illegible]
ہر ایک معبد خانے سے نکالا گیا تھا تو اوسکی عوض مین اور تین
ترجمے شروع ہوئے اول ترجمہ اکیولا کا جو سنہ ۱۲۹ مین ہوا اور یہہ
شخص عیسائی ہوکے پہر یہودی ہوگیا تھا اور از راہ حقارت کے اپنا ترجمہ
عیسائیون کو دیا تھا دوسرا ترجمہ تہیوڈوشن کا جو سنہ ۱۷۵ مین ہوا تھا
اور یہہ شخص افیسس کا رہنے والا تھا اور اوسکا ترجمہ ترجمہ اول سے
تیز اور دلیر تھا اور یہہ اول [illegible] ملحد اور پہر مارسین ملحد کا تھا اور
آخر مین یہودی بن گیا تھا تیسرا ترجمہ سیمیکس کا جو سنہ ۲۰۰ء مین ہوا اور یہہ
شخص پہلے سامری تھا پہر یہودی ہوا اور اپنے ترجمہ مین یہودیون اور
عیسائیون دونون پر چوٹ کرتا ہے اور اسکا ترجمہ اور ترجمون سے عمدہ
مین چہاپا ہے اور ان تینون ترجمے والون نے ورس ۱۴ باب ۷ یسعیاہ
مین کنواری لڑکی کے ساتھ ترجمہ نہین کیا بلکہ جوان عورت کے ساتھ
ترجمہ کیا ہے اور ان ترجمون کے بہت حامی تھے [illegible]

داخل ہوگئین تہین اور نقلین بہی اوسکی اسپین اسقدر مختلف تہین کہ
کہ ایک دوسری سے نہین ملتی تہی اوسوقت آرجن نے کتاب ہیکساپلا
سنہ ۲۳۱ مین تیار کی اور اوسمین چہہ خانے کیے اور پہلے خانہ مین عبری کو عبری
حرفون مین اور دوسرے خانہ مین عبری کو یونانی حرفون مین اور تیسرے
خانہ مین ترجمہ اکیولا کا اور چوتہے خانہ مین ترجمہ سمیکس کو اور پانچوین خانہ مین
سپٹواجنٹ کو اور چہٹے خانہ مین ترجمہ تہیوڈوشن کو لکہا اور جہان سپٹواجنٹ
مین توضیح کے لیے کوئی لفظ اور ترجمون سے لیکر بڑہایا گیا وہان ایسا
نشان * کیا اور جو لفظ اصل عبری مین نہین تہا اوسپر یہ نشان کیا
÷ اور یہ دو نشان ÷ ویسے ہی اوسنے اپنی کتاب مین بعض جا
کیے تہے لیکن معلوم نہین ہوا کہ انسے کیا غرض تہی اور قریب سنہ تین سو
عیسوی کے تین شخصون نے پرانے نسخون یونانی پر نظر ثانی کر کے تصحیح
تیار کیے اول لوشن نے اور یہ نسخہ قسطنطنیہ سے انطاکیہ تک کلیسون مین
مروج تہا دوسرا ہیسیکئس نے جو اسکندریا اور نواح مصر کے کلیسون مین
مروج تہا تیسرا پیمفلس نے جو فلسطین کے کلیسون مین مروج تہا اور تصحیح
لوشن کا ان تینون مین ترجمہ سپٹواجنٹ سے قریب تر تہا اور یہی اچہا تہا
اور نسخہ ودکس واٹیکانوس کو جو ایک نقل ترجمہ سپٹواجنٹ کی ہے اول
کارڈینل صاحب نے اور نسخون سے صحیح کر کے بحکم پوپ سکسٹس پنجم کے سنہ ۱۵۸۷ء مین چہپوایا اور اس نسخہ

مطبوعہ کے دیباچہ مین لکھا کہ یہہ قدکس واطیکانس سنہ ۹۰ مین لکھا گیا
اور سنت جیروم کی حیثیت سے جو سینٹیا اور ٹرمیلا کو لکہی تہی معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ نسخہ قریب تر نسخہ سپٹواجنت اور نسخہ یوسیبیس کے ہے وکیم
کاربیٹر کہتے ہین کہ اول مین اس نسخہ کے اندر عہد عتیق اور عہد جدید
پورا تہا مگر اب دونون ناقص ہین اور نسخہ اسکندریا کا جسکا نام قدکس
الکسندریونس ہے بعض کے نزدیک سنہ ۳۹۶ کا اور بعض کے نزدیک
سنہ ۹۶ کا لکہا ہوا ہے اور گریب صاحب نے پہر اسکو چھاپا تہا لیکن بری
طور سے کیونکہ اوسنے بعض جا اور نسخون سے عبارت لیکے متن
مین داخل کی اور اسکی عبارت حاشیہ پر رکہی اور یہہ نسخہ اگرچہ
کوئی نشان اوریجن کے نشانون سے نہین پایا جاتا لیکن یوسیبیاس کے
نزدیک تر ہے اور بعض جاین موافق ہیوڈوشن یا ہسیکس کی ہے اور بہت
مناسب نسخے ہیسیشی کے معلوم ہوتا ہے اور اسی نسخے کو بابرک بیک نے
جو داروغہ کتب خانہ بادشاہی کا تہا سنہ ۱۷۸۳ مین چھاپا تہا اور بہت
لفظ اس نسخہ سے چھیل ڈالے اور بدل دیئے ہین چنانچہ یہہ بات آج تک
ظاہر ہے اور یہہ دونون نسخے غلطیون سے پر ہین اور قریب سنہ ۵ عیسوی کے
بہت سے ترجمے یونانی تہے جو ایک دوسرے سے مختلف تہا اور نسخہ
عبری تو بہت ہی خراب یا گم تہا اوس وقت سنت جیروم نے اس انتشار

اختلاف اور پریشانی سے ایک صاف نور نکالا انتہی اور آدم کلارک صاحب
اپنی تفسیر کی جلد دوسری مین قدرس الکزینڈرینوس کے بیان حال مین
جسکو معمین جبل نے سب نسخون سے نمبر اول مین رکہا تہا یون لکہتا ہے
کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے یہہ نسخہ چار جلد و نمین ہے منجملہ اونکے تین
جلد و نمین عہد عتیق کی چہوٹی اور سچی کتابین اور چوتہی مین عہد جدید
اور نامہ اول کلیمنٹ کا کرنتہیونکو اور چہوٹی زبور جو سلیمان علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے مگر عہد جدید کے اندر انجیل متی مین اول باب سے
درس ۶ باب ۲۵ تک اور انجیل یوحنا مین درس ۵۰ باب ۶ سے درس ۵۲
باب ۸ تک اور نامہ دوم کرنتہیون مین درس ۱۳ باب ۴ سے درس ۶ باب ۱۲
تک نمائب ہے اور زبور کے پہلے ایک نامہ اتہانے سیش کا اور زبور کے
بعد ایک فہرست اوسکی جو ہر گہنٹہ مین دن رات سے نماز مین مستعمل
کیجاتی ہے اور چودہ دہرم گیت کہ گیارہوان انکا حضرت مریم کی تعریف
مین ہے اور کچہ انکی جہوٹے اور کچہ انجیل سے بنائی ہوئی ہین اور دلائل
یوسیبیس کے زبورون پر لکہے ہین اور اوسکے قانون انجیلون پر اور بعض ان
اوس تسبیح کی بہت ہی مرح کی ہے اور بعضون نے بہت تحقیر اور مذمت
کی ہے اور بڑے سخت اوسکے دشمنون مین وستین نمبر دار معلوم ہوتا ہے
اور اوسکے برا ہین گفتگو ہی کا سبب اور شکر اوسکا اخیر چوتہی صدی کا

لکھا ہوا بتلاتے ہین اور میکالس کہتا ہے کہ اس سے قبل کا نہین ہو سکتا
بلکہ کم سے کم یہی زمانہ نکلتا ہے کیونکہ اوسمین اتہانیسیس کا
نامہ موجود ہے اور اوسکی رای یہ ہے کہ یہ نسخہ آٹھوین صدی کے
قبل کا لکھا ہوا نہین ہے اور اوڈن اوسکو دسوین صدی کا اور ڈاکٹر سملر اوسکو ساتوین
صدی کا لکھا ہوا بتلاتا ہے اور مونٹ فاکن کہتا ہے کہ غالب یہ ہے
کہ چھٹی صدی کے قبل کا لکھا ہوا کوئی نسخہ نہین نہ قدکس الکسندریانوس
اور نہ کوئی اور نسخہ یونانی اور ویٹ ستین کہتا ہے کہ وسط یا آخر چوتھی صدی کا
لکھا ہوا ہے اور اوڈن کہتا ہے کہ نامہ اتہانیسیس کا ہونا ہے
اور اوسکی ہنگامہ مین بن نہین سکتا اور جو دسوین صدی مین ہو شکار اور مشہور تھا تو اوسی صدی مین
ملتصق نہ کیا گیا ہو ظاہراً انتہی صاحب اکسیہو دوسری جلد مین بیان حال قدکس
افرائیم نوس مین جسکو تکمین بیل نے دو سرے نمبر مین رکھا ہے کہتا ہے کہ ترجمہ
سپٹواجنٹ کا جو ۱۸۱۹ء مین اسی نسخہ سے منقول ہو کر چھپا اوسکے مقدمہ مین
مرقوم ہے کہ یہ نسخہ قبل تین سو ستاسی برس عیسیٰ کے یعنی اخیر چوتھی صدی مین
لکھا گیا مونٹ فاکن اور بایبل ہی چھٹی یا پانچوین یا چھٹی صدی کا اور ویٹ ستین ساتوین
صدی کا اور ہگ شروع چوتھی صدی کا اور بشپ مارش اخیر پانچوین صدی کا
کہتا ہے اور کسی دو نسخون مین ایسا اختلاف نہین جیسا قدکس الکسندریانوس
اور اس نسخہ مین اختلاف ہے اور اس نسخہ مین عہد عتیق کے اندر چالیس کتاب

پیدایش مین اول باب سے چھیالیسوین تک اور ۳۲ زبور یعنی ایکسو پانچ
سے ۱۳۷ تک اور عہد جدید کے اندر نامہ عبرانیون مین ۹ باب ۱۴
سے آخر نامہ تک اور دو نامے تمتھی اور نامہ ططس اور نامہ فلیمون
اور سب کتاب مشاہدات یوحنا کے غائب ہین اور پندرہوین صدی مین
کتاب مشاہدات یوحنا کی اور آخر نامہ عبرانیون کا لکھکر اوسکے ساتھ ملایا گیا
اور بہت جگہہ مین جو حرف مٹ اور بگڑ گئے تہے اونکو کسی خبردار ہاتھ
نے دوبارہ بنا دیا ہے اور اوس شخص نے اس نسخے کی عبارت اور نسخون
جہان مختلف دیکھی تو وہان عبارت اور نسخون سے لیکر اس نسخے مین داخل
کی ہے لیکن اصل کو رہنے دیا ہے اور بعض جا دلیری کرکے جا کو سے
اوسکے نقلون کو چھیل ڈالا ہے اور جو اس نسخے مین اوسی طرح نسخہ
اسکندریانوس مین کہ جابجا فصلی نشانون مقررہ آگے جن سے نہین تو اس سے
ڈاکٹر کنی کاٹ نے دلیل پکڑی ہے کہ یہہ دونون نسخے نہ اصل نسخون سے
نہ اوسکے اون نقلون سے جو قریب اوسکے زمانہ کے ہوئے تہین لکہے گئے
ہین بلکہ بعد مدت کے اون نقلون سے جنمین وے نشان نہ تہے اور
وے نشان نقلون مین لکہنے موقوف ہو گئے تہے انتہی اگرچہ ان علاوہ
کاتلک اور پروٹسٹنٹ کی تحریرین کئی چیزین مثل نشانون کے اور جابجا خلاف ہے
مگر تاہم دونون کی تحریر کے ملاحظہ سے کئی باتین قابل غور کی ہین اول یہہ

کوئی سند متصل مسیحی مذہب مین ایسکے نہین کہ اس ترجمہ جسنے اسکو
کن لوگون نے یہودیون مین سے کیا ہے اور محض کئی افسانے جو سکے
اسکے بابت مشہور ہین کہ خود علماء مسیحی اوسکی تکذیب کرتے ہین
اور ہارنصاحب سچ کہتا ہے کہ ایک بہی اونمین سے قابل التفات کے
نہین اور راون روایتون کو غیر معتبر سمجھکر اپنا مختار ایک اور قول بنایا کہ ترجمہ
دوسری یہہ کہ حواریون کے وقت سے پندرہ سو برس تک یہی ترجمہ
سب علماء مین سند اور عبری سے زائد معتبر تہا لیس اس صورت مین
بعض پروٹسٹنٹ اور اکثر کاتلک جو یون کہتے ہین کہ مشرق کے
ملحدون نے اسمین تحریف کی ہے تو اس اپنے قول سے نسبت
جہالت کے اپنے سلف کی طرف کرتے ہین کیونکہ وے اسی محرف کو
مانتے تہے اور کلیسیا یونانی اور اور کلیسیون مشرقیہ مین تو اب بہی مانا جاتا ہے
تیسری یہہ کہ انکے اقرار کے موافق یہود اسکو دوسری صدی سے
غلط بتلاتے ہین لیس دو حال سے خالی نہین کہ اس قول مین سچے تہے یا جہوٹے اگر سچے
تو یہودیون اور عیسائیون دونون پر حیف ہے یہود پر اسلیے کہ کیون
اونہون نے اوس غلط کو قریب چار سو برس کے صدی اول تک اپنے
معبد خانون مین رایج کیا تہا اور کیون اوسکو بہت معتبر سمجہا تہا اور عیسائیون پر
اسلیے کہ کیسے جاہل تہے کہ پندرہ سو برس تک اوسکو واجب التسلیم ترجمہ

حقیقی کلام الہی کا جاننا ظاہر اوس قوم فرقون اہل کتاب کے نزدیک کتاب
احسانی بہی مثل قانون سرکار انگریزی کی ہے کہ جیسا قانون موافق مصلحت
کے کبہی واجب العمل کچہہ مدت تک رہتا ہے پہر وقت فوت ہونے
اوس مصلحت کے واجب الرد اور منسوخ ٹہرتا ہے ایسا ہی جبتک
مصلحت دیکہی ایک کتاب کو کتاب اللہ یا بمنزلہ کتاب اللہ کے کہہ دیا
اور پہر اوسکو غلط اور محرف بتلا دین اور اگر جہوٹی تہی اور وہ ترجمہ صحیح تہا
تو صریح حسد اور دشمنی دین مسیحی کے سبب خلاف دیانت اور ایمان کے
صحیح کو غلط بتلاتے تہے پس ایسا ہی حسد اور دشمنی سے اگر اہل کتاب
اور کتاب صحیح کو جو صحت اوسکی اونکے نزدیک یقینی ہو غلط بتلا دین
تو ان سے کیا بعید ہے جو تہی یہہ کہ اونکے اقرار کی موافق دوسری ہی
صدی میں یہودیوں نے اسمین تحریف قصداً بہی کی تہی دیکہو جب
یہودی اپنی شرارت سے اس ترجمہ مین کہ قریب سو برس کے
سب کلیسون عیسائیون میں اور قریب چار سو برس کے سب معبد خانوں
۱۵۰۰ تک
یہود مین بہت بڑا رایج تہا تحریف کرنے سے نہ چوکے تو عبری مین جو پندرہ سو برس
اوسکی طرف مسیحی لوگ بہت ملتفت نہ تہے کیا خاک چہوڑے ہونگے ظاہر
قدما مسیحیوں نے ٹہیک اون شریرون کی شرارت کو پایا ہوگا جو تحریف عبری کی
نسبت اونکی طرف کرتے تہے اور جب یہودیوں سے ایسا فعل شنیع ہوا

سہو کی حد سے یقیناً سرزد ہوا پس اگر حسد اسلام سے
پہر یہودی یا عیسائی بعض مواضع مین مرتکب اوس فعل شنیع کے ہوئے
ہون تو کونسی جگہ شکایت کی ہے پانچوین یہہ کہ جب موافق اقرار
ولیم کار نیتہر کے دوسری صدی مین عبری زبان یہودیون سے گم
ہوگئی تہی اور ویسے ہی کتابون کا مطلب بدون مدد ترجمہ کے نہین سمجہ
سکتے تہے تو وہی اب کے زمانہ پس اب جو علماء پروٹسٹنٹ اپنے
ترجمون ہندیہ اور فارسیہ کے اول مین لکہتے ہین کہ اصل عبری سے
ترجمہ کیا یا جہوٹے ہین یا بہت ہی غلط سمجہتے ہونگے حقیقی یہہ کہ جب دو چار ہی
برس مین کتاب استر کی نقلون مین کثرت کے سبب ایسی خرابی آگئی کہ
اصل اور اصلاح متمیز نہو سکی تو وہی حال توریت پر کہ کثرت نقلون کے
یہودیون کئی ہزار برس کے اندر کیا حال اوسکا ہوا ہوگا سبحان اللہ
عجب طریقہ لکہنے کا اور عجب محافظت کتب دینی کی اہل کتاب مین تہی کہ
دو چار ہی برس کے اندر ایسا انقلاب ہو جاتا تہا ساتوین یہہ کہ بقول
مورخ کاتلک کے جب چوتہی صدی مین سب ترجمے آپسمین بہت ہی مختلف ہوگئے
تہے اور عبری کو یہودیون نے بالکل گم یا بہت ہی خراب کیا تہا تو حضرت جیروم
اس انبار ظلمت سے کیا خاک نور نکالا ہوگا سوا اسکے کہ اپنی عقل کے
موافق صحیح کہین اور بعض کو قراین سے صحیح اور بعض کو غیر صحیح کہین اور

یہ شخص جو نبی نہ تہا تو فقط اس ایک شخص کا حکم قطعی کیونکر ہو سکتا بلکہ رہا
محتمل خطا اور صواب کا رہیگا انہیں وجوہ سے ترجمہ یونانی کو مضمون
کلام اللہ کا سمجہنا محض خطا ہے کیونکہ اوسمین کثرت سے زیادتی
ارجن کی ایسی مخلوط ہے کہ بقول نار فضا صاحب کے اب سید تمیز کا بالکل
منقطع ہوئی اور اس خلط سے بڑی قباحت برپا ہوئی اور ارجن نبی نہ تہا
حواری بلکہ ایک شخص تہا قدما سے اور وہم اور خیال اوسپر ایسا
غالب تہا کہ اوسکے سبب اکثر غلطی کرتا تہا چنانچہ اوسنے توریت کی
اکثر باتین ایسی ہی بیان کی ہین اور غلطی جو نسل کہانا تہا ایسی کہاتا تہا کہ
کبہی کسی نے نہین کہائی اور عبری زبان مین کچہ وقوف کامل نہ رکہتا
تہا پس زیادتی اسکی اکثر غلط فاحش ہوگئی ڈو پیم سور اپنی تاریخ کلیسیا
دوسری باب کے حصہ دوسرے مین اول تین کام ارجن کے یعنی مقابلہ
کتب مقدسہ کا اور ترجمہ کرنا اونکا اور تفسیر کرنی اونکے الفاظ کی بیان کر کے
لکہتے ہین تیسرے امر مین کچہ غلطیان کین کیونکہ اوسنے توریت کی اکثر باتین
خیالی طرح سے بطور تمثیل بیان کین انتہی اور لاڈ ونر اپنی تفسیر کی جلد
دوسری کے صفحہ ۴۸۵ مین تعریف ارجن مین قول جیروم کا نقل کر کے
یہ قول جیروم کا یون نقل کرتا ہے کہ ارجن کے علم کا لحاظ کر کے تصنیف اسکی
اوس طرح پڑہی جاوے جسطرح تصنیف ترطیلین اور نوویشس اور آرنوبیس

ادا سی یونی نیر تیس اور اور یونانی اور لاطینی مورخون کنیسہ کی اور انجیل لیا جاتا ہے
اور بڑا چھوڑا ہوا دیہے جیسا حواری کہتا ہے ثابت کرو تمام چیزیں اچھی اور
مضبوط پکڑ لو جو اچھی ہے اور سیلپی سیس تیوہ بس کہتا ہے کہ میں تعجب
کرتا ہون اوجن سے کہ کس طرح وہ اپنی [illegible] ہی مخالف ہے کہ جہان صواب کو
پہنچتا ہے تو اوس جا نظر اپنی بعد حواریون سے کے نہین رکھتا اور جہان
غلطی کرتا ہے تو ایسی کرتا ہے کہ کسی آدمی سے کبھی غلطی فاحش
مثل اوسکی نہین کی گئی اور صفحہ ۹۹ مین اوسی جلد کے لکھتا ہے
کہ اوجن نے خلاف رسم زمانہ اور ملک کے واسطے سمجھنے اور پھیلانے
علم کتب مقدسہ کے زبان عبری کو سیکھا اور اسکے سبب یونان مین
وہ تعریف کیا جاتا تھا لکن علماء متاخرین نے دریافت کیا ہے کہ اوجن
کو وقوف عبری مین کامل نہ تھا نوین یہ کہ نسخہ قدکس الکسندرینوس
اور قدکس واٹیکانوس کے لیے کوئی سند نہین کہ کس صدی مین لکھے
گئے محض اٹکلون اونکے کاتبون کو برا ثابت کرتے ہین کہ اول تو چوتھی
یا ساتوین یا آٹھوین یا دسوین صدی اور دوسرا چوتھی یا پانچوین یا چھٹی یا ساتوین صدی کا لکھا ہوا ہے اور بعضے معلوم
ہوتا ہے کہ کسی پوپ یا متعلقین پوپ نے عوام کے بہکانے کو کیا ہو
بارہوین صدی مین کسی نسخے لکھے ہوئی کو پیش کر کے کہا ہوگا کہ یہ نسخہ
قبل ظہور اسلام کے لکھا گیا ہے اور یہ بات تو ہرگز مسیحیون سے بعید نہین

کچھ بعید نہین معلوم ہوتی اسلیے جب ان لوگون کی سلف نے زہد
عوام کے لیے سیکڑون انجیلان اور نامے جار من کیے اور شہادات
اونکے جعل بنالیے ہون تو انسے ایک دو نسخہ انکے جعلی بنالینے سے
کیا تعجب کیا جاوے اور ہورن فاکن خود اقرار کرتا ہے کہ جتنی عیسیٰ کے
قبل کا کوئی نسخہ ان دونون مین سے نہین ہو سکتا تو اسکی موافق عقل
چوتھی اور پانچوین صدی کی خرابیان ہے اور آدم کلارک اقرار کرتا ہے کہ سوین
صدی مین جو دریای جعل اور جھوٹ کا مسیحیون کے زمانہ تھا لیے سینتر کی
جعل سے بنایا گیا ہے اور جو یہہ نامہ الکسندر ینوس مین منزل جز کے
تو یقیناً یہہ نسخہ بعد دسوین صدی کے جعلی ہونے اور شہرت کے لکھا ہو گا
پس بات ہماری قرین قیاس ہے دسوین یہہ کہ ان نسخون مین تین
خوبیان اور بہی ہین اول یہہ کہ دونون آپس مین ایسی مختلف ہین کہ کوئی
دو نسخے ایسے نہین دوم یہہ کہ بہت چھوٹی کتابین بہی اول مین لگی ہوئی
ہین اور یہہ دلیل اس بات کی ہے کہ لکھنے والا اسکا اوس زمانہ کے
بعد ہوا کہ جسمین جھوٹ سچ برابر ہو گیا تھا کہ دونون مین حضرات
مسیحیون کو امتیاز نہ رہی تھی اور یہہ امر بعد گذرنے دسوین صدی کے
خوب خیال مین آتا ہے سیوم یہہ کہ کسی چالاک مسیحی نے دوسرے
نسخے کو خوب ہی اصلاح دی ہے کہ سب لفظون کو اپنی طرف سے بنایا

اور متن مین عبارتین کی عبارتین داخل کین اور بعض بعض بادلیری
کرکے لفظ ہی جیل ڈالے ہین اور ان تینون لحاظ سے وسے نسخے
اور ہی اعتبار سے کرنے کے لایق ہین خیر جیہ بات تو متاخرین فرقہ
پروٹسٹنٹ کے ترجمہ یونانی کو اچھا نہین سمجھتے اور وارڈ صاحب
اپنی کتاب الاغلاط مطبوعہ سنہ ۱۸۴۱ع کے صفحہ ۱۸ مین لکھتا ہے
کہ مشرق کے ملحدون نے اسمین تحریف کی ہے اور فرقہ پروٹسٹنٹ کا
اگرچہ ظاہر مین اوسکا ادب کرتا ہے لیکن اونکو بعضی لاچار ہوکر ترجمہ
لاطینی اختیار کرنا پڑتا ہے انتہی اور ظاہر مین عیسائی لوگ توریت کا
ادب کرتے ہین مگر حقیقت مین انکے سلف کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے
کہ انکے نزدیک کچھ قابل ادب کے نہ توریت ہے اور نہ مصنف توریت کا
پولوس مقدس جو مسیحیون مین حواری گنے جاتے ہین باب تیسرے
نامہ دوسرے کرنتھیوں مین لکھتے ہین ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اور ہم موسیٰ
کی طرح نہین کرتے جسنے اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا تا کہ بنی اسرائیل
اوس اوٹھ جانیوالے کے غایت تک بخوبی نہ دیکھین بلکہ اونکا
فہم تاریک ہوگیا کیونکہ آج تک پرانے عہد کے پڑھنے مین وہی پردہ
رہتا ہے اور اوٹھ نہین جاتا اسلیے کہ وہ پردہ مسیح سے جاتا رہتا ہے
پر آج تک جب موسیٰ کی کتاب پڑھی جاتی ہے تو وہ پردہ انکے دلون پر

کچھ بعید نہین معلوم ہوتی اسلیئے جب ان لوگون کی سلف نے فریب
عوام کے لیئے سیکڑون انجیلان اور نامین حواریین کیے اور مشاہرات
اونکے جعلی بنالیئے ہون تو انسے ایک دو نسخے کے جعلی بنا لینے سے
کیا تعجب کیا جاوے اور ہورن ذاتی خود اقرار کرتا ہے کہ چھٹی صدی کے
قبل کا کوئی نسخہ ان دونون سے نہین ہوسکتا تو اسکی سوا انکی
چوتھی اور پانچوین صدی کی خرابیکا اور [illegible] اقرار کرتا ہے کہ سوین
صدی مین جو [illegible] جعل اور جھوٹ کا مسیحیون مین عموماً زور تھا اسلیئے [illegible] کا
جعل سے بنایا گیا ہے اور جو یہہ نامہ الکسندریوس مین [illegible] جزو کی ہے
تو یقیناً یہہ نسخہ بعد اوس زمانہ کے جعلی ہونے اور شہرت کے لکھا ہوگا
پس بات ہماری اقرب قیاس ہے دسوین یہہ کہ ان نسخون مین تین ۳
خوبیان اور بھی ہین اول یہہ کہ دونون آپس مین ایسی مختلف ہین کہ کوئی
دو نسخے ایسے نہین دوم یہہ کہ بہت چھوٹی کتابین بھی اول مین لگی ہوئی
ہین اور یہہ دلیل اس بات کی ہے کہ لکھنے والا اسکا اوس زمانہ سے
بعد ہوا کہ جسمین جھوٹ سچ برابر [illegible] ہوگیا تھا کہ دونون مین حضرات
مسیحیون کو امتیاز نہ رہی تہی اور یہہ امر بعد گزرنے دسوین صدی کے
خوب خیال مین آتا ہے سیوم یہہ کہ کسی چالاک منشی نے دوسرے
نسخے کو خوب ہی اصلاح دی ہے کہ سب [illegible] لفظون کو اپنی طرف سے بنایا

پڑا رہتا ہے اور کرنتہیون کے ۳ باب ۱۳ آیت مین یہ جملہ کہ بنی اسرائیل الخ یون ہے تاکہ بنی اسرائیل اوس
باطل ہونے والی بات کے غایت کے تئین نہ دیکہین سبحان اللہ تکمیل مین
پولوس مقدس حضرت موسی سے زیادہ تہی کہ موسی علیہ السلام تو ایک
حشمت باطل کو بہی چہپاتی تہی اور اونکے پردہ ڈالنے سے اونکی تہا
مین ایک پردا پڑا رہتا ہے کہ حق نہین نظر آتا اور یہہ جو جب کتاب موسی
کو پڑھتے ہین وہی پردہ اوسمین موجود ہے دیکہو وہ کتاب تو ایک ایسی
بڑی کہ اوس سے حق کا معلوم ہونا مشکل نکلا اور دوسرے [illegible]
لکہتے ہین عبرانیہ ۷ ۱۸ پس اگلا حکم (یعنے توریت) اسلیے کہ کمزور اور بے فائدہ
بطلان پذیر ہے عبرانیہ ۸ ۱۳ پس اگلا حکم اسلیے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا
اوٹہ گیا دیکہو صاف بیان احکام توریت کو کمزور و بیفائدہ بتاتے ہین حالانکہ
کیا اللہ تعالے نے محمد ۱۵ سال تک سب بنی اسرائیل کو کمزور اور بیفائدہ
حکم دیے تہے اور صد ہا نبی اونہین پوچ حکمون کے تعمیل کرنے کے لیے مامور تہے اور یہ
بات اوسی نامہ مین لکہتے ہین عبرانیہ ۸ ۷ اگر وہ پہلا وثیقہ بے عیب ہوتا تو دوسرے کی
جگہہ تلاش کی نہ ہوتی یہان صاف پہلے وثیقے کو جو عہد عتیق ہے عیب دار
بتلاتے ہین اور ایسا ہی کچہہ درس ۱ باب آیت نامے مین ارشاد کیا
اون حواری صاحب نے تو کچہہ اسی قدر کہا ہے مگر پیر اونکی زیادہ تر
کلمات تعظیم کی بہ نسبت توریت اور صاحب توریت کے کہتے ہین [illegible]

اپنی کتاب اعلاطنامہ منطبعہ سنہ ۱۸۴۲ اسکے صفحہ ۳ مین قول جناب لوتہر
صاحب سے کے جو مصلح دین عیسوی اور پیشوای فرقہ پروٹسٹنٹ کے
ہین اونکی کتابون سے یون نقل کرتا ہے کہ جناب ممدوح اپنی ایک
کتاب کے تیسری جلد کے صفحہ چالیسوین اور اکتالیسوین مین لکہتے ہین
ہم نہ سنینگے اور نہ دیکہینگے موسی کو اسلیے کہ وہ صرف یہودیون کے لیے
تہا اور اوسکو ہم سے کسی چیز مین علاقہ نہین اور ایک دوسری اپنی کتاب
مین لکہتے ہین کہ ہم نہ قبول کرینگے موسی کو اور نہ اوسکی توریت کو اسلیے
کہ وہ تو دشمن عیسی ہے پہر کہتے ہین کہ موسی تو جلادون کا استاد ہے
پہر لکہتے ہین کہ دس حکمونکو عیسائیون سے کچہ علاقہ نہین پہر لکہتے ہین کہ
ان دس حکمونکو خارج کرنا چاہیے کہ تمام بدعت ابہی موقوف ہو جاوے
گی کیونکہ یہی احکام ہین جو سب بدعتونکے ہین انتہی سبحان اللہ مصلح
دین کسقدر حد سے بڑہا کہ موسی علیہ السلام کو دشمن عیسی علیہ السلام کا
اور استاد جلادونکا بتلاتا ہے اور مین حیران ہون کہ جب دس حکمونکو
عیسائیون سے کچہ علاقہ نہین اور وے ہی سب بدعتون کے اور واجب
الاخراج ٹہرے تو اونکے نزدیک مذہب عیسوی مین اون حکمون کے
کے مخالف اعتقاد اور عمل چاہیے اور اسصورت مین شرک اور بت پرستی
اور ماں باپ کی تعظیم نکرنا اور ہمسایہ کو ایذا دینا اور خون کرنا اور زنا کرنا

اور جہوٹی گواہی دینا دکن ملت مسیحی کے جتنے ہین اسلیئے کہ اون حشیے
مدعوتون مین تاکید ہے حکم توحید اور تعظیم ابوین اور تعظیم موسیٰ اور
امتناع بت پرستی اور قتل اور زنا اور چوری اور زنار ہمسایہ کا ہے اور عیادہ
بالسد اگر یہی دین عیسوی ہے جیسا ارشاد لوتھر صاحب سے نکلتا ہے
تو اوس دین کو ہم دور سے دونو ہاتون سے سلام کرتے ہین اور اس
سے بھی بہت افسوس ہے کہ جب ایک عیسائی کہتا تہا کہ ہمارے مذہب
کے موافق موسی تو ایک چور اور ڈکیت تہا جب مینے اوس سے دلیل
پوچہی تو درس ۸ باب ۱۰ یوحنا کو اپنی دلیل لایا شاید جناب لوتھر نے
بہی اوسی سے دلیل پکڑکے ایسا کلمات گستاخی کے شان موسیٰ
علیہ السلام مین کہین ہونگے اور ۸ درس یون ہے عربیہ سنہ ۱۶۷۱ اور سنہ ۱۸۲۱
وجمیع الذین اتوا قبلی ھم سراق ولصوص ولکن الخراف لم تسمع لھم سندیہ
سب جتنے مجہسے اگلے آئے چور اور راہ زن ہین اور بہیڑون نے اونکی نہ سنی
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ سب جتنے مجہسے اگلے آئے چور اور بٹمار ہین اور بہیڑون نے
اونکی نہ سنی انتہی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد ۳ کے صفحہ ۲۰ مین عقیدہ
فرقہ میکنز کے بیان مین لکہتا ہے کہ جیروم ہمکو اطلاع دیتا ہے کہ شیپ
مانی بانی اوس فرقہ کا کہتا تہا کہ قول جناب مسیح کا درس ۸ باب ۱۰ یوحنا
سے مقصود موسیٰ کے حق میں ہے اور فاسٹس کہتا ہے کہ ہمارے خدا نے

اس قول سے اشارہ طرف موسیٰ کی کیا ہے انتہی ملخصاً اور جناب
لوتھر نے انہین دو کی پیروی کی ہو گی اور اسی بیتس شاگرد رشید
جناب لوتھر کی بوزی پیروی اپنے اوستاد کی کرکے یون کہتے تھے
جیسا اوسی سفر کتاب اغلاطنامہ مین منقول ہے کہ دس حکم کلیسے
مین نہ سکھائے جاوین اور اسی شخص سے فرقہ انٹی نومینس کا نکلا ہے
اور انکا یہہ عقیدہ تہا کہ توریت اس قابل نہین کہ اوسکو کلام خدا سمجھا
جاوے اور قول اونکا یہہ تہا کہ اگر زانی ہو یا حرامکار یا اور کسیطرحکا
گنہگار تو یقیناً رستہ نجات مین ہے اور اگر گناہ مین ڈوبا ہے بلکہ
اوسکے قعر مین پڑا ہوا اور یقین کرتا ہے تو خوشی مین ہے اور جو اپنے
تئین اس احکام مین مصروف کہتے ہین وے علاقہ شیطان سے رکھتے ہین
وے سولی پائینگے موسیٰ کے ساتھ انتہی سبحان اللہ دس حکم ایسے
ہوئے کہ جو اپنے علاقہ رکھے وہ علاقہ شیطان سے رکھتا ہے اور دیکھے
حقین کیا اچھی دعا مع موسیٰ علیہ السلام کی ہوئی فرقہ معتقد اس فرقہ
کے فقط ایک اعتقاد جناب مسیح کا رکھکر چین سے رہنا اور چوری اور قتل
اور بت پرستی اور اور جہان کی برائیان سب کرتے رہین کہ ہر سو ہتاین
رستہ نجات اور خوشی مین ہین ههههه

بحمد اللہ کہ جلد اول حسب سینہ ۱۲ ... تمام ہوئی

مقصد سوم

فصل اول

مقصد تیسرا بیان حال عہد جدید مین اور اسمین چار فصلین ہین

فصل اول اون کتابون کے بیان مین جو سلف مین اناجیل اور اعمال
اور نامجات مسیح اور نامجات حوارین اور مشاہدات کرکے مشہور تھین
اور اب عیسائی اونکو غیر معتبر اور جھوٹی بتلاتے ہین جاننا چاہیے کہ تھوڑے
ہی عرصے کے بعد عروج جناب مسیح کے حواریون کی زندگی ہی مین عیسائیون
مین غیر معتبر اور جھوٹی کتابین اور جھوٹے نامے بنانے اور جھوٹے اعمال
کر دینے کا چرچا ہو گیا یہانتک کہ حواری اور انجیل نویس اور پولوس مقدس ہی اپنی تحریرون مین
پیرون کو اطلاع اس امر کی کرنے لگے اور جعلسازی حواریون کے نام سے کتابین
اور اعمال اور نامجات اور مشاہدات کرکے مشہور ہوئین کہ ضبط اونکا
مشکل ہے اور نوین صدی تک برابر یہ جعلسازی جاری رہی
اور دسوین صدی مین اس فعل شنیع کا دریا بڑی طغیانی سے موجزن
ہوا اور اب ان اناجیل وغیرہ سے کچھ جاتے رہین اور کچھ باقی ہین لوقا
انجیل کے باب اول مین لکھتا ہے ہند سنہ ۱۸۴۴ کی ہے بزرگ تیوفل اسلیے
کہ بہتون نے اختیار کیا کہ اوس احوال کو جو حقیقت مین درمیان ہمارے
بیان کرین ۲ جیسا اونہون نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور
اور کلام کے خدمت کرنے والے تھے ہمکو سونپا مین نے بھی مناسب جانا کہ
سبکو شروع سے اچھی طرح دریافت کرکے تیرے لیے درستی سے

لکہون ہتی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ان درسون کی شرحیون
کی ہتی بہت سے لوگون نے سوا انجیل نویسون کے لکہنا ان
حالات کا جو عیسائیون مین محقق تہین شروع کیا تہا لیکن جو انہون نے
اپنی تاریخین خوب درستی سے نہ لکہی تہین او سپر لوقا نے بعد روح القدس
کے واجب جانا کہ اس قسم کی ایک کتاب پوری بنا دے انتہی یہ کہتے تہین
اقرار ہے کہ اور تاریخین بہی مثل تاریخ لوقا کے پہلے لکہنے لوقا سے بن چکی
تہین لیکن ان مین کچہ نقصان تہا اور تفسیر ڈوائلی اور رچرڈ مینٹ مین
ذیل شرح درس اول کے مرقوم ہے کہ ان لفظون سے ظاہر ہوتا ہے کہ قبل
لکہنے لوقا کے اورون نے بہی حالات عیسوی کو دیکہنے والون اور کلام
کی خدمت کرنیوالون سے سنکر لکہا تہا انتہی اور پولوس مقدس باب اول این
نامہ گلتیون کے لکہتے مین ہند ٦ مین تعجب کرتا ہون کہ تم اتنا جلدی
اوس سے جسنے تمہین مسیح کی فضل مین بلایا ہے پہر کے دوسری انجیل
کی ہو گئے سو وہ دوسری تو نہین مگر بعضی ہین جو تمکو گہبراتی اور مسیح
کی انجیل الٹ دینی چاہتے دیکہو [illegible] پولوس مقدس کے اوس وقت
مین ایک اور انجیل ہتی اور بعضے الٹ دینے انجیل کے در پے تہے اور
موشیم جلد اول مین اپنی تاریخ کے [illegible] مین اپنی کتاب کے اندر
چند بیان حال فرقہ ناصریون اور ابیونیون کے لکہتا ہے کہ ان لوگون

فرقون کے پاس ایک انجیل تھی جو ہماری انجیل سے مختلف ہے لوادس
انجیل کے حقمین ہمارے علماء مین اختلاف ہے انتہی اور میکلیس نے
بطور حاشیے کے لکھا ہے کہ انجیل ناصریون وا بیا عبرانی کی
جو فرقہ ابیونی کے پاس تھی اور انجیل بارہ حواریون کی کرکے مشہور ہے
اور غالباً یہ وہی ہے جسکی طرف پولوس ورس ۶ باب ۲ نامہ گلتیون مین
اشارہ کرتا ہے پھر ورس ۲ دوسرے باب دوسرے نامہ دوسرے تھسلنیکیون مین
لکھتے ہین کہ تم اوس خیال سے کہ مسیح کا دن آن پہنچا ہے جلد اپنے دل کی
ڈھارس مت کہو دو اور نہ گھبراؤ نہ کسی روح نہ کسی کلام نہ کسی خط سے یہ
سوچ کر کہ وہ ہماری طرف سے ہے انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین
ہے کہ بعض نے خیال کیا ہے کہ اس ورس مین اشارہ ہے کہ تھسلنیکیون کو
اور بھی نامے جعلی پولوس کی طرف سے دکھائے گئے تھے انتہی کہتا ہون
کہ ظاہر یہی ہے اور شاید احتیاطاً ملاحظہ شیوع جعل از بکار کے بطور
پیش بندی کے لکھا ہو باب ۱۱ نامہ دوم کرنتھیون مین ہے ورس ۱۲
پر مین جو کرتا ہون سو ہی کرتا رہونگا کہ مین اونکو جو قابو ڈھونڈتے ہین قابو پانے
ندونگا تاکہ جس بات مین وے فخر کرتے ہین ایسے جیسے ہم مین پائے جاوین ۱۳
کیونکہ ایسے جھوٹے رسول دغاباز کام کرنیوالے ہین جو اپنی صورت کو مسیح کے
رسولون سے بدل ڈالتے ہین انتہی دیکھو پولوس مقدس شور کرتے ہین کہ ایسے

اس وقت مین ایسے لوگ تھے جو اپنی صورتونکو حواریونکی صورتون میں
بدلتے تھے اور دعوی ادعای رسالت عیسوی کا کرتے تھے اور قلبو
یہ ظہور ہوتے تھے نہ تھے تفسیر ڈوالی اور [illegible] مین قول [illegible]
کے مرقوم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو سے رسول [illegible] مین
حواریون کی مثل وضع بنا کر دعوی کرتے تھے کہ ہم اپنے وعظ پر [illegible]
لیتے اور اپنی استغنائی پر فخر کرتے تھے لیکن اندرون اسکے [illegible]
خفیہ لیے مریدون سے تحفے لیتے تھے تاکہ اونسے جیسے لیتے تھے اور
حواری تھے انہی لحاظ سے کہ وے مشہور ہو وین اور [illegible]
مسیح کے حال پر یہ لکھا کہ مین کرتیوسے کبھی کوئی چیز نہ لی
اور نہ لونگا نہ خفیہ اور نہ ظاہر انتہی دیکھو اسمین صاف اقرار ہے کہ حواری
کہ اوس وقت مین تھے [illegible] حواری وہی ہیں ابا [illegible] نامہ اول [illegible]
مین [illegible] ای جیسے تم ہر ایک روح کے تصدیق نکرو بلکہ روحو
آزماؤ کہ وے خدا کیطرف سے ہین کہ نہین کیونکہ بہت سے جھوٹے
پیغمبرون نے دنیا مین خروج کیا ہے انتہی اسمین یوحنا حواری [illegible]
پولوس کی شور مچاتے ہین اور پطرس حواری [illegible] ابواب نامہ مین
لکھتے ہین [illegible] جیسے جھوٹے نبی اوس قوم مین تھے ویسے تمہارے
درمیان بھی ہونگے جو ہلاک کرنیوالے بدعتین [illegible] مین نکالینگے

۲۰

…ر رہینگے اور آپکو جلد ہلاک کرینگے انتہی دیکھو یہین

…ای ہوئے مسیلمہ ہونگے جو عنقریب ہین ملکہ یہ دین نکالینگے

…یے وقتین کثرت سے دیکھا کہ سیاہ خط مین انکی حکایت کی

…قول بطریق حواری کے ترجمے [illegible] جسوقت سے [illegible]

…ہیے اور کہتا ہے کہ اونہون نے توفیق خدا کو خصوصیت [illegible] لیا

تھا اور پادری صاحب جلد دوم [illegible] یوحنا کی دفعہ دوم مین لکہتے ہین کہ پاک نویسون نے ہی

کہ ایسے لوگ اونہین کے زمانہ مین پیدا ہوگئے تھے اور اسکی ہی خبر دی

تھے کہ آگے کو بدلوگ ہونگے جیسا کہ لوقا باب اول مین اور پولوس بلب

اول نامہ گلاتیون ہین ورس ہے ۹ تک اور ورس ۲ باب نامہ ۲

تہلوسنیقیون مین تصریح کرتے ہین اور بعد زمانے حواریون کے تہے جہوٹی

کتابین جو منسوب طرف عیسی علیہ السلام اور حواریون یا اونکے

ہمراہیون کی تہین اور انکو اول چار صدی والون نے انجیلون اور

نامون اور اعمال اور مشاہدات وغیرہا کا خطاب دیکر ذکر کیا ہے

بہت سی پڑہ گئین اور بہت اونمین کی نسبت ہو چکی ہین اور بعض

ابتک موجود ہین کہ لکہیے ہین جو کتابین جو اب موجود ہین یہ ہین

نامہ عیسی علیہ السلام کا ابگرس کو نامہ عیسی علیہ السلام کا جو [illegible]

[illegible] یا قدری شہر [illegible] کے آسمان سے گرا تہا

[illegible]

کتابیں حواریوں کے نامسے برنباہ اور کلیمنس اور الکنا لمتیس وغیرہ
جو انکا رہے ہے انجیل طفولیت انجیل ولادت مریم انجیل یعقوب
انجیل نیقودیموس شہادت تکلہ یا اعمال پولوس تاریخ بارہ حواریوں
تصنیف ابدیاس کی نامہ پولوس کا لاودکیوں کو جو نامے پولوس سینیکا کو
اور سینیکا کے اور صاحب گسپیھو مواین کتاب کے تمسکے پاخرین
باب میں یوں لکھتا ہے یہ فہرست اون کتابوں کی ہے جو طرف مسیح کے
یا حواریوں یا اور پیروان مسیح کے منسوب ہیں اونکو مشائخ قدیم مسیحیوں و دیگر

الف سوم عدد

طرف عیسیٰ علیہ السلام کی

نامہ بنام اَبگرس بادشاہ اڈیسا کے — نامہ بنام پطرس و پولوس کے
کتاب تمثیلوں اور وعظ کی — ذہرم گیستہ حواریوں اور مریدوں کو
کتاب شعبدہ بازی اور سحر کی — خفیہ سکھایا ہے
کتاب جنم ہوم مسیح اور مریم اور دایہ مریم کی — نامہ جو جیتی صدی میں آسمان سے گرا

عدد

طرف مریم کی

نامہ بنام اگناشیس — نامہ بنام سلی سیلیان — کتاب جنم ہوم مریم
کتاب مریم اور دایہ کی تاریخ اور حدیث مریم کی — کتاب معجزات مسیح
کتاب چھوٹی بڑی سوالوں کی مریم کی کتاب نسل مریم کی — وانگشتری سلیمان کی

نہم عدد

طرف پطرس کی

انجیل پطرس اعمال پطرس مشاہدات پطرس ایضاً مشاہدات پطرس

نامہ بنام کلیمنس مباحثہ پطرس واپئین تعلیم پطرس وعظ پطرس

اداب نماز پطرس کتاب جادو وشی پطرس کتاب قیاس پطرس

طرف یوحنا کی ۶ عدد

اعمال یوحنا انجیل دوم یوحنا کتاب جادو علیہ یوحنا حدیث یوحنا

نامہ بنام پلیدرویک وفات نامہ مریم تذکرہ مسیح اور اونکے نزول صلیب

مشاہدات دوم یوحنا اداب نماز یوحنا

طرف اندریا حواری کی طرف متّی حواری کی

انجیل اندریاہ اعمال اندریاہ انجیل طفولیت اداب متّی

طرف فیلپ حواری کی طرف برتولما حواری کی

انجیل فیلپ اعمال فیلپ انجیل برتولما

طرف توما حواری کی صمہ عدد

انجیل توما اعمال توما انجیل طفولیت مسیح مشاہدات توما کتاب [illegible] توما

طرف یعقوب حواری کی ۲ عدد طرف متیاہ کی جو بعد عروج مسیح کی داخل [illegible] ہوا

انجیل یعقوب اداب نماز یعقوب وفات نامہ مریم انجیل متیاہ حدیث متیاہ اعمال متیاہ

طرف مرقس کی ۲ عدد

انجیل مصریونکی | ادات مرقس | کتاب پی تشی بنانا

طرف برنباہ کی عقاید | طرف تہی وڈیوس کے

انجیل برنباہ | نامہ برنباہ | انجیل تہی وڈیوس

طرف پولوس کی

اعمال پولوس | اعمال تہکلہ | نامہ بنام لاؤدکیان | نامہ سوم تسلنیکیوں کا

نامہ بنام کرنتہیوں کی | نامہ کرنتہیوں کی طرف سے | اور جواب پولوس کا

نامہ بنام سینکا کی اور ایک نامہ سینکا کی طرف سے | مشاہدات پولوس

ایضاً مشاہدات پولوس | ورثہ پولوس | انابی کتین پولوس

انجیل پولوس | وعظ پولوس | کتاب سرسانپ کی | پرچی پیٹرس و پولوس

صاحب اکسیہومو بعد فہرست ان کتابوں کے لکھتا ہے کہ جب شروع
ہی دین عیسوی میں ایسی انجیلوں اور ناموں اور رسالوں سے بھرا تھا کہ اکثر
ان میں سے اب تک بھی اکثر عیسائیوں کے نزدیک مسلم ہیں طغیانی انکی
تھی پس اب ہم کس قاعدہ سے پہچانیں کہ یہی کتابیں جو پروٹسٹنٹ
اونکو مانتے ہیں الہامی ہیں اور مشکل بڑی ہے لحاظ کرتے اس امر کے کہ
کتابیں مسلمہ انکی بھی قبل ایجاد چھاپہ کے قابلیت الحاق اور تبدیل
کی رکھتی تھیں نہیں کہتا ہوں میں کہ بیچ قول میں اس شخص کے نہایت ہی حیا

پیسا اور فصل [illegible] بات [illegible] ہے
[illegible] کے [illegible] اور [illegible] سلف [illegible]
[illegible] کرتا ہے [illegible] اول کے [illegible]
کہتا ہے کہ [illegible] اور [illegible] کا ایک
جا کر [illegible] کی ترقی کے واسطے [illegible]
[illegible] صرف [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] بہت ہے [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] بہت [illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دوسری [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

لیکن راستی اور صفائی مین کچہ خلل پڑا یہہ اسی سبب سے
بعض لوگ یہہ ہی جانتے ہین کہ وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوئین جو کہ
اس زمانہ کے بعد کثرت سے لکہی گئین اسطرح سے کہ فیلسوف
لوگ جب کسی طریقے کی پیروی کرتے تہے تو کبہی کبہی اوسکے
حقین کتاب لکہہ کے کسی معروف حکیم کے نام سے اجرا کرتے
تہے کہ اس حیلہ سے لوگ اوسپر متوجہ ہو کر اوسکی باتین زیادہ
مانینگے اگرچہ اوسکی باتین برملا خود مصنف کی ہوتین سو اسیطرح
مسیحی جو فیلسوفون کی طرح بحث کرتے تہے کتاب لکہہ کے کسی
حواری یا خادم حواری یا معروف اسقف کے نام سے رواج
دیتے تہے الیا دستور تیسری صدی مین شروع ہوا اور کئی سو
برس تک رومی کلیسیا مین [illegible] ری رہا یہہ بات بہت ہی خلاف
حق اور قابل الزام شدید کے تہی انتہی اور بعد اسکے مورخ مذکور نے
چند عذر بابت عدم تحریف کتب مقدسہ کے پیش کئے ہین انشاء اللہ
انکا رد اس مقصد کے آخرین [illegible] صاحب میزان الحق کے رد مین ناظر کو ملیگا [illegible]
جو ان دو مورخون کی تحریر سے دو باتین ثابت لیکن لکہتے ہین اول یہہ کہ دوسری
ہی صدی سے [illegible] علما مسیحی مین شروع ہوئے اور راستی اور خدا پرستی کی ترقی کیواسطے
جہوٹ بولنا اور فریب دینا بطور استحباب نیکی کے ہو گیا اور اون علما نے جواب ہی مسیحی

اونکو اپنا پیشوا اور سچا مسیحی گنتے ہین محض نقل لینے لحاظ پر کہ
بجا قونِ عیسوی مذہب کی رونق ہووے فتوے ایسے امر کا دیا
جو جعلسازی کا سبب بنا تو بہلا اون علماء کی بابت سے کب بعید ہے
کہ بلحاظ اس امر کے کہ مسیحی مذہب کی ترقی اور اعتقاد عوام کا پکا
ہو جاوے ایسے فتوی دیا ہو کہ اون انجیل متعارف مین نہی بہت کچھ
گہٹایا بڑہایا جاوے یا جعل کی سبب اور سنی حدیثین بنائی گئین اور تعلیقین
اونکی چہپائی گئین ہون اور فصل دوسرے مین ایکے جا محققین کا اقرار ہے
کہ حضرات مسیحی ہی قصدًا تحریف کیا کرتے تہے پس یہ احتمال اور
ہی قوت پاتا ہے اور معلوم ہوا کہ جب جعلسازون کو علماء رکن ملت مسیحی کا
فتوی اوس امر کا مل گیا جو سبب جعلسازی کا بنا اور ایسی جعلسازی
اور جہوٹ بمنزلہ مستحبات دینی کی ٹہری تہی اونکو کیا چیز مانع رہی بعض
سال تک حضرات مسیحیون جعلسازون نے کیا کچھ نہ کیا اور اپنی ہوی
اور حتی الوسع کسب جنکے ہر گئے ڈیونیسیس اسقف کورنتہ کا کیا اچہا
بعض جعلسازون کے حق مین کہتا ہے کہ جب کچھ لوگ میرے خطون مین
تحریف کرکے کتب مقدسہ مین کیا بات ہوگی نکلے یوسی بیس اپنی تاریخ کی
چوتہی کتاب کے تیئسوین باب مین لکہتا ہے کہ ڈیونیسیس اسقف کورنتہ کا
کہتا ہے کہ مینے موافق درخواست بہائیون کے خط لکہے تہے اون

اور ترجمون مین یون ہے فارحنتہ الیا سیاد اپنین ظاہر شود کہ شیا بنا ہے
یہ ترسانم عزیز ست یا دللا اپنی اخو فکم برسائل دیکہو تعلق
سب ترجمون سے لفظ خفلین ورنا ہا اور رسائل کا صیغہ جمع کے ساتہ
اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت خلط ہو گئی ہے نسخون کو لکہنے بنے
طبقون مین ایسے دونا ہے پائے جاتے تہے جیسا کہ عبارت اکسیہو مین کہ
کلام جعلی ملتے جاتے ہین پس ان سب مذکورہ سے جو لوگ کہ معلوم ہوا کہ کتاب
اول سے بہت جعلسازی کا زور اور محافظت کتب الہامی کا قصور تہا اور
کہ سبب اسکے وہی ہونگے جو مقدمہ اس کتاب کی فصل تیسری مین گنے گئے اور
فتوی علماء دوسری صدی کا جعل کے لیے علاوہ ان سببون کے ایک
سبب اور بہی معلوم ہوتا ہے کہ جو اول اور دوسری صدی مین اکثر مسیحی
اور چہوٹی قومون سے تہے اور باوجود اسکے ان حوادث مین جنکا ذکر فصل
تیسری مقدمہ مین گذرا گرفتار ہوئی اور ظاہر ہے کہ اکثر جاہل اور چہوٹی قوم
والونکو فکر مآل کا کم ہوتا ہے خصوصا جبکہ کسی حادثہ قوی مین گرفتار ہو جاوین
تو اس لحاظ سے انکے عہد مین جعلسازون کو بڑی گنجائش تہی اور ان غریبون
طریقہ محافظت کا بہت اچہا نہ تہا اور نہ طریقہ اسناد کا انمین اچہی طرح پایا جاتا
بلکہ اکثر خوف اور صبر مین کاٹتے تہے اور محض روایتون کو سنی سنائی نقل
کرتے تہے اور پہر تنقید نہ ہوتی تہی لہذا اس سبب سے متاخرین کو تنقید انکی مشکل

ہوئی ہے ولیم میور صاحب اپنی تاریخ اردو کی باب ۲ کے تیسرے کے پہلے حصہ کی دفعہ ۶
مین لکھتے ہین پہلے مسیحیون کو پھیلانے کی فکر تھوڑی تھی اور نہ وے اپنے
کلیسیا کے حال کی کچھ کتاب یادداشت رکھتے تھے بلکہ ظلم و تعدی کی
برداشت کرکے اپنی اوقات صبر و فروتنی سے بمشکل کاٹتے تھے پہر دو
صدی اول کے بیان حال مین تیسرے باب کے پہلے حصہ مین لکھتے ہین
اوس زمانہ مین مسیحی بیشتر غریب اقوام اور اوسط اور ادنی اور کمتر اشخاص
تھے اونکی کثرت کی یہہ بھی ایک وجہ تھی اور اسی سبب سے اوسہون نے زیادہ
شہرت نہین پائی اور تواریخون مین مذکور کم ہوا کیونکہ نیچ قوم ہمیشہ اون سے
زیادہ ہوتی ہے اور لوگ اونکی خبر تھوڑی لیتے ہین بلکہ مورخون کی کتابین
اشخاص نامور اور اہل حشمت اور مقدور والونکے حال مین لکھی جاتی ہین انتہی
اور نقل عبارت مارش صاحب کی فصل دوسرے مقدمہ مین گذر چکی کہ اوس مین
صاف مصرح ہے کہ قدماء اول صدی کو تنقید روایات کی نہتی فصل
دوسری اس امر کے بیان مین کہ عہد جدید مین بھی مثل عہد عتیق کی انکے علماء
کے اقرار کے موافق الحاق اور نقصان یقینی ہے اور تحریف کے شواہد سے اول یہہ کہ درس ۳۵
باب ۲۷ متی مین موافق نسخون حال کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اور اوسے صلیب
کھینچ کر اوس کے کپڑے ان پر چٹھی ڈالکے بانٹ لیے تا کہ جو نبی کے معرفت کہا گیا تھا
پورا ہو کہ اونہون نے میرے کپڑے آپس مین بانٹ لیے اور میرے کرتے پر چٹھی ڈالی

پس یہہ فقرہ تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تہا الحاقی یقیناً الحاقی ہے آدم کلارک نے
اپنی تفسیر کی دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۲ و ۳۳۳ مین لکہا ہے کہ یہہ
فقرہ یونانی کے کسی قلمی نسخہ اور سریانی ترجمے کے سب نسخون
خطی اور بعض نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ عربیہ کے سب نسخون خطی اور
اکثر نسخہ مطبوعہ مین جو بشپ والٹن کی پالی گلاٹ مین چہپا ہے اور ترجمہ فارسی
پالی گلاٹ مین متروک ہے اور اسیطرح ترجمون کا پٹک اور سہی ڈک
اور اتہیوپک اور پرانے روسی کے سب نسخون خطی اور اکثر نسخون مطبوعہ
مین اور اکثر نسخون خطی اور مطبوعہ لاطینی و ربہت نسخون پرانے اٹالک
متروک ہے اور کریزاسٹم اور طیطوس نہستری اور یوتہی میس اور تہیوفلیکٹ
اور اُورجن اور پرانے مترجم لاطینی اریٹی جیس اور آگسٹائن اور جن مؤرخون کو یوسیبیس
جب اسیبیس نے کا حوالہ دیا ہے اونکے حوالون مین بہی یہہ فقرہ متروک ہے
اور یہہ شتر کتنے درس ۲۸ باب ۱۹ انجیل یوحنا سے لیکر الحاق کر دیا ہے
گریس بیک نے اچہا ہی کیا جو اسکو قطعی جہوٹا سمجہہ کر چہوڑ دیا نتیجہ یہہ
یہہ جملہ صاف الحاقی ہے اور انکے مفسر محقق بہی الحاقی کہتے ہین اور گریس بیک نے
جو اسکو جہوٹا الحاقی سمجہہ کر نکال دیا تہا اوسپر ارشاد صاحب نے تعریف کی کہ
اچہا کیا دوسرے یہہ کہ باب پانچوین نامہ اول یوحنا مین ہے بند ۷ ... [illegible]
جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح قدس اور یہ تینون ایک ہین

٨ اور تین ہین جو زمین پر گواہی دیتے ہین روح اور پانی اور لہو اور ان تینو کا
ایک مضمون ہے انتہی اور یہ دونون درسون مین کسی عیسائی نے خلاف واقع
واسطے اثبات مسئلہ تثلیث کے اسقدر جو آسمان پر گواہی دیتے
ہین باپ او کلام اور روح قدس اور یہ تینون ایک ہیں اور تین ہین
جو زمین پر بڑہا دیا ہے اور اصل مین اسی عبارت تہی کہ تین ہین جو گواہی
دیتے ہین روح اور پانی اور لہو الخ دیکہو اپنے عقیدہ کے لیئے اپنی طرف سے
ایک عبارت گہڑ کے اوسکو کلام اللہ کہنا کیا بڑی جرات حضرات عیسائیو
کی ہے آدم کلارک صاحب اپنی تفسیر کی چوتہی جلد کے صفحے ٥٨ مین لکہتا ہے کہ
اس فقرے کی بابت علماء مین چار سو برس سے نزاع ہے اور بہتون نے فیصلہ
نہین ہو چکا گو اب جمہور محققین جعل اوسکو جعلی سمجھکر چہوڑ بیٹھے ہین انتہی
بعد اسکے قریب بارہ ورق مین دلائل متنازعین کے تفصیل کے ساتھہ
رد و قدح کرکے اپنی طرف سے نقل کرکے دوبارہ بطور خلاصہ کے دوہراتا ہے
کہ اوس خلاصہ کا بہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین خلاصہ نقل ہوا ہے اسلیئے
ہم اسی تفسیر کی عبارت کا ترجمہ نقل کرتے ہے اور وہ اون ہے آرن طرفین
کی دلائل لکہکر پہر دوہراتا ہے کہ ہوسلی ہرا نمی کا خلاصہ یہہ ہے کہ جو بیچ کے
کہینچ دیئے اسن جملہ کے کہتے ہیں اول یہ کہ یہہ فقرہ کسی یونانی نسخہ مین جو
سولہوین صدی سے قبل کا لکہا ہوا ہو نہین پایا جاتا دوم یہہ کہ پہلے نسخون

مطبوعہ مین جو بہتر سے بہتر تحقیق کے ساتھ چھپے ہے نہین پایا جاتا ہے
سیوم یہہ کہ کسی پرانے ترجمہ مین سوای لاطینی کے نہین پایا جاتا چہارم
یہہ کہ اکثر پرانے نسخون خطی لاطینی مین بہی نہین پایا جاتا پنجم یہہ کہ اسکا حوالہ
قدما مشائخ اور مورخون کلیسے نے نہین لیا ششم یہہ کہ کسی مشائخ لاطینی
نے بہی حوالہ اسکا نہین لیا ہفتم یہہ کہ مصلحین پروٹسٹنٹ نے اسکو
چھوڑ دیا ہے یا اسپر نشان شبہ کا کر دیا ہے اور جو اسکے قائل ہین وے دو امر
کہتے ہین اول یہہ کہ پرانے ترجمہ لاطینی اور بہت نسخون لاطینی ولگیٹ
مین پایا جاتا ہے دوسرے یہہ کہ وہ کتاب عقائد یونانی اور آداب نماز یونانی
اور اول دعا کی کتاب ... لاطینی مین پایا جاتا ہے اور بعض قدما مشائخ
لاطینی نے اسکا حوالہ لیا ہے اور یہ دونون دلیلین مخدوش ہین اسلیے کہ
اندرونی سبب ہونے کی یہہ ہے اول ربط جملہ کا دوسرا قاعدہ نحویہ سیوم
تعریف کا ... مشابہت عبارت اور سلسلے کے محاورہ یوحنا ...
ہونے اور سبب کے ... نہین ممکن ہے کہ یون بیان کیا وے کہ اصل ...
مون یا یون ہوا ہو کہ وقت کم ہونے نسخون کے اول مین فریب یا تغافل ...
یہہ ہو گیا ہو ... اسکو نکالا ہو یا ... نے اسکو ...
سمجھ کر نکال دیا ہو تغافل کاتب کا اسکا سبب ہوئی ہو جیسا ...
ہوئی ہے کہ ... نے ان فقرون کو بہی چھوڑا ہے جو اس بحث مین ...

اور مارن انصاف اور میرا ملی سے دلائل گذشتہ پر نظر ثانی کر کے کہتا ہے
کہ یہ جملہ جعلی سمجھ کر چھوڑا جاوے اور کوئی سند جو سوا ہی ایسے نسخون کے
ہے جنکی سچائی مین شبہ نہین ایسے بڑے فقرے کے داخل کر نیکو چاہیے
نہین کر سکتے اور موافق خیال مارش کے کہتا ہے کہ کوئی گواہی اندرونی
کیسی ہی محکم ہو ایک انبار گواہیون بیرونی پر جو اس مطلب (یعنے جعلی
ہونے اس فقرے) پر ہین غالب نہین آسکتے انتہی دیکھو موافق تصریح
ہنری اور اسکاٹ کے ان صاحبون نے دلائل طرفین کو انصاف اور بیلاگی
سے ذکر کر کے حکم کیا کہ یہ فقرہ جعلی ہے اور مخالفون کے دلائل مین جو جانب
دہول کچھ قوت کبھی تھی تو وہی گواہی اندرونی تھی اوسکو بھی ان صاحبون نے
مردود ٹہرایا اور حکم کیا کہ وہ انبار گواہیون بیرونی پر غالب نہین آسکتے اور
بحمد اللہ کہ سچے کہنے والون اس عبارت جہوٹی کے عذر مین اسکا اقرار
کیا کہ اگلے زمانہ مین اسقدر نسخے ہوتے تھے کہ جعل کاتب یا جعل فرقون
باطلہ کا چل جاتا تھا تو دیکھیے کہ خدا جانے اوس وقت مین کاتبون اور
فرقون باطلہ نے اور کیا کچھ خیانت اور طرفہ کی ہو گی اور یہہ عذر کہ دیندارون
نے اسکو ایک ستر تثلیث کا سمجھ کر نکال دیا ہو گا صاف دلیل ہے کہ حضرات
دیندار بھی عمدی تحریف کے عادی تھے کہ مناسب وقت کے فقرے کے تقرر
ہضم کر نے ستے تھے اور ان حضرات دیندارون کی تحریف قصدی بن گئی

مشکک نہین جیسا انشاءاللہ اخیر اوس فصل مین بیان دکھاتا ہے پس دیکھیے
صدہا سال مین خدا جانے کیا تصرف ان حضرات کے ہاتھ سے ہوا ہوگا
اب ہم کچھ چھوٹے ہوئے اوس فقرے کی دلیلون کو تقویت دیتے ہین
او دیکھتے ہین کہ یہ پوشیدہ فقرہ چھوٹا ہے اسلیے کہ ترجمہ سریانی کے جو شروع
دوسری صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور اسیطرح دوسرے ترجمہ سریانی کے جو
پانچوین صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور ترجمہ کاپٹک کے جو دوسری یا تیسری
صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور ترجمہ سہیڈک کے جو دوسری صدی مین
ہوا ہے اور ترجمہ اتھیوپک کے جو چوتھی صدی مین ہوا ہے اور ترجمہ ارمنی کے
جو چوتھی یا شروع پانچوین صدی مین ہے اور ترجمہ عربی خطی کے اور ترجمہ [illegible] کے
دونون صدی مین ہوا ہے کسی نسخے مین یہہ فقرہ نہین پایا جاتا اور اکثر
پہلی کتنون لکھنے والا کہتا ہے کہ اوسنے اوس فقرہ کو اوس نسخے سریانی مین جو بہت ہی پرانا
اور ہزار برس زائد سے وہ کلیسیہ ہندوستان مین تھا نہین پایا اور [illegible] سے
سریانی جو اوسنے دیکھی اور چالیس نسخون قلمی مین نہین پایا گیا اور صاحب
وقت نظر ثانی کے کہتے ہین کہ پچیس نسخے ان نسخون مین بہت ہی پرانے ہین اور
اونکی گواہی پچیس سو نئے نسخون سے بہتر ہے اسیطرح اور اگستائن جو بڑا
عالم مسیحی مذہب کا گنا جاتا ہے چوتھی صدی مین دس رسالے اس انجیل پر
لکھے ہین اور ان مین سے ایک مین بھی اوس فقرے کا پتا نہین اور جو [illegible]

زرقا ایرین کے مقابل تہا اگر یہ فقرہ ہوتا تو تثلیث کے ثابت کرنیکا اسکو نقل
کرتا اور اس تکلف مین پڑتا کہ ورس آٹھوین پر بطور حاشیہ کے لکھتا کہ مراد پانی سے
باپ اور خون سے بیٹا اور روح سے روح القدس ہے کہ اوسکی حاشیہ کو
رفتہ رفتہ یار دین تثلیثون نے تغیر اور تبدیل کرکے متن ورس قرار
دیکر داخل متن کیا اور مارش کہتا ہے کہ اون نسخون مین جو ارینیس اور
کلیمنٹ اسکندریہ والے کے پاس تہے اور یقینا وے دوسری صدی کے
بعد کی لکہی نہین ہوسکتی اور اسیطرح اون نسخون مین جو ارجن کے پاس
تہے اور یقینا وے نسخے تیسری صدی کے بعد کے نہین ہوسکتے اور
اسیطرح اون نسخون مرشد ذین یونانی مین جو کونسل نائس مین سے
اور وے نسخے یقینا چوتہی صدی کے بعد کے نہین ہوسکتے اور اسیطرح
ہر صدی کے نسخون مین اوس صدی تک کہ اوس صدی کے لکہے ہوئے
پرانے نسخے ہم تک پہنچے یہ فقرہ نہ تہا اور جناب لوتہر مصلح دین ترجمہ جرمنی
مین یہ فقرہ نہ تہا اور اونکی زندگی مین جتنی بار وہ ترجمہ چہپا اون نسخون
مطبوعہ مین وہ فقرہ مذکور نہ تہا اور نوبت اخیر مین جو ۱۵۴۶ [illegible] اپنی زندگی مین
اوس ترجمہ کو چہپایا اور اونکی زندگی مین اوسکی طبع تمام نہوئی تہی بلکہ یہ کتنی ہی
جو پیچہے وفات اونکے پوری ہوئی اوسکے مقدمہ مین لکہہ گئے تہے کہ کوئی شخص میرے
ترجمے مین تبدیلی نکرے مگر حیف کہ تب بہی محرفان نے [illegible] نہ چہوڑے اور اونکی

وفات کو تیس ۳۰ برس نگذرنے دیے کہ خلاف اونکی وصیت کے اس جھوٹے
فقرے کو اونکے ترجمہ مین ملادیا اور اول اول یہہ [illegible] اوس ترجمہ مین واقع ہوئی
جو ۱۵۲۲ء مین فرینک فارٹ مین چھپا تہا مگر ۱۵۸۳ء اور بعد اوسکے جو بہر کی
دفعہ وہ ترجمہ فرینک فارٹ مین چھپا اوس سے یہہ جملہ نکالا گیا لیکن پہر جو
۱۵۹۶ء اور ۱۵۹۹ء وٹنبرگ مین اور اسیطرح جو ۱۵۹۶ء مین ہمبرگ مین
چھپا تہا فین تلیمثون نے اوس جملہ کو داخل کرلیا اور ۱۶۲۷ء مین جو پہر [illegible]
مین چھپا اوسمین سے یہہ فقرہ نکالا گیا بعد اوسکے اوس ترجمہ مین الحاق اس
فقرہ کا عام ہوگیا اور کالون نے اپنے ترجمہ مین گو اوسکو رہنے دیا مگر اوسپر اپنا
شبہہ ظاہر کیا اور ترجمہ لاٹن مین جو منسوب بلیو جودا کی طرف ہے اور ۱۵۴۴ء
مین اسٹی ورنز نے چھاپا ہے اس جملہ کو متن سے نکالکر حاشیہ پر لکہا اور
کاسٹیلو کے ترجمہ مین جو اول ۱۵۵۱ء پہر ۱۵۷۳ء مین چھپا ہے اسپر نشان
علحدگی کا بنایا گیا اور ترجمہ ٹنڈل صاحب کی جو اول انگریزی مین ترجمہ ہوا اور
مین پہر ۱۵۳۶ء مین چھپا ہے اور کوورڈیل کی بیبل مین جو ۱۵۳۵ء مین چھپی ہے اور
میتہو کی بیبل مین جو اول ۱۵۳۷ء پہر ۱۵۴۹ء پہر ۱۵۵۱ء مین چھپی ہے اور کرینمر کی
بیبل مین جو اول ۱۵۳۹ء پہر ۱۵۴۱ء مین چھپی اور ٹیوری ورنر کی بیبل مین جو اول
۱۵۳۹ء پہر ۱۵۴۱ء پہر ۱۵۴۹ء مین چھپی اور اسیطرح اوس بیبل مین جو بحکم
اور اہتمام بشپ ٹانسٹل اور ہیتھ کے ۱۵۴۱ء مین چھپی اور عہد جدید مین جو [illegible]

گرال ٹیچرنے واسطے سرجان جیکب کے لاطینی اور انگریزی میں اوسکو چھاپا اور
اسیطرح اوسمین جیکو ہاں آتشنے سنہ ۱۵۲۲ میں چھاپا اور اوسکی بائبل میں جو فرانس
سے نے اوسکو سنہ ۱۵۵۳ میں چھاپا اور اوس انگریزی بائبل میں جو سنہ ۱۵۶۶ میں جینیوا میں چھپی اور ان
بائبل انگریزی جو سنہ ۱۵۶۲ میں ہمبری سن نے لندن میں چھاپی سب کے سب ان
نسخوں میں نشان شک کا اس جملہ پر بنایا ہوا تھا اور اسحاق نیوٹن حکیم مشہور نے
جو علم انگلش میں افلاطون سے بھی بڑا ہے اس فقرہ اور ایک اور فقرے کے
جھوٹے اور الحاقی ہونے پر بچاس صفحوں کا ایک رسالہ لکھا ہے ایک تاریخ
میں جولائی برس ... تاریخ کر کے موسوم ہے اور علماء کمیٹی کی تالیف ...
لندن میں جو سنہ ۱۸۳۲ میں بحکم کمیٹی چھپی ہی مرقوم ہے کہ اسحاق نیوٹن نے ایک رسالہ
بچاس صفحوں کا لکھا ہے اور اوسمیں دو فقروں پر نامہ یوحنا اور پولوس سے
درباب مسئلہ تثلیث کے بحث تحقیقی کی ہے اور نیوٹن صاحب خیال کرتے
ہیں کہ کاتبوں نے انمیں تبدیلی کی ہے انتہی اسحاق نیوٹن سے کہنا ہے کہ
کسی کاتب تثلیثی مذہب کا یہہ کام ہے کہ اپنے عقیدہ کی تائید کے لیے اس
حرکت شنیع کا مرتکب ہوا اشام یادری فنڈر صاحب نے جو بڑے معتقد تثلیث
ہیں اور اوسکے اثبات کے لیے رطب و یابس بہر دیتے ہیں اپنی کتابوں میں
کام دیکھتے میں اس فقرہ کو جعلی اور جھوٹا سمجھ کر اسی واسطے نہیں لیا ہوگا
کہ کوئی تالم ... ہے لکھنے پر تفسیروں میں اس فقروں کو دیکھ کر اوسکی ...

مطلع ہو جاوے اور سب روز شور میں اجوبہ اثبات تثلیث اور امتناع تحریف
ہے خاک میں مل جاوے مگر افسوس کہ ظہور ایسے فسادون نے پہر سب دیکھے
ملمع اوڑا دیئے اور اونکی قلعی کہول دی اور تعجب ہے دافع البہتان سے
سے بیشتری بہت کم اسی فقرے جعلی کو اثبات تثلیث میں ذکر کرتا ہے سیوم
یہہ کہ درس ۲۹ باب ۱۰ نامہ اول کرنتہیونکا موافق ترجمون حال کے یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۴ اور اگر کوئی تمہین کہے کہ یہہ بتون کی قربانی ہے تو اوسکی خاطر سے جسنے جتایا
اور دیندار کے واسطے مت کہاؤ کہ زمین اور اوسکی معموری خداوند کی ہے
اور جملہ اخیرہ اور ترجمون میں یون ہے فارسیہ ۱۸۳۸ کہ زمین و بر لیس از آن خداوند
اور یہہ جملہ کہ زمین اور اوسکی معموری خداوند کی ہے الحاقی ہے [illegible] صاحب
تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۲۴۳ میں لکہتا ہے کہ یہہ جملہ کو کسی اسکندریانی
اور واتیکانوس اور گلنتابری جن میں سے اور باسیلین سے میں اور بریکلی
ہارلیانوس اور بسیڈلی میں اور اسیطرح سات نسخون گنتی گریس بک
میں نہین پایا جاتا اور اسیطرح ترجمہ سریانی اور اوس ترجمہ عربیہ میں جسکو
اریی نیس نے چہاپا ہے اور ترجمہ کاپٹک اور سہی [illegible] اور ایتہوپک اور ارمنی
اور لاطینی ولکیٹ اور ترجمہ پرانے اٹالک میں نہین پایا جاتا تہا اور یونانی
اور امبروسیاس اور اگستائن اور اسکی دراو بیڈ جو اس درس کا حوالہ دیتے
ہین اس جملہ کو نہین نقل کرتے اور گریس بک نے اوسکو یقیناً قابل الاخراج سمجہکر متن سے نکالا

اور حقیقت میں کوئی سند اس جملے کی نہیں اور فضول ہے غالباً وہ حاشیے سے
لیکر ملا یا گیا انتہی دیکھو یہہ جملہ کسی میں ان نسخوں یونانی اور نسخوں جو ان
مذکورہ بالا کے اور اسیطرح نقلوں مشایخ مسیحیوں میں نہیں پایا جاتا اور
گریسبیک نے بلاشبہہ الحاقی سمجھکر نکالدیا اور مارش صاحب اسکو الحاقی اور
بے سند اور فضول بتلاتا ہے اور ترجمہ عربیہ ۱۶۷۱ اور ۱۸۲۳ میں نہیں پایا جاتا
بلکہ اوسمین درس مذکور فقط اسقدر ہے فان قال انسان هذه
ذبیحة الاوثان فلا تاکلوا من اجل القائل لکم و من اجل البینة
چہارم یہہ کہ درس اٹھائیسواں باب بارہواں متی کا نسخوں حال میں یوں ہے
مترجمہ ۱۸۴۴ کیونکہ ابن آدم سبت کا بھی خداوند ہے اور لفظ بھی کا اس
عبارت میں بلاشبہہ الحاقی ہے مارش صاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۰۰
میں لکھتا ہے کہ یہہ لفظ ستائیس نسخوں خطی اور بہت سے نسخوں مطبوعہ
میں اور ترجمہ سریانی اور عربی میں اور فارسی یا لی گلاٹ بشپ لندن
میں اور ترجمہ کاپٹک اور [illegible] ردسی اور ترجمون [illegible] میں نہیں پایا جاتا
اور ترٹلین اور ساپرین اور ارجن اور کریزاسٹم اور یوتھی میس اور
تہیوفلکٹ نے جو اس درس کو اپنے حوالوں میں نقل کیا اس لفظ کو نہیں لیا
وہ درس ۲۷ باب ۲ مرقس یا درس ۵ باب ۶ لوقا سے الحاقی کیا گیا ہے
اور گریسبیک نے خوب کیا جو اس لفظ الحاقی کو نکالدیا انتہی دیکھو یہاں بھی جناب

اس لفظ کو الحاقی مانکر تحریف گریسباخ کی کرتا ہے کہ اوسنے خوب کیا تیسرا
یکہ درس ۳۵ باب ۱۲ متی کا موافق نسخون حال کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴
اچھا آدمی دلکے اچھے خزانے سے اچھی چیزین نکالتا ہے الخ لفظ دل کا اس آیت
مین الحاقی ہے ہارنصاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۰ مین کہتا ہے کہ
یہ لفظ اکثر نسخون خطی اور بہت سے نسخون مطبوعہ میں اور ترجمہ عربی و فارسی اور
روسی اور انگلوسکسنی اور پرانی اتالک اور لاطینی ولگیٹ مین نہ پایا جاتا
اور اُرجن اور مصنف مباحثے نے جو مقابلہ فرقہ مارسیونی کے لکہا گیا اور
گریگری نازین زن اور گریگری نسا اور کریزاستم اور تہیو فلکٹ اور سائی پرین
اور ہیلری اور لوسیفر اور امبروسیاسٹر نے جو اس ورس کو اپنے حوالون
مین نقل کیا اس لفظ کو نہیں لیا اور یہ لفظ ورس ۴۵ باب ۶ لوقا سے الحاق
ہو گیا ہے انتہی دیکھو یہان بھی ہارنصاحب اقرار الحاق اس لفظ کا کرتے ہین اور
ترجمون انگریزی ورسن کاتلک اور اسیطرح ترجمہ فارسیہ ہنری مارٹن اور عربیہ
سنہ ۱۸۱۱ مین اب تک یہ لفظ متروک ہے فارسیہ سنہ [illegible] و روشانسہ [illegible]
خود اشیا [illegible] سے آردو [illegible] عربیہ سنہ ۱۸۳۱ الانسان الصالح من کنز
القلب الصالح یخرج الصالحات [illegible] کہ درس ۵۹ باب ۸ یوحنا کا نسخون حال
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ تب اونہون نے پتہر اوٹہائے کہ اوسپے ماریں پر یسوع نے
اپنے تئین پوشیدہ کیا اور اونکے بیچ مین ہوکے ہیکل سے نکلا اور یون چلا گیا انتہی

اور جتنے الفاظ اور اونکے پیچھے ہوگئے اور اس بطرح جتنے الفاظ اور یون جلا گیا
الحاقی ہین سب ترجمون انگریزی رومن کاتلک مین انکا وجود نہین اور دے انکو
الحاقی بتلاتے ہین اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۶۷۱ اور سنہ ۱۸۲۱ مین بہی متروک ہین اور عبارت
اوسکی یون ہے فاخذوا حجارة ليرجموه فاما يسوع فتوارى وخرج
من الهيكل یعنے تب اونہون نے پتہر لیے تاکہ اوسپہ مارین پر یسوع چہپ گیا
اور ہیکل سے نکلا ہفتم یہہ کہ درس ۱۳ باب ۶ متے کا موافق نسخون حال کے
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور ہمین آزمایش مین نہ ڈال بلکہ بدی سے بچا کیونکہ
بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے آمین انتہی اور اسمین یہہ جملہ
کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے الحاقی ہے اور رومن
کاتلک اسکو الحاقی بتلاتے ہین اور ترجمہ لاطینی اور سب انگریزی ترجمون
رومن کاتلک مین نہین پایا جاتا اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۶۷۱ و سنہ ۱۸۲۱ مین نہین اور
عبارت اس ترجمہ کی یون ہے ولا تدخلنا في التجارب لكن نجنا من الشرير آمين
اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ او سنہ ۱۸۴۴ مین جو مطبع بپٹسٹ مشن کے اندر کلکتہ مین چہپی ہے
اسمین جملہ پریشان علحدہ کیا گیا وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ
۱۸ مین لکہتے ہین کہ درس ۹ باب ۵ یوحنا مین جتنے الفاظ اونکے پیچہے ہین کیا
اور یون جلا گیا الحاقی ہین اور جینک صاحب نے لکہا ہے کہ یہ لفظ بہت پرانے نسخون
مین نہین ہین مگر مین موافق رائے ارازمس کے جانتا ہون کہ جتنے الفاظ اونکے

درس ۱۱ باب ۸ یوحنا تک الحاقی ہین اور ارزمس اور کالون اور بیزا اور گروٹیس
اور لیکلرک اور وٹسٹین اور سملر اور شلز اور موریس اور ہینن اور
پالس اور سٹریڈ اور اور علما جنکا ذکر ولفی نس اور کوچیئے کیا ہے سچائی
ان درسون کی نہین جانتے تھے اور بہت پرانے ترجمون مین جو مختلف
زبانون کے ہین تھے درس نہین پائے جاتے اور کریزاسٹم اور تھیوفلکٹ
اور نونس نے جو تفسیرین انجیل یوحنا پر لکھی ہین اون مین ان درسونکی
شرح نہین کی اور نادر علاوہ اسکے ان درسونکا لیا ہے اور ترٹیلین اور سائپرین
نے جو رسالے زنا اور عفت کے باب مین لکھے ہین ان درسون سے تمسک
کہین نہین پکڑا اور جو یہ درس اگر اونکے نسخون مین ہوتی تو یقینا انکو
سند مین ذکر کرتے اور وارڈ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۳۲ مین لکھتے ہین
کہ بعض قدما نے شروع آٹھوین باب یوحنا پر شبہ کیا ہے اور اپنے
موافق قول ڈاکٹر مل وغیرہ کے حامی سچائی ان درسون کی ہوکر جلد
چوتھی اپنی تفسیر کے صفحہ ۱۳۳ مین بطور حاشیہ کے یون لکھتے ہین کہ کوئی
سچائی کی ان درسون کے حق مین ہے گو وہ بہت ہی پرانے ترجمون مین
نہین پائی گئی اور نہ حوالون کریزاسٹم اور تھیوفلکٹ اور نونس مین اور نہ
انکی تفسیر دیکھین ان درسون کی شرح ہے اور نہ ترٹیلین اور سائپرین
نے اپنے رسالون مین جو باب عفت اور زنا کی لکھے ہین ان درسون سے

سند بکڑی سے حالانکہ ان کو بہت حاجت طرف ان ورسون کی
تہی اگر اونکے نسخون مین موجود ہوتی لیکن یہہ بہی بہت نسخون مین کہ
گریس بیک نے قریب اسّی کے گنی ہین پائی جاتی ہین مگر بہت اختلاف
عبارت کے ساتہہ اگر اصل ہوتی تو کس طرح ان نسخون مین داخل ہو جاتی
علاوہ اسکے کوئی انہین ایسی بات نہین کہ چلن مسیح علیہ السلام کے خلاف
ہو بلکہ انکی بردباری اور فیاضی اور غریبی کے مناسب ہے اور کاتبان
نے انکی تصدیق کرکے وجہ چہوٹ جانے کی نسخون مین بیان کی کہ کاتبون نے
یہہ سمجہکر کہ کوئی خداوند کو سبب چہوڑ دینے خطا والی عورت کے الزام نہ دے
ان ورسون کو چہوڑ دیا ہے مگر یہہ وجہ کچہہ نہین اسلیئے خداوند موجب اپنے
اظہار کے دنیا کو سزا دینے نہین آیا پس اسی کی موافق تدارک کرنا ہے
دویم یہہ کہ یہہ حکومت مخالف اس ادب کی ہی تہی جو خداوند بابت اطاعت
حکام کے رکہتا تہا انتہی کہتا ہون مین کہ اس نے یہہ تو تسلیم کیا کہ یہے
ورس بہت پرانے ترجمون اور تفسیرون کریزاستم اور تہیوفلکٹ اور
نونس مین اور اسپیڑ اسکے حوالون اور رسالون قرسل ین اور سابقی [illegible]
مین نہین پائی گئی اور اگسٹاین کے وقت مین بہی نسخون مین [illegible]
تہے کہ جو اسنے وہ توجیہ کی کہ اکثر نے اسکو مردود ٹہرایا مگر اوسکے اقرار کے
موافق اسقدر ثابت ہے کہ چوتہی صدی مین یہہ ورس متروک تہے اور ہم

[illegible]

کاتبون کا اوس صدی اور پہلے اوس صدی کا ایسا تہا کہ قریب بارہ بارہ
ورسون کے برباد کرتا تہا پس جب تواتر لفظی ان کتب کا نہین تو دیکہیے ایسے
وہم نے نوبت کہانتک پہونچی ہوگی اب دلیل سچائی کی ارنسٹ کے
نزدیک دو ہین اول یہہ کہ قریب اسی نسخون مین پائے گئے دوم یہہ
انہین کوئی بات مخالف چال چلن مسیح علیہ کے نہین کہتا ہون نہین یہ دونون
دلیلین مخدوش ہین کیونکہ دلیل اول مین خود اقرار کرتے ہین کہ ان نسخون مین ہی
بہت اختلاف عبارت کے ساتہہ پائی گئی پس یہہ بڑا اختلاف ایک
دلیل اصل نہونے ورسون کے ہے ظاہرا عیسائیون مین یہہ روایت ہوگئی
کہ اوسکی موافق بعض بعض ذی علمون نے اپنے نسخون کے حاشیے
اوپر بطور حاشیہ کے اپنی طرف سے عبارت بناکر لکہہ دی ہوگی کہ رفتہ
رفتہ بعض کاتبون نے جو ان نسخون سے نقل کیا اوس عبارت حاشیہ کو
متن مین داخل کرلیا اور یہہ بات اسمین کوئی نئی نہین کیونکہ انکے علما کے اقرار
کی موافق بہت جا عہد عتیق اور جدید مین خرج دیانت ان کاتبون نے ایسا
کچہہ ظہور مین آیا ہے اور چال چلن مسیح کی مخالف نہونے سے کہان اصالت
لازم آتی ہے ہشتم یہہ کہ ورس ۳۱ باب ۷ لوقا کا نسخون مطبوعہ
مین یون ہے عربیہ سنہ ۱۸۲۳ فقال الرب فبمن اشبہ اناس هذا الجیل الخ
فائدہ یہہ حضرت نے سوال من استخلاص [illegible] المقدار [illegible]

اور خداوند نے یہہ بہی کہا مین اُس زمانہ کے لوگونکو کس سے تشبیہ دون الخ
اور سب سے پیچھے ترجمہ انگریزی مہری کے اسکی موافق ہین اور جیسے الفاظ اور
خداوند نے کہا الحاقی ہین اور مترجم ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ دیتے نے اس الحاقی کو
بہی اپنی طرف سے لفظ یہہ بہی کا بڑہا دیا ہے اور نئے ترجمہ انگریزی نے کلکتہ
مین جو سنہ ۱۸۲۶ مین لندن مین چہپا ہے بطور حاشیہ کے یون مرقوم ہے کہ یہہ
ورس نسخون مطبوعہ مین یون شروع ہوتا ہے اور خداوند نے کہا الخ
اور یہ الفاظ بہت نسخون مین نہین پائے جاتے اور اچہے محققون نے
رد کئے ہین انتہی اور مترجم ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ والے نے اچہا کیا کہ ان لفظون کو
بالکل نکال پہینکا اور شروع ورس کا یون کیا پس اس زمانے کے لوگونکو
کس سے نسبت دون الخ ده مسئلہ یہہ کہ ایک سارا جملہ مابین ورس ۳۳
و ۳۴ باب ۲۱ لوقا مین اڑ گیا ہے نارٹن صاحب جو تہی جلد کے صفحہ ۲۷۰
مین لکہتا ہے ایک پورا جملہ مابین ورس ۳۳ و ۳۴ باب ۲۱ لوقا مین گر گیا ہے
اوسکو ورس ۳۶ باب ۲۴ متی یا ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس سے بڑہانا چاہیے
تاکہ لوقا اور انجیل نویسون کے موافق ہو جاوے پہر حاشیہ مین لکہتا ہے
کہ اس سبب سے نقصان متن لوقا سے تمام محققون اور مفسرون نے
چشم پوشی کی تہی یہان تک کے ڈاکٹر ہیلز نے اوسپر توجہ کی انتہی دیکہو
اسیجا معتبر اقرار کرتا ہے کہ سارا جملہ اڑ گیا ہے اور متی اور مرقس سے لیکر

پڑا دو اور دس سطر کے نقصان اور زیادتی عہد جدید کے کتابون مین اوجا
بہی کثرت سے ہوئی ہے کوئی کہان تک لکہے اس لیئے اس فصل کو قول
ہارن صاحب پر ختم کرتے ہین ہارن صاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۲۳
مین کہتا ہے بہت سے اسطرح کے الحاق بسبب خیالی اصلاح کے
اعمال حواریین مین اور جہان کوئی حال مکرر ذکر ہوا ہے واقع ہوئے ہین
کاتبون نے اور انسے زائد ترجمون نے ذکر ناقص مین دوسرے جا سے لیکر
ملا دیا ہے اور اس کیفیت کے بیان مین زائد تونے بیان کرنے بیفائدہ
ہین اور کفایت کرتا ہے مقابلہ کرنا بیان ایمان لانے پولوس کا جو لوقا نے
باب نوین مین ذکر کیا ہے اوس بیان کے ساتھ جو باظہار پولوس کے
باب ۲۲ و ۲۶ اعمال مین منقول ہے اور مقابلہ کرنا دونون حال ایمان لانے
قرنیلیو کا جو باب دسوین اور گیارہوین اعمال مین بیان ہوئے ہین انتہی
دیکہو مترجمون کی اصلاح گو ترجمون مین تہی مگر کاتبون کی اصلاح نے متن کے
نسخون مین بہی دخل پایا اور کاتبون کی کیا شکایت کرین کہ سلف مین
حضرات مسیحی بہی جو بڑے دیندار کہلاتے تھے ہر فرقے سے واسطے
دفع اعتراض دوسرے فرقے کے یا اثبات اپنے دعوے کے بمقتضائے
کمال دیانت اور دینداری کے انجیل مقدس کے ورسون مین تحریف کیا
کرتے تھے اور تحریف ان حضرات دینداروں کی علاوہ تحریف ملحدون

ادرکا تبوکلی تہی ہارنفا صاحب اوسی صفحہ مین لکہتا ہے کہ طاشبہ بعضی
خرابیان قصداً اونہون سے بہی کی ہین جو دیندار کہلاتے تہے اور بعد
اونکے وہی خرابیان ترجیح دی جاتی تہین تاکہ اپنے دعوی کو قوت دین
یا اپنے سے کسی اعتراض کو دفع کرین اور یہہ جو اس بنیاد اختلاف
عبارت کو کسی نے کم معلوم کیا ہے اسلیئے ہم دو تین نمونون کو فاف کی
کتاب سے جسمین اختلاف عبارتونکا بیان ہے ذکر کرتے ہین مثلاً درس ۲
باب ۱۳ مرقس مین بعضے الفاظ اوڑ گئے ہین اور ابزوس کہتا ہے کہ بہت
نسخونمین جو میرے وقت مین رایج ہین وے الفاظ چہوڑ دیئے گئے کیونکہ
وے الفاظ مسئلہ اریوس کی تائید کرتے تہے اور درس ۳۵ باب پہلے
لوقا مین بعضے الفاظ واسطے دفع شبہ یونی کینس کے جو ہونے دو طبیعتون
کے مسیح علیہ السلام مین انکار کرتے تہے ترجمون سریانی اور عربی اور فارسی
اور حبشی اور ادر ترجمون اور بہت سے حوالے مرشدون مین بڑہائے
گئے ہین اور درس ۴۳ و ۴۴ باب ۲۲ لوقا کو نسخے اسکندریانوس اور بعض اور نسخون مین
چہوڑا گیا اسلیئے بعض دیندار عیسائیون نے خیال کیا کہ قوت دینا فرشتہ
کے خداوند کو سبب نقصان درجہ الوہیت تہا و مذکور ہے اور درس ۵ باب ۱۵
نامہ اول کرنتہیون مین لفظ بارہ کو گیارہ کے ساتہہ بدل ڈالا تاکہ اوس پر الزام
جہوٹ کا نلگے جو ہر شخص جانتا ہے کہ یہان [illegible]

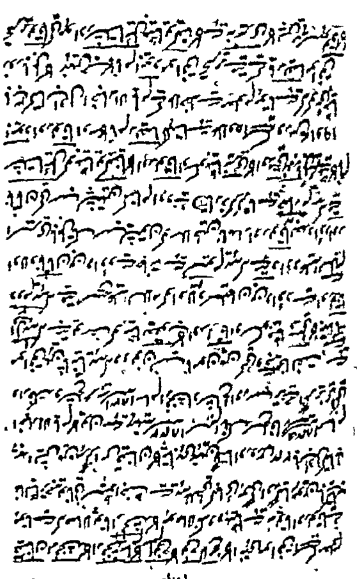
باب اول متی مین اس لفظ کو اوس سبب سے پہلے کہ وے ہمبستر ہووین اور ... ؟
مین یہہ لفظ پہلا قصدًا اوڑا گیا تا کہ کوئی نقاد دوشیزگی مریم علیہا السلام پر
ہمیشہ ہے کے لیے شبہ نکرے انتہی قصہ تیسری اس امر کے بیان مین
کہ تحریر انجیل نویسون کی سہو اور وہم سے خالی نہین اور اکثر جا انکی روایتون مین
دیا اختلاف ہے کہ بہت تاویل بعید سے کچھہ توافق پیدا ہوتا ہے اور اسجا
بطور نمونہ کے چند شواہد لکھے جاتے ہین شاہد اول یہہ کہ باب اول متی مین جو
بعد بسم اللہ انجیل متی کی ہے کئی جا سہو صریح واقع ہوا ہے کہ حضرات
مسیحی اونہین تاویلین بعید بعید کرتے ہین اول اور سے اباب اول کا یون ہے
۱۷ پس سب پشتین ابرہام سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور
داؤد سے اوس وقت تک کہ بابل کو اوٹھہ گئے چودہ پشت ہین اور بابل کے
اوٹھہ جانے سے مسیح تک چودہ پشت ہین انتہی اسکے موافق معلوم ہوتا ہے
کہ اوپر کے بیان مین تین قسمین ہین اور ہر ایک اونمین سے چودہ پشتون پر اسطرح
شامل ہے کہ ابراہیم سے داؤد تک چودہ اور داؤد سے بابل کو اوٹھہ جانے
تک چودہ اور بابل کے اوٹھہ جانے سے مسیح تک چودہ اور ہم اگر اوس سلسلہ مین
جسکو جناب متی نے لکھا ہے غور کرین تو معلوم ہوتا ہے کہ قسمت اول مین
چودہ پشتین جب ہوتی ہین اگر داؤد داخل ہوون ورنہ تیرہ ہوتی ہین اور ظاہر ہے
کہ جب داؤد قسمت اول مین داخل ہوکے ایک پشت محسوب ہوئے تو

مین داخل محسوب ہونگے اور یہ قسمت سلیمان علیہ السلام سے شروع
اور یوکینا پر ختم ہو گئی اور یوکینا اس قسمت دوم مین داخل مانا جاوے گا تاکہ چودہ
پشتین پوری ہوں اور جب یوکینا اس قسمت مین داخل ہوا تو قسمت دوم
سے خارج ہو گا اور قسمت سیوم شلتئیل سے شروع ہوگی مگر اس قسمت
مین ہرگز چودہ پشتین نہین ہوتین بلکہ اگر مسیح کو داخل مانو تیرہ ورنہ بارہ
ہوتی ہین ثانیاً درس یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ ۱۱ در اسا سے یہوشافاط
اور یہوشافاط سے یورام اور یورام سے عوزیا پیدا ہوا فارسیہ ۱۸۱۶
و سنہ ۱۸۳۸ اور سنہ ۱۸۴۴ و اسی بدر یہوشافاط و یہوشافاط پدر
یورام و یورام پدر عوزیا عربیہ سنہ ۱۶۷۱ و سنہ ۱۸۲۱ و سنہ ۱۸۳۱ و آسا ولد یہوشافاط
و یہوشافاط ولد یورام و یورام ولد عوزیا اور ترجمے انگریزی بھی [illegible]
کے اور اسی طرح انگریزی ترجمہ رومن کاتلک کے انکی موافق ہین اور اسمین
دو سہو ہین ایک یہ کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عوزیا بیٹا یورام کا ہو حالانکہ
وہ پڑپوتے کا بیٹا ہے نہ بیٹا اور تین پشتین بسبب سہو جسکا سبب یہ ہے چھوٹ
گئین ہین اخزیاہ یواس امصیاہ باب سیوم کتاب اول اخبار الایام مین ہے [illegible]
۱۱ اوسکا بیٹا یورام اوسکا بیٹا اخزیا اوسکا بیٹا یواس ۱۲ اوسکا بیٹا
امصیاہ اوسکا بیٹا عزریاہ اوسکا بیٹا یوتام فارسیہ سنہ ۱۸۲۵ ۱۱ و یورام [illegible]
اخزیاہ پسرش و یواش پسرش ۱۲ امصیاہ پسرش عزریاہ پسرش یوتام پسرش

عزریہ ۱۵ باب ۱۳ اور ابن یوستا فاط یورام و ابن یورام احزیا ہوا ابن احزیاہ یو
یواش ۲ اور ابن یواش امصیا و ابن امصیا عزریا و ابن عزریا یوتام اور یہہ بھی انگریزی کے
سب کی موافق مین اور یہہ تینون بادشاہ ہوئے ہین اور ہر ایک نے اپنے باپ سے میراث
سلطنت کی پائی ہے پس جاد دیکھئے ایک سو اٹھارہ برس سلطنت کی اور حال اوسکا باب ۸ کتاب
کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲۲ کتاب اخبار الایام مین مرقوم ہے اور یواس نے چالیس برس سلطنت کی اور
حال اوسکا باب ۱۲ کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲۴ کتاب ۲ اخبار الایام مین مرقوم ہے اور امصیاہ نے ۲۹ برس سلطنت
کی اور حال اوسکا باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲۵ کتاب ۲ اخبار الایام مین مرقوم ہے
اور اونکے چھوڑ دینے کی کوئی اچھی توجیہ نہین دوم یہہ کہ سہو سے عزریاہ کی جا
عوزیاہ لکھا گیا کیونکہ نام اوسکا عزریاہ ہے نہ عوزیا جیسا درس ۱۲
باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین مرقوم ہے اور نقل اوسکی گنندگی اسیطرح
درس ۱۲ باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین مین مصرح ہے تا ۱۶ درس [illegible]
اور یوشیا سے یوکینیا اور اوسکے بھائی جسوقت بابل کو اٹھ گئے پیدا ہوئے
فارسی ۱۸۲۲ اور یوشیا یدیوکانیا برادر اوسکا درزمان انتقال بابل ہست اور
اسمین بھی دو سہو ہین ایک یہہ کہ یوکینیا یوشیا کا پوتا ہے نہ بیٹا بلکہ وہ
بیٹا یہویاقیم بن یوشیا کا ہے اور یہویاقیم بیٹے بھی گیا ۱۱ برس سلطنت کی
ہے جیسا کہ باب ۲۳ کتاب ۲ سلاطین مین مصرح ہے پس سہو ہوا نام اسکا رہ
گیا ہے دوم یہہ کہ کوئی بھائی یوکینیا کا نہ تھا البتہ اوسکے باپ کے تین بھائی

رابعتا ورس ۱۲ یون سے ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور بابل کو اوٹھہ جانے کے بعد یوکینیا
شلتیئل اور شلتیئل سے زوربابل پیدا ہوا انتہی اور اسمین بہی ظاہر
سہو ہے اسلیئے کہ زوربابل سلتیئل کا بیٹا نہین بلکہ اسکا بھتیجا او
فدایاہ بن یوکینا کا بیٹا ہے خامس ورس ۱۳ یون ہے ہندیہ مذکورہ اور
زوربابل سے ابیود اور ابیود سے ایلیاقیم اور ایلیاقیم سے عازور پیدا ہوا
انتہی اور اسمین بہی ظاہرا سہو ہے کیونکہ ابیود نامی کوئی بیٹا زوربابل کا
کتابون عہد عتیق سے ثابت نہین ہوتا اور اب موضع ۳ و ۴ و ۵ کی سنیئے
باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ع ۱۵ یوسیاہ کا پہلوٹا یوحنا
دوسرا یہویقیم تیسرا صدقیاہ چوتہا سلوم ۱۶ اور بنی یہویقیم اسکا
بیٹا یکانیاہ اسکا بیٹا صدقیاہ اور بنی یکانیاہ اسیر ۱۷ اوسکا بیٹا
سالتئیل ۱۸ اور ملکرام اور فدایاہ اور شنآصار یقمیاہ ہوشمع اور
ندبیاہ ۱۹ اور بنی فدایاہ زروبابل اور سمعی اور بنی زروبابل مسلام اور حننیاہ
اور اوسکی بہن سلومیت ۲۰ اور حسوبہ اور اہل اور برکیاہ اور حسدیاہ یوسب
تاسع ۲۱ اور بنی حننیاہ فلطیاہ اور یسعیاہ بنی رفایاہ بنی ارنان بنی عبدیاہ
بنی شکنیاہ انتہی سادس ورس ۵ و ۶ یون ہے ۵ اور سلمون کو راحاب کے بیٹ سے پیدا ہوا اور بوعز سے عوبید اعوث کے بیٹ سے
پیدا ہوا اور عوبید سے یشی ۶ اور یشی سے داؤد بادشاہ پیدا ہوا الخ

اسطرح تعداد پشتونکی کلام متے مین موافق باب دوم کتاب اول اخبار الایام
کے ہے مگر ظاہر ایہہ تعداد دونون جا مشکوک ہے اسلیئے کہ موافق دونو تقریرونکے
سلمون بیٹا نحسون کا ہے اور یہہ نحسون وہ ہے جو حضرت موسی کے عہد مین
سردار فرقہ یہود کا تہا جیسا درس ۷ باب ۱ کتاب شمار اور درس ۱۰ باب ۲ کتاب
اول اخبار الایام مین مصرح ہے اور یہہ راحاب وہ ہے جو ایک فاحشہ تہی
اور عہد یوشع علیہ السلام مین اوسنے دو جاسوسون بنی اسرائیل کو اپنے گہر مین
چہپا کر بچایا تہا اور حال اوسکا باب ۲ و ۶ کتاب یوشع مین مفصل مرقوم ہے
اور شاملہ اسی اپنے نیک عمل کی جہت سے نکاح سلمون بن نحسون مین آکر
جدات مسیح علیہ السلام مین داخل ہوئی ہوا در جو زمانہ راحاب کا قریب چہ سو
پچاس برس کے اور زمانہ داود علیہ السلام کا قریب ایکہزار پچاس برس قبل
ولادت مسیح کے ہے پس لازم آیا کہ راحاب سے زمانہ داود تک چارسو برس کے عرصہ مین
کل چار پشتین گذری ہون اور یہہ ظاہرا بعید ہے اور یہودا سے زمانہ
سلمون تک عرصہ قریب تین سو برس مین چہہ پشتین گذری تہین علاوہ
کسی جا عہد عتیق مین تصریح نہین کہ نکاح راحاب کا سلمون کے ساتہہ
ہوا ہو شاہد دوم یہہ کہ لوقا نے باب ۳ اپنی انجیل مین نسب نامہ لکہا
اوسمین بعض جا غلطی صریح اور بعض جا مخالفت اوس نسب نامہ کے
جو متے نے ذکر کیا ہے کیونکہ اولاً درس ۲۶ مین ہے یہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ سالاتیئل کا



اور یہی جب تک ثابت کسی تاریخ معتبر سے نہو کہ بیچ شلتائیل اور زربابل
اور ہین اور جنکو متی نے لکھا ہے وہ سب اور ہین تخمینہ یہہ کہ داؤد سے تا بہ
مسیح تک موافق متی کی ٢٦ اور موافق لوقا کے ۴۳ پشتین ہوتے
ہین اور جو زمانہ داؤد کا قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے اکثر ہزار
برس تہا پس اول کے موافق قریب چالیس چالیس برس کے اور دوسری
کے موافق قریب پچیس پچیس ٢٥ برس کے مقابل ایک ایک پشت کی حساب
مین آتی ہین اور ان مخالفتون سے جو بلا تامل ناظر کو دونون نسبنامون
معلوم ہو جاتے ہین دفع کرنیکو علماء مسیحیون کی زبان پر سلفا اور خلفا
کیسے کیسے عذر طرح طرح کے زبان زد رہے ہین مگر متاخرین نے اور
عذرونکو سست سمجھ کر اس توجیہ کو مختار کر لیا ہے جسکو صاحب حل
الاشکال نے صفحہ ١٢٩ مین دستور نقل کیا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے
متی پہلے باب مین یوسف کا اور لوقا تیسرے باب مین مریم کا نسبنامہ
بیان کرتا ہے اور لوقا نے اس سبب سے مریم کا پشت نامہ یوسف کے
نام سے لکھا کہ یہودیون کی عادت تہی کہ جب کوئی آدمی ایسی لڑکی سے شادی
کرے کہ جسکا بہائی نہو اور اپنے باپ کی وارث وہی ٹہرے تو اوسکا
شوہر پشت نامہ مین اوسکے باپ کے بیٹے کے نام سے لکھا جاتا اور اسی
جہت سے لوقا یوسف کو ہیلی کا بیٹا یعنے اوسکے خسر کا بیٹا کہتا ہے

اور ہے لکہتا کہ یوسف یعقوب کا بیٹا ہے اور یعقوب اسکا حقیقی باپ تہا
پس دونون نسب ناموں مین کچہہ بہی اختلاف نہین پایا جاتا اور یہودیون
کی مذکورہ عادت توریت کی آیتونسے بہی سمجہی جاتی ہے مثلاً گنتی کے
۳۶ باب کے ۸ و ۹ ۱۰ ایتونکو اور نحمیا کے ۷ باب کے ۶۳ آیت کو دیکہنا چاہیے
انتہی کہتا ہون کہ یہہ توجیہ بالکل ضعیف ہے کئی وجہ سے اول یہہ کہ کسی جا
عہد جدید میسے صراحۃً یا اشارۃً یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ مریم علیہا
السلام اولاد ناتان بن داود علیہ السلام سے ہو دوم انجیل کے باب اول
لوقا مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اد یہودیہ کے بادشاہ ہیرود کے دنون مین
ابیا کی باری دارون مین سے ذکریا نامی ایک کاہن تہا اوسکی جورو ہارون کی
بیٹیون مین سے تہی اور اوسکا نام الیسابات تہا ۳۶ اور دیکہ تیری
رشتہ دار الیسابات کو بہی بڑہاپے مین بیٹا ہونیوالا ہے الخ اور ان دونون
درسون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ الیسابات زوجہ ذکریا علیہ
السلام کی اولاد ہارون اور رشتہ دار مریم علیہا السلام سے تہی
پس اسکی موافق غالباً مریم علیہا السلام بہی اولاد ہارون علیہ السلام
ہونگی نہ اولاد داود علیہ السلام سے علاوہ اسکے آگستائن لکہتا ہے
کہ اوسکے وقت مین بعض کتابین تہین کہ اونمین مرقوم تہا کہ مریم علیہا
السلام قوم لیوی سے ہین دوم یہہ کہ اگر مریم علیہا السلام کا ہونا اولاد

ناتان سے ثابت ہوتا تو کیون قدما اس توجیہ کو چھوڑکر کیک توجیہ نہین
جسکو متاخرین نے مردود سمجھکر چھوڑ دیا ہے پڑتے سیوم یہہ کہ کالون
پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ جو فی الحقیقت پیشوا ہے صاحب حل الاشکال
کا بہی ہے اپنی تفسیر مین اس توجیہ کو نقلکر کے رد کرتا ہے اور مریم علیہا
السلام کو اولاد ناتان سے نہین مانتا چہارم یہہ کہ بعد تسلیم عادت
یہود کے مطلب توجیہ کرنیوالونکا جب ثابت ہو کہ پہلے یہہ بات کسی دلیل سے
ثابت ہو لیکہ فی الحقیقت مریم علیہا السلام ہیلی کی اکلوتی بیٹی تہین
اور کوئی انکا بہائی نہ تہا اور اسکا ثبوت تو محال ہے کیونکہ اب تک
کسی دلیل قطعی سے یہہ بہی نہین ثابت ہو سکتا ہے کہ وے اولاد داؤد
علیہ السلام سے ہون چہ جائیکہ اسکی کہ بیٹی اکلوتی ہیلی کی ہون البتہ
اگلون متاخرین عیسائیون نے یہہ بات گہڑکے نکال لی ہے اسی
سبب سے محققین نے لاچار ہو کر مان لیا کہ فی الحقیقت دو نون نسب نامے
آپسمین مختلف ہین اسٹراس اپنی کتاب کی جلد اول مین لکہتا ہے
کہ جماعت محققین مثل اکہارن اور کیسر اور ہیس اور دیوت اور وینر اور فرتش
وغیرہم نے اقرار کیا ہے کہ دونون نسب نامے آپسمین مختلف ہین شاید
سیوم یہہ کہ لوقا باب دوم مین لکہتا ہے ہندسہ ۱ اور اون
دنون مین یون ہوا کہ قیصر اوگوسطوس کا حکم نکلا کہ ہر بستی کے لوگونکا نام

لکھے جاوین ۲ اور یہہ پہلی اسم نویسی تہی جو سوریا کی حاکم قورینوس کے وقت
مین ہوئے ۳ تب ہر ایک اپنے اپنے شہر کا نام لکھانے چلا ہے ۴ اور
یوسف بہی گلیل کے شہر ناصرہ سے یہودیہ مین داؤد کے شہر کو جو بیت
لحم کہلاتا ہے گیا اسلیئے کہ وہ داؤد کے گہرانے اور اولاد سے تہا ۵
کہ اپنی منگیتر مریم کے ساتہ جو پیٹ سے تہی نام لکہا دیئے اور ایسا ہوا
کہ جب وے وہان تہا اسکے جننے کے دن پورے ہوئے اور وہ پہلوٹہا
بیٹا جنی الخ فارسی ۱۸۳۶ اور در آن اوان چنین اتفاق افتاد کہ از جانب
قیصر اوگوسطس حکم شد کہ در ہمہ بلاد اسم نویسی نمایند ۲ این نخستین
اسم نویسی بود کہ در اوانی کہ قرینوس حاکم شام بود شد الخ ترجمہ عربیہ
۱۸۱۱ اسکی موافق ہے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ
اوگوسطوس قیصر نے حکم اسم نویسی کا دیا تہا کہ ہر بستی مین لکہا دیئے
اور وہ قورینوس حاکم یہودیہ کے وقت مین ہوئے تہے اور اس اسم نویسی
مین یوسف معہ مریم علیہا السلام کے جو ان دنون حاملہ تہین بیت اللحم کو
نام لکہانے کے لیئے گیا تہا کہ وہان ولادت مسیح علیہ السلام کی ہو گئی
آئی حالانکہ یہہ غلط ہے تین وجہ سے اول یہہ کہ درس اول باب [illegible] مین ہے
کہ مسیح علیہ السلام ہیرود بادشاہ کے عہد مین پیدا ہوئے تہے پس
اسکے موافق ان دنون ملک یہودیہ کا بادشاہ ہیرود تہا اور جو اسکی

زندگی تک یہہ ملک تحت حکومت رومیون کے نہ آیا تہا تو اوسوقتمین
اوس ملک کے اندر وقوع اسم نویسی کا کہ علت اوسکے لکہانا خراج کا
تہا بحکم اوگوسطوس شہنشاہ روما کے کسطرح مانا جاوے دوم یہہ کہ
قرنیوس پندرہ برس بعد ولادت مسیح علیہ السلام حاکم سوریا یعنے
ملک یہودیہ کا ہوا ہے پس اوسکے وقتمین حاملہ ہونا مریم کا اور ولادت
مسیح علیہ السلام کی کیونکر متصور ہو سوم یہہ کہ کسینے قدما مورخون
یونانی اور رومی سے اپنی تاریخ مین نہین لکہا کہ اوگوسطوس کے وقتمین
اسم نویسی تمام ملک مین یا تمام سلطنت روما مین ہوئی تہی یا اوسکا
حکم اس باب مین جاری ہوا تہا اور ظاہر یہہ ہے کہ اگر ایک ان دو امر سے
ظہور مین آتا تو کوئی نہ کوئی لکہتا اور جب غلطی کلام لوقا مین عجیب نہین تو
ظاہر کو کیون چہوڑا جاوے ستاسواں درس ۱۹ باب ۳ لوقا مین ہے
ہمدیہ سنہ ۱۸۲۵ مین ہیرود جو چوتہائی کا حاکم سے اپنے بہائی فیلپ کی جورو
ہیرودیا کے سبب لفظ فیلپ کا اسمیں غلط ہے اسلیے کہ ہیرودیا
ہیرود مذکور سے اوس بہائی کی جورو تہی کہ اوسکا نام بہی ہیرود تہا اور
کسی تاریخ سے نہین معلوم ہوتا کہ فیلپ کی جورو ہیرودیا ہو ہارن صاحب
جلد اول کے صفحہ ۶۳۲ مین نقل اس اعتراض کے لکہتا ہے کہ غالبا نام
فیلپ کا غلطی کاتب سے داخل متن ہوا ہو اوسکو متن سے نکالا جاوے اور

گریسبیک نے اس لفظ کو متن سے نکالدیا ہے انتہی اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ
مین ہے کہ لفظ فیلپ کا تغافل کاتب سے غالبا داخل متن ہو گیا ہو اور
اوسکو بہت نسخون خطی اور اکثر اون نسخون مین جو اول مطبوع ہوئے
ہین چھوڑ دیا ہے دیکھو آدم صاحب اور گریسبیک اور تفسیر ہنری اور
اسکاٹ والون نے اس لفظ کی غلطی مان لی ہے اور بسبب غلطی کے
بہت نسخون خطی اور مطبوعہ مین چھوڑ گیا اور یوسیفس نے بہی اپنی
تاریخ کی کتاب اٹھارہوین کے باب پانچوین مین نام ہیرودیا کے شوہر کا ہیرودیس
لکھا ہے شاید پنجم ورس ا باب لوقا مین ہے یہہ ہے سنہ ۱۲۲ اور لیسانیاس
ابیلینی کی جو تہائی کا حاکم تہا فار سنہ ۱۵۴۲ ولیسنیاس رئیس ربع ابیلینی
عرب سنہ ... وسیانیوس رئیس علی ربع الابلینا اور کسی تاریخ سے ثابت
نہین ہوتا کہ کوئی لسنیاس نامی ابیلینی کا حاکم ہیرود اور فیلپ کے عہد
ہو البتہ یوسیفس نے ایک لسنیاس حاکم چالسیس کا جو قریب ضلع
ابیلینی کے ہے لکھا ہے شاید لوقا نے سہواً اوسیکو اس جا
لکھہ گیا ہو مگر یہہ شخص ۳۴ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
مقتول ہوا ہے اور چونکہ وقت اصطباغ یحیی کے عہد جناب
مسیح علیہ السلام کی قریب تیس برس کے ہو چکی تہی
پس وقت سلطنت لسنیاس کا ساٹھہ برس قبل اسوقت

یے تہا کالون جلد اول میں لکہتا ہے یہہ جہوٹ فیخیانی ہے کہ یہہ لسنیاس وہ لسنیاس ہے جو بطلیموس
بادشاہ جالسس کا بیٹا تہا کیونکہ اوسکو کلوپیٹرا نے تیس ۳۰ برس قبل ولادت
مسیح علیہ السلام کے مروا ڈالا تہا اور یہہ بہی مشکل ہے کہ یہہ پوتا بطلیموس کا
ہو جو اوسکا نام بہی لسنیاس تہا شاید یہہ کوئی پڑپوتا اوسکا اس نام کا
ہوگا انتہی ملخصا کہتا ہوں کہ اس مفسر کو بیٹے اور پوتے بطلیوس کے ہونے
سے تو خود انکار ہے اور کسی دوسرے کی سند نہیں ملی الحلون کہتا ہے
کہ یہہ کوئی پڑپوتا ہوگا شاہد ششم ورس ۱۶ باب ۲ متے میں ہے
ہتدیہ سنہ ۱۸۲۲ جب ہیرود نے دیکہا کہ اوسنے مجوسیون سے فریب کہایا تو بہت
غصہ ہوا اور لڑکونکو بہیجکر بیت لحم اور اوسکی ساری سرحدون کے
سب لڑکونکو جو دو برس کے اور اوس سے چہوٹے تہے اوسوقت کے
موافق کہ اوسنے مجوسیون سے تحقیق کیا تہا قتل کروایا انتہی یہ قتل
کسی تاریخ سے ثابت نہیں ہوتا یوسیفس نے جو بڑا لکہنے والا حال ہیرود
کا ہے اس قتل کا حال نہیں لکہا اور اسیطرح نہ کسی اور عالم نے علماء
یہود سے جو بڑے خواہان بدنامی ہیرود کے اور بڑے لکہنے والے عیبونکے
تہے اور ظاہر ہے کہ یہہ امر تو ایک بڑا ظلم اور بڑی برائی ہیرود کی تہی اور کسی
طرح اسکے اظہار میں الزام اونکے مذہب کیطرف بہی نہ تہا کہ اوس کے لحاظ
سے ترک کر دیتے پس اگر واقع ہوتا تو غالب یہی تہا کہ لکہتے مقصد

متے باب ۲ مین ولادت مسیح ع کی بیت اللحم مین اور انا مجوسیون کا وہان
اور جانا مان باپ مسیح علیہ السلام کا بہاگنا مصر کو اور قتل کرنا ہیرودیس کا
سب لڑکون بیت اللحم اور نواح اوسکیکو اور رہنا مان باپ مسیح ع کا
مصر مین وفات ہیرودیس تک اور بعد وفات ہیرودیس کے وہان سے پہر کر ناصرہ
مین انا لکہتا ہے اور لوقا باب ۲ مین لکہتا ہے کہ ولادت مسیح علیہ السلام کی
بیت اللحم مین ہوئی اور آٹہوین دن ختنہ کرکے نام رکہا اور بعد پاک ہونے
کے (یعنے چالیس دن پورے ہونیکے بعد) موافق شریعت موسی ع کے
مان باپ مسیح علیہ السلام کے معہ اونکے یروشلم مین آئے اور وہان

شمعون موافق الہام روح القدس کے اور اسیطرح حنا نبیہ نے بہی تعریف مسیح

کی بیان کی بالک سنانے ترا اون سب کو جو یروشلم مین راہ نجات کے
منتظر تہے حال مسیح سے مطلع کیا اور وہان باپ مسیح علیہ السلام کے بعد ادا
کرنے کے رسوم شریعت کے شہر ناصرہ کو گئے اور وہان سے ہر برس
عید فسح مین یروشلم کو جایا کرتے تہے یہان تک کہ جب مسیح ع ۱۲ برس کے
ہوئے اوس سال مین جو یروشلم مین گئے وقت مراجعت کے مسیح ع
وہان بدون اطلاع اپنے مان باپ کے ٹہر گئے پس کہتا ہون کہ ظاہر ہے
ان دونون قصون میں کیا خلاف واقع ہے کیونکہ دیے سب امور مرقوم متے کے

قبل یروشالم کے جانے کے جو چالیس دن بعد ولادت کے وہ جانا ہوا تھا
ظہور مین آئے تھے یا بعد اوسکے اول تو صریح البطلان ہے اسلیئے کہ مدت
چالیس دن مین وہ سب امر کسطرح واقع ہو سکتے اور دوم بھی باطل ہے
کئی وجہ سے اولاً یہ کہ جب موافق تحریر لوقا کے بعد فراغت رسم شرعی
کے مان باپ مسیح کے ناصرہ کو گئے تھے نہ بیت اللحم کو پس اگر مجوسی
آتے تو راہ مین ملتے یا ناصرہ مین نہ بیت اللحم مین ثانیاً یہ کہ جب ہیرودیس ایسا
دشمن تھا تو کسطرح روح القدس شمعون کی زبان پر یروشالم مین
جو خاص تخت گاہ ہیرود کا تھا بشارت مسیح کا چرچا کراتا اور کسطرح
حنا سب منتظرون راہ نجات مین شور اس امر کا کرتی ثالثاً یہ کہ
موافق تحریر لوقا کے ہر سال ہر سال مان باپ مسیح کے عید فسح مین
ناصرہ سے یروشالم کو جایا کرتے تھے پس مصر کا جانا اور وہان رہنا
کس زمانہ مین ہوا استشہاد ہشتم مرقس باب ٤ مین حواریون کا شام کے
وقت رخصت کرنا اور دریا مین طوفان کا آنا اور حضرت مسیح کا اوسکو
موقوف کرنا بعد وعظ تمثیلون کے لکھتا ہے اور متی اسی ماجرے کو
بعد وعظ پہاڑ کے باب آٹھوین مین نقل کرتا ہے اور وعظ تمثیلون کو بعد
اوسکے باب ۱۳ مین حالانکہ دونون وعظون مین ایک زمانہ کا فرق ہے پس
ایک ان دو سے خلاف واقع کے ہے استشہاد نہم بعد پہنچنے اورسلیم کے

سوال یہودیون کا جناب مسیح علیہ السلام سے مرقس باب ۱۱ مین تیسرے
دن اور متی باب ۲۱ مین دوسرے دن لکھتا ہے اور ان دونون مین ایک
خلاف واقع ہی ہے اظہار صاحب بابت ان دو اختلافون کے خوش نہین
اور یون مین منقول ہوئے چوتھی جلد کے صفحہ ۲۷۵ و ۲۷۶ مین لکھتا ہے
کہ کوئی صورت تطبیق کی ان حالون مین نہین نکلتی شاہد سیزدہم
مرقس باب دسوین مین لکھتا ہے کہ جناب مسیح کو یریحو سے نکلتے ایک اندھا
ملا اور اوسکو جناب مسیح نے شفا بخشی اور متی باب ۲۰ مین دو اندھے
ملنا اور شفا پانا لکھتا ہے شاہد یازدہم متی باب نوین مین لکھتا ہے
کہ ایک حاکم نے جناب مسیح کو آکے کہا کہ میری بیٹی ابھی مر گئی ہے اگر تم
اپنا ہاتہ اوسپر رکہو تو وہ جی اوٹھے اور مرقس باب پانچوین اور لوقا باب
آٹھوین مین لکھتے ہین کہ اوسنے آکر کہا کہ میری بیٹی مرنے پر ہے اوسپر
چلکر ہاتہ رکھیے تاکہ اچھی ہوجاوے اوسکے بعد جناب مسیح اوسکے ساتھ
ہو لیے راہ مین ایک آدمی نے آکر اوس حاکم کو خبر دی کہ تیری بیٹی مر گئی
مرشد کو اب تکلیف نہ دے جناب مسیح نے سنکر فرمایا مت ڈر اور اوسکے
گھر تشریف لیگئے اور انکی تحریرون مین اور طرح کا بھی فرق ہے کہ مرقس
اور لوقا سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اوسکا یائر تھا اور وہ عبادتگاہ کا
حاکم تھا اور اوس لڑکی کی عمر بارہ برس کی تھی اور جناب مسیح وقت [illegible]

کرنیکے یعقوب اور یوحنا اور پطرس کو اپنے ساتھ لیگئے تہے اور تحریر
لوقا سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکی اکلوتی تہی اور متی کی
تحریر میں اس بات کا کچھ بہی پتا نہیں اور متاخرین محققین نے اختلاف
کو ان تحریروں میں مان لیا ہے پہر بعضے اونمیں تحریر مرقس کو اور
اور بعضے تحریر متی کو ترجیح دیتے ہیں اور بعضے اس تحریر سے دلیل
پکڑتے ہیں کہ پہلی انجیل کا لکہنے والا متی حواری نہیں ورنہ ایسا مجمل
نہ لکہتا اور پالس اور شلی ییشر اور اولشاسن کہتے ہیں کہ وہ لڑکی مری
نہیں تہی بلکہ اوسکو نیند کیسی غشی تہی اور دلیل اونکی یہہ قول مسیح ہے
کہ وہ مری نہیں کی بلکہ سوتی ہے پس ان شخصوں کی موافق اسیکو کچھ
معجزا کیسے ہی نہیں ہوا و نیندر اوس لڑکی کی موت کا یقینا اعتقاد
نہیں رکہتا بلکہ گمان غالب اوسکا یہہ ہے کہ صرف دیکہنے میں مردہ
تہی شاہد دوازدہم باب [illegible] اور باب ۱ مرقس سے معلوم ہوتا ہے
کہ جناب مسیح نے دریای جلیل کے کنارے شمعون اور اندریاس کو جال
ڈالتے دیکہا اور اونسے کہا کہ تم میرے پیچہے آؤ کہ میں تمہیں آدمیوں کا شکاری
بناؤنگا اور وے جال چہوڑکر اوسکے پیچہے ہولیے اور وہانسے تہوڑی دور
آگے بڑہکے یعقوب اور یوحنا کو کشتی پر دیکہا اور دونوں بلایا وے
بہی ساتہہ ہولیے اور یوحنا سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دو اندریاس اور

اونکا دوست کہ جسکو مفسرین یوحنا سمجھتے ہین قریب بیابان یردن
کے ملے اور پہر دوسرے روز اندریاہ کے کہنے سے اونکا بہائی شمعون بہی
آکر ملا اور اوسکے دوسرے روز مسیح نے ارادہ جلیل کی طرف جانیکا
کیا اور راہ مین فلپ اور ناتانائیل ملے پس ان بیانون مین کئی وجہ سے
فرق ہے اول یہہ کہ موافق دو انجیلون اول کے شمعون اور اندریاہ اور
یعقوب اور یوحنا دریای جلیل کے کنارے ملے تہے اور موافق یوحنا کے قریب
دریاے یردن کے دوم یہہ کہ موافق اون دونون کے پہلے اندریاہ
اور شمعون کو جال ڈالتے دیکہکر دریای جلیل کے کنارہ سے ساتھہ لیا
پہر تہوڑے عرصہ کے بعد یوحنا اور یعقوب کو اوسی کنارے سے اور
موافق یوحنا کے اول اندریاہ اور یوحنا قریب یردن کے ملے پہر دوسرے
روز اندریاہ کے کہنے سے پطرس ملا اور جب اس ماجرے سے دوسرے روز
جلیل کی طرف چلے راہ مین فلپ اور ناتانائیل ملے اور اسمین یعقوب کا
ذکر بہی نہین سیوم یہہ کہ موافق دونون اول کے تینے مچہلیان پکڑنے
کی طیاری کر رہے تہے اور موافق یوحنا کے جال مچہلی کا کچہہ بیان نہین بلکہ
اندریاہ اور یوحنا حضرت یحیی سے تعریف مسیح کی سنکر اور پیرا اندریاہ
سنکر آتے تہے اور باب ۵ لوقا سے سمجہا جاتا ہے کہ شمعون اور یوحنا
اور یعقوب ایک ہی جا ملے تہے اور اندریاہ کا صراحۃ اوسمین نام مذکور نہین

شاہد سیزدہم باب ١٠ متی اور باب ٣ مرقس اور باب ٦ لوقا مین نام بارہ
حواریون کے لکہے ہین اور ان گیارہ نامون مین اتفاق ہے پیتر اندریاہ
یعقوب یوحنا فلپ برتولما توما متی الفی کا بیٹا یعقوب
شمعون کنعانی یہودا اسکریوطی مگر بارہوین مین لوقا اختلاف کرتا ہے کیونکہ
متی لکہتا ہے وہ لبی تہا جسکا لقب تدی ہے اور مرقس تدی لکہتا ہے اور
لوقا کہتا ہے کہ وہ یہودا بہائی یعقوب کا ہے شاہد چہاردہم
مطالعہ باب ٢١ و ٢٠ متی اور باب ١١ و ١٠ مرقس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب
مسیح یریحو سے چلکر یروشالم کو آئے اور باب ١١ و ١٢ یوحنا سے معلوم
ہوتا ہے کہ افرائم سے چلکر بیت عینا مین آئے اور رات کو وہان رہے
اور دوسرے روز یروشالم کو گئے شاہد پانزدہم باب ١٤ مرقس مین ہے
[illegible] ١ اور ٢ دو دن پیچھے بعد فسح اور فطیری روٹی کی عید تہی الخ اور جب
وہ بیت عینا مین کوڑہی شمعون کے گہر کہانے بیٹہا ایک عورت بیش قیمت
اچہا عطر مر کی شیشی مین وہان لائے اور اوس شیشی کو توڑ کر اوسکے
سر پر ڈال دیا تب بعضے بعضے اپنے دلمین آزردہ ہوکے کہنے لگے عطر کی
یہہ خرابی کس لیئے ہوئی کیونکہ یہہ عطر تین سو دینار کو بک سکتا اور غریبونکو
دیا جاتا اور وے اوسے ملامت کرنے لگے تب یسوع نے کہا اوسکو
چہوڑ دو کیون اوسے ستاتے ہو اوسنے میرے ساتہہ اچہا سلوک کیا ہے

۷ اسواسطے کہ غریب لوگ ہمیشہ تمہارے ساتہہ ہین اور جب تم چاہو انسے
نیکی کر سکتے ہو پر مین ہمیشہ تمہارے ساتہہ نہونگا اور باب ۲۶ متی مین یہہ قول
موافق مرقس کے ہے مگر یہہ فقرہ تب بعضے یعنے الخ متی مین یون ہے ۸
اوسکے شاگرد یہہ دیکہکر خفا ہوکے کہنے لگے اوسکی بربادی کیون ہوئی ۹
کیونکہ یہہ عطر بڑے دامون کو بکتا اور وہ محتاجون کو دیا جاتا اور باب ۷ لوقا
مین ۳۶ پہر ایک فرد ہی نے اوس سے عرض کی کہ میرے ساتہہ کہا
اور وہ فرد ہی کے گہر جاکے کہانے بیٹہا ۳۷ اور دیکہو اوس شہر مین ایک
عورت نے جو گنہگار تہی جب جانا کہ وہ فرد ہی کے گہر کہانے بیٹہا ہے سنگ مرمر کے
ظروف مین عطر لائی ۳۸ اور اوسکے پانون کے پیچہے کہڑے ہوکے رو رو کے انسوؤن سے
اوسکے پانو دہونے لگی اور اپنے سر کے بالون سے پونچہے اوسکے پانو کو چوما اور
عطر ملا ۳۹ اور اوس فرد ہی نے جس نے اوسکی ضیافت کی تہی یہہ دیکہکر
دل مین کہا کہ یہہ اگر نبی ہوتا تو جانتا کہ یہہ رنڈی جو اوسے
چہوتی ہے کون اور کیسی ہے کیونکہ گنہگار ہے انتہی اور باب ۱۲ یوحنا مین ہے
۱ پہر یسوع بیت عنیا مین جہان العازر تہا جسے اوسنے مردون مین سے
اوٹہایا تہا فسح سے چہہ روز آگے آیا ۲ وہان اونہون نے اوسکے لیے کہانا
تیار کیا اور مرتہا خدمت کرتی تہی اور العازر اون مین سے جو اوسکے ساتہہ
کہانے بیٹہے تہے ایک تہا ۳ تب مریم نے پاو ناردین کا لوبہ بہت خالص

اور قیمتی عطر لیکر یسوع کے پانون پر ملا اور اپنے بالون سے اوسکے پاؤن
پونچہے اور گہر عطر کی بو سے بہر گیا تہا سو تب یہودا اسکریوطی جو
شمعون کا بیٹا اور ایک اوسکے شاگردون مین سے اور اوسے پکڑوایا
چاہتا تہا کہا کہ یہہ عطر تین سو دینار کو کیون نہ بیچا گیا اور محتاجون کو دیا
گیا سو تب یسوع نے کہا کہ اوسے چہوڑ دے کہ اوسنے یہہ میرے روز
دفن کے لیئے رکہا تہا کیونکہ محتاج ہمیشہ تمہارے ساتہ ہونگے پر مین ہمیشہ
تمہارے ساتہ نہین ہون انتہی پس دیکہو کہ لوقا کی تحریر اور تینون انجیلون کی تحریر سے
کئی وجہ سے مخالفت رکہتی ہے اول یہہ کہ وقوع اس حال کا موافق لوقا کے
کے قبل خلیل کے نکلنے کے ہے اور موافق اون تینون کے متصل یروشلم
کے اوس ہفتہ مین جسمین مصلوب ہوئے دوم یہہ کہ موافق لوقا کے وہ عورت
فاحشہ اور گنہگار رہی اور موافق متی اور مرقس کے نیک عورت اور موافق
یوحنا کے مریم بہن العازر کی جسپر حضرت مسیح کی بڑی عنایت تہی سوم
یہہ کہ موافق لوقا کے اعتراض لوگونکا جہت فاحشہ ہونے اوس عورت کے
اور موافق تینون کے جہت اصراف اور تضیع مال کے تہا چہارم یہہ کہ موافق
لوقا کے حضرت عیسی نے اوس عورت سے پیار کیا اور موافق تینون کے رہنے
اپنے کو ہمیشہ کے لیئے اور رہنے غریبونکو ہمیشہ کے لئے عذر بیان کیا
اور بلحاظ ان وجہون کے جو ان دونون تحریرون مین اختلاف فاحش تہا
جمہور علما نے یون تطبیق دی ہے کہ دو بار یہہ امر ظہور مین آیا ہوگا کہ ایک

[illegible]

لوقا نے اور دوسرے کو اون تینون نے قلمبند کیا ہے مگر یہہ بہی کچھہ نہین کہ
اون تینون مین بہی اختلاف کچھہ اختلاف مذکورہ بالا سے کم نہین بلکہ
اونمین بہی پانچ طرح سے اسمین اختلاف ہے اول یہہ کہ وقوع اوس
حال کا موافق متی اور مرقس کے دو دن بعد عید نجات کے اور موافق
یوحنا کے چھہ دن پہلے اوس عید کے تہا دوم یہہ کہ موافق دونون اول کے
شمعون کا اور موافق یوحنا کے العازر کا گہر تہا سیوم یہہ کہ موافق دونون
اول کے اوس عورت نے عطر سر پر ڈالا اور موافق یوحنا کے پانون پر ملا
اور اپنے بالون سے پونچہا چہارم یہہ کہ متی خفگی اور اعتراض کرنیوالونکو
مریدان مسیح کے بتلاتا ہے اور مرقس عام لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور یوحنا فقط
یہودا اسخریوطی بتلاتا ہے پنجم یہہ کہ مرقس قیمت اوس عطر کی زیادہ تین سو سے
اور یوحنا تین سو کہتا ہے اور ان امور کا لحاظ کر کے [illegible] واقعہ پر
حمل کرتا ہے مگر دونون توجیہین تحکم مین [illegible] ظاہر مین وہ واقعہ ایک ہے کیونکہ بہت
بعید معلوم ہوتا کہ ہر بار بعد دعوت اور کہانے ہی کے وقت ملا جاوے اور دیکہنے
والی بہی عورت ہی ہو اور ہر بار دیکہنے والے اوس عورت کے فعل پر اعتراض
کرین اور حضرت عیسی اوسکا عذر فرماوین اور تعجب ہے کہ جب ایکبار حضرت عیسی
اوس عورت کے فعل کو اچہا کہہ چکے ہون پہر بہی مرید دوسری بار اوس پر اعتراض
کرین پس حق یہہ ہے کہ واقعہ ایک ہے اور اختلاف موافق عادت انجیل نویسون

گراول سے آخر تک یہاں کی ایک عادت سے شاہد خلق کی بات کہتی
مین سے ہیکل کے ۲ ۳ اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اوسکے
شاگردون نے اکیلے اوس پاس آکے کہا ہم سے کہہ کہ یہہ کب ہوگا اور تیرے آنے
اور اس زمانہ کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے ۴ تب یسوع نے کہا الخ

۱۵ پس جب تم اوس اجاڑنے والی گندی چیز جسکی خبر دانیال نبی
کی معرفت دی گئی مقدس مکان مین کھڑی دیکھو گے ۱۶ تب جو یہودیہ
مین ہو پہاڑون پر بھاگ جائے ۱۷ اور جو کوٹھے پر ہو نہ اترے کہ اپنے گھر سے
کچھ نکالے ۱۸ اور جو کھیت مین ہو پیچھے نہ پھرے کہ اپنے کپڑے لیوے ۲۱ کیونکہ
اوس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے اب تک نہ
کبھی ہوئی اور نہ ہوگی ۲۹ اون دنون کی مصیبت کے بعد ترت سورج اندھیرا
ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جائینگے
اور آسمانکی قوتین ہل جائینگی ۳۰ تب آدمی کے بیٹے کا نشان آسمان پر
ظاہر ہوگا اور اوس وقت زمین کے سارے گھرانے چھاتی پیٹینگے اور ابن آدم
کو بڑی قوت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلون پر آتے دیکھینگے
۳۱ اور وہ نرسنگے کے بڑے شور کے ساتھ اپنے فرشتے بھیجیگا اور وے
اوسکے چنے ہوؤنکو چارون طرف سے آسمان کے اس حد سے اوس حد تک جمع
کرینگے ۳۴ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جب تک یہہ سب کچھ نہ ہولے اوس وقت

یے لوگ گذر نہ جائینگے ۳۵ اسمان اور زمین مل جائینگی پر میری باتین ہرگز نہ ٹلینگی
۳۶ لیکن اوس دن اور اوس گہری کو میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتون
تک کوئی نہین جانتا ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع ۲۹ اون روزون کی اوس تنگی کے بعد
فی الفور سورج اندہیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے
آسمان سے گر پڑینگے اور آسمانوں کی قوتین ہل جائینگی ۳۴ مین تم سے سچ کہتا ہون
جب تک کہ یے سب چیزین پوری نہ ہولین یہ پشت گذر نہ جائیگی فارسیہ سنہ ۱۸۴۲
۲۹ و بعد از زحمت ان ایام فی الفور آفتاب تاریک خواہد شد الی آخرہ
بدرستی کہ بشما می گویم کہ تا جمیع این چیزہا کامل نگردد این طبقہ منقرض نخواہد
گشت اور باب ۱۳ مرقس مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۲۴ اور اون دنون مین
اوس تکلیف کے بعد سورج اندہیرا ہوگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا
۲۵ اور آسمان سے ستارے گر پڑینگے اور آسمان کی قوتین ہل جائینگی ۲۶
اور اوسوقت لوگ ابن آدم کو بادل پر بڑی قدرت اور جلال سے آتے
دیکھینگے ۳۰ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اس زمانے کے لوگ جبتک یہ سب کچھ
واقع نہو دے گذر نہ جائینگے ۳۲ مگر اوس دن اور اوس گہڑی کی بابت
سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا ہے
اور درس ۳۰ اور ترجمون مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ مین تم سے سچ کہتا ہون
کہ یہ پشت جب تک یہ سب کچھ نہو لے گذر نہ جائیگی فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ بدرستی کہ

بشما میگویم کہ تا تمامی این چیزہا واقع نگردد این طبقہ منقرض نخواہد گشت
اور بابـ۲۱ لوقا مین ہے ہند سہ [illegible] ۲ اور جب تم دیکھو کہ یروشالم کو
لشکرون نے گھیرا تو جانو کہ اوسکی ویرانی نزدیک ہے ۲۱ تب جو یہودیہ
مین ہون پہارونکو بہاگین الخ ۲۲ کیونکہ وے دن انتقام لینے کے اور
سب نوشتے پورے ہونے کے دن ہین ۲۵ اور سورج اور چاند اور
ستارون مین عجائب دکہائی دینگے اور زمین پر اقوام گہبراہٹ مین گرفتار
ہونگے اور دریا کا اور موجون کا شور ہوگا ۲۷ اوسوقت ابن آدم کو بدلی پر
بڑی قدرت اور حشمت سے آتے ہوئے دیکھینگے ۳۲ مین تم سے سچ
کہتا ہون کہ جب تک کہ سب پورا نہو لے یہ پشت گذر نجائیگی انتہی
ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ حواریون نے علامات خرابی ہیکل
اور نزول جناب مسیح اور قیامت سے سوال کیا تہا اوسنے خاص شان
خرابی اورشلیم کا یہہ فرمایا کہ موافق خبر دانیال کے یروشالم فوجون سے
گہیرا جائیگا اور فرمایا کہ یہہ دیکہکر تم پہاڑون کی طرف بہاگ جائیو کیونکہ ان
دنون مین ایسی تکلیف ہوگی کہ ابتدای خلقت عالم سے کبہی نہین ہوئی اور یہہ
دن بدلہ لینے کے ہونگے اور بابت نزول اپنے کے اور قیامت کے فرمایا کہ
بعد اوس مصیبت کے اونہین دنون مین فی الفور وقوع ان دونون امرونکا
ہی ہوجاویگا اور اوس پشت اور طبقہ کے لوگ ان سب چیزونکو دیکہ لینگے اور

پشت نہ گذریگی کہ یہہ سب چیزین ہو چکین گی مگر اوس دن کی خبر سوا
اللہ کے کسیکو نہین نہ مسیح اور نہ فرشتونکو پس ان عبارتون کے ملاحظہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ متی کی عبارت مین درس ۲۸ تک حال خرابی
ہیکل کا اور درس ۲۹ سے آخر تک حال قیامت اور نزول کا بیان ہوا
ہے اور اسکو پالس اور اسٹار وغیرہا نے اختیار کیا ہے اور سیطر
درس ۲۴ سے ۲۳ تک عبارت مرقس اور درس ۲۵ سے آخر تک
عبارت لوقا مین حال قیامت اور نزول جناب مسیح کا بیان ہوا ہے
پس چاہیے تہا کہ موافق درس ۳۴ متی اور ۳۰ مرقس اور ۳۲ لوقا کے
وقوع تینون امور نکا اوس پشت کے لوگونکی زندگی مین ہو لیتا تا کہ یہہ
قول مسیح صادق ہوتا کہ آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتین
ہرگز نہ ٹلینگی حالانکہ سوا ہی خرابی اور تسلیم کے اور کچہہ ظہور مین نہ آیا اور قریب
اٹہارہ سو برس کے گذر گئے اور جو جو تکلف کہ عیسائی عالمون نے اسمین کئے
ہین قابل التفات کے نہین بلکہ سب سراسر خلاف انصاف ہین کیونکہ
درس ۲۹ متی اور ۲۴ مرقس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد خراب ہونے
ہونے اور تسلیم کے اونہین دنونمین فی الفور وقوع اون دونون امر کا
بہی ہو جاویگا اور موافق درس ۳۴ متی اور ۳۰ مرقس کے اوس پشت کے
لوگ ان تینون امور کے وقوع کو دیکہہ لینگے اور اسطرح کے اور درسے

نزول کیے کہ اوسیوقت کے لوگونکی زندگی مین ہوگا ادنقولون مسیحی مین بہی
پائے جاتے ہین باب ۱۶ متی مین ہے ہندیہ ۱۸۴۱ء ۲۷ کہ ابن آدم اپنے باپکے
شکوہ سے اپنے فرشتون کے ساتھہ آویگا اور ہرایک کو اوسکے عمل کی
جزا دیگا ۲۸ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اونمین سے جو یہان کہڑے ہین
بعضے ہین جو موت کا مزہ جبتک کہ ابن ادم کو اپنی بادشاہت مین اتا نہ دیکہہ
لین نہ چکہینگے اور فارسی ۱۸۴۳ مین درس ۲۸ یون ہے ہر ستی کہ بشما میگویم
کہ ایستادگان اینجا کسانی میباشند کہ تا فرزند انسان را در حالیکہ در
ملکوت خود می آید مشاہدہ نمایند ذائقہ مرگ را نخواہند چشید یہان
صاف اقرار ہے کہ اون لوگون سے جو اوسوقت وہان کہڑے تہے بعضے
زندہ ہونگے کہ نزول مسیحی ہوجاویگا اور درس ۲۳ باب ۱۰ متی مین ہے
ہندیہ ۱۸۴۳ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تم اسرائیل کی بستیون مین دورہ نہ
پہر و سکے جب تک کہ ابن آدم نہ آئے اسیجا سے وعدہ نزول کا زندگی
حواریین میں سمجہا جاتا ہے اور حواریون کے قولون سے بہی ظاہرا یہی مفہوم
ہوتا ہے کہ وے امید رکہتے تہے کہ نزول مسیحی جلد ہوگا اور ہم زمانے
آخری مین ہین چنانچہ نقل بعض اون اقوال کی بطور نمونہ کے عمل مین آتی ہے
درس ۸ باب ۵ نامہ یعقوب مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ تم بہی صبر کرو اور
اپنے دل مضبوط رکہو کیونکہ خداوند کا انا نزدیک ہے اور درس ۷ باب ۴ نامہ اول

پطرس میں ہے پر سب چیزوں کا آخر نزدیک ہے اسلیے ہوشیار اور دعا کے
لیے جاگتے رہو اور درس ۵ باب نامہ اول تسلنیکیوں میں ہے بند ۱۸ تک
کہ ہم تمہیں خداوند کے حکم سے یہہ کہتے ہیں کہ وے جو ہم میں سے خداوند
کے آنے تک زندہ اور باقی رہینگے اون سے جو سو گئے ہیں آگے نہ بڑہینگے
اور درس ۵ باب نامہ فیلیپیون میں ہے تمہاری میانہ روی سب آدمیوں پر
ظاہر ہو خداوند نزدیک ہے اور باب اول مشاہدات میں ہے یسوع
مسیح کے مکاشفات جو خدا نے اوسے بخشے تاکہ اپنے بندوں کو وہ باتیں
جنکا جلد ہونا ضرور ہے دکہا دے الخ سو مبارک وہ جو اس نبوت کا
کلام پڑہتا ہے اور وے جو سنتے ہیں اور اون باتوں پر جو اوس میں لکہی ہیں
عمل کرتے ہیں کیونکہ وقت نزدیک ہے اور درس ۱ باب مشاہدات میں ہے
دیکہ میں جلد آتا ہوں الخ اور باب ۲۲ مشاہدات میں ہے ۷ دیکہ میں جلد آتا ہوں
الخ ۱۰ پہر اوسنے مجہہ سے کہا کہ تو اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر مہر مت کر کیونکہ
وقت نزدیک آیا ہے ۲۰ جو ان چیزوں کی گواہی دیتا ہے یہہ کہتا ہے
کہ میں یقینا جلد آتا ہوں الخ اور درس ۱۱ باب نامہ اول کرنتہیوں میں ہے
اور یہہ سب باتیں جو اون پر پڑیں نمونہ ہوئیں اور ہم جو آخری زمانہ میں ہیں
ہماری نصیحت کے واسطے لکہی گئیں اور درس ۱۸ باب ۲ نامہ اول یوحنا
میں ہے ای بچو یہہ آخری زمانہ ہے اور جیسا تمنے سنا ہے کہ مسیح کا مخالف

آگاہی سے ابھی بہت سے مسیح کے مخالف ہوئے ہین اس سے ہم جانتے
ہین کہ یہہ اخری زمانہ ہے اور دلالت ان قولون کی بمعاینہ انکی محتاج
نہین اور بیلی نے اپنی کتاب مین مان لیا ہے کہ حواری لوگ غلطی سے یہہ
عقیدہ رکہتے تہے اور اوسکی عبارت کی نقل چوتہی فصل کے اخیر مین
تلخیص کے اندر آئی ہے اور صاحب حل الاشکال جواب استفسار مین
لکہتے ہین کہ اس باب مین مسیح عـ نے جیسا کہ مذکور ہوا ہم اورشلیم کی ویرانی
اور ہم روز اخری کی بابت بیان فرمائی ہے مہذا بعض الفاظ روز اخر و بعضے
اورشلیم پر مرجوع ہین چنانچہ سورج کا تاریک ہونا اور ستارے
آسمان سے گرجانا روز آخر پر اور اس طبقہ کا منقرض نہونا یا یہہ بشارت
یا اس وقت کے لوگ گذر نہ جاینگے اورشلیم کی ویرانی پر رجوع کرتے
ہین اس مضمون سے کہ اورشلیم ویران اور برباد ہو جاینگا اور اوس سے آگے
کہ وے لوگ جو مسیح کے وقت مین تہے سب گذر جائین سو ویسا ہی ہوا
چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے پس مسیح کی بات درست ٹہری
اور مولوی صاحب (یعنے صاحب استفسار) کا بیان خلاف انتہی کہتا
ہو نہین کہ ہم بہی مانتے ہین کہ موافق درس ۳ متی کے شاگردونکا سوال علامات
خرابی اورشلیم اور روز قیامت دونون سے تہا اور مسیح کے کلام مین
اوس سوال کے جواب مین ان دونون امرونکا بیان ہے مگر تقسیم اس

اس کلام کی اس طرح سے ہے جیسے کہ پالس اور اسکار وغیرہ نے علماء
مسیحیوں سے نقل کی ہے کہ درس ۱ سے ۲۸ تک بیان خرابی اورشلیم کا اور درس ۲۹
سے آخر تک بیان قیامت اور نزول کا ہے اور خلاف اسکے حمل کرنا
بالکل خلاف عبارت متی کے ہوتا ہے اور اس صورت میں جہوٹ
ہونے اسکے میں کوئی شک نہیں جیسا بیان اوسکا اوپر گذرا اور
ہمارا اعتقاد نہیں کہ یہہ قول مسیح ع کا تہا اور جہوٹ ہوگیا بلکہ ہم ایسی
جہوٹی روایتوں کو الحاقی سمجہتے ہیں اور انجیل متی کے اس سکرہن کی
یہہ متی کی لکہی ہوئی ہو بلکہ ترجمہ اوسکا ہے اور غالبا مترجم نے موافق عادت
مترجموں اہل کتاب کے یا کسی اور نے پیچہے اوسکے اس عبارت کو بڑہا کر
لکہدیا ہے اور ایک توجیہ اور جو صاحب حل الاشکال نے بعض علماء سے
بعد اوس توجیہ مختار کے نقل کی ہے جو وہ توجیہ جمہور علماء مسیحیوں کے نزدیک
قابل التفات نہیں تو ہم کیوں اوسکی طرف التفات کریں علاوہ اسکے درس ۲۸
۲۸ باب ۱۶ متی اور درس ۳۴ باب ۲۴ متی میں یہہ تاویل چل ہی نہیں سکتی
شاہد مقدس ہم باب ۱۲ انجیل متی ہے بند ۳۸ و ۳۹ اور سننے اونہیں جواب دیا
کہ اس زمانہ کے برے اور حرامکار لوگ نشان ڈہونڈہتے ہیں پر یونس نبی کے نشان
کے سوا کوئی نشان اونہیں دکہایا نہ جائیگا ہم کیونکہ جیسا یونس تین رات دن
مچہلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا

اور یہہ جملہ ویسیہی ہے کہ ابن آدم الخ اور ترجموں میں ہے ہندی سنہ ۱۸۰۸ اسیطرح
ابن آدم بہی تین رات دن زمین کے اندر رہیگا فارسی سنہ ۱۸۴۲ فرزند انسان نیز سہ
شبانروز در شکم زمین خواہد ماند عربی سنہ ۱۸۳۱ کذلک یکون ابن الانسان
فی قلب الارض ثلثہ ایام وثلاث لیالی اور ورس ۴ باب ۱۶ متی مین ہے
ہندی سنہ ۱۸۴۲ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈہونڈہتے ہین پر
یونہ نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہین نہ دکہایا جائیگا الخ اور باب ۲۰
متی مین ہے ۱۸ دیکہو ہم یروشلم کو جاتے ہین اور ابن آدم سردار کاہنون
اور فقیہون کے ہاتہہ مین سونپا جائیگا الخ ۱۹ اور اسے غیر قوموں کے حوالے
کرینگے کہ ٹہٹہون مین اڑاوین اور کوڑے مارین اور صلیب پر کہینچین پر وہ تیسرے
دن پہر جی اوٹہیگا اور ورس ۲۳ اور ۲۴ باب ۸ مرقس کا اسکی موافق ہے
اور باب ۲۷ متی مین ہے ۶۲ دوسرے روز جو طیاری کے دن کے بعد ہی
سردار کاہن اور فریسیون نے پیلاطس پاس جمع ہوکر کہا ۶۳ کہ ای خداوند
ہمین یاد ہے کہ وہ دغا باز اپنے جیتے جی کہتا تہا کہ مین تین دن بعد جی اوٹہیگا
ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے سب حواریون
اور اسیطرح اپنے اور مریدون اور کاہنون اور فریسیون اور صدوقیون کے
سامنے کہا تہا کہ مین مارا جاؤنگا اور تین دن اور تین رات زمین کے اندر
رہونگا پہر یروشلم کو جاتے بارہ حواریون کو اس بات کی خبر دی تہی

اور یہہ بات ایسی مشہور تہی کہ یہودیونکو بہی یقین تہا کہ عیسی ع [illegible]
اسیلئے پیلاطس سے کہا تہا حالانکہ یہہ بات دو وجہ سے غلط معلوم ہوتی ہے
اول یہہ کہ جناب مسیح بالکل ایک دن اور دو رات زمین کے اندر رہے [illegible]
نہ تین دن اور تین رات اور اسیواسطے بمقتضائی انصاف بعض علما مسیحیان
مثل پالس اور شلر کی اقرار کیا کہ یہہ تفسیر متی نے اپنے گمان سے [illegible]
قول مسیح ع کے ساتہہ ملادی ہے اور انکا قول نہین اور اصل مطلب انکا
یہہ تہا کہ جیسا یونس سے نینوی والے بدون طلب معجزون کے اوسکی
وعظ اور ذات پر راضی ہوئے تہے ایسا ہی اس زمانے کے لوگ مجہسے
میرے وعظ اور ذات پر راضی ہوجاوین دوسرے یہہ کہ حسب یہہ خبر ایسی
مشہور تہی کہ یہودی بہی خوب اوس سے واقف تہے اور حواریون نے
بارہا سنا تہا تو کسطرح ہو کہ حواریون اور حضرت مریم اور اور مریدان [illegible]
کسیکو یہہ بات یاد نہ رہی اور عروج جناب مسیح تک حواری زندہ [illegible]
اوسکے بیچ مین شک کرتے رہین پس حق یہہ ہے کہ یہ سب تقریر الحاقی [illegible]
اور ایک نے بیاد فاسد اپنے متن مین جو کچہ سے ملائے گئے اور جناب مسیح نے
ہرگز اس بات مین پیشین گوئی نہین کی اور یہہ قول اسکے مریدان [illegible]
باب ۲۰ یوحنا مین ہے ہدیہ ستر ۱۸۴۲ ہفتے کے پہلے دن مریم مگدلینی تڑکے
ایسا کہ ہنوز اندہیرا تہا قبر پر آئی اور پتہر کو قبر سے ٹلا ہوا دیکہا ۲ تب وہ

شمعون پطرس اور اون دوسرے شاگرد پاس جسے یسوع پیار کرتا تہا
دوڑی آئی اور اونہین کہا کہ خداوند کو قبر سے نکال لیگئے اور ہم نہین
جانتے کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا انتہی دیکہو یہہ پیشین گوئی اگر
جناب مسیح نے کی ہوتی تو یہہ عورتین جنہین یوحنا نے ایک کا نام لکہا
پتہر کو قبر سے الگ دیکہہ کر فوراً یقین کرتین کہ جناب مسیح اپنی پیشین گوئی
کے موافق زندہ ہوئے اور نہ کہتین کہ لوگ خداوند کو قبر سے چرا لیے
گئے اور ہم نہین جانتے کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا اور باب ۲۴ لوقا
مین ہے ۱۰ اور مریم مگدلینی اور یوحنا اور مریم یعقوب کی مان اور دوسری
عورتین جو ساتہہ تہین اونہون نے رسولون سے یہہ باتین کہین ۱۱
پر اونہین اونکی باتین کہانی سی سمجہہ پڑین اور اونکا اعتبار نہ کیا ۱۲ تب
پطرس اوٹہہ کے قبر کی طرف دوڑا اور جہک کر دیکہا کہ صرف کفن پڑا ہے اور
ماجرے سے اپنے جی مین تعجب کرتا چلا گیا انتہی دیکہو صورت پیشین
گوئی مین حواری لوگ اون عورتون کی باتونکو کیون جہوٹ سمجہتے
اور کیون اونہین یقین نہ آتا اور کیون پطرس حواری جو سب حواریون
مین بڑے ہین قبر کو خالی دیکہہ کر تعجب کرتے اور باب ۱۶ مرقس ترجمہ
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ ۱۲ اوسکے بعد وہ دوسری صورت مین اونمین سے
دو کو جس وقت کہ وے چلتے تہے اور دیہات کی طرف جاتے تہے

دکہائی دیا ۱۲ اونہون نے جاکے باقی لوگون کو خبر دی اور اونہون نے
بہی اونکی باتون پر یقین نہ لایا آخر اوسنے اون گیارہون کو جب وے کہانے
بیٹہے تہے دکہائی دیا اور اونکی بے ایمانی اور سخت دلی پر ملامت کی کیونکہ اونہون نے
اونکی باتون کا جنہون نے اوسکے جی اوٹہنے کے بعد اوسے دیکہا یقین نہ لایا
انتہی دیکہو صورت پیشین گوئی مین باوجودیکہ پہلے عورتین گواہی دے چکی
تہین اور پہر دوسری بار دو حواریون نے گواہی دی تہی کسطرح ہوتا
کہ باقی حواری یقین نہ لاتے اور سبحان اللہ عجب ماجرا ہے کہ سالہا سال
صحبت جناب مسیح کی پائی پہر بہی سخت دلی اور بے ایمانی حواریون مین
موجود رہی شاہد سیزدہم درس ۵ باب ۱۵ نامہ اول کرنتہیون مین ہے
ہند یہہ ۱ اور کیفاہ (یعنے پطرس) کو اور اوسکے بعد بارہون کو دکہائی دیا یہہ
حالانکہ یہہ صریح غلط ہے کیا پولوس مقدس کو اوسوقت یاد نہ رہا کہ حواریون
بارہ مین کا ایک جو یہودا اسخریوطی تہا بعد گرفتار کرانے جناب مسیح
قبل مصلوب ہونے اونکے مکے اپنے فعل سے پشیمان ہو کر پہانسی لیکر
مرگیا تہا جیسا باب ۲۷ متی مین مصرح ہے اسلیئے ورس ۱۴ باب ۱ اعمال
مین ہے کہ جناب مسیح جی اوٹہنے کے بعد گیارہونکو دکہائی دئیے اور اس
کے دفع کرنیکو بعضون نے حضرات مسیحیون مین دار سے تحریف کرکے بارہ کو
گیارہ ہی بنا دئیے تہے مگر حیف کہ وہ تحریف چل نہ سکی شاہد نوزدہم

وارڈ صاحب کتاب اغلاطنامہ کے صفحہ ۲ مین لکہتا ہے کہ جان کالون
عقیدہ حواریین مین شک رکہتا تہا کہ حواریونکا بنایا ہوا ہے یا نہین اور اس
جملے کو کیونکہ بہت سے ملائے گئے پرچنین ہوئے تہوڑے ہین جو درس ۱۶
باب ۲ متی مین ہے رد کرکے خارج کرتا تہا انتہی دیکہو جان کالون پیشوا ہے
فرقہ پروٹسٹنٹ نے دو باتین ہمکو عنایت کین ایک یہہ کہ عقیدہ
حواریونکا جسکو مسیحی ہمارے زمانہ کے مدار ایمان کا کہتے ہین حواریونکی
طرف نسبت اوسکی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین دوسرے یہہ کہ وہ فقرہ انجیل
متی مین مردود اور قابل نکالدینے کے ہے **شاہد بستم ۲۰** درس ۲۶
باب ۲ مرقس مین ہے وہ کیونکہ سردار امام ابیاتر کے وقت مین خدا کے
گہر مین جاکے اون نذر کی روٹیونکو جنکا کہانا سوائے اماموں کے کسیکو روا نہ تہا
کہا گیا اور اپنے ساتہیون کو دیا انتہی کہتا ہون کہ لفظ ابیاتہر کا غلط ہے
اور نام اوس سردار امام کا اخیملک تہا جیسا باب ۲۱ کتاب اول سموئیل مین ہے
شاہد بست یکم ۲۱ درس ۹ باب ۲۷ متی مین ہے تب وہ جو یرمیا نبی کی
معرفت سے کہا گیا تہا پورا ہوا الخ کہتا ہون کہ یہہ لفظ یرمیا کا اسمی غلط ہے
ذکریا چاہئے کیونکہ درس ۱۲ و ۱۳ باب ۱۱ ذکریا مین عبارت قریب قریب
اس عبارت متی کے پائی جاتی ہے گو ظاہر مین باعتبار لفظ اور معنی کے
ان دونون عبارتون مین بہی بڑا فرق ہے اور کتاب یرمیا مین تو اسکا

پتا بھی نہین لگتا وارد صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ مطبوعہ ۱۸۴۲ دیکھو
صفحہ ۲ مین لکھتا ہے کہ مسٹر جویل اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ مرقس نے
ابیلک کی عوض غلطی سے ابیاتہر لکھا ہے اور متی نے غلطی سے زکریا کی
یرمیا اور تفسیر دوائلی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل ورس ۹ باب ۲۷ متی مین ہے
کہ یہ الفاظ جو یہان منقول ہین کتاب یرمیا مین نہین پائے جاتے بلکہ
کتاب زکریا کے ورس ۱۲ باب ۱۱ مین اور بعض اسکی توجیہون سے یہ ہے
کہ کاتب نے اول زمانہ مین وقت نقل کی غلطی سے نام یرمیا کا بجائے زکریا کے
لکھدیا ہے اور وہ غلطی بعد اسکے داخل متن ہوی جیسا کہ پیرس نے
لکھا ہے انتہی دیکھو موافق توجیہ مختار اس مفسر کے یہ غلطی مسلم ہو کر کاتب
کیطرف منسوب ہوی اور ہارن صاحب جلد اول شرح انجیل کے
صفحہ ۶۲۵ مین لکھتا ہے کہ انجیل نویس نے اصل مین نام پیغمبر کا نہین لکھا
تھا لیکن کسی کاتب نے پیچھے سے نام یرمیا کا درج کر دیا ہے اور بارہوین
صدی کے دو نسخون مین اور ترجمہ سیریانی اور پچھلے ترجمہ فارسیہ مین جو تحقیق
اور بعض پچھلی نقلون مین نام یرمیا کا متروک ہے اور اس احتمال کو کہ متی نے
نام یرمیا کا نہ لکھا تھا یہ بات غالب اور قوی کرتی ہے کہ متی غالباً اپنے
حوالون مین نام نبیون کا نہین لکھا کرتا اور دیکھو صفحہ ۱۵۵ - ۳۳ - اور ۲۸۶ کو
انتہی ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہ صفحے اوسی جلد اول کی مراد ہون گے

اوسمین بتا نہین بلکہ جلد دوسری ہے کہ اونہین مضمونین یون ہینہیں
حوالہ مین کچہہ تہوڑی مشکل نہین اور کتاب یرمیا مین ایسی پیشین گوئی نہین
پائی جاتی اور ورس ۱۳ باب ۱۱ زکریا مین اس قسم کی پیشین گوئی
پائی جاتی ہے لیکن متی کے الفاظ کو اوسکے لفظون سے مطابقت نہین
بعض محققین کی یہ رای ہے کہ متی کے نسخہ مین غلطی ہوئی اور کاتب نے
یرمیا بجای زکریا کے لکہدیا یا یہہ لفظ الحاقی ہے گریس بیک کے نسخہ مرقومہ
گیارہوین یا بارہوین صدی کی مین جسپر نمبر ۳۳ کا ہے اور نسخہ مرقومہ
بارہوین صدی کی مین جسپر نمبر ۱۵۷ کا ہے اور اسیطرح پچہلے ترجمہ سریانی
اور سینے ترجمہ یونانی اور ایک یا دو نسخے پرانے اٹالک اور بعض اون
نسخون مین جنکا اگستائن نے حوالہ دیا ہے اور ایک نسخہ لاٹن مین جسکا
حوالہ لوکا بروجن سیس نے لیا ہے یہہ لفظ نہین پایا جاتا اور ایک نسخہ
گریس بیک مین جسپر نمبر ۲۲ کا تہا لفظ زکریا کا بجای یرمیا کے لکہا ہے اور
پچہلے ترجمہ سریانی کے حاشیہ پر اور نسخہ عربیہ پولی گلٹ والے مین یہی لفظ
(یعنے زکریا) لکہا ہے اور ارجن اور یوسی بیس اسکو بہی عبارت گمان کرتے مین
اور بڑے محققون نے خیال کیا ہے کہ نوان اور دسوان اور گیارہوان
باب زکریا کا تصنیف یرمیا کی ہے اور ممادوڈا در ملت بیلن بابون کے اس امر کو
غالب سمجہتے ہین دیکہو کمنٹر ہمنڈ اور میڈ اور بشپ کڈ اور لوتہر کی گلانی کو

لیکن جلد چوتھی کے صفحہ ۲۱۳ کو بھی دیکھو کہ اوسمین دلیلون سے ثابت کیا گیا ہے
کہ تینے باب حقیقۃ ذکریا کے لکھے ہوئے ہین اور بہت غالب یہ ہے کہ اصل
عبارت متی کی بدون ذکر نام کے یون تھی وہ جو معرفت نبی کے کہا گیا
تھا الخ اور یہہ گمان قوی ہوتا ہے اس بات سے کہ متی اکثر اپنے
حوالون مین نام پیغمبرونکا چھوڑ دیتا ہے دیکھو درس ۲۳ باب ۱ اور درس ۵
باب ۲ اور درس ۳۵ باب ۱۳ اور درس ۴ باب ۲۱ کو اور انجیل نے چھوڑ دینے کو
پسند کیا ہے اور بعد اسکے بار نضاست نے ایک توجیہ اور ڈاکٹر لائٹ فوٹ نے
لکھی ہے اور جلد چوتھی کے صفحہ ۲۲۳ مین بیان حال کتاب ذکریا مین لکھا ہے
کہ اس کتاب کے آخر مین بہ نسبت اول کے بیان صاف اور مضمون
عالی ہے اور اول مین پوشیدہ اور اس فرق کے سبب مسٹر میڈ اور
ڈاکٹر ہمنڈ اور بعض محققین متاخرین نے خیال کیا ہے کہ باب ۹ اور ۱۰ اور
۱۱ اس کتاب کا تصنیف ذکریا کی نہین اور جو درس ۹ و ۱۰ باب ۲۷ متی مین
نام یرمیا کا بجاے ذکریا کے لکھا ہے اور تینون بابون مین ایک ہی پیشین
گوئی کی گفتگو ہے تو اس سے وے سمجھتے ہین کہ تینے تینون باب تصنیف یرمیا
کی ہین لیکن جو عبارت ذکریا کی اوس زمانہ کی زبان سے جو بعد قید بابل کے گذرا
مطابقت رکھتی ہے تو بہت غالب یہہ ہے کہ کاتب کی غلطی سے نام یرمیا
کا متی کی عبارت مین داخل ہو گیا ہے اور محاورہ اور طرز نظم کا اور گواہی کی

عیسائیون کے نزدیک سب تحریر انبیاء اور حواریوں کی الہامی نہین
ہوتی اور وے لوگ گناہون سے بحدیکہ بت پرستی اور شرک سے بھی
کوئی گناہ اس سے بڑھکر نہین معصوم نہین ہوتے اور صدور کرامات کا اور
اسیطرح مستفیض ہونا روح القدس سے دلیل نبوت کی نہین بلکہ نبوت
کی کیا دلیل ایمان کی بھی نہین جاننا چاہیے کہ یہہ تینون امر انکے بڑے بڑے
علماء کے قولون اور معتبر کتابون سے ثابت ہین اور انکے اثبات کے
کچھ کچھ شواہد نقل ہوتے ہین سنیے ہارن صاحب جلد اول شرح انجیل
کے صفحہ ۱۳۱ مین لکھتا ہے کہ اگر ہم تسلیم کرین کہ بعض کتابین پیغمبرون کی
باقی رہین تو کہتے ہین کہ وے کتابین الہام سے نہین لکھی گئی تھین اور
اس بات کو آگستائن بڑی قوی دلیل سے ثابت کرتا ہے اور کہتا ہے
کہ سلاطین یہود اور اسرائیل کی تاریخون مین بہت ایسی چیزونکا ذکر ہے
جنکا بیان وہان نہین اور حوالا انکے بیان کا اور پیغمبرون کی کتابون کیطرف
ہے اور بعض جا نام اون پیغمبرونکا بھی مذکور ہوا ہے اور وے کتابین
اس قانون مین جسکو کلیسائے خدا واجب التسلیم جانتا ہے موجود نہین اور سبب
سوای اسکے نہین بتلا سکتا کہ تحریر پیغمبرون کی جنکو روح القدس بڑی بڑی
چیزین مسئلہ مذہب کی الہام کرتا تھا دو طرح تھی ایک مثل مورخون
کے (پہلی بغیر الہام کے) دوسرے الہام سے اور انکے دونون

بیان ہارن کا

ریلنب

مکتوبات مین کیا فرق تہا کہ اول انکی طرف وہ دوم خداکیطرف [illegible]
ہوتے تہے اور اول سے ہماری علم کی زیادت اور دوسری سے ہماری [illegible]
دین اور قانون کی [illegible] مقصود تہی ۲ پہرا [illegible] صاحب اوسی طرح کے
سفر ۳۲ مین بیان حال کتاب جنگ نامہ خدا مین جسکا ذکر ورس [illegible]
باب ۲۱ کتاب شمار مین ہے لکھتا ہے کہ یہ کتاب جسکا گم ہونا معلوم ہے
سوانح راہی پر ہی ہے محقق ڈاکٹر [illegible] کے وہ تہی جسکو موسی نے بعد
شکست دینے عمالیق کے خدا کے حکم سے بطور تذکرہ اور یادداشت
یوشع کے لکہی تہی پس معلوم ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین فقط حال اور فتح کا
اور تدبیرین انتظام لڑائی آیندہ کی بطور تعلیم یوشع کے مرقوم تہین
اور کسیطرح سے وہ الہامی نہ تہی اور نہ جز کتاب قانونی کا اور جسے
کرنے والے تفسیر ہنری اور اسکات کی آخر جلد اوس تفسیر مین [illegible]
رہے بعضی کتابو نکا یون [illegible] ہین کہ ضرور نہین کہ ہر لکہا پیغمبر کا الہامی
یا قانونی ہووے اسلیے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی کتابین لکہین
یہ ضرور نہین کہ جو انہون نے بطور تاریخ کے لکہا وہ بہی الہامی ہو اور یاد رکہا
جاوے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب اور موقع پر الہام کیے جاتے
تہے انتہی ان تینون عبارتون سے اقرار ان مفسرون اور [illegible] کا صاف
اس امر پر ہے کہ سب تحریر پیغمبرون کی الہامی نہین ہوتی اور جو کتابین [illegible]

نہ تہین اگرچہ یہہ امر صرف ایک تحکم ہے کہ گرہوئی کتابین الہامی نہ تہین
اور جنگ نامہ خداکا باوجودیکہ بحکم خدا لکہا گیا تہا پہر بہی غیر الہامی تہا لیکن
اسمین ہمارے مطلب کو مفید ہے ہم اور کلی ہی شخص کہتا ہے کہ متی اور
مرقس ایس مین تحریر حالات مین مخالفت کرتے ہین اور جب یہ دونون
متفق ہوجاوین تو انکے قول کو لوقا کے قول پر ترجیح دیجاویگی انتہی اس
قول سے دو باتین معلوم ہوئین ایک یہہ کہ متی اور مرقس کی تحریر مین
بعض جا اختلاف معنوی ہے کیونکہ موافقت لفظی تو کسی قصہ مین نہین
دوسرے یہہ کہ کلام تینون انجیلون کے الہامی نہین ورنہ بصورت الہامی
ہونے مین کلام متی اور مرقس کو ترجیح کے کیا معنے ورس ۱۴ باب ۵ خط
یعقوب مین ہے ہندیہ ۱۴ جو کوئی تم مین بیمار پڑے تو مجلس کے قسیسونکو
بلا دے اور وے اوسپر خداوند کے نام سے تیل ڈالکے اوسکے لیے
دعا مانگین انتہی اس مین یعقوب حواری حکم دیتی تیل کا قسیسون سے
دیتے ہین اور اس حکم کے حق مین جناب لوتہر اپنی کتاب کی جلد دوم مین
لکہتے ہین کہ گو یہہ نامہ یعقوب کا ہو لیکن مین جواب دیتا ہون کہ حواری کو نہین
پہنچتا کہ اپنی طرف سے سیکرمنٹ (یعنے حکم شرعی) بنا دے یہہ منصب
صرف حضرت عیسی کا تہا انتہی دیکہو اگر یعقوب حواری کی تحریر موافق الہام
اور روح کے ہوتی تو ہرگز پیشوای فرقہ پروٹسٹنٹ کا انکار سے ہمت نہ آتا

حالانکہ صاف انکار کرکے کہتا ہے کہ انکا درست طریقے مقرر کرنیکا منصب
صرف حضرت عیسیٰ کے بیٹے تہا نہ حواریین کیلیے ۲۰ ابا سیر ۱۱ ولیا فان لکہتے
ہین کہ روح القدس نے جسکی تعلیم اور مدد سے انجیل نویسون اور حواریون نے
لکہا ہے انکے لیے کوئی زبان نہین ٹہرادی تہی بلکہ اونسے اونکے دلونمین
صرف مطلب سمجہا دیا اور غلطی مین پڑنے سے بچا لیا اور ہر ایک کو اختیار
دیا کہ اپنے لیے محاورہ اور عبارت مین اسکو ادا کرے اور جیسے ہم ان
پاک لوگونکی لیاقت اور مزاج کی موافق انکی کتابون مین محاورہ کا فرق
پاتے ہین ویسا ہی وہ شخص جو اصل زبان سے ماہر ہوگا متی اور لوقا اور
پولوس اور یوحنا کے محاورہ مین فرق پاویگا اور اگر روح القدس حواریون کو
عبارت بتلا دیتا تو یہ بات ہرگز نہوتی بلکہ اسحالتمین کتب مقدسہ مین سے
ہر کتاب کا محاورہ یکسان ہوتا علاوہ اسکے بعضے ایسے معاملے ہین جسمین
الہام کی حاجت ہی نہین سبب اون لوگون نے بچشم خود دیدہ یا معتبر
گواہون سے سنکر لکہا ہے جب لوقا نے انجیل کا لکہنا اختیار کیا وہ کہتا ہے
کہ اوسنے اون چیزونکا حال اون لوگون سے جو ابتدا سے دیکہنے والے
تہے سنکر لکہا ہے اور اسلیے کہ وہ سب چیزون سے واقف تہا اپنے
مناسب جانا کہ وہ باتین پہلی آنیوالی نسلونکو پہنچا دے جبکہ مصنف جیسے ایسی
باتون کی خبر روح القدس سے ہوتی تو عادتا یون کہتا کہ جیسا سچ مچ ان القصے

بتلایا ہے مین سےنے اون چیزون کا حال بیان کیا پولوس مقدس کا بیان
لانا کو تعجب آمیز اور خدا کی طرف سے تہا لیکن پہر بہی اوسی حال کے بیان
کرنے کیے لیئے لوقا کو پولوس مقدس یا اسکے ہمراہیون کی گواہی کے سوا ہے
کچھ ضرور نتہا اور اسی لئے اوسمین فی الجملہ فرق ہے لیکن کسیطرح کا نقص
نہین ۔ انتہی ۔ ع داکٹن کی چوتہی جلد مین رسالہ الہام کیے اندر جو ڈاکٹر
بنیسن کے پارا فریز (یعنے تفسیر) سے لیا گیا ہے یون لکہا ہے کہ لوقا کا
الہام سے نہ لکہنا اوس سے جو وہ خود دیباچہ مین لکہتا ہے ظاہر ہے یعنے
جیسا کہ اونہون نے جو پہلے سے دیکہنے والے اور کلام کے خدمتگذار ہوئے
تہے ہمسے بیان کیا ویسا ہی بہتر ہے اون باتون کو جو ہمارے نزدیک
یقینی ہین لکہنے مین مشغول ہوئے اسلیئے مناسب جانا گیا کہ مین بہی
ابتدا سے اون سب باتون کو اچہی طرح دریافت کرکے تیرے لیئے
لکہون اور اسی بیان کی موافق قدیم [illegible] کا بہی قول ہے ارینیوس لکہتا ہے
کہ وہ چیزین جو لوقا نے حواریون سے سیکہی تہین ہمین پہنچائین اور جیروم
لکہتا ہے کہ لوقا نے نہ صرف پولوس سے جسنے گوشت مین خداوند سے
صحبت نہین پائی بلکہ اور حواریون سے بہی انجیل کی تعلیم پائی ہے انتہی
دیکہو یہان تینے لوگ مطلقاً لوقا کے الہام سے منکر ہین اور جس حالین
لوقا کو الہام نہ تہا تو پہر اوسکی کتاب کے مستند ہونے کی کوئی وجہ نہین

باقی جاتی ہے اور معاملات دینی مین اوسکو ہرگز قابل اعتبار نہین سمجھ سکتے
ہین پر بعضے عیسائی اِس مقام پر دو عذر پیش کرتے ہین پہلا یہہ کہ پولوس نے
لوقا کی انجیل کو تصنیف ہونے کے بعد دیکھ لیا ہے اور اِس جہت سے
اوسکی صداقت کی نسبت کسیطرح شک و شبہہ باقی نہین رہا
کیونکہ پولوس مقدس شخص الہامی تہا دوسرا عذر یہہ ہے کہ یوحنا نے انجیل
ثلاثہ یعنی متی مرقس اور لوقا کی انجیل کو دیکھہ لیا ہے اور اوسکا دیکھنا
بمنزلہ الہام کے ہے چنانچہ یہی دونون عذر صاحب رسالہ الہام نے
بہی پیش کئے ہین سو ہم کہتے ہین کہ یہے دونون عذر بیجا ہین اور کسیطرح
قبولیت کی لیاقت نہین رکہتے اول عذر کئی وجہ سے قابل اعتبار کے
نہین ہے پہلے یہہ کہ کافہ علماء مسیحیہ کا اِسبات پر اتفاق ہے کہ پولوس کا
حال پہلے دفعہ کی قید سے اسکی موت تک نہ تو رسالہ اعمال اور نہ عہد
جدید کی اور کسی کتاب اور نہ قدما کے کلام سے ٹہیک ٹہیک معلوم ہوتا ہے
چنانچہ لارڈنر صاحب جلد چہارم کے صفحہ ۳۳۰ مین لکہتا ہے کہ اِس حکایت
سے کہ لوقا نے پولوس کی تاریخ کو اسکی رہائی کے بعد نہین لکہا اِسی لیے اسکی
رہائی سے جو سنہ ۶۳ مین ہوئی تہی اسکی موت تک کے سفر و غیرہ کا حال
سچی خبر سے نہین معلوم ہوتا انتہی اور لارڈنر صاحب جلد پانچوین کے
صفحہ ۳۳۵ مین لکہتا ہے کہ اب ہمین جواری کے اوسوقت (یعنے وقت رہائی)

ہے اوسکی موت تک تاریخ لکہی ہے لیکن وقت مذکور کی بابت لوقا کے
بیان سے کچہہ مدد نہین ملتی اور عہد جدید کی اور کتابون سے بہی بہت تہوڑی
اور علی ہذا القیاس ہمکلام قدما سے زیادہ مدد پائی جاتی ہے اسمین
گفتگو ہے کہ پولوس مقدس رہا ہونیکے بعد کہان گیا انتہی پس جب
یہہ ثابت ہونیکا کہ پولوس قید اول کے بعد مجہول الحال ہے تو صرف
متاخرین کا قیاس ہمارے واسطے حجت نہین ہو سکتا معہذا دو خیال
سی سمجھے جانا چاہیئے کہ اس امر کے نسبت دو خیال ہین ایک یہہ کہ پولوس
رہائی کے بعد اسپانیہ کو گیا اور وہان سے اگر روم مین شہید ہوا دوسرا
یہہ کہ بعد رہائی کے یروشلم سے ہوکر اور کلیسیون کی طرف جو اوسنے بنائے
تہے گیا لیکن خیال اول کئی وجہ سے قوی معلوم ہوتا ہے اولاً یہہ کہ خود
پولوس مقدس کے کلام مین اس سفر کا اشارہ پایا جاتا ہے ورس ۲۴
باب ۱۵ نامہ رومیہ مین مرقوم ہے پر اب اسلئے کہ اون ملکون مین جگہہ باقی نہین اور
تمہاری ملاقات کا بہی بہت برسون سے مشتاق ہون سو جب اسپانیہ کو
روانہ ہونگا تم پاس اونگا پس استقامت پر پولوس مقدس کا اسپانیہ کو جانیکا
عزم معلوم ہوتا ہے اور جو کسی دلیل قطعی سے یہہ معلوم نہین ہوتا کہ پولوس
رہائی سے پیشتر اسپانیہ کو ہو آئے ہون تو غالباً بعد رہائی کے ضرور گئے
ہونگے کیونکہ ارادہ موقوف کر دینے کی کوئی وجہہ نہین پائی جاتی اور جبتک

کوئی وجہ معقول نہ ہو ظاہر کے خلاف حمل کرنا صریح بے انصافی اور بیجا اور
پولوس پر الزام لگانا ہے ثانیاً یہہ کہ ورس ۲۵ باب ۲۰ رسالہ اعمال مین یون
لکہا ہے اور اب دیکہو مین جانتا ہون کہ تم سب جنمین کہ مین خدا کی بادشاہت
کی منادی کرتا پہرا میرا منہہ پہر نہ دیکہو گے انتہی اس سے بہی یہہ ثابت ہوتا ہے
کہ پولوس مقدس ان کلیسیونکی طرف جو مشرق کیطرف اوسنے بنائے
تہے جانیکا ارادہ نرکہتا تہا ثالثاً یہہ کہ کلیمنٹ اسقف روم اپنے نامہ مین یون
لکہتا ہے کہ پولوس تمام دنیا کو راستی سکہلاتا کنار مغرب پر آیا اور
شہادت پا کے پاک جگہہ مین گیا یہان سے بہی معلوم ہوا کہ پولوس مقدس
رہائی پانے کے بعد اسپانیہ کیطرف گیا نہ ان کلیسیونکی طرف جو مشرق
مین تہے پس ان قولون سے بصراحت و وضاحت معلوم ہوتا ہے کہ
پولوس مقدس مغرب کو گیا نہ مشرق کو اور جب یہہ ثابت ہوا تو لوقا کی
انجیل کو دیکہنا محال معلوم ہوتا ہے اسلیئے کہ مذہب جمہور عیسائیون کا
یہہ ہے کہ لوقا نے اپنی انجیل اکیا مین جو مشرق مین ہی لکہی ہے اور ظن غالب ہے
کہ اوسنے اپنی انجیل لکہتے ہی تہیوفلس کے پاس جسکے لیئے تصنیف کی تہی روانہ
کردی ہوگی اور یہہ بات کہین سے ثابت نہین ہوتی کہ پولوس اور تہیوفلس سے
ملاقات ہوتی تو بالبداہت ظاہر ہے کہ پولوس نے وہ انجیل کاہے کو دیکہی
ہوگی دوسری یہہ کہ لوقا کی انجیل کے لکہے جانے سے پولوس کی وفات تک

بہت ہی زمانہ قلیل ہے اور جب متی کی انجیل کو جو ۶۱ یا ۶۰ میں ہوئی تھی
لکھی گئی مرقس اور لوقا نے جنہوں نے اپنی اپنی انجیل قریب ۶۳ء
کے لکھی ہیں اور اوس عرصہ دراز میں تمام ملک یہودیہ اور یروشلم میں
پھر آکے نہ دیکھا ہو تو یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ پولوس نے [illegible] عرصہ میں
کہ کل برس یا ڈیڑہ برس کا زمانہ ہوتا ہے اوسکو دیکھ لیا ہو حالانکہ
اس عرصہ قلیل میں نہ تو پولوس کا لوقا کے پاس آنا اور نہ لوقا کا اوسکے
پاس جانا نہ انجیل کا اوسکے پاس پہنچنا ثابت ہوتا ہے [illegible]
راویوں کے اقوال سے یہہ قیاس نکالا گیا ہے بہت دنوں کے بعد [illegible]
ہیں یعنی سو اور ڈیڑہ سو اور دو سو برس کے بعد اسکے سوا انکی روایت
کی سند ہونی نہیں پائی جاتی ہے کیونکہ یہہ روایت اونکو سنے سے پہنچی صرف
اپنے گمان کے موافق لکھتے ہیں علاوہ برین وہ قول ہی ایسے نہیں
جس سے خواہ مخواہ یہہ ثابت ہو کہ پولوس نے انجیل لوقا کے [illegible]
کیونکہ ارنیوس صرف اتنا کہتا ہے کہ لوقا پولوس کے پیرو نے ایک
کتاب میں اوس خوشخبری کو جسکا وعظ پولوس نے کیا لکھا ہے پس
اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ لوقا نے پولوس سے سنکر لکھا یعنی جو کچھ
پولوس وعظ کرتا پھرتا تھا اوس میں سے جو کچھ لوقا کو یاد رہ گیا اوسکو ایک کتاب میں
لکھ لیا چنانچہ لارڈنر صاحب ارنیوس کے اس قول کو نقل کر کے لکھتا ہے

کہ ربط کلام سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل لکہنی اور پولوس
اور پطرس کی موت کے بعد یہہ بات (یعنے لوقا کا انجیل لکہنا) واقع ہوا ہو
تو اب اس صورت مین پولوس کا انجیل لوقا کو دیکہنا گو محال عقلی ہو
پر محال عادی ہے تو خالی نہین لیکن چونکہ پادری فنڈر صاحب کے نزدیک
کوئی شی محال نہین لہذا اونکے نزدیک شاہد بیان بہی
کوئی مشکل نہوے اور ایسا ہی حال ترتیلین کے قول کا ہی ہے کہ وہ بہی
صرف اتنا کہتا ہے کہ لوقا کی تاریخ عموماً پولوس کی طرف منسوب ہے یعنے
جو کچہہ لوقا نے لکہا سو پولوس سے سنکر لکہا اور باقی رہا قول ارجن کا
اوسکو تو خود صاحب رسالہ ہی لکہتا ہے کہ ارجن کی گواہی ورس ۱۶
باب ۲ نامہ رومیہ پر یا ورس ۸ باب ۲ نامہ تمتھی پر یا ورس ۸ باب ۸ نامہ
کرنتہون پر ایسی منسوب ہو رہی ہے کہ مین اوسپر اصرار نہین کرتا
پس جس صورت مین خود اہل کتاب اس گواہی سے دلیل
نہین پکڑتے اور کہتے ہین کہ اس سے ورس ہای مذکورہ کیطرف اشارہ
ہے تو پہر ہمین اسکے جواب دینے کی کیا ضرورت باقی رہی رہا دوسرا
عذر یعنے یوحنا کا لوقا کی انجیل کو دیکہہ لینا سو یہہ ہی مخدوش ہے اور یہہ
ہرگز حجت نہین کیلئے کہ یوسیبیس نے جو لکہا ہے کہ یوحنا حواری نے اونہین
یعنی اناجیل ثلاثہ کو دیکہا اور پسند کیا اور اپنی گواہی سے اوسکی تصدیق کی

محض یوسی بیس کا زعم ہے اسلیے کہ وہ اوس روایت کی سند نہین لکہتا
اور ظاہر ہے کہ یوسی بیس جو چوتہی صدی مین تہا اوسنے اس روایت
کو سن سناکر لکہا ہے اور اگر بالفرض مان بہی لیا جاوے کہ یہہ روایت
کچہہ حقیقت رکہتی ہے تو خدا جانے اوسکے اور یوحنا کے بیچ مین کتنے واسطے
ہونگے اور نہین معلوم کہ وہ وسایط یعنے راوی لوگ کون ہتے اونکی
وثاقت کا کیا حال تہا کیونکہ یوسی بیس سے بیشتر کے لوگونکی کوئی
ایسی روایت ہمکو نظر نہین پڑی اور نہ اونکی ایسی روایت [illegible]
خود لکہتے ہین تو ظاہر ہے اونکے پاس اس امر کی بابت کوئی روایت نہین ہے
قطع نظر اسکے یوسی بیس کا قول [illegible] قابل اعتبار نہین کیونکہ اوسنے
نام [illegible] کو ہی سچا سمجہا تہا حالانکہ وہ کافہ علما خواہ رومن کاتہلک
خواہ پروٹسٹنٹ سب کے نزدیک جہوٹا اور جعلی ہے اسصورت سے کہ
یوسی بیس بے دلیل اوسکی تصدیق کرتا ہے اور علما متقدمین کا قول
اسباب مین کچہہ نہین پایا گیا علاوہ برین یوسی بیس کو اکثر لوگ بدعتی سمجہتے
اور کہتے ہین کہ یہہ شخص آریس کے معتقدون مین تہا اور حضرت عیسی کو
صرف بندہ جانتا تہا اور کونسل ناکس مین فقط بادشاہ کے ڈر کے مارے
الوہیت مسیح پر دستخط کیے اور اتہانیسیس کا عقیدہ گڑہ دیا اور [illegible]
وہی اعتقاد رکہتا تہا [illegible] ظاہر و آشکار ہے کہ ایسے شخص کا کچہہ لکہنا جسکو

اہل انصاف کہیں اور بلفظ سے تعبیر کرتے ہین ہرگز قابل وثوق و اعتبار
نہین ہے اور سیر وم کا لکھنا تو کچھ سند ہی نہین کیونکہ اوسنے اوسے
غالبا اس سے نقل کیا ہوگا اسلیئے کہ وہ اسکے بعد ہوا ہے قطع نظر
اسکے اوسوقت کی روایات کا حال یہہ تھا کہ قدماء سیرہ محض فسانون
اور افواہی باتون کو جیسے لوگ بازاری خبر کہا کرتے ہین تحقیق اور سچ جانکر
لکھدیا کرتے تھے اور اونکے بعد جو لوگ ہوتے اوسکو کمال ادب سے
تسلیم کرکے نقل کرتے تھے یہان تک کہ یہہ جھوٹی سچی روایتین ایک
پشت سے دوسری پشت کو پہنچی رہین چنانچہ اس امر کی نسبت ابن خلدون
کا قول مقدمہ کے دوسری فصل مین گذر چکا ہے پس جب تک
کسی سند معتبر سے یہہ ثابت نہوگا کہ یہہ روایت یوسی بیس تک برابر
علی الاتصال راویون کے وسیلہ سے پہنچی ہے اور وہ راوی بھی اہل دیانت
سے تھے تب تک روایت مذکور ہرگز حجت نہوگی خصوصا اس صورت
مین کہ عیسائیون کے نزدیک ترقی مذہب کے لیئے جھوٹ بولنا مستحسن ہو
اور اگر ہم چاہین تو ان قدما کی بہت سی ایسی روایتین یہان نقل
کردین جنمین اکثرون سے محققین نے اصل بات کو سچ کرکے لکھدیا ہے
اور بعد اسکے اوس جزو کو متاخرین نے مردود کیا لیکن بخوف طوالت بحث
اس سے اغماض کیا گیا اور سوای اسکے کیونکر مانا جاوے کہ یوحنا نے

ان تینون انجیلون کو دیکھا تھا کیونکہ اوسمین تو تناقض موجود ہے چنانچہ
ان مراتب کی تصریح کیے لیئے قول ہارن صاحب کا تیسرے مقصد کی
فصل تیسری مین گذر چکا ہے کیا یوحنا نے روح القدس کی اعانت سے
تناقض کو صحیح کہا اور اسکی تصدیق کی کیا وہ روح القدس ایسا تھا
کہ اوسنے تناقض کو حق کر دیا حاشا و کلا اگر یوحنا الہامی تھے تو یہ بات
ہرگز ممکن نہین اور جو عیسائی لوگ اسپر بہی ہٹ کیئے جاوینگے کہ نہین
یوحنا نے دیکھا اور اوسکے نہ دیکھنے سے اناجیل ثلاثہ کی صداقت کی سند
ہو گئی تو ہم کہتے ہین کہ اگر یہہ مانا ہی جاوے تاہم اونکا دیکھنا مفید مطلب
نہین کسلیے کہ اونکا دیکھنا نہ دیکھنا برابر ٹھہرتا ہے کیونکہ ممکن نہین کہ الہام
مین تناقض ہو حالانکہ انمین تناقض موجود ہے اور یہہ بات یعنے تناقض کا
ثبوت تیسرے مقصد کی فصل تیسری سے ناظر پر بخوبی واضح و آشکار ہے
پس ہرگاہ یہہ ثابت ہو چکا کہ لوقا کی انجیل کسی صورت سے الہامی
نہین ہو سکتی تو مرقس کی بہی بدرجہ اولی نہو گی اسلیے کہ اوسنے بہی
مثال لوقا کی سنکر لکہی ہے چنانچہ صاحب الدبی خود لکہتا ہے کہ اکثر
قدما نے کہا ہے کہ پطرس کے ہمراہی مرقس نے اور پولوس کے ہمراہی
لوقا نے اون باتون سے کہ وہ خود واقف تھے یا اورون سے سیکھی تہین
اپنی اپنی تاریخین لکہین انتہی اور اقوال قدما کے بہی اسی کے موافق

ہین لیکن یہان ہی صاحب الہ دو قول یوسیبیس کی تاریخ سے
اور ایک قول جیروم کا نقل کرکے ویسا ہی عذر جیسا لوقا کے حالمین
کیا تہا پیش کرتا ہے یعنے پطرس نے مرقس کی انجیل کو دیکہہ لیا ہے
اور اوسکو مستند کردیا سو اس سے قطع نظر کرکے کہ یوسیبیس کے
کلام مین بیان متناقض ہے یعنے ایک جا کہتا ہے کہ پطرس نے بعد
روح القدس کے جانا اور اوسکی سند کرکے حکم دیا کہ کلیسا مین
پڑہی جاوے اور دوسری جگہہ کہتا ہے کہ پطرس نے جب اسکی خبر
پائی تو نہ منع کیا اور نہ تقویت دی اور اس سے بہی قطع نظر کرکے
کہ یوسیبیس کیسا شخص ہے اور اوسکی خبر معتبر ہے یا نہین ہم کہتے ہین کہ
سنٹ اریناوس سنہ ۱۷۸ء مین یون لکہتا ہے پطرس کے مرید و مترجم مرقس نے
بعد موت پطرس و پولوس کے وہ چیزین جو پطرس نے وعظ کی تہین لکہہ کر دین اور یہی
اور لارڈنر صاحب لکہتا ہے کہ [illegible] سے مجہے خیال ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل
سنہ ۶۳ یا ۶۴ء کے قبل نہین لکہی گئی اسواسطے کہ پطرس کو اسوقت سے قبل
روم مین رہنے کی دلیل جو معقول خیال مین نہین آتی اور یہ تاریخ اوس کے
لکہنے والے اریناوس کے موافق ہے جو کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل بعد موت پطرس
اور پولوس کے لکہی ہے اور باسنیج اریناوس کی موافقت کرکے کہتا ہے
مرقس کی انجیل سنہ ۶۴ء مین بعد موت پطرس اور پولوس کے لکہی گئی اور

اونکی شہادت اونکے نزدیک سنہ ٦٦ مین واقع ہوئی ہے انتہی پس
ظاہر اور آشکارا ہوا کہ پطرس نے مرقس کی انجیل ہرگز نہین دیکہی کیونکہ
کیونکہ یہ انجیل بعد اونکے موت کے لکہی گئی پس یہ انجیل بہی الہامی نہین
اب باقی ہین دو انجیلین کہ جنہین عیسائی لوگ اپنی زعم مین حواریون
کی کہتے ہین سو اونکی نسبت ہی صاحب میزان یہہ کہتا ہے کہ خود حواری لوگ جب
وے دین کی بابت بولتے یا لکہتے تہے تو وہ خزانہ الہام جو اونکو دیا گیا
تہا اونہین درست رکہتا تہا لیکن وے انسان اور ذوی العقول
تہے اور اونہین الہام ہی ہوتا تہا اور جسطرح اور آدمی معاملات
مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکہتے ہین ویسا ہی ویسے ہی عام
معاملات مین بولا اور لکہا کرتے تہے اور پولوس مقدس ہی بے الہام کے تیمتہیوس
کو یہہ حکم دے سکتا تہا کہ پانی مین تہوری شراب ملا لیا کر یا اپنی
بدن کی حفاظت کر جیسا درس ٢٣ باب ۵ نامہ اول تمتہی مین ہے یا تیمتیہ
کو یون کہے کہ تو وہ لبادہ جو مین طراوس مین قرپس کے یہان چہوڑ
اور کتابین خاص کر چمڑے کے ورق لیتا آئیو جیسا درس ۱۳ باب ۴
نامہ دوم تمتہی مین ہے یا فلیمان کو یون کہے کہ تو میں اسکے سوا ایک کمرہ
میرے لیے طیار کر جیسا کہ درس ۲۲ نامہ فلیمان مین ہے یا تمتہی کو یون لکہے
کہ اراسطس قرنت مین رہا طرفیمس کو مین نے ملیطس مین بیمار چہوڑا

جیسا ورس ۲ باب ۷ نامہ دوم تمتہی مین ہے اور البتہ یہہ احوال معاملات کا
میرا نہین بلکہ پولوس مقدس کا ہے ورس ۱۰ باب ۷ نامہ اول کرنتہون مین
لکہا ہے پر اونکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے اور ورس ۱۲
مین کہتا ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون اور ورس ۲۵ مین
اسطرح کہتا ہے کہ کواریون کے حق مین کوئی حکم خداوند کا مجہہ پاس نہین
لیکن مین اپنی صلاح دیتا ہون الخ اور ورس ۶ باب ۱۶ اعمال مین مرقوم ہے
کہ جب اونہون نے ایشیا مین وعظ کرنے کا ارادہ کیا تو اونسے روح
القدس نے منع کیا اور ورس ۷ مین یون ہے کہ اونہون نے بتانیہ مین جانے
کا قصد کیا لیکن روح القدس نے منع کیا پس حواریون مین کامون کے
لیئے دو اصول تہے ایک عقل دوسرا الہام ایک کی رو سے تو عام کامون
مین حکم کرتے تہے اور دوسرے کی رو سے دین عیسوی کے باب
مین اسلیئے یہہ واقع ہوا کہ حواری لوگ مثل اور لوگون کے اپنی خانگی
کامون اور ارادون مین غلطی کرتے تہے جیسا ورس ۳ و ۵ باب ۲۳ اعمال مین
اور ورس ۲۴ و ۲۸ باب ۱۵ رومیون مین اور ورس ۵ و ۶ و ۸ باب ۱۶
نامہ اول کرنتہون مین اور ورس ۱۵ سے تا ۱۷ نامہ دوم کرنتہون مین اونہی
اور یہہ ہی عقیدہ اور عیسائیون کا ہی ہے چنانچہ اونکے اقوال اوپر
گذرے مین لیکن اگر ذرا بہی انصاف سے تامل کرکے دیکہیئے تو صاف معلوم

ہوجاتا ہے کہ اون دو انجیلون مین کچھہ بھی وحی سے نہین لکھا ہے اور نہ
اونکے مولفونکو الہام کی حاجت تھی اسلیئے کہ موافق زعم عیسائیونکے
حواریون نے اپنا دیکھا ہوا لکھا ہے اور باسوبرا اور لیافان کا قول
گذر چکا ہے کہ جب حواری بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے سنکر لکھتے
تھے تو انکو الہام کی حاجت نہی سوای اسکے متی کی انجیل تو اصل
عبری مین تھی اور وہ مفقود ہے اور جو باقی ہے سو ترجمہ ہے اور
مترجم کا حال معلوم نہین کہ کون تھا اور کیسا تھا اور ترجمہ کرنے حال
اہل کتاب کا اونکے ترجمون سے بخوبی ظاہر ہے چنانچہ ان سب باتونکا
حال مقدمہ کی دوسری فصل مین گذر چکا ہے اور انجیل یوحنا پر تو اولا
یہی گفتگو ہے کہ وہ اونکی تصنیف ہے یا نہین محقق برتشنیڈر اور استادلن
اور فرقہ الوجین جو دوسری صدی مین تھا اس انجیل کو یوحنا حواری
کی نہین بتلاتے اور قرین قیاس بھی یہی ہے کیونکہ جب دوسری صدی مین
لوگون نے اس انجیل سے انکار کیا تھا تو انکے جواب مین کہین
ارینیوس نے یہہ نہین کہا کہ پولی کارپ سے مجھے یہہ خبر پہنچی ہے انجیل
یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ ارینیوس پولی کارپ کا شاگرد ہے
اور پولی کارپ یوحنا حواری کا مرید پس اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولی کارپ
کو ضرور معلوم ہوتا اور وہ ارینیوس کو بتلا دیتا کیونکہ

مقام تعجب ہے کہ اریناوس ذرہ ذرہ سی بات پولی کارپ سے بار بار
سنے اور اس امر میں ایک دفعہ بھی یہ کو ونہ آوے پس ظاہر ہوا کہ
نہ پولی کارپ کو بہی خبر معلوم تہا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے اور نہ اسنے
اریناوس کو اسکی خبر دی ورنہ اریناوس منکرین کے مقابلہ میں یہہ
سند ضرور پیش کرتا حالانکہ ایسا نہیں ہوا تو ثابت ہوا کہ یہہ انجیل
یوحنا کی تصنیف نہیں ہے اور حق وہ ہے جو برشنیڈر اور استاڈلن
کہتے ہیں لہذا یہہ انجیل بہی غیر الہامی ہے اور جب یہہ چارون انجیلین
مروجہ حال غیر الہامی ٹہر چکین تو رسالہ اعمالین حوارین بہی بدرجہ اولی
غیر الہامی ہوگیا اسلیئے کہ وہ بہی لوقا کی تصنیف ہے اور لوقا مرد غیر الہامی
تہا سوا سئے اسکے اس رسالہ کو پولوس اور یوحنا کا دیکہنا بہی
کہین سے ثابت نہیں اور عہد جدید کی باقی کتابون سے نامہ عبرانیہ اور
نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور دوم نامہ پطرس اور دوم وسوم نامہ
یوحنا اور مشاہدات یوحنا کو کہ کچہ پوچہنا ہی نہیں اس جہت سے کہ
یہہ سب کونسل حکم سے الہامی اور حواریونکی تصنیف ٹہری ہین اور
وہ حکم کچہ سندی نہیں کیونکہ اوسے کونسل کا نتیجے کہ جسے ۳۶۴ میں
مشاہدات یوحنا کو الہامی ٹہرا کے داخل قانون کیا کتاب جوڈتہ
اور کتاب طوبیاس اور کتاب وزڈم اور کتاب اکلیزیا سٹیکس

اور دوکتابون مکابیس وغیرہا کو بہی الہامی ٹہرایا تہا حال آنکہ
یہہ سب کتابین کا فہ علماء پروٹسٹنٹ کے نزدیک جہوٹی
ہین قطع نظر اسکے اب تک بہت سے علماء پروٹسٹنٹ
بہی اون کتابون کو حواریون کی تصنیف نہین مانتے ہین چنانچہ
اونکے قول مقدمہ کی دوسری فصل مین گذر ہے ہین تو باقی
رہے ۱۴ نامے پولوس مقدس کے اور ایک نامہ پطرس
کا اور ایک نامہ یوحنا کا سو اونکے لکہنے مین بہی کچہہ
حاجت الہام کی نہ تہی اور نہ وے لوگ کبہی اسکا
دعوی کرتے ہین بلکہ پولوس مقدس کے کلام سے توصاف
معلوم ہوتا ہے کہ اونکو خود ہی اسبات مین شبہہ تہا ورنہ یون
ہرگز نہ فرماتے کہ مجہے بہی گمان ہوتا ہے کہ مجہہ مین روح
القدس ہے نواب صاحب [illegible] کا صرف ایک کہا اور
پوچ عذر باقی رہا وہ یہہ کہ لوگ معاملات دینی مین غلطی
نہین کرتے تہے سو یہہ سراسر لغو اور دعوی بلا دلیل ہے
کیونکہ جب عام معاملون مین غلطی ہونا ثابت ہوچکا اور اسکا
عیسائیون کو بہی اقبال ہے تو پہر معاملات دینی مین غلطی ہونے
کی کیا وجہ اسلیے کہ اوسکا باعث یعنے الہام تو ثابت نہوا علاوہ اسکے

ہم چند سندین پیش کرتے ہین جن سے بخوبی ثابت ہو جاویگا کہ حواری
لوگ دینی معاملات مین بہی ویسی ہی غلطیان کرتے تہے ۱ انویکلس
اور اور پروٹسٹنٹ کہتے ہین کہ نامون پولوس مین سب کلام پاک نہین
اور چند چیزین اوسنے غلطی کی ہے دیکہو ان علما کے قول کی موافق
سب کلام پولوس کا نہ موافق وحی کے اور نہ خالی غلطی سے ہے ۲
مسٹر فلک پطرس حواری پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگاتا
تہا ۳ ڈاکٹر گوڈ اپنی کتاب مباحثہ مین جو فادر کیم مین سے ہوا تہا لکہتا ہے
کہ پطرس نے بعد نزول روح القدس کے غلطی ایمان مین کی ہے ۴ برنٹس
کہ جسکو جوئل صاحب نے فاضل اور مرشد سنجیدہ کہا ہے کہتا ہے
کہ پطرس سردار حواریون کے نے اور برنباہ نے بہی بعد نزول روح القدس
کے معہ کلیسیہ یروشلم کے غلطی کہائی ۵ جان کالون کہتا ہے کہ پطرس
کلیسیا مین بدعت بڑہائی اور [illegible] عیسوی کو خوف مین ڈالا اور توفیق
عیسوی کو دور پہینکا اور پطرس اور برنبا اور اونکو ملامت کرتا ہے
۶ میگڈبرجنس حواریون خصوصًا پولوس پر الزام غلطی کا لگاتے ہین
۷ وائیٹکر کہ بڑا عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح
کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے کلیسیا نے غلطی کی ہے
نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے بہی جو خیر اسلوب

اول سند — دوم سند — سوم سند — چہارم سند — پنجم سند — ششم سند — ہفتم سند

دعوت طرف ملت مسیحی کے کی اور پطرس نے اور یہی غلطی برسوم کی
اور ایسی بڑی غلطیان حواریون سے بعد نزول روح القدس کے ہوئی ہین
دیکھو ان بڑے بڑے عالمون مسیحی کے موافق جناب پطرس ودیگر
حواریون نے بعد نزول روح القدس کے بھی ایمان مین اور اور مسائل مین
غلطی کی ہے اور انجیل سے جاہل تھے اور کلیسا مین بدعت بڑہائی اور لڑائی
عیسوی کو خوف مین ڈالا اور توفیق عیسوی کو دو ہیکل اور اسیطرح
برناباہ اور سب کلیسا اور سب حواریون خصوصا پولوس نے غلطیان کی ہین اور
موافق قول دائی ٹیکر کے سب حواریون سے غیر اسرائیلیون کی دعوت مین
طرف ملت مسیحی کے غلطی ہوئی ہے اور کئی قول
حضرت مسیح کے اس بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے
قول کے موئید ہین باب ۱۰ متی مین ہے ہندیہ ۱۸۴۱ء یسوع نے بارہون کو
حکم کر کے بہیجا اور کہا کہ تم عوام کی طرف نجاؤ اور سامریون کے کسی شہر مین
داخل نہونا بلکہ بتخصیص اسرائیل کے گہر کی گم شدہ گوسفندون کی
طرف جاؤ اور درس ۲۴ باب ۱۵ متی مین قول جناب مسیح کا یون ہے نسخہ ۱۸۴۱ ہین
مین اسرائیل کے گہرانے کے گمراہ گوسفندون کے سوا اور کسیکے پاس
نہین بہیجا گیا انتہی اور موافق تحقیق اس فاضل کے یہ دعوت یا درحقیقت
مسلمانون اور ہندون کو طرف ملت مسیحی کے بطریقہ اولی غلطی اور

ہٹ دہرمی سے ہے ۸ نزکلیس اپنے تاریخ مین بعض کالون کے پیروونکا
ذکر کرتا ہے کہ کہتے تہے کہ اگر پولوس جنیوا مین آوے اور کالون کی برابر وعظ
کرے ہم پولوس کو چہوڑ دینگے اور کالون کی سنینگے ۹ نواتہروس
کہتا ہے کہ بعضے علماء کبار پیرو لوتہر کے کہتے تہے کہ ہم پولوس کے مسئلہ
کو مشتبہ کرین لیکن مسئلہ لوتہر اور کلیسیا آسپرگ کی کتاب مقالہ مین شبہ
نہین کرتے دیکہو موافق ان دونو قومون کے پیرو جناب لوتہر اور کالون
کے پولوس کے قولون کو ان دونون کے قولون سے کمتر سمجہتے تہے اور ان
دونون کا اجتہاد تو یقیناً خطا سے خالی نہ تہا پس انکے نزدیک پولوس کے
اجتہاد مین کیون نہ خطا ہوگی جاننا چاہیے کہ جتنے ان علماء کے قولونکو سند اوپر لی
ہے اب تک مذکور ہوئے ہین کتاب اغلاط نامہ وارڈ صاحب سے نقل
کیا ہے اور اس کتاب مین مفصل مرقوم ہے کہ کس قول کو اوسنے کس کتاب سے
نقل کیا ہے جسکو منظور ہو وہان دیکہ لے ۱۰ باب ۱۵ اعمال مین ہے تمہید امر اول
۱ اور بعضے لوگون نے یہودیہ سے آکے بہائیون کو تعلیم کیا کہ بغیر اسکے
کہ تم موسیٰ کی شریعت کے موافق ختنہ کراؤ تم نجات پا نہین سکتے ۲ جب تشویش
ہوئی اور پاول اور برنابا نے اونسے بہت مباحثہ کیا تو اونہون نے ٹہرایا
کہ پاول اور برنابا واسطے بعضون کو ساتہ لیکے اوس سوال کے لیے حواریون
اور پیشواؤن کے پاس یروشلم مین جاوین ۳ ... ۴ جب یروشلم مین پہنچے الخ

تب حواری اور سب پیشوا باہم جمع ہوئے کہ اوس کلام مین تامل کرین
۷ اور جب بہت بحث ہو چکی پطرس کہڑا ہوکے الخ ۱۳ اور جب وے چپ ہوے
یعقوب نے کہا کہ اے مرد بہائیو میری سنو ۱۹ سو میری صلاح یہہ ہے کہ اونکو
جو غیر قومون مین سے خدا کی طرف پہرے ہین تکلیف نہ دی جائے ۳۶ چند روز
کے بعد پولس نے برنابا سے کہا آؤ اپنے بہائیون سے ہر ایک شہر مین جہان
ہمنے خداوند کے کلام کی بشارت دی ہے پہر کے ملاقات کرین الخ ۳۷
اور برنابا نے قصد کیا کہ یوحنا کو جسکا لقب مرقس تہا ساتہ لیوے ۳۸
پر پولس نے سمجہا کہ ایسے شخص کو جو پمفولیہ مین اونسے جدا ہو گیا اور کام کے
واسطے اونکے ہمراہ نہ آیا ساتہ لینا خوب نہین ۳۹ اور اونمین ایسی
شدت کی ازردگی ہوئی کہ وے ایکدوسرے سے جدے ہو گئے اور برنابا مرقس کو
لیکے قبرس کو تری سے روانہ ہوا انتہی اس عبارت سے صاف واضح ہوا کہ
پہلے طبقے کے مسیحی جناب پولس کو نبی مفترض الطاعۃ نہ سمجہتے تہے اور
نہ انکی باتون کو غلطی سے خالی ورنہ یروشلم کے جانے کی کیا حاجت تہی اور کیون
برنابا جہگڑا کرکے جدا ہو جاتا اور بڑی آزردگی پیدا کرتا اور اسیطرح اور
حواری بہی حقیقۃ نبی مفترض الطاعۃ نہ تہے اور نہ وے اپنی ذات کو ایسا سمجہتے
تہے اور نہ ایک حواری دوسرے حواری کو ایسا جانتا تہا ورنہ اوس مقدمہ مین
کیون تامل کے لیے مجتمع ہوتے اور کیون اونمین آپسمین بڑی بحث ہوتی بلکہ

حقیقت مین حواری لوگ اور اسیطرح پولوس مجتہد اس مذہب
عیسوی کے تھے اور حکم انکا بطور اجتہاد کے تھا نہ بطور وحی کے اور ایک
حواری دوسرے کو بمنزلہ مجتہد کے جانتا تھا اور یعقوب حواری صاف
کہتے ہین کہ میری صلاح یہہ ہے الخ ۱۱ باب دوم نامہ گلتیون مین یہہ ہے
۱۱ پر جب پطرس انطاکیہ مین آیا تو مینے رو برو اوس سے مقابلہ کیا اسلیئے کہ وہ
ملامت کے لایق تھا ۱۲ کیونکہ وہ بیشتر اوس سے کہ کئی شخص یعقوب کے
یہان سے آئے غیر قومون کے ساتھ کہایا کرتا تھا پر جب وے آئے تو
مختونون سے ڈر کے پیچھے ہٹا ۱۳ اور الگ ہوا اور باقی یہودیون نے بہی
اوسکی طرح مکر کیا یہان تک کہ برنابا بہی دب کر اونکے مکر مین شریک ہوا
۱۴ جب مینے دیکھا کہ وے انجیل کی سچائی پر سیدہی چال نہین چلتے
مینے سبھونکے سامنے پطرس کو کہا کہ جب تو یہودی ہو کر غیر قومون کی
طرح نہ یہودیون کی طرح زندگی کرتا ہے پس تو کسواسطے غیر قومون پر
یہہ جبر کرتا ہے کہ یہودیون کے طور پر چلین انتہی دیکہو اس مسئلہ مین نوبت
جہگڑے کی اوس درجہ کو پہنچی کہ گفتگوی مجتہدانہ سے گذر گئے اور جناب
پولوس نے حضرت پطرس حواری کو جو بلاشبہہ سب عیسائیون کے نزدیک
سب حواریون سے بڑے اور خلیفہ حضرت مسیح کے ہین قابل ملامت کے
اور ریاکار بتلایا اور کچہہ ایسا ہی برنابا کو اور مسیحیون کو ارشاد کیا اور فرمایا کہ

باب دوم

تئے سب انجیل کی سچی راہ پر نہین چلتے اور مجمع مین درستی سے انطاکیہ مین کہا کہ تو خلاف حکم انجیل کی غیر قومون پر جبر کرتا ہے کہ یہودیون کے طور پر چلین پس اگر حضرت پطرس نبی مفترض الطاعہ ہوتے اور اونکے کلام مین غلطی کا احتمال نہوتا تو کسطرح ہو سکتا ہے کہ پولوس اونکے حکم خلاف انجیل بتلاتے پس بخوبی ثابت ہوا کہ یہہ لوگ معاملات دینی مین بہی غلطیان کرتے تہے یہانتک امر اول کا بیان تہا ۔ اب بیان امر دوسرے کا سنیئے

اول ۱ اوس ۲۱ باب نوین کتاب پیدایش کا بیان حال نوح ۳ مین یون ہے ہندیہ ۲۱ اور شراب پی اور اوسے نشہ ہوا اور اپنے خیمے کے اندر

دوم کپڑے اوتار پہینکے ۲ باب گیارہوین کتاب سموئیل مین ہے ہندیہ [illegible] ۲ اور ایک دن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد اپنے فرش پر سے اوٹہا اور اپنے قصر کے بام پر ٹہلنے لگا اور وہان سے اوسنے ایک عورت کو دیکہا جو نہا رہی تہی اور وہ عورت نہایت خوب صورت تہی ۳ تب داؤد نے اوس عورت کا حال دریافت کرنے کو آدمی بہیجے سو کہا گیا وہ الیعام کی بیٹی بتسبع حتی اوریاہ کی جورو نہین ۴ اور داؤد نے لوگ بہیجے تاکہ اوس عورت کو داؤد ویلس لائین چنانچہ وہ اوس پاس آئی سو داؤد اوس سے ہمبستر ہوا اور وہ اپنی ناپاکی سے اپنے کو طاہر کر کے اپنے گہر کو چلی گئی ۵ اور اوس عورت کو پیٹ رہ گیا سو اوسنے داؤد پاس خبر بہیجی کہ [illegible]

رہ گیا ۱۴ اور صبح کو داؤد نے یوآب کے لیے خط لکھکے اوریاہ کے
ہاتھ میں دیا اور اوسے روانہ کیا ۱۵ اور اوسنے خط میں یہ لکھا کہ
اوریاہ کو جنگ کی گرمی کے وقت اگاڑی کیجو اور اوسکے پاس سے پھر
آئیو تا کہ وہ مارا جائے اور مقتول ہو ۲۶ اور اوریا کی جورو اپنی شوہر اوریا کا
مرنا سنکے سوگ میں بیٹھی ۲۷ اور جب سوگ کے دن گذر گئے تو داؤد نے
اوسے اپنے گھر میں بلوا لیا اور وہ اوسکی جورو ہوئی سو وہ اوسکے لیے
بیٹا جنی پر داؤد کے اس کام سے خداوند آزردہ ہوا انتہی دیکھو اسکی
موافق حضرت داؤد عہ دیکھتے ہی اوریاہ کی جورو پر عاشق ہو گئے اور آدمی
بھیجکر بلوا بھیجا اور اوس سے زنا کیا کہ وہ زنا سے حاملہ ہو گئی اور غریب
اوریا کو ناحق اوسکی جورو کے لیے فریب سے مروا ڈالا سو باب ۱۹ کتاب
پیدایش میں لوط عہ کے حال میں یوں ہے بنہ سنہ ۱۸۲۲ ۳۰ پھر لوط نے اپنی
دونوں بیٹیوں سمیت صغر سے پہاڑ پر جا کے سکونت کی الخ ۳۱ بڑی نے
چھوٹی سے کہا الخ ۳۲ پس آؤ ہم اپنے باپ کو شراب پلا دیں اور ہم اوس سے
ہمبستر ہوں الخ ۳۳ تب اونہوں نے اوس رات اپنے باپ کو شراب
پلائی اور بڑی گئی اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی الخ ۳۴ جب
دوسرا دن ہوا الخ ۳۵ تب اونہوں نے اپنے باپ کو اوس رات بھی
شراب پلائی اور چھوٹی اوٹھکر اوس ساتھ سوئی الخ ۳۶ سو لوط کی

بیٹیان اپنے باپ سے حاملہ ہوئین ۳۶ اور بڑی ایک بیٹا جنی اور اوسکا
نام مواب رکہا کہ وہ موابیونکا خواج تک ہین باپ ہے ۳۸ اور چہوٹی
جو تہی وہ بہی ایک بیٹا جنی اور اوسکا نام بن عمی رکہا اور وہ بنی عمان کا
جو آج تک ہین باپ ہے انتہی دیکہو یہان وہ دا ت برابر حضرت لوط
نے شراب کے نشہ مین اپنی بیٹیون کے ساتہہ زنا کیا اور وے
دونون زنا سے حاملہ ہوکر بیٹے جنین کہ اونہین صاحب زادون کی اولاد
سے موابی اور بنی عمان ہین اور تعجب یہہ ہے کہ وہ ورات برابر لوط کو

چہارم اس بلا مین مبتلا ہوئے ہم   باب ۱۱ کتاب سلاطین مین ہے ۴ اور
ایسا ہوا کہ جب سلیمان بوڑہا ہوا تو اوسکی جوروون نے اوسکے دلکو
اپنے معبودون کی طرف مائل کیا اور اوسکے دل مین یہوواہ کا شوق کامل نہا
جیسا اوسکے باپ داؤد کا تہا ۵ سو سلیمان صیدانیون کے
معبود عستروث اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم کی پرستش کی ۶ اور سلیمان نے
بدی کرکے یہوواہ کی نظر سے گر گیا اور اوس نے یہوواہ کی پوری فرمانبرداری
اپنے باپ داؤد کی طرح نہ کی ۷ چنانچہ سلیمان نے موابیون کی نفرتی
کاموش کے لیئے اوس پہاڑ پر جو اورشلیم کے سامنے ہے اور بنی
عمون کی نفرتی ملکوم کے لیئے ایک بلند مکان بنایا ۸ اور یہہ سب اوسنے
اپنی ساری اجنبی جوروون کی خاطر کیا اور وہ اونکے بتون کی حضور بخور

جلایا کرتا تھا اور قربانیاں گذرانا کرتا تھا انتہی دیکھو سلیمان عم کہ عیسائی بھی
اونکو نبی کہتے ہیں اور اونکی کتاب امثال اور نشید الانشاد کو کتابہای الہامی جانتے
ہیں بڑھاپے میں بت پرستی کرتے تھے اور بتونکی حضور بخور جلایا کرتے
تھے اور قربانیاں گذرانا کرتے تھے اور بتخانہ پہاڑ پیر یروشلیم کے سامنے
بنوایا تھا اب خوف طوالت کرکے اور انبیاء اسرائیلی کی حال لکھنے سے
اسیقدر پر اکتفا کرکے دو تین حال حواریون کی جنکو مسیحی موسی ع سے
بھی مرتبہ میں بڑھکر جانتے ہیں لکھتا ہوں ۵ حضرت پطرس حواری اعظم (پنجم)
الحواریین کے حق میں قول جناب مسیح کا درس ٢٣ باب ١٦ متی میں یون ہے پھر
اوسنے پھرکے پطرس سے کہا ای شیطان مخالف میرے سامنے سے دور ہو تو میرے لئے ٹھوکر کھلانے
والا پتھر ہے کیونکہ تو خدا کی باتونکا نہیں بلکہ آدمی کے باتونکا خیال کرتا
ہے ہندیہ نسخہ ١٨٤٥ اوسنے متوجہ ہوکر پطرس کو کہا کہ ای شیطان میرے سامنے سے
دور ہو الخ فارسی نسخہ ١٨١٦ اور التفات نمودہ پطرس را گفت ای شیطان از
عقب من برو کہ موجب صدمہ من ہستی زیرا کہ سرشت تو الہیات نیست
بلکہ از انسانیات ست ۶ یہودا اسخریوطی کا کہ ایک حواری بارہ حواریون (ششم)
میں سے تھا یہ حال ہے کہ تیس روپیہ کے لالچ سے جناب مسیح کو یہودیون کے
ہاتھ میں گرفتار کرا دیا اور خود آپ کو پھانسی دیکر حرام موت مرگیا جیسا کہ
باب ٢٧ متی میں مرقوم ہے ۷ گیارہ حواریون باقی کا یہ حال ہے کہ وقت (ہفتم)

گرفتاری جناب مسیح کے تب سب اونکو دشمنوں کے ہاتھ میں چھوڑ کر بھاگ گئے
اور جناب پطرس اوسکا بھید جاننے کو محکمہ میں حال دیکھنے کے لیے تشریف
لیگئے تو ایک شخص نے مخالفوں میں سے وہاں اونکو پہچانا اور جناب پطرس نے الحلف دینے
سب کے سامنے انکار کیا پھر جب دوسرے نے پہچانا اوسنے قسم کہا کے پھر
انکار کیا کہ میں اوس شخص (یعنی عیسیٰ ع) کو نہیں جانتا پھر جب تیسرے نے پہچانا
اوسنے جناب اعظم الحواریین نے لعنت بھیجکر اور قسم کہا کر کہا کہ میں اس شخص کو
نہیں جانتا جیسا باب ۲۶ متی میں مصرح ہے دیکھو یہ کتنی بڑی خطا اور کیا
گناہ تہا کہ ایسے وقت میں سب حواری بھاگ گئے اور جناب رئیس الحواریین نے
تین بار جھوٹ بولا اور دو بار جھوٹی قسم کہائی اور ایک بار لعنت کی اور موقع
انجیل کے جناب مسیح وقت عروج آسمان تک حواریوں کی بے ایمانی
اور سخت دلی کے شکوہ کنان رہتے جیسا ورس ۱۴ باب ۱۶ مرقس میں مصرح ہے
اور لقل اوس ورس کی فصل تیسری میں گذری اور ولیم میور صاحب اپنی
تاریخ کلیسیا کے باب اول کی دفعہ ۱۳ میں لکھتے ہیں مسیح کے حواریوں اور شاگردوں
نے ابتک اوسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب بالکل نہیں سمجہا تہا اور اونکا
سست ایمان دنیوی نعمتوں اور فائدوں کی امید میں لگا تہا اوسکے گرفتار
ہونے ہی وے یہ سب بھاگ گئے اور پطرس نے جو عدالت میں گیا اپنے
خداوند کا انکار کیا پھر مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد سب بالکل مایوس اور

پنجم پطرس کا بیان ابھی گذرا اور داؤد بھی ستہے ۸ ورس ۲ باب کتاب پیدایش
میں ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور ابراہیم اپنی جورو سارا کی بابت بولا کہ میری
بہن ہے الخ ۹ باب ۲۶ پیدایش میں ہے ۶ سو اسحاق جرار میں رہا ۷
ششم اور وہانکے باشندوں نے اس سے اسکی جورو کی بات پوچھی وہ بولا کہ
وہ میری بہن ہے کیونکہ وہ اپنی جورو کہتے ہوئی ڈرا تو ہو وے کہ وہانکے لوگ
ہفتم ربقا کے لیئے اوسے قتل کریں کیونکہ وہ خوبصورت تہی انتہی ۲۷ باب پیدایش
میں ہے ۱۹ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں تیرا پہلوٹا عیسو ہوں جیسا
تو نے مجھے کہا تہا میں نے کیا الخ ۲۰ تب اسحاق نے اپنے بیٹے سے کہا
یہہ کیا ہے کہ تو نے ایسا جلد پایا ای میرے بیٹے وہ بولا اسلیئے کہ خداوند تیرا
خدا مجھ پاس لایا ۲۱ تب اسحاق نے یعقوب کو کہا الخ ۲۴ کہ تو میرا وہی
بیٹا عیسو ہے وہ بولا کہ میں وہی ہوں انتہی دیکھو کئی بار اس جا حضرت یعقوب
اپنے باپ سے جہوٹ بولے اور دغا کی الا یہی لیئے حضرت اسحاق نے
عیسو کے جواب میں یوں عذر کیا کہ تیرا بہائی دغا سے آیا اور تیری برکت
ہشتم لے گیا جیسا ورس ۳۵ اوسی باب میں مرقوم ہے ۱۱ باب ۲۱ کتاب اول سموئیل
کا یوں ہے ہندیہ ۱۸۴۲ ۲ سو داؤد نے اخیملک کاہن کو کہا کہ بادشاہ
نے مجھے ایک کام کو کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہہ کام جو میں تجھے کہا ہے
کسی پر منکشف نہ ہووے اور لوگوں کو میں نے فلانی فلانی جگہہ بہیج دیا ہے

اب بھلا تیرے پاس کچھ ہے ایک پانچ گردے۔ ویہی مجھے یا جو کچھ حاضر ہو
سو میرے ہاتھ مین دے ۴ سو کاہن نے تبرک کی روٹی اوسکو دی الخ
۸ پہر داؤد نے اخیملک سے پوچھا یہان تیرے قابو مین کوئی نیزہ یا تیغ
تو نہین کیونکہ مین اپنی تلوار اور اپنے سلاح نہین لایا کہ مجھے بادشاہ کے
کام کی جلدی تھی اتنی دیکھو یہان دو بار داؤد نے صاف جھوٹ بولے کہ
باغی ہو کر ساول سے بھاگے تھے اور کیا کیا اور اوس جھوٹ کے
سبب ہوا اخیملک نے اونکو روٹی کھلائی اور ایک تیغ دیا ساول نے
یہہ سنکر پچاسی کاہنون اور کہنے اخیملک اور اوسکے شہر کے سب مردون
اور عورتون اور بچون اور چارپایون کو قتل کیا باب ۲۲ اوسی کتاب مین
بیان اوس کا یون ہے ۱۱ تب بادشاہ نے اخیطوب کے بیٹے اخیملک
کاہن کو اور اوسکے باپ کے سارے گھرانے اور کاہنون کو جو نوب مین تھے
بلوا بھیجا اور وے سب بادشاہ کے پاس حاضر ہوئے ۱۶ تب بادشاہ
بولا اخیملک تو واجب القتل ہے تو اور تیرے باپ کا سارا گھرانا ۱۸
تب بادشاہ نے دواغ کو کہا تو پھر اور ان کاہنون پر حملہ کر سو ادومی
دواغ پھرا اور کاہنون پر حملہ کیا اور اوس دن اوسنے پچاسی آدمی جو کتان
کی افود پہنے ہوئے تھے قتل کیے ۱۹ اور اوسنے کاہنون کے شہر نوب مین
مردون اور عورتون اور لڑکون اور دودھ پیتے بچون اور بیلون اور گدھون اور بھیڑ بکریون کو

تیغ سے ایک لخت قتل کیا انتہی موافق ان عبارتوں مذکورہ بالا کے
جہوٹ بولنا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور داؤد علیہم السلام
کا جو مسیحیون کے نزدیک سب نبی اور رادے ہے حضرت عیسیٰ علیہ کے ہین
اور اسیطرح جہوٹ بولنا حضرت پطرس اعظم الحواریین کا کہ مسیحی انکو
موسیٰ ع سے بہی بڑہ کر جانتے ہین اور نبیون کا تو کیا ذکر ثابت ہوگیا
اور اگر کہین کہ یہ لوگ اگرچہ بڑے بڑے گناہ مثل زنا اور بت پرستی
وغیرہا کے کرتے تہے اور کبہی کبہی جہوٹ بہی بولتے تہے مگر کبہی یون
نہین کیا کہ جہوٹ بولکر غیر حکم خدا کو حکم خدا کا بتلایا ہو جیسا فنڈر صاحب
نے بہی میزان الحق کے صفحہ ۳۵ مطبوعہ ۱۸۴۹ء مین لکہتے ہین
تو یہ بہی غلط ہے کیونکہ باب تیرہوین کتاب اول سلاطین مین ایک نبی کا حال
یہ بیان ہے جو انہون نے موافق حکم ربانی کے یہوداہ سے آکر یربعام بادشاہ
اسرائیل کو خبر دی تہی کہ اس مذبح کا جو تو نے بنایا یوسیاہ بادشاہ جو
اولاد داؤد سے ہوگا گرا دیگا اور اس خبر کو دیکر اپنے وطن کو پہرے تہے
یون مرقوم ہے ۱۱ اور اسوقت بیت ایل مین ایک بوڑہا نبی
رہتا تہا سو اوسکے بیٹے اوسکے پاس آئے اور ان کامون کی جو مرد
خدا نے اوس روز بیت ایل مین کئے اوسے خبر دی الخ ۱۲ پہر اوسنے اپنے
بیٹون سے کہا کہ میرے لئے گدہے پر زین باندہو الخ ۱۳ تب اوسپر چڑہا

دروغ دوم

اور اوس مرد خدا کے پیچھے چلا سو اوسنے بلوط کے درخت کے نیچے اوسکو
پایا ۱ سلا ۱۳ تا ورس ۲۹ دیکھو اس جناب بوڑھے پیغمبر نے کیسی عبارت
مین پیچ جالفظی کا اوسکے حق مین بولا گیا ہے اور ورس ۱۸ مین خود اوسی
جناب نے دعوی نبوت سچی کا کیا ہے اور ورس مذکورین مین تصدیق ازکی
نبوت حقہ کی موجود ہے کیا خدا پر بہتان باندھا اور جھوٹ بولکر ایک
غریب پیغمبر کو فریب دیکر غضب خدا مین گرفتار کرکے مروا ڈالا ایسی
پیغمبر نے اسکا بلاشبہ بغیر حکم خدا کو حکم خدا بتلایا تھا پس جھوٹ بولنا
انبیاء اسرائیلیہ کا تبلیغ وحی مین بھی ثابت ہے اور بیان آیت تیرکا
پرنتیے اباب متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۲۲ اوس دن بہتیرے مجھے
کہینگے اے خداوند اے خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور
تیرے نام سے دیوون کو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامتین
ظاہر نہین کین ۲۳ اوسوقت مین اونسے صاف کہونگا کہ مین کبھی
تمسے واقف نہ تھا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو انتہی دیکھو
اسمین ان شخصون کو جنہون نے اس بات کا دعوی کیا کہ ہم رسول
مسیح کے ہین اور بہت سے معجزے اور کرامتین دکھلائین بدکار ٹھہرایا
ہین اور کہتے ہین کہ میرے نزدیک تفسیر بہری کی اور اسکاٹ مین بھی ہے
ممکن ہے کہ ایمان معجزون والا بدون ایمان کے جو وسیلہ نجات کا ہے

بلاشبہ رسول اللہ تنہا وہی ہے جسنے تیس روپئے کے لالچ سے حضرت عیسیٰ کو پکڑوا دیا
اور مرتد ہوگیا اور حرام موت پھانسی کہا کر مرگیا ۳ ورس ۲۴ باب متی کا یون ہے ہندیہ
۱۸۴۱ کیونکہ بہت سے جہوٹے نبی ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتین
دکہلائینگے کہ اگر ممکن ہوتا تو وے برگزیدونکو بہی گمراہ کرتے ہندیہ ۱۸۴۱ کہ جہوٹے مسیح اور جہوٹے
نبی ظاہر ہونگے اور ایسے معجزے اور کرامتین دکہلائینگے الخ عربیہ ۱۸۳۱ فانہم سیقوم مسیحو
کذب و انبیاء کذبۃ ویعطون علامات عظیمۃ و معجزات الخ دیکہو اسکی موافق
جہوٹے مسیح اور جہوٹے نبی کو بہی وہ طاقت ہوتی ہے کہ ایسے بڑے بڑے
معجزے اور کرامتین دکہلا دیے کہ برگزیدونکو بہی گمراہ کر ڈالے ۴
باب نامہ ۲ تسلونیقیون مین ہے ہندیہ ۱۸۴۱ء ۸ تب وہ بے شرع
ظاہر ہوگا جسے خداوند اپنے منہہ کے دم سے فنا اور اپنے آنے کی
شکوہ سے نیست کردیگا ۹ اور اسکا آنا شیطان کے کیے سے کامل قدرت
اور جہوٹی عجائب و غرائب کے ساتھ ہوگا اور ورس ۹ اور ترجمون مین
یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اور اوسکا آنا شیطان کے کارگر ہونے کے مطابق
ہر طرح کی قدرت اور جہوٹی عجائب غرائب سے فارسیہ ۱۸۴۲ ظہور شقی از عمل
شیطان با ہر قسم معجزہ و عجائب و غرائب کاذب میباشد دیکہو یہ شخص
جسکو پولوس بے شرع لکہتے ہین ہر طرح کی قدرت رکہیگا اور ہر قسم
معجزے دکہلائیگا ۵ یوسیفس اپنی تاریخ کی کتاب آٹہوین کے باب مین

لکہتا ہے کہ سلیمان نے بہت سی منترین بنائی تہین کہ جنسے بیماریونکو
تخفیف ہو اور اسیطرح ایسے عمل جنسے جنون اور دیودن کو نکالا جاوے
اور وے عمل آج تک خوب جاری ہین اسلیئے مینے دیکہا ہے کہ میرے
ہموطنی الیعازر نے ویس پسین بادشاہ اور اوسکے بیٹون لڑکے
سردارون اور تمام سپاہیون کے حضور مین لوگون سے جنون اور دیودکو
نکالا اور طور اوسکے نکالنے کا یہہ تہا کہ شخص دیوزدہ کی ناک مین ایک چہلا
رکہکر دیو کو نتہنون کی راہ سے نکال لیتا تہا اور جبہی وہ دیوزدہ گر پڑتا تہا
بعد اوسکے اوس جن سے اقرار لیتا تہا کہ پہر نہ آوے اور اسوقت منتر
پڑہتا اور نام سلیمان کا لیتا جاتا تہا اور لوگون کے یقین کرانے کے لیئے ایک برتن
پانی کا بہرا ہوا تہوڑی دور رکہوا دیتا تہا کہ بعد نکالنے جن کے اوسکو حکم کرتا تہا
کہ اوس برتن کو الٹ دیوے اور وہ جن الٹ دیتا تہا انتہی کہتا ہون
کہ جب وے عمل ویسپسین کے عہد مین خوب جاری تہے تو حضرت مسیح اور
حواریون کے عہد مین بہت ہی اچہی طرح سے رایج ہو گئے اور اس زمانہ
مین بہی ہندوستان مین سیکڑون آدمی عامل ہین کہ دیو بہوتون کو بعضے
عمل علوی سے اور بعضے سفلی کے زور سے نکالدیتے ہین پس دیو بہوت کا
نکالدینا کسی وقت مین دلیل نبوت کی نہین ہو سکتا ۱۰ باب دسوین
کتاب اول سموئیل مین ساول بادشاہ بنی اسرائیل کے حال مین یون ہے

اوترقی تہی اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ اسکی موافق ہے اور یہ جملہ ولیا ہوا کہ سب
خدا کی روح الہٰ اور ترجموں میں یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ و جنہین اتفاق نہا
کہ ہرگاہ روح کسیف از طرف خدا بر ساول نازل می شد الخ فارسیہ ۱۸۴۵
و واقع شد ہنگام تاثیر روح مضر از جانب خدا الخ اس جا جس لفظ کو مترجمان
ہندیہ نے روح خدا کے ساتھہ ترجمہ کیا ہے اوسیکو مترجمون فارسیہ نے
روح کسیف اور روح مضر کے ساتہہ بس معلوم ہوتا ہے کہ اطلاق
روح خدا کا روح شیطانی پر آتا ہے بہرحال بعد چلے جانے روح خدا کے
روح شیطانی حکم خدا سے ساول پر مسلط ہوگئی اور یہ پیغمبر جامع
روح رحمانی اور شیطانی کا دونوں سے مستفیض تہا اور بعد مسلط ہونے
روح شیطانی کے استفاضہ روح القدس سے موقوف نہوا تہا باب ۱۹
اوسی کتاب میں ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۲۳ تب وہ رامہ نیات کی طرف
چلا اور خدا کی روح اوسپر بہی آئی اور وہ چلتا گیا اور نبوت کرتا گیا
یہاں تک کہ رامہ نیات میں پہنچا ۲۴ اور اوسنے
بہی اپنے کپڑے اوتار پہینکے اور سموئیل کے آگے اوسنے بہی
نبوت کی اور اوس سارے دن اور ساری رات ننگا پڑا رہا اسیلیے یہ مثل
ہوی کیا ساول بہی نبیوں میں ہے انتہی دیکہو اسیطرح ساول ایسا فیض
روح القدس میں مستغرق ہوا کہ کپڑے اوتار کر ننگا ہوگیا اور تمام دن

اوسیطرح پڑا رہا اور اس پیغمبر مشہور جامع روح رحمانی اور شیطانی کا
حال ناظر کتاب اول سموئیل پر خوب کھلتا ہے کہ ذات بابرکات اس مجمع
الضدین کی کیسی مصدر سیئات تہی مقدمہ کتاب کی فصل دوسری
اور تیسری اور اس مقصد کی چاروں فصلوں کے ملاحظہ سے ناظر کو کئی باتیں
حاصل ہوتی ہیں اول یہہ کہ موافق مذہب بڑے بڑے عالموں عیسائی کے
جسکو تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ میں مختار کیا ہے انجیل متی کی عبری میں
تہی جو وہ اب صفحہ جہان سے گم ہے اور فقط ترجمہ یونانی اوسکا کہ موافق
قول جیروم کے نام مترجم کا بھی معلوم نہیں موجود اور ڈاکٹر ولیس اور حیاتہ
اپنے انجیل فرقہ یونیٹیرین کے باب اول اور دوم اس انجیل کو الحاقی جانتے
تہے اور بعض نسخون ترجمہ لاطینی میں نسب نامہ کو اس انجیل سے الگ کر دیا ہے
اور انجیل مرقس کی بھی موافق قول کاردناس بردیس اور بلبرا تن کے
گم ہے اور فقط اوسکا ترجمہ یونانی موجود اور بعضے علماء متقدمین کو
اسکے آخر باب پر شبہہ تہا اور انجیل لوقا کے بائیسویں باب کی بعض بعض آیتوں پر
بعضے علماء متقدمین اور دونوں بابوں اول پر بعض علماء اشتہر کئے ہیں
اور جناب لوتہر مصلح دین عیسوی کو ان تینون انجیلوں پر شبہہ تہا اور
اونکے نزدیک انجیلوں میں صحیح اور درست فقط انجیل یوحنا کی تہی اور پولس
مسیح کا حال یہہ ہے کہ برشیندر کہ جسکو عیسائی بڑا عالم محقق گنتے ہیں کہتا ہے

کہ یہ انجیل اور نامے یوحنا کے تصنیف یوحنا کی نہین بلکہ کسی عیسائی نے
دوسری صدی مین اوسکے نام سے لکھدیئے ہین اور یہی مذہب فرقہ
الوجین کا تہا اور استادلن اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ بلاشک کسی
طالبعلم مدرسہ اسکندریہ نے اس انجیل کو تصنیف کیا ہے اور کرٹیس
جو عیسائیون مین بڑا عالم محقق مشہور ہے اکیسوین باب اس انجیل کو الحاقی
جتلاتا ہے اور موافق اقرار ہارن صاحب کے ان انجیلون کا وقت تالیف بروایت
معتبر ہے ثابت نہین ہوتا اور قدماء عیسائیون مین تیسیدویات کی تہی او تہیوفلس اور
فلیمون اور دونون نامون تہتی کو بعض علماء نے مردود گنتا ہے اور کوئی
سند اسکی نہین کہ نامہ عبرانیونکو پولوس نے لکہا ہے اور نامہ دوم پیترس اور
نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور بعض فقرات
نامہ اول یوحنا اور مشاہدات یوحنا کا حال ایسا ابتر ہے کہ لایق کہنے کے
نہین اور محض زبردستی سے بلا سند انکو حواریون کی طرف نسبت
کرتے ہین اور بہت علماء فرقہ پروٹسٹنٹ نے انکا انکار کیا ہے اور کونسل نائس
جو ۳۲۵ مین جمع ہوئی تہی جمہور کے نزدیک واجب التسلیم نہ تہے اور کلیسیے سریانی کے
نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یہودا اور مشاہدات کو
نہین مانتے تہے اور کلیسیا سریانی اب تک بہی نہین مانتا اور کتاب مشاہدات کو کرلس
اور اسیطرح سے کلیسیا یروشالم نے بہی اوسکے وقت تک نہین مانا تہا اور بعض

قدما اسکو تصنیف مسٹر ن ہٹس ملحد کی بتلاتے تھے اور ڈیونیشیس نے
دلیلوں سے اور نیز مسٹر ابو الفطس نے بڑی تحقیق سے اسی امر کو ثابت کیا ہے
کہ یہہ ہرگز تصنیف یوحنا حواری کی نہیں اور کونسل لوڈیسیا میں جو سنہ ۳۶۴ء
میں جمع ہوئی تھی یہہ کتاب خارج رہی تھی مگر سنہ ۳۹۷ء میں کونسل کارتھیج نے اوسے
مان لیا ہے اور جب سے اکثر عیسائی اوسکو مانتے ہیں لیکن اس کونسل والوں کی
کوئی سند نہیں کیونکہ اونہوں نے مثل مشاہدات کی کتاب جوڈتھ اور کتاب
وزڈم اور کتاب توبیاس اور کتاب باروق اور کتاب اکلیزیاسٹیکس اور دونوں
کتابوں مقابیس کو بھی واجب التسلیم مان لیا تھا حالانکہ فرقہ پروٹسٹنٹ ان سب
کو نہیں مانتا دوسری بات یہہ کہ علما ء نو خرابیوں سے کہ جنکی تفصیل فصل
تیسری مقدمہ میں گذری تحریف انجیل میں بہت ہی ممکن اور آسان تھی
تیسری بات یہہ کہ پہلے ہی طبقہ مسیحی میں جعلسازی شروع ہو گئی تھی اور
سوای اس انجیل کے اور بہی انجیلیں بنائیں اور مشاہدات قریب ستر کے
تہے کہ جابجا جمہور مسیحی اونکو بغیر دلیل قومی کے جہوٹی بتلاتے ہیں اور پہلے
طبقوں میں طریقہ محافظت کا بھی اچھا نہ تھا اور اسی سبب سے کئی ہی کتابیں
عہد جدید کی گم ہیں چوتھی یہہ کہ انکے مفسرین اور علما کے اقرار کے موافق
اس انجیل میں بہی بہت جا الحاق ہو گیا ہے مثل درس ۳۵ باب ۲۷ متی اور درس
۷ و ۸ باب ۵ نامہ اول یوحنا اور درس ۲ باب ۱ نامہ اول کرنتھیون اور درس ۳۵۹

دوسری بات

تیسری بات

چوتھی بات

پانچوین بات — باب متی پر غیر امیکے پانچوین یہہ کہ انجیل نویسون کی تحریر وہم اور غلطی سے
خالی نہین چھٹی بات — چھٹے یہہ کہ انکے بڑے بڑے عالمون کے اقرار کی موافق سب تحریر
انبیاء اسرائیلیہ اور حواریون کی الہامی نہین ہوتی اور سب حواریون نے
ساتوین بات — بحدیکہ پطرس حواری نے بھی بعد نزول روح القدس کے غلطی کہائی ہے
ساتوین یہہ کہ انبیاء اور حواریوں سے گناہ کبیرہ بحدیکہ زنا اور بت پرستی
آٹھوین بات — اور جھوٹ بولنا بھی سرزد ہوئے ہین اور خود تبلیغ وحی مین جھوٹ بولنا اونسے
ثابت ہے آٹھوین یہہ کہ صدور کرامت اور معجزونکا دلیل نبوت کی نہین بلکہ اہل
کتاب کے نزدیک دلیل ایمانکی بھی نہین پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ اس سارے مجموعے کی کوئی کتاب سند لوقا ہو
الہامی بن سکتا ہے کیونکہ انجیل متی تو جہان سے گم ہوئی اور فقط ترجمہ یونانی
اوسکا باقی ہے۔ اور مرقس اور لوقا نہ حواری ہین اور نہ کلام اونکی الہامی ہیں
پس تینون یقیناً حواریون کی لکھی ہوی نہین تو ان تینونکو کلام نبوت
کہنا صریح گردن انصاف کی مارنی ہے بلکہ یہہ تینون بمنزلہ اور تواریخ
کے ہین غایت مافی الباب اتنا فرق ہے کہ لکھنے والے انکے مورخ
دیانت دار تہے لیکن باوجود اوسکے اور تاریخون کی نسبت الحاق اور
تصرف کا انہین زیادہ رستہ ہے اور نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سوم
یوحنا اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور کتاب مشاہدات کو تو ہم کسیطرح الہامی
نہین جانینگے اور حکم کونسل کا ترجیح کا تو ہمارے نزدیک صرف ایک کونسلی حکم ہے

اور جیسا کتاب جودتھ اور کتاب وزدم اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب
باروق اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونون کتابین مقابیین کے حقیقین حکم
اون کونسل والونکا فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک مسموع نہین ہی
حکم اونکا ہمارے نزدیک ثابت کتاب مشاہدات کے سمجھنا چاہیے اور
پولوس کو نہ ہم حواری جانتے ہین اور نہ صاحب الہام اور کلام اوسکی ہمارے
سند نہین بلکہ ہم موافق قول زوینگلس اور اور پروٹسٹنٹون کے کہتے ہین
کہ کلام اوسکا غلطی سے پاک نہین اگر سب باتون سے قطع نظر کرین تو
اس صورت مین ہمارے نزدیک انجیل اوسقدر ہے جو قول حضرت عیسیٰ کے
ہین لیکن وے بھی جو بروایت احاد ثابت ہین تو حکم اونکا ایسا ہوگا جیسے حدیث
احاد کا ہمارے مذہب مین یعنی جب تک کوئی دلیل نقلی قطعی اور عقلی قطعی
مخالف اون قولون کی نہ ہوگی تب تک مقبول ہین اور صورت مخالفت مین
جسکی تاویل ہوسکیگی وہ واجب التاویل ہوگا ورنہ وہم راوی یا غلطی
اوسکی پر محمول ہوکر متروک ہوگا اور صدور غلطی اور وہم کا اونسے کچھ بھی
بعید نہین جیسا اس باب مین اقرار انکے علماء محققین کا اوپر گذرا اور کتنی
بڑی غلطی تھی کہ حواری لوگ سمجھتے تھے کہ ہمارے طبقہ کے لوگون کی زندگی مین
قیامت آجاویگی اور جابجا اسکی تصریح انکے قولون مین پائی جاتی ہے چنانچہ
نقل بعض اقوال کی اوپر گذری اور سمجھتے تھے کہ نزول عیسوی تک یوحنا زندہ رہیگا

باب ٢١ یوحنا مین ہے ہند یہ آیت ٢١ پتہرس نے اوسے (یعنے یوحنا کو) دیکہکے
یسوع کو کہا اے خداوند اس شخص کو کیا ہوگا ٢٢ یسوع نے اس سے
کہا اگر مین چاہون کہ جبتک مین آؤن وہ یہین ٹہرے تو تجہے کیا تو میرے
پیچہے چلا آ ٢٣ تب بہائیون مین یہہ بات مشہور ہوئی کہ وہ شاگرد نہ مریگا
لیکن یسوع نے اوسے نہین کہا کہ وہ نہ مریگا مگر یہہ کہا کہ اگر مین چاہون کہ میرے
آنے تک وہ ٹہرے تو تجہے کیا انتہی تفسیر ہارسلی مین ہے کہ عیسی کے لفظون
سے جو انسانی سے غلط سمجہے جاسکتے تہے یہہ غلطی اوٹہی کہ وہ نہ مریگا اور
اس بات سے کہ یوحنا اور حواریون کے پیچہے بہی زندہ رہا یہہ غلطی مضبوط
ہوگئی اسلیے یوحنا نے مناسب جانا کہ اپنے مرنے سے پہلے اس غلطی کو صحیح کرے
اور تفسیر ہنری اور اسکات مین ہے غالبا عیسی نے اس قول سے یعنی
لینا یہودیون سے مراد رکہا ہوگا لیکن حواریون نے غلطی خیال سے یہہ سمجہا کہ
یوحنا قیامت تک زندہ رہیگا یا زندہ بہشت مین اوٹہا لیا جائیگا پہر اوسی پر
مین یہ یہان سے سیکہو کہ انسان کی روایت سے تحقیق اور اوسپر بنا
بنا کرنا احمقانہ ہے یہہ ایک روایت تہی جو حواریونکی روایت تہی اور
بات تہی جو بہائیون مین پہیلی ہوئی تہی اول کی تہی اور عام تہی اور [illegible]
بہی وہ جہوٹی تہی اب جو لکہی روایتون پر کتنا کم بہروسا ہے اور تفسیر [illegible]
کوئی نئی بات حضرت عیسی کی پیشین گوئی [illegible] غلط تہی یہہ حاشیہ مین [illegible]

تفسیر کے مہیے کہ بسبب اس بات کے کہ جاری خداوند کا آنا صرف انصاف
کے لیے خیال کرتے تھے لفظون کو غلط سمجھے جیسا کہ انجیل نویس خود بتلایا ہے
اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ خداوند کے اس اظہار مبہم سے
بعض مریدون نے سمجھا کہ یوحنا کبھی نہ مریگا اور اون لوگون مین باقی رہیگا
جو وقت نزول عیسوی کے زندہ رہینگے دیکھو درس ۵۱ و ۵۲ باب ۱۵ نامہ
اول کرنتھیو کا اور درس ۱۷ باب ۴ نامہ اول تہسلنیکیو کا حالانکہ اصل سے ان
لفظون کے یہہ تھے کہ جاری غارت ہونے یروشلم تک زندہ رہیگا اور یہ ہے
فقرون مین کتب مقدسہ کے اوسکو اپنے خداوند سے کہ نہایت بڑا انصاف
اور گواہی اوسکے سچ اور طاقت کی ہے تعبیر کیا ہے دیکھو متی کے درس
۲۷ و ۲۸ باب ۱۶ کو اور صفحہ ۳۲۲ کتاب پیلی مین جو سنہ ۱۸۵۰ مین
چھپی ہے مرقوم ہے دوسری غلطی جو پہلے عیسائیون پر لگائی گئی ہے
یہہ ہے کہ وے امید قرب قیامت کی رکھتے تھے اور مین پہلے تقریر اعتراض
کے اسی طرح کا ایک اور نمونہ پیش کرتا ہون کہ جیسے خداوند نے یوحنا
کے حق مین پطرس سے فرمایا کہ اگر مین چاہون کہ وہ میرے آنے تک ٹھہرے
رہے تو تجھے کیا اور لفظون کے معنے خلاف سمجھے گئے کہ یوحنا نہ مریگا
اور بھائیون مین یہہ بات پھیل گئی خیال کرو اگر یہی بات عام رائے عیسائیون
کی ہو کہ ہم تک پہنچی اور سبب جس سے یہہ غلطی نکلی کھویا جاتا اور کوئی آپ اپنے

اس غلطی کا حوالہ دیکر اس غلطی کے سبب دین عیسوی کے رد پر مستعد ہوتا
تو یہہ بات بلحاظ اوس چیز کے جو ہمکو ملتی بہت ہی بے انصافی تہی اور جو لوگ
کہتے ہین کہ انجیل یقین کراتی ہے کہ حواریون اور پہلے عیسائیون کو قیامت
کے اپنے ہی زمانہ مین امید تہی اونکو وہی خیال کرنا چاہیئے جو ہمنے دیا ہے
اس غلطی پر انی چندروز رہ گیا اور اس غلطی نے اونکے فریبی ہونیکو دکہا
اور اب اس بات مین مشکل اور سوال یہی ہے کہ جب ہمنے قبول کیا کہ وہ لوگ
کہ ای قابل سہو کے تہی تو پہر یہہ کس چیز پر اونکی پیروی کرین اور اسکے
جواب مین منکرون کے مقابلہ مین دین عیسوی کو اتنا جواب کافی ہے
کہ ہمکو گواہی حواریون کی چاہیئے اور اونکی رای سے کچہہ غرض نہین اور اصل
مطلب چاہیئے اور نتیجہ سے مین امن مین ہون لیکن اس جواب مین وہ شبہات
اور یہی چاہیئے کہ سب خوف بے تحقیق [illegible] رہے ایک یہہ کہ اوس مقصود
کو جو حواریون کے ارسال سے تہا اور اونکے اظہار سے ثابت ہوا اوس چیز سے
جو اوس سے بیگانے یا اتفاقا اوسکے ساتہہ مل گئی ہے جدا کیا جاوے لہذا
درباب اون معاملات کے جو مرتبے دین سے بیگانے ہین کچہہ کہنا ضرور نہین
لیکن درباب اون معاملون کے جو اوس سے ناگہانی مل گئے ہین جو کچہہ کہا جاتا ہے
اور یہہ تو ظاہر ہے کہ ایک انہین معاملون میں سے یہہ ہے اور وہی لوگ جو یہہ سمجہتے ہین
کہ یہہ رای غلط اوس زمانہ کی عام تہی اور انجیل کے مولف اور یہود لی [illegible]

زمانہ کے بھی اوسمین چلے ہے اس امر کے اقبال سے نہ چوکین کہ اس سے دین عیسوی کی
سچائی مین کوئی خوف نہین اسلیئے وہ یہ مسئلہ وہ نہین ہے جو عیسی ؑ دنیا مین
لائے تھے بلکہ اوس وقت اور اوس ملک کی مروج رسم ہونیکے
سبب ناگہان اور اتفاقا ملفوظات عیسوی مین ظاہر ہوا اور درست کرنا
رایون انسانی کا در باب تاثیر روحون کے جز رسالت کا نہین ہے کیونکہ صحت
اسکو گواہی سے علاقہ نہین دوم یہہ کہ حواریون کے ملفوظات مین اونکے
مسئلون اور دلیلون مین امتیاز کرنا چاہیئے اور اونکے مسئلے تو الہامی ہین
لیکن جو یہہ لوگ اپنے ملفوظات گفتگو مین واسطے توضیح اور تقویت اون مسائل کی
مناسبتین اور دلیلین ذکر کرتے ہین مثلا یہہ مسئلہ کہ یہودیون کے سوا جو
مسیحی ہوئے اونکو مداطاعت شریعت موسوی کی نہین الہامی تھا
اور تصدیق اوسکی معجزات سے ہوئی پہر بہی پولوس جب اس مطلب کو
ذکر کرتا ہے بہت سی اور باتین اوسکی تائید کے لیئے پیش کرتا ہے مسئلہ
تو خود واجب التسلیم ہے لیکن حمایت دین عیسوی مین حواری کی ہر دلیل
کی صحت اور ہر تشبیہ کے درست ہونیکا حامی ہونا ضرور نہین اور یہی قول
دو جگہہ یہہ لکہیگا اور میری راے مین یہہ بات خوب مضبوط ہے کہ جب بانی
لوگ کسی بات پر اتفاق رکہین تو جو اونکے مقدمات سے نتیجہ نکلے وہ بہی
واجب التسلیم ہے لیکن ہم پر واجب نہین کہ تمام مقدمات کو شرح کرین

یا قبول کرین مگر اوس وقت کہ دنیے لوگ مقدمات کے ایسے معترف ہون
جیسے نتیجہ کی انتہی اب ملاحظہ اقوال مفسرون اور بیان سے کئی فائدے
حاصل ہوتے ہین ۱ فائدہ پہلا یہہ کہ ان سب کے اقرار کی موافق یہہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ حواریون اور اسیطرح پہلے طبقہ کے مسیحیون نے
قول عیسوی کو جو یوحنا کے حق مین تہا غلط سمجہا تہا اور موافق تفسیر ہنری
اور اسکات کے یقین رکہتے تہے کہ یوحنا قیامت تک زندہ رہیگا یا زندہ
بہشت مین اوٹہا لیا جائیگا اور موافق حاشیہ اوس تفسیر کے سبکا یہہ
یقین کا یہہ تہا کہ حواری لوگ آپنے حضرت عیسی سے فقط اوسی نزول کو
سمجہتے تہے جو قریب قیامت کے ہوگا اور موافق بارنس کے اوس غلطی کا منشا
ایک اور سبب بہی تہا کہ یوحنا حواری ہینے اور حواریون سے زیادہ جیا
دیکہو اعتقاد ان لوگونکا صریح غلط نکلا فائدہ دوسرا یہہ کہ موافق تسلیم [illegible]
کے سب حواری اور پہلے عیسائی یہی عقیدہ رکہتے تہے کہ اونہین [illegible]
کے لوگونکی زندگی مین قیامت آجائیگی اور موافق تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ
درس ۱۵ و ۲۵ باب ۱۵ نامہ اول کرنتہیونکے اور درس ۷ باب ۲ نامہ دوم
تہسلنیکیونکا اسی عقیدے کیطرف اشارہ کرتے ہین پس اب دونون فائدے
ملاحظہ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو حضرت پطرس حواری [illegible]
سنہ ۶۶ عیسوی مین ۲۴ برس پیشتر وفات یوحنا سے مقتول ہوئے اور اسیطرح

پہلا فائدہ

دوسرا فائدہ

اور حواری بھی مر چکے تھے تو یہہ سب موت تک ان دونوں غلطیوں
گرفتار رہے ہونگے اور یہی یقین رکھتے ہونگے کہ یوحنا قیامت تک
جیتا رہیگا یا زندہ بہشت میں اوٹھا لیا جائیگا اور قیامت اسی طبقہ کے
لوگوں کی زندگی میں آجاگی اور عبارت نامہ اول قرنتھیوں اور تھسلنیکیوں کی
یوں ہے باب ۱۵ نامہ اول قرنتھیوں کا ہندیہ سنہ ۱۸۶۵ع ۵۱ دیکھو میں تمہیں غیب
کی ایک بات کہتا ہوں کہ ہم نہ سوئینگے پر ہم سب مبدل ہوینگے ۵۲
ایک دم میں ایک پل میں پچھلی صور پھونکتی ہوئے صور تو پھونکا جائیگا
اور مردے اوٹھینگے اور ہم مبدل ہوینگے انتہی باب ۴ نامہ اول تھسلنیکیوں
ہندیہ سنہ ۱۸۶۵ع ۱۶ کیونکہ خداوند آپ دھوم سے مقرب فرشتے کے اہتمام
کے ساتھ خدا کا نرسنگا پھونکتے ہوئے آسمان پر سے اوتریگا اور جو
مسیح میں ہو کی موئے ہیں وے پہلے اوٹھینگے ۱۷ اوسکے بعد ہم جو
وے جو جیتے بچے رہینگے اون سمیت بدلیوں پر ناگاہ اوٹھائے جائینگے تا کہ
ہوا میں خداوند سے ملاقات کریں سو ہم خداوند کے ساتھ ہمیشہ
رہینگے انتہی اب افسوس یہہ ہے کہ وہ غیب کی بات پولوس مقدس کی
غیر صادق نکلی اور سب حواری پچھلی صور کے پھونکنے سے پہلے سو گئے
(یعنی مر گئے) اور ایک کو بھی وقت پھونکنے نرسنگے تک جیتے رہنا
اور وقت نزول مسیح کے بدلیوں پر چڑھنے کے واسطے استقبال جناب مسیح کے

فائدہ ثالث

جانا نصیب نہوا فائدہ تیسرا یہہ ہے کہ یہہ قول بارنس کا اسلیئے یوحنا نے
مناسب جانا کہ قبل اپنی موت کے اس غلطی کو صحیح کر دیوے مردود ہے
کیونکہ اول یہہ انجیل تصنیف یوحنا ہی کی نہیں بلکہ موافق قول محقق
برتشنیدر اور استادلن اور فرقہ الوجین کے کسی اور عیسائی کی ہے
اور اگر تسلیم بہی کریں تو موافق تحقیق گروٹیس کے جو مسیحیوں میں بڑا محقق
مشہور ہے باب اکیسواں ہرگز تصنیف یوحنا کی نہیں بلکہ بعد موت
یوحنا کے کلیسیا افسس نے اپنی طرف سے ملا دیا ہے پس اب
اوس غلطی کے صحیح کرنے والے کلیسیا (یعنے جماعت) افسس ہے
نہ یوحنا اور یوحنا تو اوسی عقیدے پر مرے ہونگے مگر جب عیسائیوں نے
دیکہا کہ یوحنا مر چکے اور نزول مسیح نہ ہوا تو جرأت کر کے اس باب کو ملایا
اور تاویل قول مسیح کی کی فائدہ چوتہا یہہ کہ جب وہ روایت حواریوں کی

فائدہ رابع

جو عیسائیوں میں پہلے ہوی اور ما بعد تہی جہوٹی ہے جیسا کہ تفسیر ہنری
اور اسکات میں بیان ہوا تو اب کوئی روایت انجیلیوں کی البتہ
واجب الاعتقاد نہیں ہو سکتی کیونکہ سب انجیل نویس حضرت عیسیٰ کے
اقوال کو اپنی سمجہ کے موافق روایت بالمعنی کرتے ہیں اور کوئی اونکے
الفاظ کے ساتہ نہیں نقل کرتا اور حواریوں کا کبہی کبہی غلط سمجہنا اور بعضی
غلطیوں پر مستمر رہنا ثابت ہے جیسا اوپر گذرا اور اسیطرح اور جا بہی سب

مجمل ہونے قول مسیح کے مطلب عیسوی کو نہین سمجہے اور بعض رعب و ادب
اور خوف کرکے پوچہا ہی نہین کچہہ شواہد اسکے بطور نمونہ کے سنیے اول
جناب مسیح کا یہودیون کے جواب مین باب ۲ یوحنا مین یون منقول ہے
ہندی سنہ ۱۲۴۱ ۱۹ یسوع نے جواب دیکر اونہین کہا اس ہیکل کو ڈہا دو مین
اوسے تین دن مین کہڑا کرونگا ۲۰ یہودیون نے کہا چالیس برس سے
یہہ ہیکل بن رہا ہے تو اوسے تین دن مین بنائیگا ۲۱ پر اوسنے اپنے بدن
کی ہیکل کی بات کہی تہی ۲۲ اسلیے جب وہ مردون مین سے جی اوٹہا
تو اوسکے شاگردون کو یاد آیا اوسنے اونہین یہہ کہا تہا اور وے کتاب پر
اور اوس کلمہ پر جو یسوع نے کہا تہا ایمان لائے انتہی دیکہو موافق تصریح
یوحنا کے اس قول کو نہ کوئی یہودیون سے کیا عالم اور کیا جاہل الغرض کوئی نہ اونکے حواریون
اور مریدون سے سمجہا تہا بلکہ بعد زندہ ہونے جناب مسیح کے حواریون نے
سمجہا کہ ہیکل سے مراد جسم عیسوی تہا ۲ باب ۶ یوحنا مین ہے ہندی سنہ ۱۲۴۱ء
۵۱ مین ہون وہ جیتی روٹی جو آسمان سے اتری اگر کوئی اوس روٹی کو
کہائے ابد تک جیتا رہیگا اور روٹی جو مین دونگا میرا گوشت ہے جو مین
جہان کی حیات کے لیے دونگا ۵۲ تب یہودی آپسمین بحث کرنے لگے
کہ یہہ مرد اپنا گوشت کیونکر ہمین دے سکتا ہے کہ کہائین ۵۳ یسوع نے
اونہین کہا مین تمسے سچ کہتا ہون اگر تم ابن آدم کا گوشت نہ کہاؤ اور اوسکا

لہو نہ پیئو تم مین حیات نہین ہے ۵۴ جو کوئی میرا گوشت کہاتا ہے اور میرا
لہو پیتا ہے حیات ابدی پاتا ہے اور مین اوسے پچہلے دن اوٹہاؤنگا
۵۵ کہ میرا گوشت فی الحقیقت خوردنی اور میرا لہو فی الواقع نوشیدنی ہے
۵۶ وہ جو میرا گوشت کہاتا ہے اور میرا لہو پیتا ہے مجہہ مین بستا ہے اور مین
اوسمین ۶۰ تب اوسکے شاگردون مین بہتون نے سنکے کہا کہ یہہ سخت
مشکل کلام ہے اوسے کون سنسکتا ہے انتہی دیکہو یہان کسی یہودی کی سمجہ
مین نہ آیا اور بہت مریدون مسیح ع نے اوسکو سخت مشکل سمجہا ۱۱ باب
یوحنا مین ہے ہنوز [illegible] اوسنے یہہ باتین کہین بعد اوسکے کہا ہمارا دوست
لعازر سو گیا ہے مین جاتا ہون کہ اوسے جگاؤن ۱۲ تب اوسکے شاگردون نے
کہا ای خداوند اگر وہ سوتا ہے تو چنگا ہوگا ۱۳ یسوع نے تو اوسکی
موت کی کہی تہی پر اونہون نے خیال کیا کہ اوسنے نیند کے چین کی کہی
انتہی اسیطرح شاگرد جناب مسیح کے اونکے مطلب کو نہ سمجہے ۱۶ باب
متی مین ہے ۶ تب یسوع نے اونسے کہا کہ خبردار فریسیون اور زنادقون کے
خمیر سے پرہیز کرو ۷ اونہون نے اپنے دلمین گمان کرکے کہا کہ اوسکا سبب یہہ ہے
کہ ہم نے روٹیان ساتہہ لین ۸ لیکن یسوع نے یہہ دریافت کرکے اونسے کہا
کہ اے کم اعتقادو تم اپنے دلمین کیون گمان کرتے ہو کہ یہہ روٹیان نہ لینے
کے سبب سے ہے ۱۱ تم کیون نہین سوچتے کہ مینے تمسے روٹی کے لیئے نہین کہا کہ

تہین ہرگز نہ جانا انتہی اسسے ہی حواری کچہہ نہ سمجہے ہے یہہ کہ عروج مسیح
تک سب حواری تعلیمات مسیحی سے ہی ناسمجہہ ہوئے تہے که بادشاہت
مسیح کی دنیاوی ہے اور ہمکو بہی سلطنت اور حکومت ملیگی اب یہہ
کونسی دلیل ہے کہ باوجود روایت بالمعنی کرنیکے انجیلین ہے اور جانشکی سمجہ
مین نہی ہوگی اور مترجم نے تو ناقص تحریر ان شخصان کا دیکہا ہو الکتے متی عیسی کی انجیل کا فقط ترجمہ
یونانی موجود ہے پس ان نبیون کی روایتین تو مثل روایات موضوع
اور راویون خبر احاد کی سمجہا جانا ہے یہہ بات یقین ہوتی ہے کہ
علماء فرقہ پروٹسٹنٹ کی آپ مین بہت سے ہین که حواریونکو منصب مقرر کرنیکے کسی
حکم شرعی کا نہ تہا اور سب حواریون نے بعد کہ پطرس حواری نے بہی
بعد عروج مسیح کے احسان پر بڑی بڑی غلطیان کی ہین اور پولوس نے کہا
کرنے مین سبکا سردار ہے جیسا کہ نقل کئے قولون کی چوتہی فصل مین ذیل بیان اغلاط
گذری فائدہ پانچوان یہہ کہ ہمنے یہہ الزام منکرون کا تسلیم کرلیا که یقینا
حواری اور پہلے عیسائی غلطی سے ہی امید رکہتے تہے که قیامت انہین کے
زمانہ مین آجاویگی اور اسی غلطی کا یہہ جواب یا که اونکی گواہی ہمکو چاہیئے اور
اونکی رائے سے کچہہ غرض نہین کہتا ہون نہین که اس صورت مین منکرون کو کچہہ
گنجایش ہے اور انکا قول پکا نکلا اور موافق اقرار اس مجیب کے ثابت ہوگیا
که کلام حواریونکا الہامی واجب التسلیم نہین بلکہ حرف بحرف اور موثوق نہین

چھٹا فائدہ

سکے ہیے اور شہادت میں بہی اونکی خوف سہو و خطا کا ہے فائدہ چھٹا
یہہ کہ قول پہلی کا حمایت دین عیسوی میں جو ادعی کی ہر دلیل کی صحت اور تسلیم
کے درست ہونیکا حامی ہونا ضروری نہیں الخ دلالت کرتا ہے کہ سب قول حواریوں کے
جو اس مجموعہ عہد جدید میں مکتوب ہیں الہامی نہیں تب کہتا ہوں کہ جو حواریوں
نے اپنی طرف سے بطور تقریر کے کلام عیسوی کے ساتھہ ملایا ہے ہرگز وہ
بہی واجب التسلیم نہیں بلکہ اگر الحاق اور بے سندی ہونے سے قطع
نظر کریں تو اتنا ثابت ہوگا کہ اونکا گمان یوں تہا مطابق ہوا سوا بلا دیکھے
اون تقریروں کی تفصیل استفسار سولہویں کتاب استفسار میں ہو چکی ہے
فائدہ ساتواں یہہ کہ قول پہلی کا جو اونکے مقدمات سے نتیجہ نکلے وہ ہم پر
واجب التسلیم ہے لیکن ہم پر واجب نہیں کہ تمام مقدمات کو تشریح کریں
یا قبول کریں الخ قابل تعجب ہے کیونکہ جب مقدمات دلیل کے مقبول اور واجب التسلیم
نہوں تو نتیجہ اونکا کہاں سے مقبول اور واجب التسلیم ہوگا اسی لیے مسٹر [illegible]
جو ایک فاضل عیسائی ہے حاشیہ اس قول پہلی پر لکہکر استہزا کرتا ہے
اور کہتا ہے یہہ خیال نہایت نامعقول ہے کہ حواریوں نے برے مقدمات
استعمال کیے نتیجہ نیک نکالا اور اوس مطلب میں جو خدا نے پیشتر الہام
کیا تہا غلطی کی حالانکہ دیتے تازہ الہام کی تعلیم میں مصروف تہے اور اسیطرح
یہہ خیال بہی کہ انہوں نے ایک حصہ کتب مقدسہ کو دوسرے حصہ کی [illegible]

لکھنے مین پڑتا اور جو شخص ایسے مقدمات کو استعمال کریگا اونکا یقین
نہین دیانت دار نہین اور نا استعمال ہوا ہوگا اون مقدمات کو اثبات
مسئلے دین عیسوی کے لئے ہر ایک عیسائی کے واسطے پوری سند
اون مقدمات کی صداقت کی ہے ورگرنہ طریقہ دلیل کا بیفائدہ اور محض
بلکہ قابل استہزاء کے ہے انتہی اور اس فاضل نے اگرچہ پہلے
بہت سی دیے کی مگر کوئی وجہ اپنی طرف سے ابھی نہ لا سکا بہر حال
مقدمہ اور تینون مقصدون اس کتاب کے ناظر پر یہہ بات بخوبی ظاہر
ہے کہ اس سب مجموعہ عہد عتیق اور جدید کی جسکو بیبل کہتے ہین نہ
کوئی سند متصل ہے اور نہ یہہ مجموعہ الحاق اور غلطی اور تحریف
سے خالی پس جب ہم حال اصل نسخون بیبل کا لکھ چکے تو ہمکو کچھ
ضرور نہین کہ حال اون ترجمونکا جو پادری اونکو انجیل و توریت
اور اور کتابونکا نام لگاکر تقسیم کرتے ہین لکھین کیونکہ جب اصل کا وہ
حال ہو تو فرع کا بطریق اولی بہت کچھ حال خراب ہوگا مگر تب بھی
بعضے ترجمون مشہور اور معتبر کا ہم حال لکھدیتے ہین اور اورون کو
اوسپر قیاس کرلو پہلا جو سب سے بڑا ہے ترجمہ سبعینیہ
ہے اور اوسکی خرابی کا حال مقصد دوسرے کے آخر مین بیان ہوا اور دوسرا
ترجمہ لاطینی کہ فرقہ رومن کاتھلک کا مدار ایمان ہے اور اوسکی خرابی کا بیان مقدمہ

فصل تیسری مین گذرا تغیر النسخہ یونانی ارازمس کا جاننا چاہیے کہ پندرہوین
صدی تک انگلستان مین یونانی زبان کا کچھ چرچا نہ تہا لیکن جب کہ سنہ ۱۴۵۳ء
مین اہل اسلام نے شہر قسطنطنیہ کو فتح کیا او سوقت اہل یونان سرزمین
یورپ کے مختلف ملکون کو نکل گئے اور کچھہ انگلستان مین بہی آگئے تہے تب سے
اس زبان کا وہان بہی چرچا شروع ہوا اور ہیگسٹر صاحب لکہتا ہے کہ
سنہ ۱۴۵۳ مین جب ترکون نے شہر قسطنطنیہ کو لیا تب وہانکے رہنے والے
بہاگے اور اونکے ساتہہ نسخے یونانی تہے اور سنہ ۱۵۱۶ مین ڈاکٹر لینیکر نے
علم یونانی انگلینڈ مین داخل کیا انتہی اور سنہ ۱۵۱۶ مین ارازمس نے اپنا ترجمہ
یونانی تیار کیا ولیم کاریٹر جو بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہین کہتے ہین
کہ اول اول جو نسخہ یونانی نکلا وہ نسخہ ارازمس کا ہے جو سنہ ۱۵۱۶ مین بنایا گیا
اور جن نسخون سے اوسنے وہ نسخہ تیار کیا وے صرف چار ہی نسخے تہے
اور اونمین سے بہی ین نسخے جنکو وہ بہت استعمال کرتا تہا پوری نہ تہی بلکہ
اونمین صرف عہد جدید کی کتابون کے جز سے تہے اور کچھہ معتبر بہی نہ تہے اور وہ بعض
یونانی مرشدون کے کلام اور ترجمہ لاطینی سے صحیح کرتا تہا اور اگر کہین
مطلب کہلتا تو اپنے خیال کے موافق صحیح کر دیتا تہا اور حالت اس مصالح
(یعنے قلت نسخون کی) سے جو ارازمس کے پاس تہا یہ ظاہر ہے کہ وہ کیسا ہی فاضل کیون نہ ہو
اوسکا نسخہ بہت بہتر نہین ہو سکتا اور اوسنے پچہلے طبعون مین بہت سی تبدیلیان

کین گو اونمین بہت اچہی ہی تہین لیکن اصل اوسکے نسخہ مین فرق نہین ہوا
انتہی دیکہو موافق اقرار دیتیم کاربہر کے نسخہ ارازمس کا صرف جاری
نسخون سے کہ اونمین سے ہی تین ناقص تہے تیار ہوا تہا اور تصحیح اوسکی
بعض بعض جا محض موافق خیال ارازمس کے ہوئی تہی اور گو وہ فاضل
ذکی ہو لیکن اوسکا بسبب حالات مذکورہ کے اچہا نہ تہا چوتہا ترجمہ
تندیل صاحب کا انگریزی زبان مین اور اسکو تندیل صاحب نے نسخہ
ارازمس سے جو تیسری بار مطبوع ہوا تہا بنایا ہے اور حال اوسکی
اصل کا اوپر گذرا تو بیان حال اس فرع کی حاجت نہین مگر اتنا کہدیتے
ہین کہ ایسا غلط تہا کہ سب نسخے اوسکے عہد سلطنت اڈورڈ ششم مین الزام
غلطی کا لگا کر جلائے گئے اور تب تندیل نے اس ترجمہ سے فقط ترجمہ
عہد جدید مین دو ہزار خرابیاں نکالین تہین پانچوان ترجمہ جناب لوتہر مصلح
دین عیسوی کا جو ڈچ زبان مین تہا اور حال اوسکا یہہ ہے کہ زونگلس بڑے
عالم فرقہ پروٹسٹنٹ نے اس ترجمہ کے باب مین جناب مصلح دین
کو یون لکہا تہا ای لوتہر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو تو صریح بڑا بگاڑنے والا
اور پلٹ دینے والا پاک کتابون کا ہے تجہسے ہمکو کتنی شرم آتی ہے
کہ ہم اب تک تیری بیحد قدر کرتے تہے اور اب ایسا ثابت کرین کہ تو ایسا
اور اوسکے عوض مین جناب مصلح نے ترجمہ زونگلس کو خارج کیا تہا اور

اور دیباچہ کے مقدمہ مین فروجکلیس کو احمق اور گدہا اور دجال اور فریبی
کہتے ہین اور گلرمن صاحب اس ترجمہ کے حق مین لکہتا ہے کہ یہہ ترجمہ
عہد عتیق کی کتابونکا خصوصًا کتاب ایوب اور داود پیغمبرون کی کتابونکا
دائمی (یعنے عیب ـ) ہے اور کچہہ تہوڑا نہین اور ترجمہ عہد جدید کا بہی
دائمی ہے اور کچہہ تہوڑا نہین اور کسپر اور اوسیاندرین جناب بیسلی کو
کہتے ہین کہ تو نے ترجمہ غلط کیا ہے اور ستانیلس اور اسپر حرف گیری ترجمہ کے
ترجمہ عہد جدید مین جو وہ سو خرابیان نکالین ہین کہ وسپے بدعتی ہین جیسا
ترجمہ بیزا کا جسکے اہل انگلستان پیرو ہین اور حال اس ترجمہ کا یہہ ہے
کہ ایکولمپیدیس اور علماء بیزل کے کہتے ہین کہ یہہ ترجمہ بہت جگہہ مین
بیہودہ اور بالکل روح القدس کے مخالف اور فاضل مولی نس کہتا ہے
کہ بیزا حقیقت مین عبارت متن انجیل کی تبدیل کرتا ہے اور کاستیلیو
کہ کالوین مذہب کا ایک فاضل ہے اور بقول اوسیانڈر کے واقف اور زباندان
ہے اپنی کتاب مین جو درباب اثبات خرابیون ترجمہ بیزا کے لکہی ہے
ملامت کر کے کہتا ہے کہ اوسکی سب غلطیان نہ لکہونگا اسلیئے کہ اوسکے
واسطے ایک بڑی کتاب چاہیئے ساتوان ترجمہ کاستیلیو کا اور اسکا حال
یہہ ہے کہ بیزا کہتا ہے کہ یہہ ترجمہ تو بہرا اور خراب اور دغا بازی کی ہے اور کاستیلیو
جو اسکے جواب مین ایک کتاب لکہی ہے اوسکے مقدمہ مین لکہتا ہے کہ بعض

لوگون نے ہماری بیبل کی لاطینی اور فرانسیسی ترجمہ کو صرف نالایق ہی
نہ سمجہا بلکہ روح القدس کے ارادہ کے برخلاف سمجہکے رد کیا ہے
آٹہوان ترجمہ مطار زورک کا اور حال اسکا یہہ ہے کہ لوتہر [illegible]
اپنی تاریخون میں لکہتے ہین کہ فروشتی روسس نے اس ترجمہ کو چہاب [illegible]
لوتہر کے پاس بہیجا تو لوتہر نے ناپسند کرکے واپس کیا اور مردود ٹہرایا نوان
ترجمہ ٹاکرین کا اور حال اسکا یہہ ہے کہ الک ٹرادف سکسنی نے [illegible]
غضب سے اوسے مردود ٹہرا کر جناب لوتہر کا ترجمہ اوسکی جا مقرر کیا دسوان
ترجمہ کتاب الصلوۃ کا جسمین ترجمہ بعض زبور ونکا بہی تہا اور یہہ ترجمہ سن
انگلستان میں ہوا تہا اور اسکا حال یہہ ہے کہ پروٹسٹنٹ لوگون نے بادشاہ
جیمس اول کو ایک عرضی اس مضمون کی دی تہی کہ ہماری نماز کی کتاب میں
جو زبور داخل ہین اونمین عبری کی مخالف قریب دو سو جگہ کے زیادتی اور
کمی اور تبدیلی پائی جاتی ہے اور اس سبب سے اونہون نے ایک کتاب
لکہی اور اوسمین سب غلطیان ترجمہ کی بتلائیں اور اسیطرح اور ترجمون
اور انکے مفسرونکا حال ہے موکلیس کہتا ہے کہ کالون نے اپنی کتاب
ہارمنی میں انجیل کی عبارتون کو تہ و بالا کر دیا اور انجیل کے لفظون پر زبر[illegible]
کیا اور متن میں عبارت بڑہادی اور مسٹر کارلائل کہتے ہین کہ انگریزی
مترجمون نے مطلب کو ناک کیا مسیح کو چہپایا اور جاہلون کو فریب دیا انجیل کے

سے یہ ہے مطلب کو ٹیڑھا کیا اور ان لوگون کو نور سے ظلمت اور سچ سے جھوٹ
زیادہ پسند ہے اور جب رینلڈ صاحب نے کلیسیا انگلستان پر طعن کیا تب
واشٹکر نے بھی لاچار ہو کر یون لکھا کہ کارلائل صاحب یا بعض اور نے
جو ہمارے ترجمہ بیبل کے خلاف مین لکھا ہے سو بیفائدہ ہے اور یہہ
اوس سے مطلب نہین حاصل ہوتا لیکن البتہ بعض چیزین قابل ہین کہ
درست کیجاوین اور لنکن کے علماء نے سبب اسکے دیکھے بادشاہ کو ان امر کی
اطلاع دی کہ ترجمہ انگریزی بیبل کا ایسا خراب ہے کہ بعض جا گھٹا دیا ہے
اور بعض جا بڑھا دیا ہے اور بعض جا بدل دیا ہے اور بعضی جا روح
القدس کی مراد کو پوشیدہ کر دیا ہے اور بعض نے اوس ترجمہ کے حق
مین کہا ہے کہ یہہ بیہودہ اور بے معنی ترجمہ ہے اور بہت جگہہ مین روح القدس
کی مراد کو پلٹ دیا ہے اور اسی سبب سے اکثر پروٹسٹنٹون نے اوسپر
دستخط نہین کیئے چنانچہ مسٹر جیمس نے کہا تہا کہ مین ایسے ترجمہ کی
جسمین بہت زیادتی ہے اور بہت سی کمی اور بعض جا مطلب کو پوشیدہ
کرتا ہے اور بعض جا اولٹ دیتا ہے کیونکر سند دون مسٹر بروٹن نے
کونسل کی لارڈ لوگون سے درخواست کی تہی کہ ایک نیا ترجمہ انگریزی
تیار ہو کیونکہ جو اب انگلستان مین مروج ہے وہ غلطیون سے بہرا ہے اور بشپون کو لکہا ہے
کہ تمہارا ترجمہ انگریزی مشہور ایسا ہے کہ عہد عتیق کی کتابون کی عبارتکا

۸ سو ۸ جگہ دو لیتا ہے اور کریڈ ورہام میونکو عہد جدید کی کتابونکے رد کرنے
اور دوسرے مضمون پر یہ کاتب ہوا ہے کہتا ہون جیسے ترجمہ انگریزی علما اعیان
کلیسون انگلستان کا تہا کہ جسکو علما عیسائیون نے تیرے لفت سے
مطلب کا فاسد کرنے والا مسیح کا چھپانے والا انجیل کے سبب سے ظاہر
ظاہر کرنے والا روح القدس کی مراد پوشیدہ کرنیوالا مراد روح القدس
کی ہلیت نیوالا بیہودہ بمعنی غلطیون سے پر کہ جیسے ۸ سو ۸ جگہ عہد
عتیق کی عبارت کو الٹ دیا اور کروڑان آدمیون کے لیے سبب ہلاکت
عہد جدید کو رد کرین ظاہرا کار لائل صاحب اسباب مین بہت ہی سچے ہین
کہ انگریزی مترجمون کو نور سے ظلمت اور سچ سے جھوٹ لیسند زیادہ
کیونکہ اب ہی ہم جب ترجمون اردو اور فارسی اور عربی کے مختلف
سالون کے چھپے ہوئے لیکر ان مین مقابلہ کرتے ہین تب ویسے سب خرابیان
جو اوپر مذکور ہوئین ہماری نظر کے سامنے ہوتی ہین اور ترجمے عربی تو
ایسے لغو ہین کہ اکثر جاؤن سے صریح مطلب الٹا سمجھا جاتا ہے یقینا اونکے
مترجمون کو آشنائی زبان عرب سے نہین غریب مترجم کیا کرین کہ وہ اونکے
زبان نہین جب اپنی زبان مین وہ حال ہو جسکا بیان اوپر گذرا تو دوسری
زبان کی کیا شکایت اور شب تمسخل ہے منڈیل صاحب کے ترجمے سے غلط
عہد جدید مین دو ہزار خرابیان نکالی تہین اور ڈاکٹر کیکری مارٹن نے

خرابی ترجمونمین ایک کتاب لکھی ہے اور مستر مل نے عہد جدید مین
تیس ۳۰ ہزار اختلاف عبارت کے نکالے ہین اور ہمنے یے سب اقوال
وارد صاحب کی کتاب اغلاط نامہ سے نقل کیے ہین اسیجا
ایک قول لکھتا ہے اور کہتا ہے پروٹسٹنٹ قائل ہین کہ مقدس کتابونکا
خدا حافظ اور اوسمین غلطیان نہین کیا پروٹسٹنٹ نے درباب اختلاف عبارت
کے غل کیا ہے اور کیا کیپلوس اپنی کتاب کو جو درباب اثبات اختلاف کے
عہد عتیق مین ہے پروٹسٹنٹ کی عنایت مین چہپوا سکتا ہے اور دین
پروٹسٹنٹ کا کہتا ہے کہ معجزے ازلی اور ابدی نے عہد عتیق اور جدید کو
ادنی سے ادنی صدمہ سے بہی باز رکہا ہے لیکن یہہ مسئلہ اوس محل
اختلاف عبارت کے مقابل جو تیس ہزار ہے کہڑا نہین رہ سکتا انتہی اور
اونکے علماء کے اقرار کی موافق سب ترجمونمین کیا عربی کیا لاطینی کیا یونانی
کیا انگریزی کیا اور یہہ خرابی مثل وبا کے عام ہے کہ مفرد اور تثنیہ اور جمع اور
مرفوع اور منصوب اور مجرور اور مذکر اور مؤنث مین چندان استعمال مین
فرق نہین ہوتا اور ایک کو دوسرے کے بدلے استعمال کرتے ہین پوپ اربانس
ہشتم نے جب ترجمہ عربیہ بیبل کو غلطیون سے پر دیکھا اوسپر بہت سے
قسیسون اور راہبون اور عالمون زباندان عبری اور یونانی اور عربی کو
جمع کر کے سنہ ۱۶۲۵ء مین حکم کیا کہ اوسمین اصلاح دیکر از سر نو صحیح

تیار کرو اور جب ان علما نے بڑی کوشش سے تیار کیا اور وہ بہی غلط ہا
اسلیئے بطور عذر کے اول مین اوسکی کچھ عبارت مین مقدمہ لکھا جو وہ سب
استفسار مین منقول ہے اور ہم اسجا بقدر حاجت اوسکے آخر سے اوسکی
عبارت نقل کرتے ہین تم انك في هذا النقل تجد شيئا من الكلام
غير موافق قوانين اللغة بل مضادا لها كالجنس للمذكر بدل
المونث والعدد المفرد بدل الجمع والجمع بدل المثنى والرفع
مكان الجر والنصب في الاسم والجزم في الفعل وزيادة الحروف
عوض الحركات وما يشابه ذلك فكان سببا لهذا كله سذاجة
كلام المسيحيين فصار لهم نوع تلك اللغة مخصوصا و
لكن ليس في اللسان العربي فقط بل في اللاطيني واليوناني و
العبراني تغافلت الانبياء والرسل والاباء الاولون عن قياس
الكلام لانه لم يرد روح القدس ان تقيد اتساع الكلمة الالهية
بالحدود المضيقة التي حددتها الفرائض النحوية فقدم لنا الاسرار
السماوية بغير فصاحة وبلاغة بكلمات يسيرة الخ اب یہ بہی
عالم زباندان کئی امر کا اقرار کرتے ہین اول یہ کہ انکے اس ترجمہ مین بہی بعض
کلام ضد لغت عرب کی ہے اور یہہ بعض خدا کے فضل سے ایسا عام ہے
کہ کوئی صفحہ بلکہ کوئی سطر بہی اوسکے ترجمہ مین اس سے خالی نہو گی

دوم یہہ کہ عندہین دو سبب بیان کرتے ہین ایک سادگی کلام مسیحیون کی
کہ گویا اونکی عادت ہے کہ اپنی بول چال مین مذکر اور مونث اور مرفوع
اور منصوب اور مجرور اور مانند اسکی مین تمیز نہین کرتے دوسرا یہہ کہ
روح القدس اور لکھنے پیغمبرون اور لوگون نے عمدا اسبات سے چشم
پوشی کی ہے کہ کلام ربانی قواعد نحوی کا پابند ہو اب دیکھنا چاہیے۔
کہ ان حضرات کی اس سادگی سے اٹھارہ سو برس مین کیا کچہہ خرابی اور غلطی
ہوگی اور موافق انکے اقرار کے یہہ بلا مثل دہابس کے لاطینی یونانی
عبرانی عربی سب مین پہیلی ہوئی ہے اور یون سے تو ہمین کچہہ تعجب
اور شکایت نہین مگر غضب یہہ ہے کہ روح القدس اور انکے پیغمبرون کو
بہی اس خرافات مین شامل کرتے ہین اور جب کوئی کلام قواعد نحویہ کے
خلاف اور جہت سادگی کے مخالف لغت کے ملک اوسکی ضد بولا
جاویگا تو بلاشبہ غلط ہوگا اور جائے شک کہ کبہی یہہ مرضی پیغمبرون یا روح
القدس کی ہو اور پادری صاحب جلد اول اپنی تفسیر کے صفحہ ۳۹ مین
درس ۲۸ باب ۱۷ کتاب اول سلاطین کو نقل کرکے اوسپر طعن منکرین اور
جواب اپنے کو یون لکہتا ہے کہ بعضے منکرون نے اسپر طعن کیا ہے کہ
کسطرح کوئی ناپاک جانور مین پیغمبر کے سینے خوراک لاتے لیکن اگر یہ
منکر اصل لفظ کو دیکہتے تو ایسا طعن نکرتے کیونکہ وہ لفظ ادتم ہے

اور بعضے اوسکے عرب جیسا کہ اوسکی معنی میں وسیل الباب ایک کتاب اخبار الایام
اور ورس ۷ باب ۲ نحمیا مین مستعمل ہے اور بقیہ ربا ایک تفسیر علماء
یہود کی کتاب پیدایش پر ہی اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلف کے زمانہ مین
بت شان کی نواحی مین ایک شہر تہا جہان اس پیغمبر (یعنے ایلیاہ) کو حکم
چہپنے کا ہوا تہا اور جیروم کہتا ہے کہ اوریم جو باشندے ایک شہر کے تہے
عرب کے ہین پیغمبر کو کہانا دیتے تہے اور یہہ گواہی جیروم کی بڑی قیمتی ہے
گو نسخہ جیروم لاطینی مطبوعہ مین لفظ کو تیسے کا لکہا ہے مگر اخبار الایام در نحمیا
سے اور جیروم نے اوریم کا ترجمہ عرب لوگ کیا ہے اور ترجمہ عربی سے
معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ سے مراد آدمی ہین نہ جانور اور جارجی مفسر مشہور یہود
کا یہی ترجمہ کرتا ہے اور کس طرح ہو سکتا کہ پیغمبر جو شریعت کی اتباع کرتا
بڑا گرمجوش اور بیباکانہ اوسکا حامی تہا خلاف شریعت کی ناپاک جانور
سے مثل کوون کی گوشت پاتا اور کس طرح جان سکتا کہ یہ ناپاک جانور پہلے
گوشت لانے کے لاشون پر نہ ٹہری ہونگی علاوہ اسکے برس دن تک
ایلیاہ کو روٹی اور گوشت پہنچا بس کس طرح ایسی خدمت اتنی مدت
تک کوون کی طرف منسوب ہوا اسلئے بڑا غالب یہہ امر ہے کہ اورب
یا اوریب کے بعضے باشندون نے پیغمبر کی خوراک کا سرانجام کیا ہوگا انتہی
دیکہو اسی جا ہارن صاحب دلائل عقلیہ اور تفسیرون یہود اور گواہی جیروم

[illegible] ہیں اور [illegible] بسبب [illegible] مقدس کتابیں [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] مشہور ہو [illegible]
[illegible] ثابت [illegible]
[illegible] ایک تحریف لفظی یا معنوی [illegible]
[illegible] اور [illegible] تحریف [illegible]
[illegible] تحریف لفظی یا معنوی
ثابت ہو [illegible] یا [illegible]
دعوی کے بطلان پر کوشش دلیل جو پیش کریں اور دعوی [illegible]
[illegible] کی سند متصل [illegible]
[illegible] الحاق اور [illegible] تحریف
[illegible] قدیم اور جدید کا [illegible]
[illegible] دعوی کا اثبات اچھی طرح اس رسالہ میں [illegible]
اور ہرگز مسلمانوں کا یہ دعوی نہیں [illegible] تحریف [illegible]
[illegible] کی طرف اشارہ [illegible] الحاق [illegible]
الحاق اور تحریف کے [illegible]
اور [illegible] ہم [illegible] وقت [illegible] ایک [illegible]

کہ ہرگز اوسکو پادریصاحب نے پورا نہین کیا وگرنہ کسطرح خیال کیا جاوے
کہ اپنے گھر سے خوب واقف ہوکر مسلمانونکے اوس دعوی کے ابطال پر
کمر باندھتے۔ پادریصاحب کہتے ہین جب کہ ہم محمدیون سے اس دعوی کا
ثبوت چاہتے ہین تو نتیجہ یہ کہ اونہون نے اب تک اس دعوی کو
معتبر دلیلون سے ثابت نہین کیا ہے اور وے ان چار سوالونکے جواب
دیتے ہین کہ آیا پرانے اور نئے عہد کی مقدس کتابین کس وقت مین
اور کن لوگونکی معرفت اور کیونکر تحریف ہوئین اور تحریف سے پہلے انکا
کون سے مین اتنک مسیحیونکے قبضہ مین رہتے ہین اور سب محمدی صرف دعوی بلا دلیل
پیش لاکے تکرار کی راہ سے کہتے ہین کہ ایسا ہی ہے اور ضرور ہے کہ اب تک توریت
انجیل اور پرانے عہد کی کتابین قرآن کی موافق تبدیل ہوتین یہ آئین نہی مسیحیون اور یہودیون کی
مقدس کتابونکی تحریف کا اشارہ ہوا ہے لیکن جبتک کہ محمدی لوگ اپنے اس دعوی کو معتبر
دلیلون سے ثابت نکرین اور ان چار سوالونکا جواب ندیوین مسیحیونکو کچھ ضرور نہین کیا [illegible] توجہ
کرین اور جواب مین کہو نکہ جس دعوی کی ثبوت کی معتبر دلیلین نہون
وہ بیجا اور بیفائدہ ہے بلکہ بغیر دلیل دعوی کرنا عقلمندونکا کام نہین
کہتا ہون مین قول انکا جب کہ ہم الخ محض درست ہے کیونکہ اس قول مین لفظ ہم
اور لفظ محمدیون سے کیا مراد رکھتے ہین آیا سب عیسائی سلف اور خلفا
جو بعد ظہور محمد صلعم کے گذرے ہین اور اسیطرح سب محمدی سلفا اور خلفا

اِسپانیوں سے خاص فرقہ پروٹسٹنٹ کا بسبب کہ پیشتر [illegible]
ہے یہودیوں سے جو عیسائی ہیں اسپانیوں اور یہودیوں کے پیچھے ہیں مصر کو
پیشتر مراد ہے جو کہتا ہوں میں کہ بعد ظہور عیسی کے اور سب عیسائی
اکثر ہوئے مسیحی کہ نہ شور ہوں اور اوسکے متعلقوں کا [illegible]
لوگ خود مسیح کی کتابوں کی نسبت گمان رکھتے تھے کہ یہود پر [illegible]
اونمیں تحریف کی ہے لیکن اوس وقت تک [illegible] متعلقے میں اہل اسلام کو
اثبات تحریف کی بابت نہ تھی اور سولہویں صدی سے اب تک علماء [illegible]
احتمال باقی میں بیان ہوگا اور اگر دوسرے فرقہ مراد ہے تو کہتا ہوں کہ
کوئی قدماء پروٹسٹنٹ کا رسالہ ہمکو نظر نہیں آیا کہ اوسکے جواب میں
دیئے اثبات کے ہوتے ہاں یہ تو سنا تھا کہ کتاب لوتھر [illegible] جس
فرقہ کے نزدیک یہ تھی کہ یہ جبکی راے [illegible] انجیلیں چار ہیں پہلے
کہ انجیل یوحنا کی درست ہے اور نامہ یعقوب کا [illegible]
قبول کرینگے موسی کو اور نہ اوسکی توریت کو کیونکہ وہ تو دشمن ہے
اور ہمکو عیسائیوں سے [illegible] اور [illegible] قابل الازالہ
اور سب [illegible] اسکی جس [illegible] شاگرد [illegible]
ان حکموں کی تعلیم کو منع کرتا تھا اور اوسکے شاگرد [illegible] جو [illegible]
نکالا اونکا [illegible] کہ توریت [illegible] جو [illegible]

معروف رکہتے ہین وے ملاقہ شیطان سے رکہتے ہین وے سوائی تو
موسی کے ساتہ اور زونیکلیس اور اور پروٹسٹنٹ کہتے ہیں کہ یونس کے
نامو نمین سب کلام پاک نہین اور ڈاکٹر گوڈ اور برنسٹن اور جان کالون
اور دائی ٹیکر جو بڑے بڑے عالم اس فرقے کے ہین کہتے ہیں کہ بعض
سردار حواریون کے بیٹے اور اسیطرح اور حواریون نے بہی بعض قول
روح القدس کے غلطی کہائی ہے اور اسیطرح اور قول علما اس فرقے کی
ہے جنکی تفصیل مقصد تیسرے کی چوہتی فصل مین گذری ہان البتہ متاخرین
نے اس باب مین ناحق غل مچایا ہے اور جواب اسکا شق سیوم مین
آتا ہے اور اگر تیسری شق مراد ہے تو بالکل انصاف سے بعید ہے کیونکہ
میزان الحق اور تحقیق دین حق اور اور دو ایک رسالون سے
پہلے جتنے رسالے پادریون کی تصنیف سے تہے قابل اسکے نہ تہے کہ کوئی
انکی طرف التفات کرے اور بعد انکے ظہور کے مسلمانون نے قلم اوٹہایا
اور جواب لکہنے مین مشغول ہوئے اور کئی کتابین انکی مباحثہ دینی مین
مطبوع ہوین اور ہوتی جاتی ہین اور تہوڑے عرصہ مین پادری صاحب
ان رسالون کے جواب شافی اپنے دیکہہ لینگے کہ سیر ہو جاوینگے اور بالفعل
یہی رسالہ انشاء اللہ انکو دلیل معتبر نظر اور سکا قول اونکا ان چار سوالون
جواب دینے مین الخ مخدوش ہے کیونکہ قرضدار ہونا مسلمانونکا ان چار سوالونکے

جواب کی بابت محض پادری صاحب کا وہم ہے اسلیئے کہ اس قسم کی قرضہ
کے بارہ مین پادری صاحب کے جمہور سلف اور متقدمین ہی مین جسطرح کہ ہین
بیچارہ مسلمانونکے ساتھ شریک ہیں اور وہی سلف اپنی طرف سے بھی اسکے
اور مسلمانونکی طرف سے دکالة اس قرضہ کو اداکرکے سبکدوش ہوگئے ہیں
اور اونکے سبکدوش ہونیکی تصدیق خلف عیسائیون سے بھی بڑے بڑے
بڑے محقق فاضلون نے کی ہے اور قول انکے منقول ہوئے اگر پادری
اوس دین کا ادا ہونا مشکوک ہے یا خلاف انصاف کے بیہودہ دعوی متکلم
تو ہم اب پہر پادری صاحب اور اور مسیحیونکو رسید بادستور اوس قرضے
کی دستخطی سلف اور خلف کے دکہلا دیتے ہین اس قرضہ کی کسوٹی میں
یہہ ہے کہ بعضی تحریفونکا تو زمانہ متعین ہے مثل تاریخون واردات مندرجہ
عہد عتیق کے کہ موافق رای عام قدماء مسیحیین کے یہودیون نے عہد میں
قریب ۱۳۰ الکسیوٹس کے وہ تحریف کی تہی اور مثل تحریف ورس ۵۴ باب ۲۷
کتاب استثنا کے کہ پانسو برس بعد وفات موسی عم کے موافق مختار
جمہور علماء عیسائی مذہب کے سامریون نے توریت سامری میں اور
موافق مختار ڈاکٹر ہیلز اور ڈاکٹر کینی کاٹ کے یہودیون نے عبرانی میں
تحریف کی تہی اور بہت تحریفونکا زمانہ قدماء اور متاخرین مفسرین نے
کے وقت میں دو وجہت سے مقرر نکر سکے ایک یہہ کہ صدہا سال تک

ترجمہ سپٹواجنٹ واجب التسلیم فرقون مسیحیون مین تہا اونسیے عبرانی
پاس بہت نہ تہے کہ اونہین معلوم رہتا دوم یہہ کہ جو سند متصل اوا
کتابونکی اونکے پاس نہ تہی تو وے غریب لاچار تہے اور سوای اسکے
کہ کچہہ اٹکلون کہین کچہہ اونسے نہین آتا تہا اور ظاہر یون معلوم ہوتاہے کہ اکثر
ایسی خرابیان اوس زمانہ مین ہوئی ہونگی جس زمانہ مین یہودیون نے
بعضی کتابین پہاڑ والین اور بعضی جلادین اور بہت سی کتابین گم کردین
اور جب قدما نے زمانہ ان کتابون کی بربادی کا متعین نہ ہوسکا تو وے
غریب یا نہ زیادت یا نقصان یا تبدیل حرفون اور جملونکا کیونکر متعین کرسکتے
اور اس قرضہ کی کن لوگونکی معرفت رسید یہہ ہے کہ یہودیون اور ساماریون
اور حضرات دیندار مسیحیون اور کاتبون اور ملحدون کی معرفت اور اس قرضہ
کی ادا کیونکر تحریف ہوئین رسید یہہ ہے کہ اس قول سے اگر غرض ہے کہ سبب
اوسکا کیا تہا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ بعض جا حسد اور بعض جا مین شرارت
یہود یا ملحدون کی اور بعض جا مین تغافل کاتب کی کہ جنکی تفصیل اس رسالہ
مین گذری اور اگر غرض یہہ ہے کہ کس طور سے ہوئی تو جواب اوسکا یہہ ہے
کہ کسی جا زیادت اور کسی جا نقصان اور کسی جا تبدیل کے ساتہہ اور بعض جا
اس تحریف سے رتبہ بڑہا کہ ساری کتابونکو جلا دیا یا پہاڑ ڈالا اور بہت سے
کتابین گم کردین اور اس قرضہ کے اور پہر یہہ بدلے لفظ کو مسیحی اپنی [illegible]

کرتا ہے یہین واردات مندرجہ عہد عتیق کی جسکا ذکر ہو چکا ہے اور دوسرے
اور تیسرے اختلاف مین مقصد اول کی فصل تیسری کے اندر گذرا اور لفظ
گدزم کا بجائی عیبال کے سامری مین یا بالعکس عبری مین جسکا بیان چوتھے
اختلاف مین فصل مذکور کے اندر اور رسیہ قرضہ اول مین گذرا اور ورس
۲ باب ۷ شمار کا توریت عبری اور سامری مین یا یونانی مین جسکا ذکر انیسوین
اختلاف مین فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ سگلے کا بجائی گذریے کے ورس ۷ و
۸ باب ۲۹ کتاب پیدایش مین جسکا ذکر اکیسوین اختلاف مین فصل مذکور کے اندر
گذرا اور لفظ حبر دن کا بجائی قریہ اربع کے ورس ۲ باب ۲۳ کتاب پیدایش
مین اور لفظ دان کا بجائی لیث کے ورس ۱۴ باب ۱۴ کتاب پیدایش مین اور
ان دونون کا ذکر سترھوین اور گیارھوین مین مقصد اول کی فصل دوسری کے
اندر گذرا اور لفظ پچھتر کا بجائی پھتر کے ترجمہ سیٹو جنٹ اور انجیل مین جسکا
ذکر روایت بارھوین مین مقصد اول کی اندر گذرا اور یہہ جملہ دونون آنکھ کی
مانند ہستیرکی مین بجائی اس جملہ کی اونہون نے میرے ہاتھ اور میرے پانو
چھیدے عبری مین ورس ۱۶ زبور ۲۲ مین جسکا ذکر پانچوین شاہد مین مقصد
دوسرے کی فصل تیسری کے اندر گذرا اور ورس ۶ زبور چالیسوین مین
یہہ جملہ تونے میرے کان کھولے عبری مین بجائی اس جملہ کی تونے میرے لیے
ایک بدن طیار کیا یا بالعکس یونانی اور انجیل مین جسکا ذکر چھٹے شاہد مین

فصل مذکور کے اندر گذرا اور ورس ۱۰ زبور ۱۱۹ مین یہہ جملہ گروہ شریفین نے
مجھے چورا یا عبری مین بجای اس جملہ کے شریرون کے جالون نے مجھے گھیرا
جسکا ذکر نوین شاہد مین فصل مذکور کے اندر گذرا اور ورس ۴ باب ۳۱
کتاب ایوب کا عبری مین یا ترجمہ سیپٹواجنٹ مین جسکا ذکر شاہد سولہوین
مین گذرا اور ورس ۳ و ۱۷ باب ۱۳ کتاب دوم اخبار الایام مین غالباً لفظ
چار لاکھہ اور آٹھہ لاکھہ اور پانچ لاکھہ کا بجای چالیس ہزار اور اسی ہزار
اور پچاس ہزار کی عبری مین جسکا ذکر شاہد اکتیسوین مین فصل مذکور کے اندر
گذرا اور لفظ بیالیس کا بجای بائیس کے ورس ۲ باب ۲۲ کتاب اخبار الایام
مین جسکا ذکر فساد اولین مقصد دوسرے کی چوتھی فصل کے اندر گذرا اور لفظ
سات کا بجای سات ہزار کے ورس ۴ باب ۸ کتاب سموئیل ثانی
ورس ۱۸ باب ۱ وسی کتاب مین جسکا ذکر دوسرے اور تیسرے فساد مین
فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ سات برس کا بجای تین برس کے ورس ۱۳
باب ۲۴ کتاب دوم سموئل مین یا بالعکس ورس ۱۲ باب ۲۱ کتاب اول اخبار
الایام مین جسکا ذکر فساد چوتھے مین گذرا اور لفظ میل کا بجای ہیکل کے
ورس ۲۸ باب ۱۰ کتاب ۲ سلاطین مین اور لفظ بیالیس ہزار کا بجای چوبیس ہزار
چالیس کے ورس ۶ باب ۱۲ کتاب القضات مین اور ان دونون کا ذکر
چھٹے اور ساتوین فساد مین گذرا اور لفظ دو ہزار کا بجای تین ہزار کے

ورس ۲۶ باب ۴ کتاب اول سلاطین یا لفظ تین ہزار کا بجای دو ہزار دیکھے
ورس ۵ باب ۴ کتاب اخبار الایام مین جسکا ذکر فساد نوین مین گذرا
اور لفظ تیسرے سال کا بجای ساڑھے تین برس دیکھے ورس ۱ باب ۱۸
کتاب اول سلاطین مین یا بالعکس ورس ۲۵ باب ۴ لوقا اور ورس ۱۷ باب ۵
نامہ یعقوب مین جسکا ذکر فساد دسوین مین گذرا اور لفظ چالیس کا بجای
چار کے ورس ۷ باب ۱۵ کتاب سموئیل مین جسکا ذکر فساد گیارہوین مین گذرا
اور لفظ ہدد عزر کا بجای ہدد عزر دیکھے مین جا باب ۱۰ کتاب دوم سموئیل مین اور
سات جا باب ۱۹ کتاب اول اخبار الایام مین اور لفظ عکن کا بجای عکر دیکھے
ورس ۱۹ باب ۷ یوشع مین اور لفظ واشب بسبت کا بجای یسبعام دیکھے
ورس ۸ باب ۲۳ کتاب سموئیل مین اور لفظ عمی ایل کا بجای الیعام دیکھے
ورس ۵ باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین اور لفظ عزریاہ کا بجای عزیاہ دیکھے
ورس ۱ باب ۱۵ کتاب سلاطین مین اور لفظ یہو آخذ کا بجای اخزیاہ دیکھے
ورس ۱ باب ۲۱ کتاب اخبار الایام مین اور ورس ۹ باب ۲۴ یسعیاہ کا اور لفظ یہ
جای یہ جانے کے ورس ۱ باب ۲۸ کتاب اخبار الایام مین اور لفظ بادشاہ
اسرائیل کا بجای بادشاہ یہودا دیکھے ورس ۱۹ باب ۲۸ کتاب دوم اخبار
الایام مین اور ورس ۱ باب ۳ ملاکی کا اور ورس ۲ باب ۵ میکا کا اور ورس ۹
و ۱۰ [illegible] زبور ۱۸ کا اور ورس ۱۱ و ۱۲ باب ۹ عاموس کی اور

ہو گئے وہ ۴۲ زبور چالیسوین کا اور ورس ۴ زبور ۱۱۸ کا اور لفظ چھتیس کا
بجای پچیس کے ورس ۱۹ باب ۵ کتاب ۲ اخبار الایام اور لفظ چھتیس کا بجای
چھبیس کے ورس ۱ باب ۱۶ اوسی کتاب مین اور لفظ ۴۰ کا تہون کا دوجا
ورس ۲۶ باب ۴ کتاب اول سلاطین مین اور یہہ لفظ کاٹ ڈالا بجائے
اس لفظ کے محنت کروائی ورس ۳ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام
مین اور لفظ فیلک کا بجای ہیرودیس کے ورس ۱ باب ۳ لوقا مین اور لفظ
ابیاتہر کا بجای اخیملک کے ورس ۲۶ باب ۲ مرقس مین اور لفظ برکیاہ
بجای زکریا کے ورس ۹ باب ۲۷ متی مین اور اسیطرح اور جابجا کثرت سے
ایک لفظ بدلے دوسرے لفظ کے عہد عتیق اور جدید مین لکہا گیا ہے
اور تفصیل اکثر کی لوان مواضع سے اس رسالہ کے مقصد دوم مین
گذری ہے اور جو تحریف سے مراد ہماری عام ہے خواہ اسطور ہو کہ ایک
لفظ دوسرے کی جاگہ لکہا جاوے خواہ اسطور کہ بعضے الفاظ یا جملے بڑہائے
جاوین یا گہٹائے جاوین اور کچہہ تہوڑی مثالین قسم اول کی مرقوم
ہوئین تو مناسب یہہ ہے کہ اسکی مثالین دونون قسمون اخیر کی
بہی لکہی جاوین پس کچہ مثالین قسم دوم کی یہہ ہین ورس ۱ باب ۳۶
کتاب پیدایش کا اور ورس ۱۴ باب ۳۲ کتاب شمار کا تمام باب ۱ کتاب استثنا کا
اور یہہ جملہ اسوقت ملک مین کنعانی تہے ورس ۶ باب ۱۲ پیدایش کا

اور دیکھیے جملے جنمین لفظ آجکے دن تک یا آج تک کا ہے ورس ۹ باب اور ورس ۹ باب

اور ورس ۲۹ و ۴۹ باب اور ورس ۲۷ باب اور ورس ۱۲ باب ۱۳ اور ورس ۱۱

باب ۱۲ اور ورس ۳۲ باب ۱ اور ورس ۱ باب ۱۷ کتاب یوشع مین اور پانچ

ورس اخیر باب ۱ کتاب یوشع کے اور ورس اول سے ورس ۲۶ تک

باب ۱۲ نحمیا مین اور سات باب اخیر کے کتاب امثال مین اور باب کتاب میا

مین اور ستائیس باب کتاب اشعیا مین باب سے باب تک اور ورس ۱۱

باب ۱ کتاب یرمیا کا اور یہہ جملہ تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تہا پورا ہو ورس ۱۳

باب ۲ متی مین اور اسقدر عبارت جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور

کلام اور روح قدس اور یہہ تینو ایک ہین اور تین ہین جو زمین پر ورس

۸ باب ۵ نامہ اول یوحنا مین اور یہہ جملہ زمین اور اوسکی معموری خداوند کی ہے

ورس ۲۶ و ۲۸ باب ۱۰ نامہ اول کرنتہیو مین اور لفظ ہی کا ورس ۱۱ باب ۱۲ متی مین

اور لفظ دل کا ورس ۳۵ باب ۱۸ متی مین اور یہہ جملہ کیونکہ بادشاہت

او قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے ورس ۱۳ باب ۶ متی مین اور باب ۸ ورس

باب ۸ یوحنا مین اور سا ورجا اور مثالین قسم سیوم کی یہہ ہین یہہ جملہ اور دیکھو

چلین ورس ۸ باب ۴ پیدائش مین اور لفظ زارات کا ورس ۱۱ باب ۲ پیدائش

مین اور یہہ جملہ معبود بڑا تہا اوسکی نگاہ مین ورس ۲۲ باب ۴۵ پیدائش مین اور یہہ

لفظ ورس ۲۵ باب ۶ پیدائش مین اور یہہ لفظ نجات ہمارے خدا کی ورس ۵

باب اشعیا مین اور مثل انکے اور بہت تحریف بالتبدیل اور بالزیادت اور بالنقصان
پر نسبت بعضے حرفون یا جملون کی کیا شکایت کرین یہہ تو ایک عادت اہل کتاب
کی ہے جناب آگستائن جنکی عظمت فرقہ کاتلک اور پروٹسٹنٹ کے نزدیک مسلم
ہے اور اسیطرح اور قدما سے بھی چلا آتے تھے کہ تاریخون واردات مندرجہ کتاب
عہد عتیق مین یہودیون نے قریب ۱۲۵۰ ایکسو تیس کے سبب دشمنی دین عیسوی کی
کے تحریف کی ہے اور ڈاکٹر کینیکاٹ صحت تاریخون مندرجہ سامری کو قطعی
دلیلون سے ثابت کرکے عبرانی یہودیونکی تحریف کا قائل تہا اور ڈاکٹر کینی
سامریونکی دینداری کا لحاظ کرکے حکم کرتا تہا کہ تحریف کا الزام جو مخالفون نے
ہمیشہ سے سامریون کو دیا ہے ایک امر بے بنیاد ہے بلکہ وہ الزام یہودیونکو
دیا جاوے اور ڈاکٹر ہمفری کہتا تہا کہ یہودیون کے وہم نے عہد عتیق
کی کتابونکو کہین جا ایسا خراب کیا ہے کہ پڑہنے والا اوسکی اصلیت
معلوم کرسکتا ہے اور کہتا تہا کہ یہود کے عالمون نے بشارات مسیح کو
بہت بری طرح سے بگاڑ ڈالا ہے اور ایک اور فاضل پروٹسٹنٹ کہتا
تہا کہ ہر اپنے مترجم نے اور طرح لکہا ہے اور اب یہودی اوسکو اور طرح
پڑہتے ہین اور میرے نزدیک خطا کی نسبت طرف یہود کی کرنی قوی ہے
اور ارجن تیسری صدی مین چلاتا تہا کہ ہم غلطی کاتبون اور اونکی اوس
بد دیانتی اور بیباکی کا جسکے ساتھ اونہون نے متن کو صحیح کیا ہے کیا شکایت

کرین اور اونکی اوس فی قیدی کا حال جس سببے اونہون نے کمی او زیادتی
کی کیا کہین او جسٹن شہید نقل کرتا تہا کہ یہود نے کئی پیشین گوئیان
نکال ڈالین اونمین سے قول عزرا کو یہہ کہا ماعید فصح کا ہمارے خداوند نجات دہندہ
اور پناہ کا کہانا ہے پس سمجہو کہ اگر ہم خداوند کو اس نشان (یعنے کہانے)
سے اونچا سمجہیں اور اوسپر ایمان لاوینگے تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی
اور اگر تم اوسپر ایمان نہ لاوگے اور اوسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومونکے
ہنسائی کا سبب ہونگے اور دائی شیکر اور ڈاکتر ایی کلارک که دونون بڑے
عالم محقق عیسائیونمین مشہور ہین اسباب مین تصدیق جسٹن کی کرتے
تہے اور وارڈ صاحب بہی اس بات کے مقر ہین که بلاشبہ بعضی خرابیان
قصداً اوینہون نے کی ہین اور بعد اونکے وہی خرابیان ترجیح بکالی
تہین تاکہ اپنے دعوے کو قوت دین یا اپنے سے کسی اعتراض کو دفع کرین
انتہی اور صدی اول سے دسوین صدی تک جعلسازی اور جہوٹی کتابین
ملنے کا چرچا تہا اور دوسری صدی سے ایسا جہوٹ جسمین بہوری
مذہب کی ہو عیسائیونمیں بمنزلہ مستحبات دینی کے ہو گیا تہا پس اب ایک ذرا غور
کرنا چاہیے یا پڑہا سے نے ظاہر کیا کہ کرین حضرات اہل کتاب نے بیس بائبل کی کتابین انبیا
کی قصداً گم کردین اور کئی کتابین عہد عتیق میں اور تریسٹہ ترمیم نسلون از زمانون
اور مقامات انتیکی جعل بنا کر کہڑے کردی تہین جب دیانت کا یہہ حال ہو تو

اسصورت مین اگر ایک دو لفظ سفید اہل اسلام سے گر گئے ہونگے یا منہ
اونکے بڑہائے گئے ہون تو کیا وہ نئی بات ہے ہرگز نہین قول اونکا اور
سب محمدی صرف دعوی بلا دلیل الخ محض تعصب کی راہ سے ہے شاید
دلیل کوئی ایسا امر ہے کہ اوسکا وجود فقط پادریصاحب کے یہان ہے
اور بس قول اونکا جب تک الخ جواب مین اب تو ہم نے بہت سے معتبر
دلیلون سے ثابت کر دیا اور چارون سوالونکا جواب دیدیا اب آپ
اور اور سبھی اس دعوی پر توجہ کیجیے اور جواب دیجیے قول اونکا بغیر دلیل
دعوی کرنا عقلمندونکا کام نہین کہتا ہون کہ یہہ سچ ہے لیکن مسلمان ہرگز
بے دلیل دعوی نہین کرتے اور جیسا یہہ عقلمندونکا کام نہین ایسا ہی بے
دعوی اور سچی دلیلون سے چشم پوشی کرنا اور بیہودہ اون پر اعتراض
سے پیش آنا بھی عقلمندونکا کام نہین پس اب آپ بھی بمقتضای عقل اور
انصاف کے مثل اپنے بزرگون سلف کے چارون ترجمے کی رسید دستخط
کر دیجیے ورنہ جو اوسکے ادا ہونے کے گواہ اپنے سلف ہین تو ہم کو کچھ اندیشہ
نہین پادری صاحب کہتے ہین پوشیدہ نہ ہے کہ سب ہی لوگ بطریق اولی
کہہ سکتے ہین کہ قرآن سے تحریف پائی ہے اور یہہ قرآن جو اب مجلد ہین
مروج ہے اصل قرآن نہین ہے کہتا ہون کہ پادریصاحب نے دعوی تو منہ
[illegible]

ہو سکا اسلیئے اس باب مین تم کی اونکی فقط اوسیقدر ہے جو یون
ارشاد کرتے ہین کیونکہ پہلے تو ادسے اونکو نے اٹھا اور مرتب کیا
پہر عثمان نے دوبارہ ملاحظہ کرکے اصلاح دی ہے حالانکہ جتنی
ان اشخاص کو کافر اور بیدین جانتے اور کہتے ہین کہ عثمان نے کئی سورتین
جو علی کی شان مین تہین قرآن سے نکالڈالا اور رجال کی کتاب دبستان مین یون
مسطور ہے کہتے ہین کہ عثمان نے قرآن کو جلا کر بعض سورتین جو علی اور
اوسکی اولاد کی شان مین تہین نکالڈالین اور کتاب عین الحیات کے ۲۸
ورق ۲ صفحہ مین ایک حدیث مرقوم ہے کہ امام جعفر نے فرمایا ہے کہ سورت
سورہ احزاب مین قریش کے اکثر مرد و عورت کی برائیان تہین اور وہ
بقرہ سے بڑی ہی لیکن کم کی گئی کہتا ہون کہ اسمین ہوا فق مذہب اہل
تشیع کی باور ثبات ہے دو دعوے کئی ایک یہہ کہ معاذ اللہ ابوبکر اور
عثمان رض کافر اور بیدین تہے دوم یہہ کہ عثمان رض نے کئی سورتونکو نکالڈالا
اور دعوی اول کو مشہور سمجہکر اوسکی کوئی تائید نلائے اور دعوی دوم
کی تائید ہو دو قول کتاب دبستان اور عین الحیات سے نقل کئے اور یہہ معلوم
دعوی الزاما اور تحقیقا بے بنیاد ہین اور انکا جواب الزامی اور تحقیقی ہے
جواب الزامی مورخ سنیم اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ۲۰ مین لکہتا ہے
کہ فرقہ ابوبکر جو اول صدی مین تہا یہہ عقیدہ رکہتا تہا کہ حضرت علی نے مصحف

جواب الزامی [illegible]

باب اول کے خارج کردیئے تھے اور بل صاحب فرقہ مارسیونی کے بیان
حال میں لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ دو خدا ہیں ایک خالق خیر کا
اور دوسرا خالق شر کا اور کہتا تھا کہ توریت اور سب کتابیں عہد عتیق کی
دوسرے خدا کی عطا کی ہوئی ہیں اور یہہ سب مخالف عہد جدید کے ہیں پھر
لکھتا ہے کہ وہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ عیسی ع بعد مرنے کے جہنم میں
اوترے اور وہان سے قابیل اور سدوم کے لوگوں کی روحوں کو نکال
دی کیونکہ وے عیسی ع کے سامنے حاضر ہوئے اور اونہوں نے اپنی زندگی
میں خدا خالق شر کی اطاعت نہ کی تھی اور ہابیل اور نوح اور ابراہیم اور
اور قدما نیکوں کی روحوں کو دوزخ میں رہنے دیا کیونکہ اونہوں گروہ اول کا
خلاف کیا تھا اور یہہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ خالق جہان کا وہی خدا نہیں
جسنے حضرت عیسی کو بھیجا ہے اسی لیئے عہد عتیق کی کتابوں کو الہامی نہ مانتا
تھا اور عہد جدید میں سے انجیل لوقا کو مانتا تھا اور اوسکے بھی دو باب اول کو نہیں مانتا تھا اور پولوس کے
نامجات سے دس نامے مانتا تھا لیکن انمیں بہی جو اوسکے خیال کے مخالف ہوتا
اوسکو رد کردیتا تھا اور لارڈنر آٹھوین جلد کے صفحہ [illegible] میں لکھتا ہے
کہ مارسیون نے عہد عتیق کی کتابوں کو بالکل الگ کردیا تھا اور کہتا تھا
کہ یہہ کتابیں اوسکی بھیجی ہوئی ہیں جو سارے گناہوں اور برائیوں کا خالق ہے
اور اوسکے پیرو کہتے تھے کہ توریت اور انجیل ایک شخص کی بھیجی ہوئی نہیں ہیں

اسلیے کہ بہت سی چیزین اول ہی دوسری کے مخالف ہین اور کہتے تہے
کہ اول مین بیان ہے کہ جہان کا خالق جاہل ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہان ہے
اور اسیطرح متلون ہے کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہانکے پیدا کرنے اور
سارا دل سکے بادشاہ کرنے سے پچہتایا پہر صفحہ ۸۶ مین اوسی جلد کے فرقہ
مارسیونی کے حالین لکہتا ہے کہ یہہ فرقہ عہد عتیق سے اسقدر نفرت کرتا
تہا کہ عہد جدید کی اون کتابون سے جسکو وہ مانتا تہا اون سب مقامونکو
جنمین ذکر توریت یا او پیغمبرونکا تہا یا اونہین کتابون سے حوالا لیا گیا تہا
یا اونمین حضرت عیسی کے آنیکی پیشین گوئی تہی یا اونمین باپ کو دنیا کا
خالق کہا تہا نکال کے بہت سے فقرے اپنی طرف سے لگا دیئے تہے اور کہتے تہے کہ
یہودیونکا خدا اور ہے اور عیسی کا باپ اور اور عیسی علیہ السلام آئین سکے مٹانے کو آیا تہا
کیونکہ وہ انجیل کے مخالف تہا پہر اوسی جلد مین بڑی تفصیل سے حال اونکا
مرقوم ہے اور کچہہ تہوڑا اوس سے بطور خلاصہ کے لکہا جاتا ہے کہ مارسیون
عہد جدید سے کل گیارہ کتابین مانتا تہا اور ان گیارہون کو بہی ناقص اور
تبدیل کی ہوئی اور انکو دو قسم کرتا تہا انجیل اور رسالے اور انجیل سے فقط
انجیل لوقا کی مانتا تہا اور ناموسے پولوس کے نامجات کو اور ان دونو
قسمونسے بہی بہت کچہہ نکال ڈالا تہا اور بہت جا الحاق کیا تہا اور بعض
مواضع جو انجیل سے نکالے یا بدلے تہے یہہ ہین مواضع نکالے ہوئے

تمام باب اول اور دوم	باب ۳ سے حال اصطباغ پانے مسیح کا یحییٰ ع سے اور نسب نامہ
باب ۴ سے حال امتحان کرنے شیطان کا مسیح ع کو اور حال چلنے مسیح ع کا	باب ۱۱ سے تمام ورس ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ اور یہ لفظ
ہیکل میں اور پڑھنا کتاب شعیا کا	سوا یونس نبی کی نشان سے کے
باب ۱۲ سے ورس ۶ و ۲۸	باب ۱۳ سے ورس اول سے چھ تک یعنی ۶ ورس
باب ۱۵ سے ورس ۱۱ سے ۳۲ تک یعنی ۲۲ ورس	باب ۱۸ سے ورس ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ یعنی ۳ ورس
باب ۱۹ سے ورس ۱ سے ۲۸ تک یعنی ۱۹ ورس	باب ۲۰ میں ورس ۹ سے ۱۸ تک یعنی ۱۱ ورس
باب ۲۱ سے ورس ۱۸ اور ۲۲ و ۲۳ یعنی ۳ ورس	باب ۲۲ سے ورس ۱۲ اور ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۳۵ و ۵۱ یعنی ۷ ورس
باب ۲۴ سے ورس تینتالیسواں	باب ۲۴ سے ورس ۲۶ و ۲۷ و ۴۴

اور ان سب خرابیوں کا حال اپنی فانس صاحب نے لکھا ہے اور ڈاکٹر ملی کہتا ہے
کہ ورس ۴۳ و ۴۴ باب ۲۲ کو بہی نکال ڈالا تہا اور لارڈنر تیسری جلد تفسیر
وفرقہ مانی کینہر کے بیان حالین قول آگستائن کا یون نقل کرتا ہے کہ یہ فرقہ
کہ وہ خدا جسنے موسی کو توریت دیا اور عبرانی پیغمبروں کے ساتھ بولا تہا

خدا نہین بلکہ ایک شیطان ہے جو شیطانونمین کا اور عہد جدید کی مقدس
کتابونکو مانتا ہے لیکن الحاق کا مین قائل ہے اور جو اوسکی پسند آتا ہے
وے لیتا ہے اور باقی کو ترک کرتا ہے اور بعض چھوٹی کتابونکو اون پر
سبقت دیکے کہتا ہے کہ وے کتابین بالکل سچ ہین پھر لکہتا ہے کہ سب
مورخون کا اتفاق ہے کہ تمام فرقہ مانکیز کا ہر وقت مین مقدس کتابون عہد عتیق کے
کو نہین مانتا تہا اور اعمال بارکلاس مین اوسکا یہہ عقیدہ لکھا ہوا ہے کہ شیطان نے
یہود کے پیغمبرونکو فریب دیا ہے اور شیطان ہی موسی اور اور یہود کے
پیغمبرونسے بولا ہے اور ورس ۸ باب ۸ یوحنا کو سند پکڑتے تہے کہ
مسیح علیہ السلام نے ان سب کو چور اور ڈکیت کہا ہے اور اعمال حواریین کو خارج
کر دیا تہا اور فاسٹس کہتا تہا کہ اگر تم انجیل کو مانتے ہو تو تمکو چاہیئے کہ
سب اون چیزونکو مانو جو اوسمین لکہی ہین اور تم جو عہد عتیق کو مانتے ہو تو
کیا اون سب چیزون کو جو اوسمین لکہی ہین یقین کرتے ہو بلکہ سوا ان
پیشین گوئیون کے جو حقیقی اوس بادشاہ یہود کے جسکو تم مسیح کہتے ہو
تمہین اور سوا بعض نصیحتون اخلاق کے کم زیادہ اوسکی قدر نہین کرتے
بہ نسبت پولوس کے جو اوسکو گندگی خیال کرتا ہے پس تب کیون مین
عہد جدید کے ساتھ ایسا ہی کرون اور جو میری نجات کے لئے مفید اور درست
ہے اوسے مانون اور اون چیزونکو جو فریب سے تمہارے باپ دادونے

الحاق کردین ہین انکار کرون اور اوسکی خوبصورتی اور سنت نبی کو مشکل اور خراب
کردیا ہے کیونکہ یہہ تحقیق ہے کہ اس عہد جدید کو نہ حضرت عیسی نے لکہا ہے
اور نہ اونکے حواریون نے بلکہ ایک مدت کے بعد کسی گمنام شخص نے
لکہا ہے اور اوسنے اس لحاظ سے کہ ایسا نہو کہ اوسکو اون حالات سے
جو لکہتا ہے غیر واقف سمجہکر اعتبار نکرین حواریون اور حواریون کے رفیقون کے
نام لگا دیے ہین اور اوسنے مریدون عیسی ع کو بڑی تکلیف دی ہے
کہ اونکے نام سے اون کتابونکو جنمین بہت سی غلطیان اور تضاد ہی تہا
کیا یہہ برا ہی کرنی حضرت عیسے کے مریدون کی جو باہم متفق اور یکدل تہے
نہین ہے اور ہمنے یہہ دیکہکر بہ طور درست لیا ہے کہ ہر چیز کو موافق قاعدہ
عقل اور ادراک کے دریافت کریکے اون چیزونکو جو ایمان مین مفید اور سبب اونکے
اونکے باعث ہی بزرگی کی عزت کے قابل ہین قبول کرین اور اون چیزونکو جو
مفید اور قابل نہین رد کرین اور جیسا حضرت عیسی نے عہد عتیق مین بعض
چیزونکو سکہایا اور اور دنکو رد کیا اوسیطرح سے روح القدس جسکی بابت
عیسی نے انجیل مین وعدہ کیا تہا ہمین سکہاتا ہے کہ کیا ہم مانین اور کیا
رد کرین اور کس لیے ہم وسیلہ روح القدس کے وہی نکرین جو کہ
وسیلہ مسیح ع کے عہد عتیق مین کیا خصوصا اوسی حالمین جیسا کہ تقریر
کہا گیا کہ اوسے نہ عیسی نے لکہا اور نہ حواریون نے بالجملہ جیسا تم عہد عتیق

مرف میشین گوئیان اور باتین اخلاق کی لیتے ہو اور حکم ختنہ اور قربانی
اور یوم السبت وغیرہا کو رد کرتے ہو تو یہہ کونسی یہودگی اسمین ہے
کہ ہم نے عہد جدید سے صرف وہی چیزین مانین جو عزت انکے قابل ہین
اور انکو اوسنے یا اوسکے حواریون نے کہاہے اور خارج کرین انکو جو
حواریون نے جہالت سے کہاہے یا جہوٹ اور بیحیائی سے انکی طرف
منسوب ہوین انتہی پس موافق لکہنے موشیم اور لارڈنر اور بل کے فرقہ ایبونی
حضرت عیسی کو صرف آدمی اور بیٹا یوسف نجار کا کہتا تہا اور اطاعت
شریعت موسوی کی یہود اور غیر یہود پر واجب اور پولوس کو بہت ہی برا
اور توریت سے پہرا ہوا اور بیوقوف اور بدتلاتا تہا اور اوسکے نامجات کو
رد کرتا تہا اور داود اور سلیمان اور ارمیا اور حزقیل علیہ السلام سے نہایت
نفرت رکہتا تہا اور موافق لکہنے بل اور لارڈنر کے فرقہ مارسیون کا کہتا
تہا کہ دو خدا ہین اول یزدان جسنے انجیل بہیجی اور دوسرا شیطان جسنے
سب کتابین عہد عتیق کی عطا کین اور یہ سب کتابین انجیل کی مخالف ہین اور ان
کتابون سے بہت ہی نفرت رکہتا تہا اور سب کو رد کرتا تہا اور کہتا تہا کہ
یہہ دوسرا جاہل اور متلون ہے اور عہد جدید سے فقط انجیل لوقا اور دس
نامجات پولوس کو مانتا تہا اور اسمین بہی باب کے باب اپنی رغبت سے کم
مردود بتلاتا تہا اور اعتقاد رکہتا تہا کہ بعد مرنے کے عیسے علیہ جہنم مین اوترکے

تو ان لوگوں کی روح کو جنہیں جمہور عیسائی اور یہودی کافر سمجھتے ہیں مثل قابیل
اور قوم لوط کی جہنم سے نجات دی اور ان لوگوں کی روح کو جنہیں جمہور عیسائی
اور یہودی انبیا اور نیک سمجھتے ہیں جہنم میں بھیج دیا کیونکہ گروہ اول سو
بیچے خدا کے اور گروہ دوم پیرو شیطان کے تھے اور موافق لکھنے لارڈنر کے
فرقہ مانی کیز کا کہتا تھا کہ موسی اور سب پیغمبروں عبرانی کا خدا جسنے توریت دی
اور ان پیغمبروں کے ساتھ بولا شیطان ہے اور شیطان ہی نے ان سب
پیغمبروں کو فریب دیا تھا الوریش نہ باب یوحنا میں ان سب کو چور اور ڈکیت
کہا ہے اور عہد عتیق کی کتابوں کو رد کرتا تھا اور عہد جدید میں الحاق کا قائل تھا
اور سب عہد جدید کو واجب التسلیم مانتا تھا اور بعضی چھوٹی کتابوں کو بالکل
بیچی جانکر اسے سبقت دیتا تھا اور کہتا تھا کہ کتابیں عہد جدید کی تصنیف
حواریوں کی نہیں بلکہ بعد مدت کے کسی گمنام شخص نے تصنیف کر کے
حواریوں اور رفیقوں حواریوں کا نام لگا دیا ہے اور یہ کتابیں غلطیوں اور
ضدوں سے بھری ہیں اسواسطے ایسی ہے جو موافق قاعدہ عقل کے درست
ہو مقبول و گرنہ مردود ہے اور یہ تینوں فرقے جو عہد اونکا موافق عہد
تثلیث کے قائل ہے مسیحی تھے اور زور شور سے مسیحی ہونے کا دم بھرتے
تھے گو پادری صاحب انکو بدعتی بتلاویں جیسا وہ سب سلف پادری صاحب کو
جو اوکے مخالف تھے بدعتی بتلاتے تھے اب ہم پوچھتے ہیں کہ پادری صاحب کو فرقوں اسلامی سے

ایک فرقے کے قول کی جو وہ قول بہی بعینہ اسی طرح پورا نہین جیسا عنقریب ظاہر ہوتا ہے
سند لیکر طعن کرتے ہین تو کیا اقوال ان فرقون کے جنکا عدد موافق
عدد تثلیث کے کامل ہے خیال نہ کرینگے بلکہ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ
الوہیت حضرت عیسی سے انکار کرین اور صرف یوسف نجار کا بیٹا جانین
اور مفتاح الاسرار کو پہاڑ ڈالین اور اوسکی تصنیف سے جو گناہ ہوا توبہ
کرین اور عیاذاً باللہ موسی کے خدا کو شیطان اور جاہل اور متلون جانین
اور موسی اور سب پیغمبران عبرانی کو جو اہل اسلام کے نزدیک ہی تہے
ان لوگونکا غریب ابوبکر او عثمان رضہ سے یقیناً بہت بڑا ہی رسول شیطانکی
جانین اور عہد عتیق کے سب کتابون کو جو ہمارا اونکا پادریصاحب کے نزدیک
قرآن سے بڑھ کر ہے کلام شیطانی کہین اور اعتقاد رکہین کہ نوح اور ابراہیم
اور اور سب نبی پیرو شیطان کے تہے اور ارواح اونکی دوزخ مین ہین اور
قابیل اور قوم لوط کی ارواح جنت مین ہین اور باتفاق تینون فرقون کے
عہد جدید سے بہت کچھ مردود مانین اور اگر پادریصاحب اپنے زعم مین ان
فرقون کے تو لونکو جمہور مسیحیون کے قول یا انجیل کی مخالف سمجھتے ہین تو ویسا ہی
بلاکم وکاست قول اہل تشیع کو بہی سمجھین جیسا عنقریب جواب تحقیقی مین آتا ہے
جواب تحقیقی ہم دعوی کرتے ہین کہ خلفاء کرام اور اوصحابہ
مہاجرین اور انصار عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کیطرف کفر کا نسبت کرنا تو ہوا

شریعت حقہ احمدی کے بالکل باطل ہے اور آیات قرآنی اور اسیطرح اقوال
ائمہ علیہم السلام کے جو کتب معتبرہ اہل التشیع مین منقول ہین اس مذہب باطل کو
بالکل رد کرتے ہین اور اسمین سے کچھ آیات اور اقوال کو نقل کر دیتا ہون اول یہ کہ
آیہ ۱۰۰ سورہ توبہ مین ہے وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا
عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یعنے جو لوگ قدیم مین پہلے مہاجرین اور انصار سے
اور جو اونکے پیچھے آئے نیکی سے (یعنے ایمان اور طاعت سے) اللہ راضی ہوا اونسے
(اونکی طاعت اور نیک عملون کے سبب) اور وے راضی اوس سے (یعنے
سب چیزون پر جو دینی اور دنیاوی نعمتون سے اوسنے اونکو عطا کین ہین)
اور رکھے ہین واسطے اونکے باغ نیچے بہتی نہرین رہا کرین اونمین ہمیشہ یہی ہے
بڑی مراد ملنی جاننا چاہیے کہ جنگ حنین تک جو مسلمان ہوئے ہین وے
قدیم کہلاتے ہین اور باقی اونکے تابع پس اس آیۃ مین اللہ تعالے پہلے مہاجرین
اور انصار اور اسیطرح اونکے تابعین بالاحسان کے حق مین چار باتین ارشاد
کرتا ہے پہلے یہہ کہ اللہ اونسے راضی ہے دوسرے یہہ کہ وے لوگ اللہ سے
راضی ہین تیسرے یہہ کہ اللہ اونکو بہشت عطا کریگا چہارم یہہ کہ یقیناً وے
اوسمین ہمیشہ رہینگے اور بلاشبہ ابوبکر رض اور عثمان رض باعتبار ایمان اور ہجرت

سے پہنچے مہاجرین مین افضل ہین پس دیکھنے ... چار دن باتین ثابت ہین
دوسرے یہہ کہ سورہ توبہ مین ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا
نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ جو لوگ ایمان لایے (اللہ پر اور
اوسکے پیغمبر پر اور اوسکی طرف سے آیی) اور گہر چہوڑ آیے اور لڑے اللہ کی راہ
مین اپنے مال اور جان سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہی ہین مراد
(دو جہان کو) خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار اونکا اپنی طرف سے مہربانی
اور رضامندی کی اور باغون کی جنمین اونکو آرام ہے ہمیشہ کا رہا کرین اونمین مدام
اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ان آیتون مین اللہ تعالی نے مہاجرین اور مجاہدین
صحابہ کے حقمین پانچ باتین ارشاد کین پہلے یہہ کہ اللہ کے نزدیک اونکا
بڑا درجہ ہے دوسرے یہہ کہ اونہون نے اپنے دو جہان کی مراد پائی تیسرے
یہہ کہ اللہ تعالی کی مہربانی اون پر ہے چوتہے یہہ کہ خدا اون سے راضی ہے
پانچوین یہہ کہ یہہ لوگ ابدالآباد بہشت مین رہینگے تیسرے یہہ کہ سورہ توبہ مین ہے
لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

لیکن رسول اور جو ایمان لائے ہین ساتھ اوسکے لڑے ہین اپنے مال اور
جان سے اور اونہین کو ہین خوبیان (دونو جہان کی دنیا مین فتح اور غنیمت اور
آخرت مین بہشت) اور وہی پہنچے مراد کو طیار رکھے ہین اللہ نے اونکے
واسطے باغ بہتی ہین نیچے اونکے نہرین رہا کرین ہمیشہ اونمین یہی ہے بڑی
مراد ملنی ان آیتون مین اللہ تعالی نے اون لوگونکے حق مین جو رسول اللہ پر ایمان
لائے اور اونکے ساتھ جہاد کیا تین باتین ارشاد کی ہین ایک یہہ کہ خوبیان دونو
جہان کی اونکے لیے ہین دوسرے یہہ کہ وے اپنی مراد کو پہنچے تیسرے یہہ کہ
آخرت مین جنت ہمیشہ کے لیے اونکو نصیب ہوگی جو سبب یہہ کہ سورہ توبہ مین ہے

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ
لَهُمُ الْجَنَّةَ ط يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا
عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ
مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ۝ اَلتَّائِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ترجمہ اللہ نے خرید لی مسلمانو
اونکی جان (کہ اللہ کی راہ مین لڑین) اور مال (کہ اللہ کی راہ مین اوسکو خرچ
کرین) اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے کرتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین

(دشمنون دین خدا کو) اور مرتے ہین (اونکے ہاتہہ سے) وعدہ ہو چکا اوسکے
ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے
زیادہ (کیونکہ وہ بڑا کریم ہے اور کریم وعدہ کو ضرور وفا کرتا ہے جیسا کہ کہتے ہین
بر خلاف وعدہ محال است کز کریم آید لئیم گر کند وعدہ را وفا شاید)
سو خوشیان کرو (اے اسلام والو) اس معاملہ پر جو تمنے کیا ہے اوس سے
کیونکہ چیز فانی دیکر چیز باقی کو مول لیا ہے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی (یہ مسلمان ہین)
توبہ کرنیوالے (بری باتون سے) بندگی کرنیوالے (اخلاص کے ساتہہ) شکر کرنیوالے
(نعمت اسلام کے) تعلق رہنے والے (بسبب روزہ رکہنے یا ہجرت کے یا دل
نہ لگانے والے دنیا کے مزونمین) رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے
حکم کرنیوالے نیک بات کو (مثل ایمان اور بندگی کے) اور منع کرنیوالے
بری بات سے (مثل کفر اور گناہون کے) اور تہامنے والے حدین باندہی
اللہ کی (یعنی بغیر حکم شرع کے کوئی کام نہین کرتے) اور خوشخبری سنا
ایمان والونکو (کہ اللہ نے اونکو ایسی اچہی صفتون کے ساتہہ موصوف کیا)
ان آیتون مین اللہ تعالی نے صحابہ مجاہدین کے لیے وعدہ جنت کا کر کے
نو صفتین اونکی بیان کین پس بلاشبہ ان لوگون مین یہ صفات پائی جاتی
تہین پانچوین یہہ کہ آیۃ اکتالیسوین سورہ حج مین قول خدا تعالی کا مہاجرین کے
حق مین یون ہے الذین ان مکناہم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتو

الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ
الْاُمُوْرِ یعنی ترجمہ یہ کہ اگر ہم انکو مقدور دین ملک مین کہڑی کرین نماز اور دین
زکوٰۃ اور حکم کرین بہلے کام کا اور منع کرین برے سے اور اللہ کے اختیار
آخر ہر کار کا یعنی یہہ امت دین قایم کریگی ایک مدت تک آخر اللہ ہی جانے
پس اس آیہ مین اللہ تعالیٰ صحابہ مہاجرین کے حق مین فرماتا ہے کہ اگر ہم ان لوگون کو
حاکم کرین تو ان سے وہ سب امور حسنہ صادر ہون اور اسمین شبہ نہین
کہ ان مہاجرین سے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کو حاکم کیا ہی ہے کہ
وہ سب امور حسنہ بہی ان سے ظہور مین آئے ہون نہین تو کلام خدا بے
معنی ہوتا ہے پس یہہ آیہ ہی صحت خلافت خلفاء راشدین کی ایک
دلیل ہے اور حال حکومت ان کی کا سب جہان پر روشن ہے اور ایسا
ڈاکٹر ٹیلر کی کتاب التواریخ سے نقل کر دیتا ہون تاکہ عیسائیون کو زائد اونکا
اعتقاد ہو دوسری جلد کے باب پہلے کی چوتھی فصل مین مرقوم ہے ابوبکر نے
قرآن کی تدوین و ترویج کی اور محمد کی ظفر کی پیروی مشرقی سلطان
ہیراکلیس کی فوج کو اوسنے ہزیمت دی اور اوروشلم اپنے قبضہ مین لایا
اور لبنان کے پہاڑ سے لیکر بحر روم تک سارے ملک کو مطیع کیا ابوبکر
کے انتقال کے بعد عمر از راہ بیعت کے خلیفہ مقرر ہوا اور ایک ہی خروج مین
اوسنے ممالک سیریا و فونیقی (مع فلسطین کے) اور میسوپوٹیمیا و خالدیہ

جوکہ یونان کی مملکت سے متعلق تھے لیا دوسری جہت لاہی ہند فارس
کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب میں لایا اور اوسی
زمانہ میں اوسکے سپہ سالاروں نے ملک مصر اور لیبیا اور نومیدیا کو مطیع
کیا پھر پانچوین فصل میں ہے عمر کے خلیفہ عثمان نے ملک ایکسٹریانا اور ملک
تاتار کے بعض دیار کو اپنے قبضہ مین لایا اور رہودس (یعنے رودس) اور
یونان کے جزائر کو لوٹ لیا اوسکے بعد ختن محمد (یعنے علی) خلیفہ ہوا جو
آج تک محمدیون مین مکرم ہے انتہی جسپر یہ کہ آیۃ ۷۸ سورہ حج مین ہے

وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ ط هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ
فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ
مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ
تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

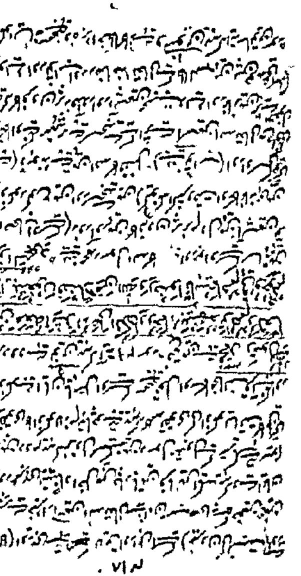
یعنے جہاد کرو اللہ کے واسطے (خدا کے دشمنوں سے ظاہری ہوں جیسے کفار
کی یا باطنی مثل نفس اور شہوت کی) جیسا چاہیے جہاد کرنا (یعنے اوس کی
صفائی اور نیت کے خلوص سے) اوسنے تمکو پسند کیا اور نہیں
رکھی تم پر دین مین کچھ مشکل دین تمہارے باپ ابراہیم کا اوسنے نام
رکھا تمہارا مسلمان حکم بردار پہلے سے (یعنے پہلے قرآن سے اگلی کتابون مین)

اور اس قرآن میں تا رسول ہو بتانے والا تم پر اور تم ہو بتانے والے
لوگوں پر سو کھڑی کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور پکڑو سارے اللہ پر
(سب اپنے سارے کاموں میں) وہ تمہارا صاحب ہے سو خوب صاحب ہے
اور خوب مددگار دیکھو اللہ تعالیٰ اس آیۃ میں صحابہ کو مسلمان کہتا ہے
نکافر اور مدین سنگ توین ہے کہ آیۃ ۵۵ سورہ نور میں وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی
لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ
بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ

ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ یعنی وعدہ دیا اللہ نے ان لوگوں کو جو (وقت
نزول اس سورت کے) تھے ایمان لائے اور کئے نیک کام البتہ ان کو
خلیفہ کریگا ان کو ملک میں جیسا خلیفہ کیا تھا ان سے اگلوں کو جیسے داؤد
کو جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ
اور اسی طرح سلیمان علیہ السلام وغیرہ کو اور جما دیگا ان کو دین ان کا جو پسند
کر دیا ان کو اور دیگا ان کو ان کے ڈر کے پیچھے امن میری بندگی کرینگے شریک
نہ کرینگے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس پیچھے سو وہی لوگ ہیں بے حکم
اور جو لفظ منکم میں ضمیر مخاطب کی اور جو ضمیر غائب کی صیغہ جمع کے ساتھ

واقع ہوئی ہے اور جمع کا اطلاق تین سے کم پر نہین ہوتا پس اس آیۃ
مین وعدہ ہے کہ اون صحابہ سے جو اس آیۃ کے نزول کے وقت ایمان
لا چکے تھے تین آدمی یا زیادہ تین سے درجہ خلافت پر مثل داؤد اور سلیمان کے
پہنچینگے اور اونکے وقت مین وہی دین ظاہر ہوگا جو خدا کے نزدیک پسندیدہ
ہے اور اونکے وقتمین مسلمانونکو امن کامل حاصل ہو جاویگا اور مسلمان لوگ
خالص بندگی خدا کی کرینگے اور اس وعدہ کو اللہ تعالی نے پورا کیا اور خلفا
اربعہ رضوان اللہ علیہم کو درجہ خلافت کبری پر پہنچا کر دین احمدی کو شرق تا غرب
ظاہر کیا پس یہ چارون بلاشبہ سچے خلیفہ ہین اور انکے وقتمین جو دین ظاہر
ہوا وہی دین ہے جو پسندیدہ خدا کا تھا اور کوئی اونمین سے کافر نہ تھا
اور جو اونکی خلافت کا منکر ہے وہ بے حکم ہے آٹھوین یہہ کہ اللہ تعالی آیۃ
۲۶ سورہ فتح مین اون مہاجرین اور انصار کے حق مین جو صلح حدیبیہ مین
حاضر اور قریب چودہ سو کے تھے فرماتا ہے إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا
فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ
وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۔ یعنے جب رکھی منکرون نے اپنے
دلمین پچ نادانی کے ضد پھر اوتارا اللہ نے اپنی طرف سے چین اپنے رسول
اور اون مسلمانون پر اور لازم کردیا انکو کلمہ تقوی کا یعنے کلمہ شہادت کا بہی وے



حجرات میں ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ
وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولٰئِكَ
هُمُ الرَّاشِدُونَ یعنے پر اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دلمین ایمانکی
اور اچہا دکہایا اوسکو تمہارے دلونمین اور برا لگایا تمکو کفر اور گناہ اور بیحکمی
وہ لوگ وہی ہین نیک چال پر اسمین مصرح ہے کہ اللہ نے اصحاب کے
دلونمین ایمانکی محبت اور خوبی اور کفر اور گناہ اور بیحکمی
کی برائی جما دی تہی اور اونکا چال چلن نیک تہا پس جو اونکو کافر اور بیحکم سمجہے وہ
بلاشبہ خود خطاکار اور بیحکم ہے گیارھوین یہہ کہ سورہ حشر مین ہے
لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ
يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
أُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۚ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ
حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
ترجمہ یعنے واسطے اون مفلسون وطن چہوڑنے والونکے جو نکالے آئے
ہین اپنے گہرون سے اور مالون سے (کفار مکہ نے اونکو نکالدیا تہا اور مال اونکا ضبط
کرلیا تہا) ڈہونڈہتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی

(یعنی اونکی ہجرت تجارت یا اور دنیاوی غرض کے لیے نہیں بلکہ محض
خدا کی خوشنودی اور دوستی رسول کے لیے اونہوں نے اپنا وطن چھوڑ
دیا ہے) اور مدد کرتے ہیں اللہ اور اوسکے رسول کی (اپنے مال اور جان سے) [illegible]
وہ لوگ سچے ہیں یعنی (دین میں قولاً و فعلاً) اور جو کہ گھر رہے ہیں یعنی انصار
اسی شہر مدینہ میں اور ایمان لائے پہلے محبت کرتے ہیں اوس سے جو وطن چھوڑ کر آوے اونکے پاس
(اور نہیں پاتے اپنے اوپر پاک سینے کہ دل میں [illegible] جو لیتے
مالوں میں شریک کرتے ہیں) اونہیں جو لیتے ہیں دلوں [illegible] اونکی
اور دل رکھتے ہیں اونکو اپنی جان سے اگرچہ ہو اپنے اوپر تنگی [illegible]
اللہ تعالیٰ مہاجرین اور انصار کی مدح کرتا ہے اور اونکے حق میں چھ باتیں ارشاد
کرتا ہے ایک یہ کہ ہجرت ان مہاجرین کی طمع دنیا کے لیے نہ تھی بلکہ محض
خدا اور رسول کی دوستی کے سبب سے تھی دوسرے یہ کہ دے دیے اپنے
مال اور جان سے خدا اور رسول کے دین کے مددگار تھے تیسرے یہ کہ دین
میں قولاً و فعلاً سچے تھے چوتھے یہ کہ انصار کو مہاجرین سے دوستی
محبت تھی پانچویں یہ کہ مہاجرین کو اگر کوئی چیز ملتی تھی تو انصار خوش ہوتے
تھے چھٹے یہ کہ اپنے سے اونکو اول اور مقدم رکھتے تھے گو آپ کیسے ہی محتاج
ہوں اور فی الحقیقت یہ چھ باتیں علامت کمال ایمان مہاجرین و انصار
کی ہیں بارہویں یہ کہ آل عمران میں ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس

تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر وتؤمنون باللہ

یعنے تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئی ہین لوگونمین حکم کرتے ہو پسند
بات پر (یعنے ایمان اور اطاعت رسول پر) اور منع کرتے ہو ناپسند سے
(یعنے کفر اور سب بری چیزون سے) اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اسمین اللہ تعالیٰ
صحابہ کو سب امتون سے بہتر اور امر معروف اور نہی عن المنکر کے کرنے والے
اور ایمان والے فرماتا ہے اور اسیطرح اور آیات ہین مگر خوف طوالت
سے انہین بارہ پر جو موافق عدد بارہ حواریین مسیح ع اور عدد بارہ امامون
علیہم السلام کے ہین اکتفا کرکے کچھ قول ائمہ علیہم السلام سے جنکا اہل تشیع
بھی مانتے ہین اونہین کی کتابون سے نقل کردیتا ہون سنیے اول قول
حضرت علی رض کا نہج البلاغہ مین جو شیعون کے نزدیک کتاب معتبر ہے
یون ہے للہ در فلان فلقد قوم الاود وداوی العمد واقام
السنة وخلف البدعة ذهب نقی الثوب قلیل العیب اصاب
خیرها وسبق شرها ادی الی الله طاعته واتقاه بحقه رحل
وترکهم فی طرق متشعبة لایهتدی فیه الضال ولا یستیقن
المهتدی یعنے انعام کرے خدا فلانے پر البتہ اوسنے کجی کو سیدھا
کیا اور سستونکی اصلاح کی اور سنت کو کھڑا کیا اور بدعت کو پیچھے ڈالا پاک
دامن گیا کم عیب پائی اوسنے خوبی خلافت کی اور سبقت کیا فسادات سے

اور اگر یہ ایک شرف بندگی اوسکا اوپیغمبر کا ہی کی جیسی چاہیئے تو کیوں کیا
اور چھوڑ گیا راہوں بیچ بیچ میں کر اونہیں کہ درستہ نہیں پایا اور وہ
باسنے والا یقین کرتا ہے اور لفظ فلان سے موافق مختار اکثر شارحین
نہج البلاغۃ کے جو امامیہ ہیں ابوبکر رض مراد ہیں اور موافق مختار بعض کے
عمر رض ہیں پس اس قول میں حضرت علی نے اوس حقیقت حضرت ابوبکر یا حضرت
عمر کی بیان فرمائی ہیں پس ان صفتوں کا پایا جانا اونمیں ضرور ہے اور اونکی
قوت ایمانی کی دلیل دوسرا یہ کہ کشف الغمہ میں جو تصنیف علی بن عیسی
اربلی امامی اثنا عشری کی ہے اور علما امامیہ میں اوسکو مالم معتمد جانتے
ہیں یوں منقول ہے سئل الامام ابو جعفر علیہ السلام عن حلیۃ
السیف هل تحلی فقال نعم قد حلی ابو بکر الصدیق سیفہ فقال
الراوی تقول هکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق
نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل له الصدیق فلا صدق
الله قوله فی الدنیا والآخرۃ یعنے سوال کیے گئے امام ابو جعفر
(یعنے امام محمد باقر) علیہ السلام تلوار کے زیور سے آیا جائز ہے پس کہا
امام محمد باقر نے ہاں تحقیق ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کو آراستہ کیا تھا
زیور سے پس کہا راوی نے آیا آپ کہتے ہو ایسا (یعنے کیا آپ بھی انکو
صدیق فرماتے ہیں) پس اوچھلے امام اپنی جگہ سے پس فرمایا ہاں کہتا ہوں صدیق

ہان کہتا ہون ہین صدیق ان کہتا ہون ہین صدیق پس جو کوئی نہ کہے اونکو (یعنی ابوبکر کو)
صدیق نہ سچا کرے اللہ اوسکے قول کو دنیا اور آخرت مین دوسرا یہ ہوا اول امام محمد
باقر رضہ نے ابوبکر رضہ کو صدیق فرمایا اور سائل جو شیعی تہا اوسنے بطور
تعجب کے عرض کیا کہ آپ بہی انکو صدیق کہتے ہین امام رضہ نے اوسپر غصہ
ہوکر تین بار فرمایا کہ ہان مین انکو صدیق کہتا ہون اور جو انکو صدیق نہ جانے
اللہ اوسکو دنیا اور آخرت مین جہوٹا کرے اور جب موافق ارشاد امام محمد باقر
رضہ ابوبکر رضہ سچے صدیق ہین تو یقیناً منکر اونکی صدیقیت کا دو جہان مین
جہوٹا ہے اور مرتبہ صدیقیت کا بعد مرتبہ نبوت کے ہوتا ہے تیسرے ایک
حضرت علی کے خط کو جو امیر معاویہ کو لکہا تہا نہج البلاغہ کے شارحین نے
نقل کیا ہے اور اوسمین ابوبکر اور عمر رضہ کے حق مین یہ عبارت ہے

لعمری ان مکانہما من الاسلام لعظیم وان المصاب
بہما لجرح فی الاسلام شدید رحمہما اللہ وجزاہما اللہ
باحسن ما عملا یعنی اپنی زندگی کی قسم تحقیق مرتبہ اون دونونکا
(یعنی ابوبکر اور عمر رضہ کا) اسلام مین بہت ہی بڑا ہے اور تحقیق واقعہ
اونکی وفات کا بہت ہی سخت حادثہ اسلام ہے اللہ دونو پر رحمت کرے
اور دیوے نیک جلو انکا بدلہ نیک دیکہو حضرت علی رض دونونکا مرتبہ
اسلام مین بہت بڑا بتلاتے ہین اور دعا نیک اونکے حق مین کرتے ہین

پس جو انکار تبرا سے دم میں کثیر جانیے اور دیکھیے حقیقی مذہب ... کرے وہ ...
اپنی مخالفت پر کمربند ہوتا ہے پوشیدہ نہ رہے کہ صاحب فصول کہ جو ...
اثنا عشریہ کو بڑا اعتبار ہے امام محمد باقر رضی سے ایک روایت یوں نقل
کرتا ہے انہ قال لجماعة خاضوا فی ابی بکر و عمر و عثمان الا تخبرونی
انتم من المهاجرین الذین اخرجوا من دیارهم و اموالهم یبتغون
فضلا من الله و رضوانا و ینصرون الله و رسوله قالوا لا قال
فانتم من الذین تبوؤا الدار و الایمان من قبلهم یحبون من هاجر
الیهم قالوا لا قال اما انتم فقد برئتم ان تکونوا احد هذین
الفریقین و انا اشهد انکم لستم من الذین قال الله تعالی والذین
جاءوا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا
بالایمان و لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک
رؤف رحیم یعنی تحقیق امام محمد باقر رضی نے فرمایا واسطے ایک گروہ
کے جو کلام کرتے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان کے حق میں کیا تم خبر نہیں دیتے
مجھکو کیا تم مہاجرین سے ہو جو نکالے گئے اپنے گھروں اور مالوں سے چاہتے
ہیں اسکا فضل اور اوسکی رضامندی اور مدد کرتے ہیں اللہ اور
اوسکے رسول کی اوس گروہ نے کہا نہیں امام نے فرمایا پس تم اون
لوگوں سے ہو جو گھر پکڑ رہے ہیں (یعنی انصار) اس گھر میں (یعنی مدینہ)

اور ایمان مین اونسے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ آوے
اونکے پاس اوس گروہ نے کہا نہین امام نے فرمایا تم آپ ہی تحقیق ننگ
ہوئے اس سے کہ ایک فرقہ ان دو فرقون مین سے ہو اور مین گواہی
دیتا ہون کہ البتہ تم نہین اون لوگون سے جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا اور جو
آئے اونسے پیچھے کہتے ہوئے ای رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیونکو جو ہمسے
آگے پہنچے ایمان مین اور نہ رکھ ہمارے دلمین بیر ایمان والونکا ای رب تو ہی ہے
نرمی والا مہربان دیکھو امام محمد باقر رض نے اس گروہ کو گمراہ اور دایرہ اسلام
سے خارج فرمایا پانچوان یہہ کہ اوس تفسیر مین جسکو شیعہ امام حسن عسکری
رض کی طرف نسبت کرتے ہین یہہ روایت موجود ہے ان اللہ اوحی

الی آدم لیفیض علی کل واحد من محبی محمد وآل محمد واصحاب محمد ولو
قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدہر الی آخرہ وکانوا
کفارا لادّاہم الی عاقبۃ محمودۃ وایمان باللہ حتی یستحقوا
بہ الجنۃ وان رجلا من یبغض آل محمد واصحابہ او واحدا منہم
یعذبہ اللہ عذابا لو قسم علی مثل خلق اللہ لاہلکہم اجمعین

یعنی تحقیق وحی کی اللہ تعالی نے آدم کی طرف یہہ کہ البتہ محمد و آل محمد اور
اصحاب محمد کے دوستون سے ہر ایک کو اسقدر فیض دیگا کہ اگر اوسکو
ساری مخلوق پر جسکو اللہ تعالی نے زمانہ کی ابتدا سے انتہا تک پیدا کیا ہے

اور وہ سب کافر ہو تقصیر کرین البتہ اوسکو یا تبلیک اور ایمان کو پہنچا دیوے
تاکہ اوسکے سبب جنت کے مستحق ہو جاوین اور البتہ جو دشمنی رکہتا ہے
آل محمد اور اصحاب محمد سے یا ایک کی اون سے البتہ عذاب دیگا اوسکو
اسقدر اوسقدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی برابر تقسیم کرین تو سبکو ہلاک
کردیوے دیکھو اسمین صاف ہے کہ محبت سارے آل اور اصحاب کی
ضروری ہے اور بغض ایک کا بہی ہلاک ہونے کا وسیلہ ہے اسی لیئے
مقام محبت مین اون احد منہم فرمایا اور مقام بغض مین اسکو منکر فرمایا
تاکہ معلوم ہو جاوے کہ محبت سبکی رکہنی چاہیئے اور دشمنی ایک کی
بہی معذب ہونیکے لیے کافی ہے پس اسصورت مین اگر بتقدیر کوئی
نفسانیت اور تعصب بیجا سے خلاف آیات قرآنی اور اقوال ائمہ علیہم
السلام کے کہے تو اوسکے قول کی کیا سند ہے اور جب حال کفر اور ایمان
ابوبکر اور عثمان رضی کا معلوم ہو چکا تو اب حال تحریف قرآنکا مذہب فرقہ امامیہ
اثنا عشریہ مین سنئے کہ دعوی تحریف قرآن کا اونکے جمہور اور علما محققین کے
نزدیک بالکل غلط اور بیہودہ ہے اور جو تہوڑے سے لوگ اوس فرقہ کے
قائل ہوئے ہین اونکا قول اون جمہور اور علما محققین کے نزدیک ساقط عن
الاعتبار ہے اور خوف طوالت سے اونکے علما محققین کے قولون سے چند نقل
نقل کر دیتا ہون ا شیخ صدوق ابوجعفر محمد بن علی بابویہ جو بڑا عالم

اس فرقہ کا ہے رسالہ اعتقادات مین لکہتا ہے اعتقادنا فی القرآن

ان القرآن الذی انزل اللہ تعالی علی نبیہ ہو ما بین الدفتین

وہو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذالک ومبلغ سورہ

عند الناس مائۃ واربعۃ عشر سورۃ وعندنا والضحی

والم نشرح سورۃ واحدۃ ولایلاف والم ترکیف سورۃ

واحدۃ ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک

فہو کاذب انتہی یعنی اعتقاد ہمارا قرآن مین یہہ ہے کہ تحقیق قرآن

جسکو اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا تہا وہی ہے جو دو دفتون مین

موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون کے ہاتہ مین پایا جاتا ہے اس سے

زیادہ نہین اور اسکی سورتین لوگون کے نزدیک ایکسو چودہ ہین اور ہمارے

نزدیک والضحی اور الم نشرح ایک سورۃ ہے اور سورۃ الفیل و لایلاف

ایک سورۃ ہے اور جو شخص ہماری طرف نسبت کرتا ہے کہ ہم کہتے ہین

کہ قرآن اس سے زیادہ ہے پس وہ جہوٹا ہے دیکہو اسمین علامہ ابن بابویہ قمی صاف

کہتا ہے کہ ہمارے نزدیک قرآن یہی ہے اور اس سے کچہہ کم نہین ہوا

اور ہمارا اختلاف فقط شمار سورتون مین ہے اور بس اور جو کو

کہتے ہے کہ سے لوگ قرآن مین کم ہو جانے کے قائل ہین وہ جہوٹا ہے

۲ سید مرتضی جو بہت بڑا مجتہد فرقہ شیعہ کا ہے کہتا ہے ان العلم

[illegible]

بصحة القرآن كالعلم بالبلدان والحوادث الكبار والوقائع
العظام المشهورة واشعار العرب المسطورة فان العناية
اشتدت والدواعي توفرت على نقله وبلغت الى حد لم يبلغ
اليه فيما ذكرناه لان القرآن معجزة النبوة ومأخذ العلوم الشرعية
والاحكام الدينية وعلماء المسلمين قد بلغوا في حفظه وحمايته [illegible]
الغاية حتى عرفوا كل شيء فيه من اعرابه وقراءاته وحروفه
وآياته فكيف يجوز ان يكون مغيرا او منقوصا مع العناية
الصادقة والضبط الشديد یعنی البتہ قرآن کی صحت کا علم ایسا ہے
جیسا شہروں اور بڑے بڑے مشہور حادثوں اور واقعوں اور عرب کے
شعروں لکھے ہوئی کا علم کیونکہ نقل کرنے قرآن میں بڑی کوشش اور بہت
سے سبب تھے اور وے قرآن کے مقدمہ میں اوس حد تک پہنچے تھے جو شیا
مذکورہ میں اوس حد کو نہیں پہنچے اسلیئے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی
علموں اور دینی حکموں کا اصل ہے اور اسلام کے عالم اوسکی محافظت
اور نگاہداشت میں نہایت کے درجہ کو پہنچے ہیں یہاں تک کہ جو قرآن کی
حرکتوں اور قراءتوں اور حرفوں اور آیتوں سے تھا اونہوں نے اوسکو
معلوم کر رکھا ہے پس ایسی سچی محافظت اور بڑی نگاہداشت میں
کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوسمیں تغیر یا نقصان ہو گیا ہو ۳ محمد بن الحسن علی

جو بڑا محدث فرقہ اہل تشیع مین گذرا ہے اور اوسنے ایک رسالہ اپنے
بعضے ہمعصر کی رد مین لکھا ہے اوس رسالہ مین لکھتا ہے کہ ہر کسیکہ
تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غایت
و اعلی درجہ تواتر بودہ و الاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آن را و در عہد
رسول خدا مجموع مولف بود انتہی ملخصًا یعنے جسنے حدیثوں اور تاریخوں کو
خوب دیکھا ہے وہ اس بات کو یقینی جانتا ہے کہ قرآن نہایت شہرت
اور اعلی درجہ تواتر پر تہا اور ہزارون صحابی اوسکو حفظ اور نقل کرتے
تہے اور عہد رسول خدا مین جمع اور مولف ہو چکا تہا اور اسیطرح
اور علما شیعہ کی تصریح سے پس جمہور اور بڑے بڑے عالم اس فرقہ
کے قائل عدم تحریف کے ہین بلکہ شیخ صدوق نے کہا کہ جو ہماری
طرف نسبت کرے کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن سے کچھ کم ہوگیا ہے وہ جھوٹا ہے
اور بعضے جو اسکے قائل ہوئے ہین اونکا اوس فرقہ ہی مین کچھ اعتبار نہین اور
ان غیر معتمدون کا قول بہی ان کے عمل اور اعتقاد کے مخالف تہا کیونکہ وے
بہی نماز اور تلاوت کے وقت اسی قرآن کو پڑہتے اور اسکا ثواب اپنے
مردونکو بخشتے تہے اور خوب جانتے تہے کہ سب اہل بیت نماز غیر نماز مین اسی
قرآنکو پڑہتے تہے اور اپنے لڑکون اور لڑکیون اور خادمون اور سب علاقہ
دارون کو اسی قرآن کی تعلیم کرتے تہے پس ان بعضون کا قول بہ خود

اونکے ہی عمل اور اعتقاد اور اسیطرح اونکے فرقہ کے جمہور کے مخالف ہیں
بالکل قابل سماعت نہیں اور اونکے قول کا رد خود قرآن ہی مین موجود ہے
آیہ نوین سورہ حجر مین ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون یعنے
تحقیق ہمنے آپ اوتارا اس قرآنکو اور تحقیق ہم اوسکے البتہ نگہبان ہین
(یعنے ہر وقت مین زیادت اور نقصان اور تحریف اور تبدیل سے)
اور سورہ حم سجدہ مین ہے لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من
خلفه تنزیل من حکیم حمید یعنے اسپر (یعنے اس کتاب پر) باطل
(یعنے تحریف اور تناقض) کا دخل نہین آگے سے نہ پیچھے سے (یعنے کسی
وجہ سے) اوتاری ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی جب ان الطاف
دونون دعوی پادریصاحب کا معلوم ہوا ابطال انکی دلیلون کا سنئے قول
اونکا خالی کی کتاب دبستان مین یون مسطور ہے الخ کہتا ہون اولا پادریصاحب نے
اس حوالہ مین کچہہ تہوڑی سی تحریف کی ہے کیونکہ عبارت دبستان کی یہان
مذہب فرقہ اثناعشریہ مین یون ہے بعضے از ایشان گویند کہ عثمان مصاحف را
سوختہ بعضے از سورہ ہا کہ در شان علی و فضل آلش بود برانداخت پس
پادریصاحب لفظ بعض کا ہضم کر گئے ثانیا یہ کہ یہ بعض ہی ہین جنکا فرقہ امامیہ
اثناعشریہ مین کچہہ بہی اعتداد نہین اور جو صاحب دبستان نہ مسلمان ہے اور نہ
مسلمانون کے مذہب اور کتابون سے واقف اور سنی سنائی باتین لکہتا ہے

[Margin note: ای لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه [illegible] ۱۲]

شاید اوس سے کسی عالم اثنا عشری غیر معتبر نے کہدیا ہوگا قول اونکا اور
کتاب عین الحیات کی اوکہتا ہون نہین کہ یہہ روایت احاد بسبب مخالفت
ادلہ قطعیہ کے متروک اور مردود ہے اور علماء اثنا عشریہ کے بہی اصول
مین مقرر ہے کہ جو روایت احاد مخالف قطعی دلیل کی ہووہ اوسکا مردود ہے
گو وہ روایت کافی کلینی کی جو اونکے نزدیک اصح الکتب ہے ہووے مولوی
دلدار علی مجتہد لکہنو کتاب صوارم مین ذیل عقیدہ ۱۲ اسکے لکہتے ہین
وما میگوییم کہ ہر یک از احادیث کافی گو روایات ان ضعیف و مجروح
باشند قطعی الصدور اند چنانچہ شما ادعای آن میکنید و الیضا بر تقدیر
قطعی بودن ہرگاہ با آیات قرآنی منسوخ باشند و اول چرا بعضی احادیث
کافی مأول نباشند بنا بر مخالف بودن ان از اجماع و الاحادیث
المستفیضہ اور کتاب ذو الفقار مین ذیل مقدمہ ہشتم کے لکہتے ہین
بالاتفاق میان علماء اسلام قاعدہ مقررہ ست کہ اخبار آحاد و آیات
و احادیث کہ بر خلاف قطعیات دلالت داشتہ باشند می انداز ند اگر قابلیت
تأویل نداشتہ باشند و الا مأول میسازند اور جب حال روایات کلینی کا اور مرویات
آحاد کا ایسا ہو جیسا بیان ہوا پس ایک دو روایت احاد عین الحیات
اور مانند اوسکی متروک ہونے مین کیا بعید لازم آتا ہے یا رو صاحب
کہتے ہین اور مشکاۃ المصابیح مین جو اہل سنت کی معتبر

درست ہو کتاب سے یہ کتاب فضائل قرآن کی پہلی فصل میں لکھا ہے کہ عمر بن
الخطاب قال سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير
ما اقرؤها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأنيها فكدت ان اعجل
عليه ثم امهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني سمعت هذا يقرأ
سورة الفرقان على غير ما اقرأتنيها فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ارسله اقرأ فقرأ القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم هكذا انزلت ثم قال لي اقرأ فقرأت فقال
هكذا انزلت ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرؤا
ما تيسر منه متفق عليه واللفظ لمسلم * یعنی عمر ابن الخطاب کہتا ہے
کہ میں نے ہشام ابن حکیم ابن حزام کو سنا کہ وہ سورۂ فرقان میری قرات
کے خلاف پڑھتا تھا حالانکہ مجھکو وہ سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑھائی تھی پس میں نے چاہا کہ جلد اوسے منع کروں لیکن میں نے اوسے
مہلت دی یہاں تک کہ وہ پڑھ چکا بعد اسکے میں اوسکی چادر پکڑ کر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اس شخص کو سورۂ
فرقان ایک اور قرات سے پڑھتے سنا ہے خلاف اوس قرات کے
جو آپنے مجھے بتائی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا

کہ اوسیے چہوڑ دے اور اوسے کہا پڑہہ پس اوسنے وہی قراۃ پڑہی جو ایسے
پڑہتے سنی تہی تب رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ اسیطرح
نازل کی گئی ہے پہر مجہسے فرمایا کہ تو پڑہہ پس مینے بہی پڑہی فرمایا کہ اسیطرح
نازل کی گئی ہے اور قرآن سات قراءت پر نازل ہوا ہے جسمیں قراءت پر
آسان ہو اوسپر پڑہو یہہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے

* پہر تیسری فصل مین مرقوم ہے * عن زید بن ثابت قال ارسل الی
ابوبکر مقتل اهل الیمامه فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبکر
ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامه بقراء القرآن و
انی اخشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیر من
القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر کیف یفعل شیئا
لم یفعله رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمر هذا والله
خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح الله صدری لذلک ورایت فی ذلک
الذی رای عمر قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل لا نتهمک
وقد کنت تکتب الوحی لرسول الله صلی الله علیه وسلم فتتبع القرآن
فاجمعه فوالله لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی
من جمع القرآن قال قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال هو والله خیر فلم یزل ابوبکر یراجعنی حتی

شرح الله صدري للذي شرح له صدر ابي بكر وعمر فتتبعت
القرآن اجمعه من العسب واللخاف وصدور الرجال حتى وجدت
اخر سورة التوبة مع ابي خزيمة الانصاري لم اجدها مع احد غيره * لقد
جاءكم رسول من انفسكم * حتى خاتمة براءة فكانت الصحف
عند ابي بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حيوته ثم عند حفصة
بنت عمر رواه البخاري * ترجمہ زید ابن ثابت کہتا ہے کہ ابوبکر نے
مقتل اہل یمامہ میں آدمی بھیجکر مجھے بلوایا میں گیا دیکھا تو عمر بھی اوسکے پاس تہا
ابوبکر نے مجھ سے کہا کہ عمر نے میرے پاس آکر کہا کہ یمامہ کی لڑائی کے دن
قرآن کے قاری بہت مقتول ہوئے میں ڈرتا ہوں کہ اگر اور مقاموں میں
بھی ایسا ہی مقاتلہ ہوگا تو قرآن میں سے بہت جاتا رہیگا میں یہ مناسب جانتا ہوں
کہ تم قرآن کے جمع کرنیکا حکم دو میں نے عمر سے کہا کہ وہ کام جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں کیا تم کیونکر کروگے اوس نے کہا خدا کی قسم یہ تو اچھا ہے
پس عمر تکرار یہی بات مجھ سے کہتا رہا حتی کہ اللہ تعالی نے میرے دل کو اوس
امر پر آگاہ کیا اور وہ فائدہ جو قرآن کے جمع کرنے میں عمر کو معلوم ہوتا تہا
مجھے بھی معلوم ہوا اب زید کہتا ہے کہ ابوبکر نے مجھ سے کہا تم مرد جوان عاقل
ہو اور تمہیں تہمت سے بری ہو اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے
وحی لکھا کرتے تھے پس تم قرآن کی تتبع کرکے اوسے جمع کرو خدا کی قسم اگر وہ

مجہپر ایک پہاڑ اوٹہانیکی تکلیف دیتے تو مجہپر بہاری نہ ہوتا جیسا قرآنکا جمع
کرنا بہاری پڑا میںنے اونسے کہا کہ جسکام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہین کیا تم کیونکر کرتے ہو اونہون نے کہا واللہ یہ بہتر ہے پس ابوبکر نے
مجہسے تکرار کیا حتی کہ اللہ تعالی نے میرے دلکو بہی اوس امر کیطرف
آگاہ کر دیا جس پر ابوبکر او عمر کے دلکو آگاہ کیا تہا پس مین نے قران کی تتبع
اور تلاش کی اور خرما کے پتون اور پتہرون اور حافظ لوگون کے دلون سے
لیکر اوسے جمع کیا حتی کہ سورۃ التوبۃ کی اخر کی یہ آیت * لقد جاءکم
رسول من انفسکم * خاتمہ براءۃ تلک ابی خزیمہ انصاری کے
سوا کسیکے پاس لکہی ہوئی نپائی پس قران کے وہ اجزا ابوبکر کے پاس رہے
جبتک اونہون نے وفات پائی تو عمر کے پاس رہے اونکے بعد اونکی بیٹی
حفصہ کے پاس رہے یہہ بخاری کی روایت ہے * وعن انس بن مالک
ان حذیفۃ بن الیمان قدم علی عثمان وکان یغازی اہل الشام
فی فتح ارمینیۃ واذربیجان مع اہل العراق فافزع حذیفۃ
اختلافہم فی القراءۃ فقال حذیفۃ لعثمان یا امیر المؤمنین
ادرک ہذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف
الیہود والنصاری فارسل عثمان الی حفصۃ ان ارسلی الینا
بالصحف ننسخہا فی المصاحف ثم نردہا الیک فارسلت

بها حفصة الى عثمان فامر زيد بن ثابت وعبد الله بن الزبير و
سعيد بن العاص وعبد الله بن الحارث بن هشام فنسخوها في
المصاحف وقال عثمان للرهط القرشيين الثلاثة اذا اختلفتم
انتم وزيد بن ثابت في شيء من القرآن فاكتبوه بلسان قريش فانما
نزل بلسانهم ففعلوا حتى اذا نسخوا الصحف في المصاحف رد
عثمان الصحف الى حفصة وارسل الى كل افق بمصحف مما نسخوا
وامر بما سواه من القرآن في كل صحيفة او مصحف ان يحرق قال ابن
شهاب واخبرني خارجة بن زيد بن ثابت انه سمع زيد بن ثابت
قال فقدت آية من الاحزاب حين نسخنا المصحف قد كنت اسمع
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ بها فالتمسناها فوجدناها
مع خزيمة بن ثابت الانصاري * من المؤمنين رجال صدقوا
ما عاهدوا الله عليه * فالحقناها في سورتها في المصحف رواه البخاري
* * یعنی انس ابن مالک کہتا ہے کہ حذیفہ ابن یمان عثمان کے پاس آیا
درحالیکہ وہ ارمینیہ میں اہل شام کے ساتھ اور آذربیجان میں اہل عراق
کے ساتھ جہاد کرتا تھا اور قاریوں کی مختلف قراءت سے ڈرگیا تھا عثمان سے
کہا کہ اے امیر المومنین اس امت کی خبر لیجئے قبل اس سے کہ وے کتاب
میں اختلاف کریں جیسے یہود و نصاری نے اختلاف کیا پس عثمان نے

حفصہ کے پاس آدمی بہیجا کہ تم اجزا ہمارے پاس بہیجدو کہ ہم اوسکے متعدد نسخے لکہیں
اور پہر تمہیں دیدیں حفصہ نے وہ اجزا عثمان کے پاس بہیجدیے تب عثمان نے
زید ابن ثابت اور عبد اللہ ابن زبیر اور سعید ابن العاص اور عبد اللہ
ابن الحارث ابن ہشام کو مامور کیا انہوں نے اوسکو متعدد نسخوں
مین لکہا اور عثمان نے ان تینوں شخصوں (یعنے عبد اللہ ابن زبیر اور
سعید ابن العاص اور عبد اللہ ابن حارث) سے جو قوم قریش سے تہے کہا کہ
جسوقت تم تینوں شخص اور زید قرآن کے کسی امر مین اختلاف کرو تو اوسے قریش کے
لہجہ پر لکہنا کیونکہ قرآن اونہین کی زبان مین نازل ہوا ہے پس انہوں نے ایسا
ہی کیا جبکہ اجزا کو متعدد نسخون مین لکہہ چکے تو عثمان نے اوسے
حفصہ کے پاس پہر بہیجا اور ہر طرف ایک ایک صحیفہ اون نسخون مین
جنہین اب لکہا تہا بہیجا اور اوسکے ماسوا جتنے قرآن کے صحیفے تہے انکے جلا دینے کا
حکم دیا ابن شہاب کہتا ہے کہ خارجہ ابن زید ابن ثابت نے مجہے خبر دی کہ اونہوں نے زید
ابن ثابت یعنے اپنے باپ سے سنا کہ وہ کہتے تہے کہ جسوقت قرآن کو ہمنے لکہا
سورہ احزاب کی ایک آیت جو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے سنا تہا
مجہے لکہی ہوئی نہ ملی تب تلاش کرنے سے ہمکو خزیمہ ابن ثابت انصاری کے پاس ملی
اور وہ آیت یہہ ہے ** من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ
علیہ ** پس ہمنے اوسے سورہ احزاب مین لاحق کرکے کتاب مین داخل کیا یہانتک روایت

کہتا ہوں نہیں ان تینوں حدیثوں کو ہم مانتے ہیں لیکن انکو پادری صاحب کے
دعوی سے کچھ بھی مناسبت نہیں کیونکہ انکے غرض کے موافق ان حدیثوں سے
جا بجا نہیں نکلتی ہیں جیسا خود ہی لکھتے ہیں اب سکو کہ ان حدیثوں سے کئی ایک باتیں
ثابت ہوتی ہیں پہلے یہہ کہ خود محمد کے وقت میں ایک شخص نے ایک آیت کو
اور دوسرے نے اوسی آیت کو ویسا پڑھا تہا دوسرے یہہ کہ قرآن محمد کے
وقتمیں ایک جلد میں جمع نہیں ہوا تہا بلکہ ابوبکر نے آیات کو جمع کرنیکا حکم
اگرچہ محمد تہا سے اس کام کے واسطے اوسکو حکم نہیں ملا تہا بلکہ صرف مصلحت
کی راہ سے کیا تا کہ مبادا آیات گم ہو جاویں تیسرے یہہ کہ عثمان نے خلافت
کے تخت پر بیٹھکر جب دیکہا کہ لوگ یہہ بہی قرآن کے پڑھنے میں فرق کرتے
ہیں اور ڈرا کہ قرآن میں آگے اور زیادہ خرابیاں نہوں تو زید وغیرہ کو حکم
دیا کہ قرآنکو دوبارہ صحیح کریں اور سب آیات قریش کی زبان میں کہیں جو تب
اونہوں نے سب اگلے نسخے جمع کر کے جلا دیئے اور اوس نئے نسخے سے اوسکی
لکہوا کر سب جگہہ بہیجدیئے اور اسطرح اوسکو مشہور کیا اب ہم پوچہتے ہیں
کہ عثمان نے کسواسطے اگلے نسخوں کو جلا دیا اگر وہ نیا نسخہ جو اوسنے مشتہر کیا
اور اب مستعمل ہے اگلے نسخوں سے مضمون اور الفاظ میں بعینہ برابر
اور موافق تہا اور اوسنے صرف آیات اور سورتوں ہی کی ترتیب بدلکر ترتیب
اور طور پر کی تہی تو کیا سبب تہا کہ انکو جلا دیا بلکہ لازم تہا کہ اگر سب کو نہیں

تو بعض کو تو ضرور ہی رکھہ چہوڑتا تا اگر کوئی کہے کہ تم نے قرآن کو تغیر دیا اور بدل
ڈالا تو وہ ان اگلے نسخونکو اوسکے سامنے رکہے اور کہے کہ لو یہ اگلے نسخے
ہین دیکہو اور مقابلہ کرو تا کہ تمہین معلوم ہو کہ یہہ قرآن مضمون اور الفاظ مین ان
نسخون سے موافق اور مطابق ہے لیکن اس بات سے کہ عثمان نے ایسا
نہین کیا بلکہ سب اگلے نسخونکو جلا دیا تو کچہہ اور گمان نہین ہوتا مگر یہی کہ اگلے
نسخون مین سے ہر ایک اور طرح کا تہا یا یہہ کہ جیسا شیعی کہتے ہین کہ اوسنے قرآنکو
قصدا کم کیا اور بعض ایات مین تغیر و تبدیل کی ہے اور اوس نسخہ کو جو حفصہ کے
پاس تہا اور عثمان نے اوسکو پہیر دیا اوسکی خبر کسیکو ملی اور نہ کسی نے اوسکو
پہر دیکہا شاید عثمان نے من بعده اوسکے جلا دینے کا بہی حکم دیا ہوگا اگر کسی
محمدی پاس ہو تو اوسے ظاہر کرے تا اب کے قرآن کو اوس سے مقابلہ کرین
اور معلوم ہووے کہ یہہ اوس سے مطابق ہے کہ نہین اب اس صورت مین
کہ شیعی ایسا کہتے ہین اور سنیونکی مشہور اور معتبر کتاب مین بہی ایسی باتین
لکہی ہین تو ہر صاحب فہم و شعور رکہنے ولین قرآن کے صحیح اور اصل ہونے کی بابت
شک کلی ہوگی اگر محمدی ایسی باتین توریت و انجیل کی بابت مسیحیونکی مشہور
اور معتبر کتابون سے نکال لا سکتے تو البتہ اونکا یہہ دعوی کہ کتب مقدسہ تحریف
ہوئی ہین بجا ہوتا لیکن اب نہین قول اونکا پہلے یہہ کہ محمد و مخبر ہے کیونکہ یہہ
اختلاف فقط قراۃ مین تہا جیسا خود ہی یاد رہے کہ جب نے اول حدیث کے

ترجمہ مین لکھا ہے کہ وہ سورہ فرقان میری قرارت کے خلاف پڑھتا تھا
الخ اور یا رسول اللہ مینے اس شخص کو سورہ فرقان ایک اور قرارت سے
الخ اور قرآن سات قراءۃ پر نازل ہوا ہے الخ اور ہر ایک قاری نے
اپنی قراءۃ کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح کر کے کہا تھا اور ساتون
قراءتین متواتر مین اور سبکی سب رسول اللہ صلعم سے منقول ہین پس پادری صاحب
کی ذات سے بڑا تعجب ہے کہ اسکو اثبات تحریف مین کیا سمجھ کر نقل
کرتے ہین ہان اگر یہ اختلافات قرارت ایسے ہوتے کہ خدا تعالیٰ کی طرف
سے ایک ہی عبارت نازل ہوتی اور آنحضرت نے بھی اوسکو ایک ہی طرح
پڑھا ہوتا اور بعد آنحضرت کے اوسکو لوگ بدل ڈالتے اور اور عبارتین
اپنی طرف سے بنا کے پڑھنے لگے اور عبارت قرآنکا تواتر نہین ہوتا بلکہ
وہ عبارت لوگونکی عبارتون کے ساتھ ملکر ایسی مخلوط ہو جاتی کہ یہ تمیز نہو سکتی
تو البتہ گفتگو کی گنجایش تھی اور پادری صاحب کا دعوی بجا ہوتا لیکن یہ بات
نہین ہے یہ امر تو عہد عتیق و جدید ہی کے حصہ مین آچکا ہے یعنے انمین
ایسے اختلافات عبارت موجود مین کہ جنمین معلوم نہین ہوتا کہ اونمین سے کونسی
عبارت اصل مصنف کی ہے اور کونسی ملحق اور کاتبونکی دست سے
یا دیندار مسیحیونکے طفیل سے نسخہ مین داخل ہوئی چنانچہ پادری صاحب جلد
۲ کے صفحہ ۲۵۳ مین لکھتا ہے کہ جب دو عبارتین یا زیادہ مختلف ہون

نسخے موجود ہین لیکن اونمین سے ہی صرف ۴۴ نسخے ملائے گئے ہین اور یورپ
کے نسخونمین سے ہی صرف ۹۴ نسخے مقابلہ ہوئے ہین سوا اسکے بلا تخمین
بہت سے نسخونکا بیان کیا ہے اونکا ہی مقابلہ نہین ہوا اور لطف یہہ ہے
کہ یہہ تین سو پچپن ۳۵۵ نسخے ہی عہد جدید کے پورے پورے نسخے نتہے بلکہ کسی
مین تو چند ورس اور کسی مین چند جزو اور کسی مین ایک انجیل اور کسی مین
چار انجیلین اور کسی مین نامے پولوس کے غرض پرانے نسخونمین تو کوئی
ہی پورا نہ تہا چنانچہ نمونہ کے طور پر ہم بیان چند اون نسخونکا ذکر کرتے
ہین کہ جنہین علماء عیسائیون نے پرانا اور معتبر سمجہ کے اپنی کتابونمین
بیان کیا ہے سنئے اول کوڈکس کوتیانوس اسمین چار جزو تہے جزو اول مین
متی کے ۱۶ باب کے ورس ۵۷ سے ۶۵ تک یعنے ۹ ورس دوسرے
جزو مین اوسی انجیل کے باب ۲۷ کے ورس ۲۶ سے ۳۴ تک یعنے ۹ ورس
تیسرے جزو مین یوحنا کی انجیل کے ۱۴ باب کے ورس ۲ سے ۱۰ تک یعنے ۹
ورس چوتہے مین اوسی انجیل کے باب ۱۵ کے ورس ۱۵ سے ۲۳ تک یعنے
۹ ورس فقط پس کل ورس جو اس پرانے نسخے مین موجود ہین ۳۶ ہین
حالانکہ کل ورس عہد جدید مین سات ہزار نو سو انسٹہ ہین سو اب خیال کرنا
چاہیے کہ کتنے ورسون کو ایک نسخہ قرار دیا ہے دوسرا نسخہ کوڈکس بزی
اسمین ۴ انجیلین اور اعمال تہے اسمین ہی چہیاسٹہ ۶۶ ورق بہت سے

اور خراب کئے ہوئے ہین جسمین سے دس کسی کاتب نے پیچھے سے لکہکر
ملادیئے ہین اور تیسرے پہلے باب کے بیس ۲ ورس غایب تہے ان نسخ کو دکس
افریمی اسکا ذکر کوڈکس وڈیکانوس اور اسکندریہ نوس کے ساتہ گذرا
جو تہے نسخے مین صرف پولوس کے نامے تہے اب ہم صرف ان تین نسخون
اکتفا کرتے ہین جسکو زیادہ اسکی تفتیش منظور ہو کریز بیک اور دیکالس کی
کتابون مین دیکہہ لے پس اس بیان سے صاف واضح ہے کہ ان
تین سو بچین نسخونکو اگر پورے پورے نسخے بنائے جاوین تو غالبا سو سے
بہی کم ہونگے معہذا اگر ڈیڑہ لاکہہ اختلافات عبارت کو سو نسخون پر تقسیم
کرین تو ہر ڈیڑہ ہزار اختلاف عبارت فی نسخہ بانٹے آوینگے
اب ہم چند اختلاف عبارت بہی بطور نمونہ کے لکہتے ہین تاکہ لوگ جانین
کہ ادنین تمیز کرنا کہ کون کلام الہی ہے کیا دشوار ہے مثلا خروج کے
اکیسوین باب کے آٹہوین ورس مین حضرت موسی ایک عبرانی کے باب مین
جو اپنی بیٹی دوسرے کے ہاتہہ بیچتا تہا اس خیال سے کہ وہ اوس سے نکاح کریگا
یون حکم فرماتے ہین اگر وہ آقا اوسکا جو اوسے اپنے نام زد نہین کرکے رہ گیا
ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیکے الخ اور حاشیہ پر عبرانی نسخہ کی اور نسخہ
سے یون عبارت نقل ہوئی ہے اگر وہ آقا اوسکا جو اوسے اپنے
نام زد کرکے رہ گیا ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیکے الخ اور یہی عبارت

اب ترجموں میں لکہی جاتی ہے ۲ کتاب احبار کے باب ۱۱ کے درس
۲۱ میں ان چیزوں کے بیان میں جو بنی اسرائیل کے لیے پاک حلال
ہین عبرانی نسخہ کے متن میں یون مرقوم ہے پر تم سب رینگنے والے
پرندوں میں سے جو چار پاؤں سے چلتے ہیں اور اونکی پچھلی ٹانگیں اگلے
پانوں سے لپٹتی ہوئی نہیں ہیں کہ وہ اونسے کود کر زمین پر چلتے ہیں
تم اونمیں سے کہاؤ اور اس جملہ کی عوض اور اونکی پچھلی ٹانگیں اگلے
پانوں سے لپٹتی ہوئی ہیں الخ عبرانی نسخہ کے حاشیہ پر اور
نسخوں نے یہہ عبارت لکھی ہے اور اونکی پچھلی ٹانگیں اگلے پانوں سے
لپٹتی ہوئی ہیں الخ اور اسی حاشیہ کی عبارت کو اب عیسائی لوگ
ترجمہ کرتے ہیں چنانچہ ترجمہ انگریزی میں یہی ہے و ترجمہ ہندیہ و فارسیہ میں
یہی عبارت ترجمہ ہوئی ہے ۳ کتاب احبار کے باب ۲۵ کے درس
۳۰ میں یون لکھا ہے اور اگر سال بہر کی مدت میں اوسکا فدیہ نہ دیا
جاوے تو وہ گہر جو شہر پناہ کے اندر نہیں ہے خریدار پاس ابد تک
قرنوں تک ہمیشہ تک اوسکا ہوا وہ یوبل کے سال میں چھوٹ نجائیگا
اور اس جملہ کی عوض تو وہ گہر جو شہر پناہ کے اندر نہیں ہے حاشیہ پر
اور نسخہ کی عبارت یوں نقل کی ہے تو وہ گہر جو شہر پناہ کے اندر ہے
اور اسی عبارت کا اب ترجمہ کیا جاتا ہے اب ذرا خیال کرنیکی بات ہے

کہ جب کتب مقدسہ مین ایسے اختلافات عبارت کے ہین جو آپسمین ایکدوسریکے
متناقض ہین پائے جاوین اور انمین سے کسیکو بالجزم کہا جاسکے کہ یہی
اصل مصنف کی عبارت ہے بلکہ دونون پر صدق و کذب کا احتمال ہو
تو بہلا اس صورت مین اوس مسئلہ پر کہ جس سے وہ عبارتین متعلق
ہین کیونکر حکم قطعی ہوسکتا ہے لہذا بہت سے مسئلونمین شبہ رہا
مثلاً حلت و حرمت کے مسئلہ مین کہ اب ہمین معلوم ہوسکتا کہ کونسی
جانور حلال تہے آیا وہ جنکی پچھلی ٹانگین اگلے پاؤن سے لمبی ہوئی نہین
یا وہ جنکی ٹانگین اگلے پاؤن سے لمبی ہوئی نہ تہین کیونکہ دونو عبارتین
موجود ہین یا مثلاً لونڈی کی بابت کے مسئلے مین کون شخص اوسے آزاد
کرے آیا وہ شخص جسنے اوسے اپنے نام زد کر لیا ہے یا وہ شخص جسنے
اوسے اپنے نام زد نہین کیا کسلیے کہ اسمین بہی دو عبارتین موجود
ہین یا مثلاً حضرت مسیح کی زانیہ عورت کو نہ سزا دیکے چھوڑ دینیکا
مسئلہ جو یوحنا کی انجیل کے آٹہوین باب مین مرقوم ہے کیونکہ اوسمین
بہی بہت سے اختلافات عبارت کے ہین بلکہ بہت سے علماے عیسائی
اوسکی صداقت پر گفتگو کی ہے چنانچہ تیسرے مقصد مین اونکا حال
گذرا ہے اور اسیطرح سے اور مسئلے بہی مشتبہ ہین لیکن بخوف طول
اتنے ہی پر اکتفا کیا گیا بس اب بادری لوگونکا یہہ کہنا کہ اختلاف عبارت سے

کسی مسئلہ مین نقصان نہین آیا کیا بوجہ ٹہرا اور جب اختلافات
عبارت کا حال سن چکے تو اب اختلاف قراءت کو سنئیے کہ وہ کیسے ہین
جاننا چاہیئے کہ ساتون قراءت قرآن مین اختلاف اس قسم کا ہے کہ بعض
قراءت کی موافق فتحہ خالص اور بعض کے موافق امالہ کے ساتھہ اور بعض
کے ادغام اور بعض کے اظہار اور مانند انکے پڑہا جاتا ہے اور مضمون سب کے
ایک ہے اور ہرگز ایسا اختلاف نہین کہ موافق بعض کے ایک حکم اور موافق
دوسرے کے دوسرا حکم نکلے قول اونکا دوسری الخ یہہ بہی صرف بوجہ ہے
کیونکہ قرآن گو ایک جلد مین جمع نہین ہوا تہا لیکن سب قرآن پتہرون کے
ٹکڑون وغیرہ پر مرقوم تہا اور حضرت صلعم کے وقت مین جو [illegible] آدمی
وحی کے لکہنے والے تہے اور بہت صحابہ حافظ تہے قول اونکا تیسرے
یہہ الخ یہہ بہی کچہہ نہین بلکہ حقیقت حال اتنی ہے کہ قرآن اصل مین موافق
لغت قریش کے نازل ہوا پہر حضرت صلعم کے التماس سے فراخی ہو گئی تہی
اوسکے موافق خلافت عثمان رض تک پڑہتے رہے اور عثمان رضی نے
اپنی خلافت مین جب دیکہا کہ بعضے اپنی قراءت کو دوسری قراءت پر ترجیح
دیتے ہین اور نزاع بیہودہ کرتے ہین اور یہہ بات بری تہی انہون نے
اس نزاع کے رفع کرنے کے لیئے بمشورہ پچاس ہزار آدمیون کے مناسب
جانا کہ سب موافق لغت قریش پڑہتے رہین اور اون صحیفون سے جو

عہد ابوبکر رض مین لکھے گئے تہے موافق لغت قریش کے مصحف نقل کرکے
اطراف مین بہیجے گئے اور جاننا چاہیے کہ یہہ اختلاف ادر لغتون کا لغت
قریش سے ایسا تہا کہ لفظ التابوت موافق لغت قریش کے ت سے ساتہہ
اور موافق قرارت زید رضہ کے جو انصار سے تہے ہ انہون کے ساتہہ پڑہا
جاتا تہا اور اسیطرح اور جا قیاس کرنا چاہیے اور کسیطرح عثمان رض نے
اپنی طرف سے اصلاح نہین دی اور اگر یا در یصاحب امر مذکورہ بالا کو
اصلاح کہتے مین تو کوئی محل طعن نہین قول اونکا اور اوسنے صرف الم
عثمان رضہ نے آیتون کی ترتیب مین بہی دخل نہین دیا بلکہ آیتون کی ترتیب
وہی ہے جو حضرت صلعم کے زمانہ مین تہی کیونکہ جب جبرئیل ع کوئی آیہ قرآن کی
لاتے تہے تو فرما دیتے تہے کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیۃ کے رکہو
اور وہ وہان رکہی جاتی تہی بہرحال ایات مین بہی ترتیب زمانہ حضرت صلعم ہی
اور اسی ترتیب سے پڑہتے تہے قول انکا تو کیا سبب تہا اس سبب اسکا وہی تہا
کہ بیہودہ نزاع اور ترجیح بعض قراءۃ کے بعض پر اوٹہہ جاوے قول اونکا
بلکہ لازم تہا کہ اگر سب کو نہین الخ محض توہم ہے کیونکہ عثمان نے کچہ اپنے
گہر مین بیٹہکے چپکے قرآن مین نہ بنا دیا تہا اور بسبب تواتر قرآن کے مسلمانو
یہہ امید نہ تہی کہ کوئی اب کہیگا اور غیر اسلام والون سے گو وہ قرآن کو
نہین مانتے کیسے یہہ گمان بیہودہ بہ نسبت انکے نہین کیا تہا فقط یادر یصاحب نے

یعنی قرارت

اپنی ندامت مٹانے کو کیا ہے قول اونکا جیسے شیعی کہتے ہین الحاد پر گندا
کہ اونکے جمہور اور علما محققین اس امر سے انکار رکہتے ہین اور اوس فرقہ سے
جو تہوڑے سے لوگ مجہول اس امر کے قایل ہوئے ہین اوسی فرقہ والے
اونکو غیر معتبر اور اونکے قول کو باطل سمجہتے ہین مگر حیف کہ پادریصاحب ان بعض
قول کی سند پکڑتے ہین اور اپنے فرقون سے فرقہ امامیہ اور مارسیونی اور
مانی کیز کے قولونکو نہین دیکہتے انصاف تو یہ ہے کہ ان بعض کے قول کو
اپنے اون تینون فرقون کے قولون سے مقابلہ کرین قول اونکا اب اس صورت
مین الخ شیعون مین سے اونہین بعض مجہول غیر معتبر نے کہا ہے جنکو
اونہین کے جمہور علما محققین نے جہٹلایا اور اور فرقون اسلامی کا تو کیا ذکر
اور اونہے رد کر پادریصاحب کے فرقون نے انبیاء اسرائیلی اور عہد عتیق
اور جدید کی کتابون کی نسبت کہا ہے اور سنیونکی مشہور کتابون سے تو
پادریصاحب نے خاک بہی نہ نکالا تو اسحال مین ایسا ذی شعور جیسے
پادریصاحب ہین شک کیسکتے تو مضائقہ نہین ورنہ اور کوئی عیسائی
جو منصف ہے ایسا ہرگز نہ کہیگا کیونکہ حضرت عثمان رضہ اصحاب رسول اللہ
تہے اور اونہون نے قرآن شریف کو بلا واسطہ رسول مقبول سے
خود صحیح کرلیا تہا اور وہ کل قرآن کے حافظ تہے اور جو صحابہ [illegible]
جمع کرنے مین معروف تہے خود کاتبان وحی تہے اور سوا انکے اور

بہت صحابہ حافظ ہیں جنہوں حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہ جو بعد اونکے
مسند خلافت پر بیٹھے اور اسی قرآن کے موافق حکم کرتے رہے پہلی
اونکا اگر محمدی ایسی باتین الخ کہتا ہو نہین کہ خدا نکرے کہ ایسی
ضعیف حجتون سبب کوئی محمدی یہہ دعوی کرے یہہ منصب عالی تو
پادریصاحب کا ہے اور بس بلکہ محمدیون کے پاس تو اثبات تحریف
کے لیئے بڑی بڑی قوی دلیلین موجود ہین چنانچہ کچھ تو اسی رسالہ
مین بھی لکھی گئی ہین از انجملہ وہ کہ جمہور قدماء عیسائیہ عبرانی نسخہ کے
محرف ہونے کے قایل تھے اور یہودیون کو تحریف کرنے کا
الزام دیتے تھے مثلاً یوسٹینوس شہید نے طریفون یہودی کے مقابلہ
مین دعوی کیا کہ یہود نے عہد عتیق سے کتنی بشارتین کو بیان جو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین تھین نکال ڈالین اور ہارن صاحب نے بھی
لکھا ہے کہ جسٹن اپنی کتاب مین بمقابلہ طریفون یہودی کے دعوی
کرتا ہے کہ عزرا نے لوگون سے کہا تہا کہ یہہ عید فسح کا کھانا ہمارے
خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کھانا ہے تو سمجھو کہ اگر تم خداوند کو
اس شان لینے کہانے سے اچھا سمجھو گے اور اوس پر ایمان لاؤ گے
تو یہہ زمین کبھی ویران نہو گی اور اگر تم اوس پر ایمان نہ لاؤ گے اور اوسکا
وعظ نہ سنو گے تو تم غیر قومون کی ہنسائی کا سبب ہوگے اور اینکر

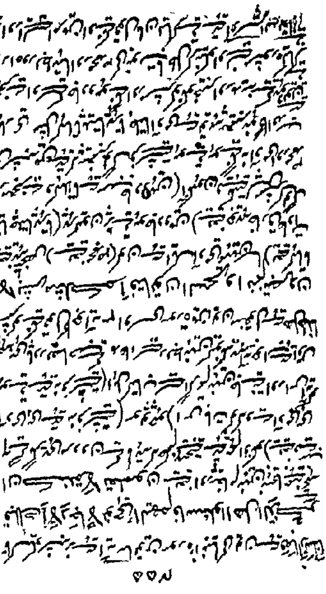
اس فقرہ کی سچائی کا حامی ہے اور کہتا ہے کہ یہہ فقرہ عزرا کی کتاب کے
باب کے ورس ۲۰ و ۲۱ کے بابین تہا اور ڈاکتر ای کلارک بہی اوسکی
صداقت پر راغب ہے اور ڈاکتر بریٹ صاحب کو نسخہ عبری کا بڑا
حامی ہے اپنی کتاب مین یون لکہتا ہے کہ البتہ اس باب مین مجہکو کچہہ
شک نہین ہے کہ جسٹن نے طریفون کے ساتہہ مباحثہ کرنے کے وقت
جن عبارتون کے نکال ڈالنے کا الزام یہودیون کو لگایا تہا گو اب عبری
اور سپٹواجنٹ کے نسخون مین نہین پائی جاتی ہین پر حقیقت مین جسٹن
اور ارینیوس کے وقت مین دونون مین موجود اور کتاب مقدس کی
جزو تہین خصوصا وہ عبارت جسکی نسبت جسٹن یہہ کہتا ہے کہ وہ یرمیاہ کی
کتاب مین تہی سلبرجیس جسٹن کے حاشیہ مین اور ڈاکتر گریب
ارینیوس کے حاشیہ مین یہہ لکہتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس کو
اپنے پہلے خط کے چوتہے باب کے چہٹے ورس کے لکہنے کے وقت
اسی پیشین گوئی کا خیال تہا از انجملہ وہ کہ بزرگون کی تاریخ کی بابت
جامعین تفسیر ہنری و اسکات کے یون لکہتے ہین کہ آگستائن ان
تاریخونکی بابت یہود کو تحریف کا الزام دیتا تہا اور یہی رای جمہور قدما کی
معلوم ہوتی ہے از انجملہ وہ کہ ان کتابون مین یقینی الحاق ہوئے
ہین جیسا تینون مقصدونکی دوسری فصل مین گذرا ہے از انجملہ

وہ کہ ان کتابوں میں سے کچھ ورق بھی غائب ہو گئے ہیں سو اسکی ہم
کیا شکایت کریں اہل کتاب نے تو کتنی کتابیں ہضم کر ڈالیں اور بعض
جلا دیں اور بعض پھاڑ ڈالیں جیسا کہ اس کتاب میں گذرا ہے ازانجملہ
وہ کہ صرف عہد جدید کی کتابوں میں ڈیڑھ لاکھ ایسے اختلاف عبارت
کے ہیں کہ جنمیں سے ایک کو بھی بالجزم مصنف کی عبارت نہیں کہہ سکتے
ہیں اور اسیطرح اور بہت سی دلیلیں ہیں کہ وہیں سے کچھ اس کتاب
میں لکھے گئے ہیں اور یہہ باتیں محمدیوں نے صرف معتبر کتابوں سے
ثابت ہی نہیں کیں بلکہ اونہوں نے تو پادریصاحب سے بھی بسا [illegible]
تحریف اور ۳۰۰۰۰ تیس ہزار اختلافات عبارت کے تسلیم کرالیے
لہذا پادریصاحب اب بمقتضائے انصاف یہہ کہا کریں کہ محمدیوں کا
یہہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہو گئی ہیں بیجا نہیں ہے کیونکہ جو جو
ثبوت کہ پادریصاحب طلب کرتے تھے محمدیوں نے اونسے بڑھ کر پیش کر دیے
پادریصاحب کہتے ہیں اب اگرچہ کچھہ لازم نہیں کہ محمدیوں کی اوس دعوی
بلا دلیل پر توجہ کریں پر اسلیئے کہ یہودیوں اور مسیحیوں کی مقدس کتابوں کی
تحریف ہونیکا دعوی بہت مشہور ہے پس ہم اون محمدیوں کی خاطر جو
حق جو ہیں اوس دعوی پر غور کرکے معلوم کرا دیں کہ آیا مقدس کتابوں کی
تحریف کسی وقت ہوئی ہے یا نہیں کہتا ہوں کہ دعوی محمدیوں کا

بلا دلیل لکھنا محض ایک تعصب کی بات ہے اور اس تعصب کا لحاظ
کرتے تو ہم کو بھی چاہیئے تھا کہ ہم ایسے متعصبونکے قولون کی طرف
التفات نکرین مگر بلحاظ عیسائیون حق جو کے پادریصاحب کی لکھو کے
ابطال پر متوجہ ہوتے ہین پادریصاحب کہتے ہین کہ ان ایسی تحریف
زمانے کے سنے قرآن کی آیتون مین کچھ ذکر ہے چنانچہ سورۂ انبیا مین لکھا ہے
وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحي اليهم فسئلوا اهل الذكر
ان كنتم لا تعلمون * یعنے ہم نے تجھ سے پہلے کسیکو
نہین بھیجا مگر اون آدمیونکو جنکے اپنے ارادے سے بیان کیے پس اہل ذکر یعنے
اہل کتاب سے پوچھو اگر تم اوسے نہین جانتے * اور پھر سورۂ یونس مین لکھا ہے
* فان كنت في شك مما انزلنا اليك فسئل الذين
يقرءون الكتب من قبلك * یعنے اگر تو اون چیزونکے حق مین
جو تیرے لیے نازل کین شک رکھتا ہے تو اون لوگون سے پوچھ
جنہون نے تجھ سے پہلے کتاب کو پڑھا ہے * پس قرآن کے ان مقامات سے
ثابت ہوتا ہے کہ محمد کے زمانہ تک اہل کتاب کی مقدس کتابین تحریف
نہین ہوئی تہین نہین تو اگر بالفرض قرآن سچا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے
کہ خدا ان امور مین حکم کرے کہ مسیحیون اور یہودیونکی کتاب پر متوجہ ہو
اور شک کے وقت اون سے پوچھو کیونکہ نہین ہو سکتا کہ خدا کسیکو ایسی

کتاب کی طرف جو تحریف ہوئی رجوع کرے مگر اس شرط پر کہ معلوم کیا
ہو کہ اس کتاب کے کون کون سے لفظون مین تحریف ہوئی ہے حالانکہ
قرآن مین کوئی بات ایسی نہین جسسے معلوم ہو سکے اور یہ سمجھی گئی کون
سے کون مقام اور کون آیتین تحریف ہوئی ہین بلکہ صرف یہہ کہا ہے
کہ مسیحیون خصوصاً یہودیون نے اپنی مقدس کتابین تحریف کین چنانچہ
سورہ بقر مین لکہا ہے کہ * یا بنی اسرائیل لا تلبسوا الحق بالباطل
و تکتموا الحق و انتم تعلمون * یعنے ای بنی اسرائیل سچ کو
جہوٹہ نکرو اور سچ کو نہ چہپاؤ جسحال مین کہ اوسے جانتے ہو * اور اسی
سورہ کی دوسری جگہہ مین کہا ہے کہ * افتطمعون ان یومنوا
لکم و قد کان فریق منہم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ
من بعد ما عقلوہ و ہم یعلمون * یعنے کیا چاہتے ہو کہ وے لوگ
یعنے یہودی تم پر یقین لاوین اور حال انکا یہہ ہے کہ ایک فرقہ نے
خدا کا کلام سنا بعد اوسکے تحریف کی اور یہہ بہی سمجہے اور جانکے
بعد کیا ہے * ان دونون آیتون مین تحریف [illegible] ایک
عام معنی سے بیان ہوئی ہے اب ہم ان آیتون کو لکہتے ہین جن مین
تحریف کے زمانہ اور وقت کا اشارہ ہوا ہے چنانچہ سورہ بینہ مین
کہا ہے کہ * لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب

والمشرکین منفکین حتی تاتیہم البینۃ رسول من اللہ یتلوا
صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ وما تفرق الذین اوتوا الکتاب
الا من بعد ما جاءتہم البینۃ * یعنے اہل کتاب اور مشرکین
حق سے منہہ نہ پہیرا جب تک کہ روشن دلیل یعنے قرآن اور پیغمبر
یعنے محمد خدا کی طرف سے اون پاس نہ آئے کہ دیوے. مقدس کتابونکو
جنہیں مضبوط حکم آئیے ہیں اون سے بیان کریں اور اون لوگون نے
جنکو کتاب ملی تہی جدائی نہ کی مگر اوسکے بعد کہ اونہیں روشن دلیل پہنچی
پس اگر ہم بالفرض مان لیں کہ قرآن کا یہہ دعوی سچا ہے تو اس آیت سے
یہہ نکلتا ہے کہ یہودی اور مسیحیون نے اپنی مروج کتابونکو محمد کے ظاہر
ہونے اور تعلیم کے شروع کرنے کے بعد تحریف کیا ہے نہ پہلے
کہتا ہوں کہ ان آیتون کے نقل کرنے سے پادری صاحب اپنے زعم میں
قرآن سے تین مطلب ثابت کئے ایک یہہ کہ رسول اللہ کے زمانہ
ظہور تک اہل کتاب کی مقدس کتابیں محرف ہوئی تہیں دوسرا یہہ کہ
کہ قرآن میں تحریف ایک معنی عام سے بیان ہوئی ہے تیسرا یہہ کہ
رسول اللہ کے ظہور کے بعد تحریف اون کتابون میں ہوئی ہے
اور پہلے مطلب کے ثابت کرنے کیلئے دو آیتیں نقل کیں لہذا
ہم اون دو نو آیتون کو معہ ترجمہ کے نقل کرکے خوب توضیح اونکی کر دیتے ہیں



آیہ ساتوین مین الزاما فرمایا کہ تم اپنے دوستون یہود سے پوچھ لو کہ
اگلے نبی آدمی تہے یا فرشتے اور آیہ آٹھوین مین فرمایا وما جعلناهم
جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین
یعنے اور نہ بنائے تہے ہم نے انکو (یعنے پیغمبرونکو) ایسے تن کہ کہانا نہ کہاوین
اور نہ تہے وہ رہ جانے والے (یعنے کہانا بہی کہاتے تہے اور موت بہی
انکو آئی) پس اسکا اتنی ہی غرض ہے کہ یہہ شبہ مت کرو اور تم
یہودیون سے پوچھ لو کہ اگلے نبی آدمی تہے یا فرشتے کہاتے پیتے تہے
یا نہین اور یہہ بات تو یہودیون کو خوب معلوم تہی کہ مقدس کتابین مین
ہون پس پادری صاحب نے اس آیہ کو ناحق نقل کیا ہے اور غلطی کہا کہ آیہ
مین کاف نبی کی طرف سے بعد لفظ ارسلنا کے بڑہا دیا ہے اور آیہ چورانوین
سورۂ یونس کی یون ہے فان کنت فی شک مما انزلنا الیک
فاسال الذین یقرءون الکتب من قبلک یعنے سو اگر تو ہے
شک مین (اے سامع) اوس چیز سے جو اتاری ہم نے تیری طرف
تو پوچھ اون سے جو پڑہتے ہین کتاب تجہ سے اگلے اور اس آیہ مین شاید اللہ تعالی نے
شک اون لوگون کا دفع فرماتا ہے جو بمقتضائے بشریت کبہی ایسے خیال مین ہوتے
ہین کہ قرآن مین بعضے ایسی باتین ہین جو ہماری عقل مین بعید معلوم ہوتی
ہین مثل زندہ ہو جانے مردون کے قیامت مین اور مانند اسکے اور

بعضی باتین ایسی ہین جو انتظام دنیاوی سے متعلق ہین اور بعض
قصے اگلون کے ہین پس یہہ قرآن کلام خدا نہین ہے بلکہ کلام خدا کا اور ڈھب کا ہوتا ہوگا
پس اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر تم کو یہہ شک ہے تو تم اہل کتاب سے
پوچھو کہ خدا کا کلام جو نبیون پر اوترتا تھا اس قسم کا ہوتا تھا یا نہین اور
اس بات کو یہود اور نصاری خوب جانتے تھے گو مقدس کتابین محرف

ہون پس اس آیہ سے بھی مثل آیہ اول کی یہہ بات ثابت نہین
ہوتی کہ زمانہ ظہور رسول صہ تک مقدس کتابین محرف نہین ہوئی
تہین قولہ اونکا پس قرآن کے ان مقامون سے ثابت ہوتا ہے
کہ محمد کے زمانہ تک اہل کتاب کی مقدس کتابین تحریف نہین ہوئی تہین
کہتا ہون مین کہ یہہ مجرد زعم پادری صاحب کا ہے ان آیتون سے
یہہ مدعا ثابت نہین ہوتا جیسا اوپر بیان ہوا قولہ و کلہ تو
اگر بالفرض قرآن سچا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا ان آیتون مین
حکم کرے کہ مسیحیون اور یہودیون کی کتاب پر متوجہ ہو کہتا ہون مین
ان آیتون مین یہودیون اور مسیحیون کی کتاب کی طرف متوجہ ہونے کا
ہرگز حکم نہین ہے قولہ اونکا اور شک کے وقت ان سے پوچھو
کہتا ہون مین کہ جن باتون کے پوچھنے کا حکم ہے وسے باتین انکو معلوم
تہین گو اونہون نے بعضے باتین سے بہت کچھہ مقدس کتابون مین تحریف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... ہوتی ہے ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا

الحق وانتم تعلمون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] افتطمعون ان

یعنے اب کیا تم مسلمان توقع رکہتے ہو کہ وہ مانین تمہاری بات اور ایک لوگ
تہی اونمین کہ سنتے کلام اللہ کا پہر اوسکو بدل ڈالتے بوجہ کر اور وہ انکو معلوم
ہے (کہ ہم جہوٹ اور افترا باندہتے ہین بس جب انکے سلف کا یہ حال ہو
تو انسے تحریف کا ہونا کیا محل تعجب ہے) اور اس آیہ مین بہی اگرچہ تصریح
نشان مقام محرف کی نہین مگر اتنا تو بیان ہوا ہے کہ اہل کتاب کے
سلف کا ایک فرقہ تحریف کیا کرتا تہا اگر خلف بہی کرین تو کیا تعجب ہے
اور اس صورت مین یہ آیہ پادریصاحب کی غرض اصلی کے مخالف پڑتی
ہے پادریصاحب نے اسکو بہی عبث نقل کیا اور تیسرے مطلب کے ثابت
کرنیکے لیئے سورہ بینہ کی آیات کو نقل کرتے ہین کہتا ہون ان
آیتونکا ترجمہ دو طور پر ہے اول اسطور پر جسکو اکثر مفسر احتمال اول کرکے
لیتے ہین اور شاہ عبدالقادر صاحب نے بہی اپنے ترجمہ مین اوسیکو لکہا
یعنے ۱ نہتے وسے لوگ جو منکر ہوئے کتاب لیے (یعنے یہودی اور نصاری)
اور شرک والے (یعنے بت پرست) باز آنے والے (یعنے اپنے دین
اور بری رسمون اور برے عقیدون سے مثل عدم اعتقاد نبوت
جناب مسیح کے جیسا یہود کو تہا اور اعتقاد تثلیث کے جو عیسایونکو تہا
اور مانند انکی) جب تک نہ پہنچی انکو کہلی بات ۲ ایک رسول اللہ کا پڑہتا
ورق پاک ۳ اونمین لکہی کتابین (یعنے سورتین) مضبوط ۴ اور نہین

چھوٹنے والے جنکو ملی کتاب (یعنی اپنے دین سے) اور [illegible] رسول اللہ کا
ہے اسمیں کچھ بعضوں نے انکو چھوڑ کر [illegible] قبول کیا اور بعضے
تعصب سے اپنے دین پر قائم رہے) مگر جب آ چکی انکو کھلی بات
رسول اللہ اور قرآن) اللہ شاہ عبدالقادر صاحب اول کے [illegible]
آخر میں حاشیہ پر یوں فرماتے ہیں یوں لکھتے ہیں حضرت سے پہلے
سب دین والے بگڑ گئے تھے ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور تھا جیسے
اب حکیم یا کسی ولی کی یا بادشاہ عادل کی سمجھائے لوگ [illegible]
سو ممکن نہ تھا جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر ساتھ کتاب
اللہ کے اور مدد فوجوں کے کہ کتنی برس میں ملک کا ایمان [illegible]
پس ان آیتوں کا حاصل اتنا ہی ہے کہ اہل کتاب اور اہل شرک [illegible]
[illegible] سے بدون مبعوث ہونے رسول کے بدعت سے باز آنے
والے نہ تھے اور بعد اسکے مبعوث ہونے کے اہل کتاب [illegible]
دو فرقے ہوا اور کسی مخالفت ضد کی راہ سے ہے اور اصول [illegible]
ان آیتوں سے یاد رہا صاحب کو کچھ بھی استدلال کی جگہ [illegible]
طور پر ترجمہ اسے پہلی اور چوتھی کا یوں ہے ان سے [illegible] لوگ [illegible]
کتاب والے اور مشرک لوگ باز آتے (یعنی اپنے دین سے) [illegible]
جو پہلے مبعوث ہونے پیغمبر کے کرتے تھے کہ جب [illegible] مبعوث

تو ہم ایمان لاوینگے اور ان رسمون بری اور اپنے دین کو چھوڑ دینگے)
جب تک کہ پہنچی انکو کہلی بات ہم اور نہین ہوسکتے وے جنکو ملی
کتابیں (یعنے اپنے اوس دعوی سے جو کرتے تہے) مگر جبکہ آچکی انکو
کہلی بات اور اس صورت مین ان آیتون سے اتنی بات معلوم
ہوتی ہے کہ اہل کتاب کو حضرت صلعم کے مبعوث ہونے کے پہلے
انتظار ہی تہا اور یہہ بات تو جب ہی صادق آتی ہے جب کہ اکثر
بشارات حضرت صلعم کی تحریف سے محفوظ ہون اور یہہ ہمارے دعوے
کو مخالف نہین کیونکہ ہم نہین کہتے کہ مقدس کتابون کی اہل کتاب نے
ساری عبارت اول سے آخر تک محرف کر ڈالی ہے اور کوئی لفظ یا
حرف کلام نبوت کا اونمین باقی نہین بلکہ ہمارا دعوی اونکا وہی ہے
جو درمیان ہوا اور ان آیتون سے ہرگز یہہ بات ثابت نہین ہوتی
کہ مقدس کتابون مین پیشتر زمانہ رسول اللہ صلعم کسی موضع مین
تحریف نہین ہوئی **قول** اونکا پس اگر بالفرض مان لین کہ قرآن کا
الخ محض لیک توہم ہے اور پہر اوس آیت سے یہہ بات ثابت
نہین ہوتی جسکو پادری صاحب سمجہے جیسا عنقریب گذرا اور صاحب
کہتے ہین مصنف کتاب استفسار نے بہی آیت مذکورہ کا مضمون
۴۴۸ صفحہ مین اسطرح بیان کیا ہے کہ نبی سابق الانتظار کے اعتقاد

یہ سب ان کے اعتقاد کے بموجب مختلف و متفرق نہیں ہوتے
کیونکہ یہ نبی نے ان مسلمانوں سے کہی ہے کہا جا سکتا ہے کہ نبی
آخر زمان کی بشارت توریت اور انجیل میں نہیں ہے اس لیے کہ تحریف
و تبدیل نصوص واقع ہوئی ورنہ وے اوسکے منکر ہوتے اسی واسطے
دعوے توریت کا تم جانتے ہو اس پر ایمان لاویگے سو اسکا
جواب یہ ہے کہ اس استدلال سے جو سمجھا گیا ہے اور درست کیا
جاوے اتنا ہی ثابت ہوا کہ صرف نبی کے حق میں بشارتیں تھیں
تحریف و تبدیل نہیں واقع ہوئی مگر یہ نکلا اس تقریر سے کہ
یہ بیان اور کتب مقدسہ میں کچھ خرابی نہیں ہوئی کیونکہ
تم کو معلوم ہے کہ مصنف استفسار کی یہ تقریر ہے
ہے کیونکہ ان آیتوں میں جنہیں محمدی بشارتیں کہتے ہیں
تحریف و تبدیل واقع ہوئی تو اور آیات میں کیسے ہوئی کہتا ہوں کہ جو
صاحب استفسار کو منظور ہے جیسا کہ اوسکا یہ قول کہ استدلال
درست ہے اور درست کہا جاوے صاف اس امر پر دلالت کرتا ہے
پس صاحب استفسار کے نزدیک اول یہ استدلال ہے جیسا کہ
نہیں کیونکہ ان آیات کے دو معنی ہیں ایک معنی اول قوی اور دوسرا
کہ جس عبارت کے دو معنی ہوں اور ایک ان میں سے جو مقصود ہے

مخالف ہے قوی ہو یا دونوں برابر ہوں تو اوس سے استدلال پورا
نہیں ہوتا اسی لئے صاحب استفسار نے بعد لکھنے معنے اول کے کہا تھا
اور جب ایک معنے اس آیہ کے یہہ ٹھہرے تو یہہ دعوا پادریصاحب کا کہ قرآن
اونکا مطلب ثابت ہوتا ہے غلط ہو گیا اور اگر اس سے تنزل کرین اور
استدلال کو درست مان لین تو جواب اوسکا وہ دیا جو پادریصاحب نے
نقل کیا اور وہ جواب کسیطرح مفید پادریصاحب کو نہین اور قول اونکا
تو اور آیات مین کس سئے ہوی بالکل وہم ہے کیونکہ یقینا اور آیات بے شمار
مین تحریف ہوی ہے اور بہت ایسی آیتون کو ہم سوا اونکے سبب کے
اس رسالہ مین بیان کر چکے ہین اب پادریصاحب اپنی طرف سے جو
چاہین اور اون کی تحریف کا عذر کہین گو اہل انصاف سنکر [illegible]
پادریصاحب کہتے ہین اور یہہ بات کہ فی الحقیقت کتب مقدسہ کی کسی
بات مین کسی وقت تحریف واقع نہین ہوئی آگے چلکر بیان مدلل
ہو گی ہادی قرآن کے مفسر یہی کہتے ہین کہ سب یہی اور یہودی محمد کے ظاہر
ہونیکے منتظر تھے لیکن ظاہر ہونیکے بعد عداوت کے سبب اوسے
روگردان ہوگئے اور ذکر اون آیتون کو جنمین محمد کے آنیکا اشارہ تھا اپنی مقدس
کتابون سے نکال ڈالا کہ دیے اس طرح اپنی بے ایمانی کیواسطے
ایک عذر بنا دین لیکن جب قرآن مین اس دعوی کی کوئی دلیل مذکور نہین ہے

دیوین تاوین سببونکے بعد تحریف کے قرآن کریم دیتے ہیں
ہمارے کیتھولک ہین سو مصنف [illegible] کے دعوی کی اس بات مین ہم سکوت کیا
کرین بلکہ لازم ہے کہ جب قرآن مین اس دعوی کے ثابت کرنیکے
کوئی دلیل نہین تو تلاش کرتیا اور دیکھے کہ شاید ہم ہر طرف سے
اس دعوی کے سچا ہونیکے واسطے کوئی معتبر دلیل پاوین لیکن باطل
ہے حقیقت کو ثابت کرنا کہتا ہوتین قول اونکا کسی کتب
مین کسی وقت مین تحریف نہین ہوئی محض ایک دروغ بے فروغ ہے
اور بہت شاہد اسکے کاذب ہونیکے ہیں یہان جو یکے قول اونکا دہ
قرآن کے مفسر مگر یہین قرآن کے مفسر یہ بات نہین کہتے کہ ساری
جیلین محمد کے ظہور سے پہلے کسی وضع مین تحریف نہین ہوئی
اور نہ یہ بات کہ بعد ظہور کے اون سارے [illegible] کو نہین لیا
اشارہ تہا مقدس کتابون کے ساری نسخون سے جو سارے [illegible]
مین پائے جاتے تھے نکالا اوسے پادری صاحب چاہئے کہ ایک دو
تفسیر کا حوالہ دیوین قول اونکا شاید ہم اسطرف سے [illegible]
پادری صاحب جیسے یہان اس دعوی کے سچا ہونے مین شک نہین
دیسی ہی نکلیگے کہ کوئی دلیل اچہی لکھی ہے ایک مین کی جیسا منقول ہے
پادری صاحب کہتے ہین اس مطلب کی تحقیق کے وقت [illegible]

کہ آیا مسیحی و یہودی ایسے کام کے لیے کونی جہت یا سبب رکھتے
تھے یا نہین کیا مقدس کتابونکی تحریف کرنے سے اونہین کچہ فایدہ ملا
یا محمدؐ اور اوسکی امت کے آگے عزت دار ٹہرتے یا دولت حاصل
کرتے تھے یا خلیفون اور اسلام کے بادشاہونکے ملکونمین چین سے
گذران کرتے یا اس کام کے باعث خدا کی رضامندی اونکے شامل حال
ہوتی ہرگز نہین بلکہ بالفرض اگر مقدس کتابونکو تحریف کرتے تھے تو کیا
اس جہان مین اور کیا اوس جہان مین خلاف مطلب حاصل کرتے تھے
چنانچہ اس جہان مین اس سبب سے کہ محمدیون نے مقدس کتابونکے
تحریف ہونیکا گمان کیا اور اس تحریف کو اونکی بے ایمانیکا باعث
سمجھا ہے مسلمانونکی عملداری کے ہر ایک ملک مین جسمین مسیحی اور
یہودی رہتے ہین بہت سا ظلم اور بڑا ہی عذاب مسلمانون سے
اوٹھایا اور اوٹھاتے ہین اور وہ جو قیامت کا عذاب ہی اوسکی بابت
مقدس کتابون مین صاف خبر دی ہے کہ خدا کے کلام مین کمی بیشی
کرنیوالے بڑے عذاب مین پڑینگے چنانچہ موسی کی پانچوین کتابکے
۴ باب کی ۲ آیت مین لکھا ہے * کہ تم اس بات مین جو مین تمہین کہتا ہون
نہ کچہ زیادہ کیجیو نہ کم تا کہ تم خداوند اپنے خدا کے حکمونکو جو مینے تمتک پہنچائے حفظ
کرو * پہر مکاشفات کی ۲۲ فصل ۱۸، ۱۹ آیت مین [illegible]

جو اس کتاب کی نبوت کی باتین سنتا ہے یہہ گواہی دیتا ہون کہ اگر کوئی
ان باتون مین کچھہ بڑہا دے تو خدا ان آفتونکو جو اس کتاب مین لکھی
ہین اوسپر بڑہا دیگا اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتون مین سے
کچھہ نکال ڈالے تو خدا اوسکا حصہ کتاب حیات اور شہر مقدس
اور اون باتون سے جو اس کتاب مین لکھی ہین نکال ڈالیگا اور بس ہین
حال مین کسطرح خیال کیا جا سکے کہ مسیحی اور یہودیون نے یکبارگی
بے سبب کسی جہت ایسا کام کیا ہو باوجودیکہ خوب جانتے تھے کہ
اسطرح کا کام اونکو اس جہان مین مسلمانونکے ظلم اور اوس جہان مین خدا
کے غضب مین گرفتار کریگا اور اسکے برخلاف اگر محمد سے صدق کرتے
اور اوسکا کہا مان لیتے تو محمدیونکے ظلم سے بچ کر مسلمانون کی ولایت
مین آرام سے رہتے اور محمد کے جہاد و غزوات مین عزت و اعتبار حاصل
کرکے وقت مشرکون کی لوٹ کے مال مین سے بھی حصہ لیتے پس اگر فی
الحقیقت مسیحی اور یہودیونکی مقدس کتابونمین محمد کی خبرین تہین تو البتہ
انہین کوئی سبب نہ تہا کہ محمد کا انکار کرکے اپنی کتابونمین تحریف
کرین اور یہہ جو مسیحی اور یہودیون نے محمد کو قبول نکیا اور اوسکے
نہ قبول کرنے کے سبب نہایت سختیان اوسکے اور اوسکے بعد اون
سے اٹہائین اسکا باعث صرف یہہ تہا کہ اپنی کتابون مین اوسکی کچھہ خبر نپاتے

اونہون نے اوسکی تعلیم کو بہی مقدس کتابونکے موافق نہ پایا کہتا
ہون نہین کہ یہہ تردیدات جو اس سوال مین مذکور ہین محض بیجا ہین کیونکہ مسلمان
ہرگز مدعی اسکے نہین کہ تحریف فقط بعد ظہور محمد صاحب کے ظہور مین آئی ہے
اور بس بلکہ اونکا دعوی عام ہے جیسا کہ بیان ہوا علاوہ اسکے فائدہ
عام ہے خواہ نفس الامر مین ہو خواہ تحریف کرنیوالے کے زعم مین اور
خلقت کو اپنا دین چہوڑنا گو برا ہی ہو مشکل ہوتا ہے اور اکثر
آدمیون کو اپنی بات کی بہی گو ناحق ہی ہو پچ ہوا کرتی ہے اور ان لحاظون
سے بہت حرکتین بیہودہ کر بیٹہتے ہین اور اونکو مفید سمجہتے ہین قولہ

چنانچہ موسی کی پانچوین کتاب کے چوتہے باب کی ۲ آیت مین لکہا ہے
کہتا ہون نہین جو مقدس کتابونمین بعضے باب اور فقرے کے فقرے
الحاقی ہین اور انکے الحاقی ہونے پر علماء عیسائی کا اقرار ہے مثل تمام ۳۴
باب کتاب استثنا کی اور دسوین باب ۲ کتاب استثنا اور پانچ ورس اخیر باب ۲۴ کتاب یوشع کے
اور مثل لفظ آجکے دن تک کے جو بیسیون جگہہ عہد عتیق کی کتابون مین
واقع ہے اور مثل ۲۶ ورسون باب ۱۲ نحمیاہ کے اور سات باب اخیر
کتاب امثال کے اور باب ۵۲ وین کتاب یرمیاہ کے اور غیر انکے کے
جنکی تفصیل مفصلا اس رسالہ مین گذری پس آپ کونسی دلیل ہے
کہ یہہ آیت یہ الحاقی نہو جایز ہے کہ یہودیون نے خوب تحریف کرکے

اس آیہ کو عوام کے بہکانے کے لیے بڑہا دیا ہو **قول** اونکا یہہ مکاشفات
کی ۲۲ فصل کی ۱۸ و ۱۹ آیت مین لکہا ہے الخ **کہتا ہون** کہ
اخیر چوتہی صدی تک کتاب مکاشفات کی جمہور عیسائیونکے نزدیک
واجب التسلیم اور الہامی نہ تہی اور اسمین بہی شبہہ تہا کہ تصنیف یوحنا
کی ہے اور بہت عالمون فرقہ پروٹسٹنٹ نے اس کتاب کو جعلی
اور جہوٹی سمجہا ہے اور سریانی کلیسون اور اسیطرح عرب کے
کلیسون نے اسکو نہین مانا اور بعض علماء کے نزدیک یہہ کتاب تصنیف
سیرنتہس ملحد کی ہے جیسا مشرح چوتہا فصل دوسرے مقدمہ مین
گذرا پس اسمین اگر یہہ بات لکہی ہی ہو تو محرفون کے نزدیک اوسکا
کیا اعتبار تہا وے تو اوسکو ایک بیہودہ کلام سمجہتے تہے اور اگر
کونسل کارتہیج نے ۳۹۷ء مین تین سو برس تخمیناً کے بعد اسکو کتاب
الہامی مانا ہے تو اوسکا کچہہ اعتبار نہین ایسے ہی تو کتاب جودیت اور
کتاب وزڈم اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب باروق اور کتاب
ایکلیزیاسٹیکس کو بہی الہامی کتابون مین داخل کر کے واجب التسلیم
کرا دیا تہا اور ابتک رومن کاتلک انکو الہامی مانتے ہین اور فرقہ
اور تمام فرقہ پروٹسٹنٹ کے ان کتابونکو الہامی نہین مانتے جیسا ان کتابونکے حقمین
اور فرقہ پادریصاحب کے نزدیک حکم اس کونسل کا مردود ہے

دوسری دلیل پادری صاحب کی

اسیطرح ہمارے نزدیک حکم اس کونسل کا کتاب شاہدات کے
حق مین سمجھا جاوے قول اونکا یہ ہے اس حال مین کسطرح ہو اکہ کتاب
ہومین کو اگر مان لین کہ یہ درس الہامی ہے تو بہی تحریف بعید نہین
جیسا باوجود موجود ہونے اوس عدد کے ۲ باب کتاب استثنا کے
موافق اے حیسابیوں کے پانسو برس بعد وفات موسی ع کے سلیمون
نے درس ۴ باب ۲۷ کتاب استثنا مین اور اسیطرح بزرگونکی تحریر
برسونکی تعداد مین اور [illegible] جا تحریف کی ہے اور موافق رائے اونکے
عیسائیون کے یہودیون نے تعداد برسون اور [illegible] مین جسکی تفصیل
اس رسالہ مین گذری تحریف کی ہے اور انہونے جب [illegible] ایمانداری
کمر باندہی اوسکو ایک دو ایسے قول کب روک سکتے ہین قول [illegible] کا
اسکا باعث صرف یہہ تہا الخ اسیطرح یہودی حضرت عیسی کے
حق مین کہتے ہین کہ ہرگز عیسی وہ مسیح نہین جسکے ہم منتظر ہین اور اسنے
محض جھوٹا دعوی مسیح ہونے کا کیا ہے اور اوسکی تعلیم بہی ہماری مقدس
کتابونکی موافق نہین پادری صاحب کہتے ہین قطع نظر اسکے کہ مقدس کتابونکی
تحریف ہونیکا کوئی سبب نہ تہا اگر کبہی کوئی ایسی نالایق فکر کرتا بہی تو اوسکا
انجام ممکن نہ تہا کیونکہ محمد کے وقت مین بلکہ اوسسے کتنے برس آگے مسیحی دین
اکثر ملکون مین پہیلا تہا اسطرح پر کہ اناتولی اور شام اور یونان اور مصر

اور اوپر گذرا ہے اور طرف دنیا کے سب مسیحی ہیں اور سوا ایسے ...
اور ہندوستان میں بھی مسیحی رہتے ہیں اور اٹالیہ اور فرانس اور
ہسپانیہ اور انگلش کے ملک کے رہنے والوں اور جرمنی کے ملک کے
اکثر حصے کے لوگوں نے دین مسیحی کو قبول کیا تھا پس نے ہزاروں مسیحی
دور دراز و نزدیک ملکوں سے چاروں طرف سے کس طرح ہو سکتا تھا کہ
ایسے بڑے کام کے لیے متفق ہوں اور ان کے سوا یہودی اور
مسیحی ہمیشہ آپس میں ایسی جدائی رکھتے تھے کہ کبھی ممکن نہ تھا کہ دینی
ایسے کام میں سب یکدل ہو جاویں اور بالفرض اگر متفق ہو جاتے
تو دونوں طرف ایسے ایسے لوگ بھی تھے جو اس بات کو ظاہر کر کے
فاش کر دیتے [illegible] تھا ہو [illegible] قول ان کا کوئی سبب تھا [illegible] بیان
سب کا [illegible] میں [illegible] اول ان کا تو اس کا انجام ممکن نہ تھا
الغرض [illegible] خرابیوں کے جو مقدمہ کی تیسری فصل میں بیان ہوئی ہیں
صدی تک انجام اس کا ممکن تھا خصوصاً ساتویں صدی تک تو بہت
ہی ممکن اور آسان تھا اور بلا شبہ اکثر مواضع میں علماء محققین
مذہب کے اقرار کی موافق تحریف واقع ہوئی ہے [illegible]
کہتے ہیں [illegible] سوا محمد کے وقت میں اور اس کے زمانے سے پیشتر
[illegible] میں بھی ایسی [illegible] کی حجت اور کتابی [illegible]

دلیل [illegible] مسیحی

کہ جب کبھی ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کی تعلیم دین کچھ برخلاف بائبل کی سی
وقت بیان دیا ہر دو باتیں ظاہر ہے کہ ایسی کوشش دیا یک بیٹے اور
اسقدر طرفداری کے ساتھ کیونکر ہوسکتا تھا کہ وے سب دور و نزدیک
کے رہنے والے اپنی مقدس کتابوں کی تحریف کرنے کے لیے جمع اور متفق
ہوئے ہوں اور فرض کیا کہ اگر بعضے مسیحی مثلا وے جو عرب و شام
میں رہتے تھے انجیل کی تحریف کرنے میں قدم بڑھاتے تھے تو دوسرے
ولایت کے مسیحی جلد اس بات کو دریافت کر کے ظاہر کر دیتے لیکن
انکو کی تواریخ میں جنہیں اگلے مسیحیوں کے سب احوال کی کیفیت اور
انکی آپس کی حجت و تکرار جو بیجا و نامناسب حرکتیں تہیں صاف بیان
ہوئی ہیں ایسی تحریف کی کچھ خبر نہیں اسلئے فقط اتنا سمجھا جاتا ہے کہ انکے
جھگڑوں کا سارا سبب یہ تھا کہ بعضے معلموں اور مفسروں نے کتب مقدسہ
کی بعض آیات کو اور طرح اور بعضوں نے اور طرح پر شرح کیا ہے مگر کتب مقدسہ کی تحریف
ہونیکی بابت کبھی کچھ حجت و جھگڑا انہیں پڑا پس ان باتوں سے ظاہر و یقین ہے کہ
ممکن نہ تھا کہ کوئی کتب مقدسہ کو تحریف و تبدیل کرے جیسا کہ انجیلوں کے لئے غیر
ممکن ہے کہ اس سبب غیرت و تعصب کے جو انکے مختلف فرقوں میں واقع ہے جو ذکر
سارے قرآنوں کو ڈہونڈ کے ایک ایک دوسرے ملکوں میں مجید ہونگے پاس میں تحریف کر کے دوسرے
جمع کریں اور تحریف کر کے اسطرح پر سمجھیں کہ کچھ معلوم نہ ہووے

اور مسیحی بھی اس بات سے آگاہ نہوں لیس جیسے کہ یہ بات ناممکن ہے
اسیطرح مسیحیونکے واسطے بھی محمد کے وقت اور آخر ایام مین اپنی مقدس
کتابین تحریف کرنا محال وغیر ممکن تھا کیتنا ہو نہین کہ محمد کے زمانہ مین اور
بیشتر اونکے زمانہ سے خود حضرات مسیحی آواز بلند سے چلاتے تھے
کہ یہودیون نے عہد عتیق کی مقدس کتابونمین تحریف کی ہے قول
جیسا کہ اب محمدیونکے لیئے غیر ممکن ہے الخ یہہ قیاس مع الفارق ہے کیونکہ
قرآن مین بسبب متواتر ہونے ہر ہر لفظ کے اور بسبب ہونے عبارت
اوسکے اعلی درجہ بلاغت مین تحریف کسی کی چل نہین سکتی تھی اور مقدس
کتابونمین کہ نہ اونکے الفاظ بطور تواتر کے منقول ہین اور نہ اونکی عبارت
اعلی درجہ بلاغت پر ہی تحریف کی گنجایش تھی خصوصًا اون خرابیونکا لحاظ
کرکے جنکا ذکر فصل ۳ مقدمہ مین گذرا اور پادری صاحب کہتے ہین اور یہ بات
کہ ہمارے عہد کے مقدس کتابین حقیقت مین تحریف وتبدیل نہین ہوئین
اگلے نسخونکی طرف رجوع کرنے سے صاف ظاہر و ثابت ہوتی ہے
کیونکہ اب مقدس کتابونکے ایسے نسخے موجود ہین جو محمد کے زمانہ سے بہت
پہلے یونانی زبان مین جو انجیل کی اصل زبان ہے قلم سے پوستین کے
کاغذ پر مرقوم ہو کر اب تک برقرار ہین کہ اون مین سے بعضون مین سارے
عہد عتیق کی سب کتابین لکھی گئین اور بعضون مین صرف کئی حصے

نقض دلیل پادری صاحب کی

اور پرانے عہد کی کتابوں کے لکھے گئے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک جلد
جو ہجرت سے دو سو پچاس برس پہلے لکھی گئی اور ہمارے وقت تک
باقی اور اوسکا نام قدکس واطیکانوس ہے شہر روم واقع ولایت
اطالیہ کے کتبخانہ میں ہے اور ایک اور جلد جو ہجرت سے دو سو برس
پہلے لکھی گئی شہر لندن میں جو سردار برطانیہ کے کتبخانہ میں موجود ہے
اور اوسے قدکس الکسندرینوس کہتے ہیں اور ایک اور جلد کہ اوسی کتاب
کی مانند پرانی ہے پارس شہر کے ایک کتبخانہ میں موجود ہے اور
اوسے قدکس افریمی کہتے ہیں اور ان نسخوں کے سوا اس طرح کے اور بہت
نسخے مسیحیوں کے پاس ہیں کہ محمد سے پہلے اور بعضے اوسی وقت میں
اور بعضے اوسکے بعد یونانی و عبری زبان میں لکھے گئے تھے اور جو کہ
عبری زبان میں لکھے گئے پرانے عہد کی کتابیں ہیں اس لیئے کہ وے
دراصل اوسی زبان میں لکھی گئیں اور ان سب نوشتوں کا سارا احوال
یہاں بیان کرنا ضرور نہ تھا کیونکہ اسیقدر ظاہر کرنے پر کفایت کی
اور اگر ان نسخوں کو جو محمد سے پہلے لکھے گئے اون نسخوں سے جو بعد لکھے
گئے اور کتب مقدسہ کے ان نسخوں سے جو اب مسیحیوں کے بیچ میں ملتین
اور مقابلہ کریں تو ثابت ہوتا ہے کہ قدیم نسخے باہم موافق اور زمانہ
کے مروج نسخوں سے مطابق ہیں چنانچہ اس بات سے بہی ثابت ہوا

دوسی ہے کہتے ہیں اور پرانے عہد کی مقدس کتابون مین کبھی کچھ تحریف
نہین ہوئی۔ کہتا ہون مین کہ اسجا پادریصاحب نے پرانے نسخون سے
دلیل پکڑی ہے اور اون نسخون نے عیسائیون کے نزدیک اعتبار عدالت
سے اگرچہ خاک دہول اعتبار رکہتے ہین تو یہی تین نسخے ہین قدکس واٹیکانو
اور قدکس الکسندریوس اور قدکس افریمی جنکو پادریصاحب نے صراحۃ
ذکر کیا اور حال دونون اول کا شروع مقصد دوم کے آخر مین بیان
ہوا اسلئے ان دونونکا حال اسجا بطور اجمال کے اور پچہلے کا حال بطور
تفصیل کے لکہا جاتا ہے قول اونکا چنانچہ اونمین سے ایک جلد
جو ہجرت سے دو سو پچاس برس پہلے لکہی گئی اوسکا محض دعوی بلا دلیل
ہے اور ہرگز ایسی قدامت اس نسخہ کی اب تک کسی اچہی دلیل
سے ثابت نہین ہوئی بلکہ خود علماء محققین عیسائیون نے خلاف کیا
بعضے اوسے چوتہی صدی کا اور بعضے پانچوین صدی کا اور بعضے چہٹی
صدی کا اور بعضے ساتوین صدی کا لکہا ہوا بتلاتے ہین لہذا ہر ایک ٹکڑون کا مدعی کا
لحاظ کرکے کہتا ہے کہ ساتوین فلانی صدی کا لکہا ہوا ہوگا اور باوجود اسکے
وہ نسخہ بسبب پرانے پن کے بہت ہی خراب ہو گیا تہا اور حروف
اوسکے اکثر جگہ سے بالکل مٹ گئے تہے اوسمین ازسرنو لکہے
گئے ہین اور عبارتین کی عبارتین اوسمین داخل ہو گئی ہین اور بعض جا

چاکو ہے لفظونکو جیل کی الا ہے قوں اونکا اور ایک اور جلد جو ہجرت سے
دو سو برس الخ یہہ بہی مثل اول کے ایک دعوی بلا دلیل ہے اور اسمین
بہی علماء عیسائیونکا خلاف ہے بعض اسکو چوتہی صدیکا اور بعضے
ساتوین صدی کا اور بعضے آٹہوین صدی کا اور بعضے دسوین صدی کا لکہا ہوا بتلاتے ہین اور ایک
انگلون کالتہ لیے اور مونٹ فاکن کہتا ہے کہ چہٹی صدی سے پہلے کا کوئی نسخہ لکہا ہوا نہین نہ
قدکس الکسندر ینوس اور نہ کوٹنی اور نسخہ یونانی اور سیکاس کہتا ہے کہ
یہہ نسخہ آٹہوین صدی سے قبل کا لکہا ہوا نہین اور اودین کہتا ہے کہ دسوین
صدی کا لکہا ہوا ہے اور بہت علماء عیسائی نے اس نسخہ کی برائی مذمت
کی ہے اور یہہ نسخہ اور قدکس واٹیکانوس آپسمین ایسی مختلف ہین کہ کوئی
دو نسخہ آپسمین ایسے مختلف نہین قوں اونکا یہہ ایک اور جلد کہ اوسی کتاب
کی مانند پرانی ہے پارس مین شہر کے الخ یہہ نسخہ بہی پادریصاحب کے نزدیک
ہجرت سے قریب دو سو برس پیشتر کا لکہا ہوا ہے مگر یہہ بہی پادریصاحب کا
ایک دعوی ہے اور ہارنصاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے صفحہ ۹
۵۷ مین پرانے نسخون عہد جدید کے بیان مین لکہتے ہین کہ عہد جدید کے اندر
اس نسخہ مین بہت سے نقصان جنکو وٹسٹین نے اولا ظاہر کیا اور سیکاس
اور کریس بیک نے ثانیا وٹسٹین کے اظہار سے نقل کیا ہے پائے جاتے
ہین علاوہ اون نقصانونکے بہت جا سے بڑا ہی نہین جاتا اور دستہین

خیال کرتا ہے کہ یہہ نسخہ ایک اون نسخون مین سے ہے جو اسکندریہ
مین ترجمہ سبعینی کے مقابلہ کے لیے بہیجے گئے لیکن کوئی دلیل اس امر کی نہین
اور ورس ٹے بات نامہ عبرانیون پر ایک حاشیہ لکہا ہوا ہے اوس سے
وہی محقق استدلال پکڑتا ہے کہ یہہ نسخہ قبل پانسو پچاس کے لکہا گیا
لیکن اوسکی دلیلون کو میکالس فیصل نہین سمجہتا اور خود اتنا کہتا ہے
کہ یہہ مانا ہے اور بشپ مارش ساتوین صدی کا لکہا ہوا کہتا ہے اوسکی
عبارت ترجمہ لاطینی سے ملتی ہے لیکن کوئی دلیل نہین کہ اوسے تحریف
کرکے ترجمہ لاطینی کی موافق بنا لیا ہے اور اس نسخہ مین کسی محقق نے
تبدیل کی ہے اور گریس بیک سمجہتا ہے کہ یہہ تبدیل اوس نسخہ کے
لکہے جانے سے بعد بہت عرصہ کی نہین ہوئی ہے اور اوسنے بہت
سی پرانی عبارتونکو جسلا دیا ہے پس اس نسخہ مین اول تو نقص
عہد جدید ہے اور اوسمین بہی بہت سے نقصان پائے جاتے ہین
اور باوجود اوسکے بہت جانے پڑہا بہی نہین جاتا اور کوئی دلیل اس
امر کی بہی نہین کہ کونسی صدی کا لکہا ہوا ہے اور بشپ مارش ساتوین صدی کا
لکہا ہوا بتلاتا ہے اور بعد مدت کے کسینے اوسمین تحریف بہی کی ہے
اور بہت سی پرانی عبارتونکو جہیل ہی ڈالا ہے پس جس صورت مین
کہ کوئی اچہی دلیل نہین کہ یہہ تینون نسخے کس عہد کے لکہے ہوئے ہین [illegible]

بقول بعضے عالمون عیسائی مذہب کے پہلا نسخہ ساتوین صدی کا
اور دوسرا آٹھوین یا دسوین صدی کا اور تیسرا ساتوین صدی کا
لکھا ہوا ہے اس صورت مین یہہ دعوی پادری صاحب کا کہ پہلا اڈہائی سو
برس اور تیسرا اور دوسرا دو سو برس ہجرت کے پہلے کا لکھا ہوا ہے
کیونکر مانا جاوے اور ظاہر یہہ ہے کہ جو حضرات عیسائیوں مین دوسوین
صدی تک جعل کا بڑا زور تھا اور دوسری صدی سے ایسے جہوٹ کا
بولنا اور ایسے فریب کا دینا جسمین دین عیسوی کی بہبودی ہو علماء
مسیحی مین بمنزلہ مستحبات دینی کے ٹہر گیا تہا کسی پوپ یا متعلقین
پوپ پر یہ حال انکی دیانت اور امانت کا پادری صاحب اور اونکے فرقہ کو
بہت کچہ معلوم ہے اسلام کی روز بروز ترقی دیکہکر ایسے نسخے جعل بنا کر
کہدیا ہوگا کہ یہ نسخے ہجرت کے قبل کے لکہے ہوئے ہین تا عوام عیسائی
انکے جال مین آجاوین اور اس جعل کی گیا شکایت ہے عیسائیون نے تو بہتیرے انجیلین
وغیرہا گہڑ کے تیار کر دی ہین جیسا عبارت سوم سے جو نقل
اوسکی مقصد تیسرے کی پہلی فصل مین گذری سمجہا جاتا ہے پادری صاحب
کہتے ہین اوپر کا مطلب ثابت کرنیکے واسطے ایک اور دلیل ان معلومات
او روہ ین ہے کہ خاد موئی کتابوں سے جو جوار یونکے بعد سے حاصل ہوتی ہے
اور یہ مسیحیونکے مشہور معلم محمد سے بہت مدت آگے ہوئے اور

بہت سی کتابین لکہین کہ انمین سے اکثر ابتک مسیحیونکے درمیان موجود
ہین اب اس جگہہ ہم انمین سے کئی ایک اشخاص کا ذکر کرکے اونکے زمانونکو
بہی معین کرتے ہین اسطرح پر کہ سنہ مسیحی کی پہلی اور دوسری صدیمین
کلمنس نامی اسقف اور یگناتیوس اور پولیکارپوس شہید اور ایرینوس
اور کلمنس الکسندریہ اور ترطولیانوس نے کتنی کتابین تصنیف کین کہ
ابتک انمین سے بعضی تمام اور بعضی کسیقدر موجود ہین اور ان معلمو
ہین سے بعض تو حواریونکے شاگرد اور بعض حواریونکے شاگردونکے شاگرد
تہے غرض کہ صعود مسیح کے نوّہ برس بعد سے دو سو برس تک یعنی سنہ
ہجری کے چار یا پانچ سو برس پہلے اونہون نے یہ کتابین لکہین اور پہر سنہ
مسیحی کے تیسری صدی مین یعنی سنہ ہجری کے تین سو برس پہلے اوریگنس
وکپریانوس نے بعضی کتابین بنائین جو ابتک ہین اور اسیطرح سے
اشخاص یعنی اینوبیوس و افرم شامی و امبروسیوس و باسیلیوس
و خریسوسطموس و هیرونیموس و اوگستینوس یہی جو مسیحی قوم مین بڑے
مشہور معلم تہے سنہ ۴۰۰ و ۵۰۰ مسیحی مین یعنی سنہ ہجری سے
۲۰۰ و ۱۰۰ برس آگے بہت سی کتابین بناکر چہوڑ گئے جو ابتک باقی
ہین اور وے سب کتابین مسیحی دین کے بیانمین لکہی گئین اور اکثر انمین سے
نئے اور پرانے عہد کی کتابونکی شرح و تفسیر پر شامل ہین اور اسیسبب

براسنے اور نئے عہد کی کتابونکے بہتیرے مقام اونمین لکہی ہین اور
مقدس کتابونکے وسیے مقام جو اونمین ہین اگر ہم انکو کتب مقدسہ کے
اون نسخون سے جو اب مسیحیون مین رائج ہین مقابلہ کرین یہہ ویسے سب ہین
جنکا ذکر ان معلمون نے اپنی کتابونمین کیا ہے ٹہیک ویسے ہی ہین
جیسے اب مسیحیونکے مروج نسخونمین لکہی ہین پس اس سے یہی بالیقین
معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کسی وقت مین تحریف نہین ہوئی اور اس انجیل
کے سوا جو اب مسیحیونکے پاس ہے کوئی اور انجیل نہ تہی اور اصل انجیل یہی ہے

* **کہتا ہونمین** کہ اسحیاپادری صاحب مشایخ کی کتابون سے دلیل
لاتے ہین مگر یہہ دلیل بہی ضعیف ہے اور صورت تسلیم مین ہرگز مسلمانونکے
دعوے کو جسکا بیان اوپر گذرا منافی نہین اور جو اونہون نے پانچوین
صدی کے علماء تک جنکے قولونمین قوت دیکہی ہے اونکے نام یہان لکہے
ہین پس حقیقۃ مسیحیونمین بڑی سند نہین ہے قول کی ہے اور ہم اسی
خوف طوالت سے فقط کلیمنس اور اگناتیوشس کا جو صدی اول کے علماء
اور حواریون کے شاگرد کہلاتے ہین اور پادری صاحب نے بہی انکو بڑا
معتبر سمجہکر اول لکہا ہے حال لکہدیتے ہین علاوہ اسکے جو دوسری
تیسری صدی سے حضرات مسیحیون مین مذہب عیسوی کی بہبودی کے
لیے جہوٹ بولنا بمنزلہ مستحبات دینی کے ہوگیا تہا تو اونکے قول کی

صداقت مین بہی شک ہے اور بڑا اسنادی اول پادریصاحب کے
نزدیک کلیمنس ہے جو روم کا اسقف تہا اور حال اوسکا یہہ ہے
کہ اوسکا صرف ایک ہی خط ہے جو کلیسیٔ روم کی طرف سے کرنتہو کے
کلیسے کو لکہا تہا اور اوسکے سال تحریر مین خلاف ہے مگر کسی قول
کے موافق وہ سال سنہ ۹۶ سے تجاوز نہین کرتا کیونکہ وہ خط آرچ بشپ
آف کنٹربری کے نزدیک مابین سنہ ۶۴ و سنہ ۷۰ کے اور لیکلرک کے نزدیک
سنہ ۶۹ مین اور ڈاکٹر ڈول کے نزدیک سنہ ۶۴ مین لکہا گیا ہے اور ڈیوپن
اور ٹلی منٹ کہتے ہین کہ سنہ ۹۱ یا سنہ ۹۳ تک کلیمنس بشپ ہی نہوا تہا
اور موافق تحقیق لارڈنر کے سنہ ۹۶ مین مرقوم ہوا ہے پس اول باسی
امر کی سند نہین کہ کونسے سنہ مین لکہا گیا ہے باوجود اسکے اوسکے
خط مین کسی جگہ سے صاف نہین سمجہا جاتا کہ وہ اسی کسی انجیل کا
حوالہ دیتا ہے بلکہ جو چند عبارتین اوسکی اتفاقاً کسی انجیل کی عبارت
سے مضمون مین کچہ موافق پڑ گئی ہین اونکی بابت علماء عیسائی نے
زبردستی دعوی کیا کہ ان عبارتونکو ان انجیلون سے لیا ہوگا
گو حوالہ صریح نہین دیا اور ہم اول بطور نمونہ کے ایک عبارت نقل
کرکے تکلم ان لوگونکا ظاہر کرتے ہین اور بعد اوسکے دو اور عبارتین جنکو
کتب اسناد کے لیے بڑی سند سمجہتے ہین اور اونہین بڑہ کر اوس خط مین

تم سے کرے اور نہ کرو وہ جو تم نہیں چاہتے کہ وہ تم سے کرے اور تکو صرف
اسی خلق کی حاجت ہے اور یہ سب خلقون کی اصل ہے اور ذیل
خلق ۱۔۵ کے مرقوم ہے اپنے دشمن کی موت نچاہو کہ یہ خواہش
بیفائدہ ہے اور اوسکی زندگی خدا کے اختیار مین ہے اور ذیل خلق
۳۔۵ کے ہے نیکی کا بدلہ نیکی کے ساتھ کرو اور کبھی بدی کا بدلے مین
بدی نکرو اور ذیل خلق ۳۶۔۳ کے ہے ہم دشمن سے اعراض بدون انتقام
لینے کے کر سکتے ہین اور طبیعت کے خیال بہت گنہگار نہین انتہی پس حق
یہہ ہے کہ مجرد مناسبت سے نقل نہین ثابت ہوتی اور یہ دعوی جلدونکا
غلط ہے اور اسیجا لارڈنر نے انصاف کیا اور مسٹر جونس کی حمایت
اچھی نہ سمجھی اور اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۴ مین لکھا کہ مین سمجھتا
ہون کہ اس حوالہ مین شبہہ ہے کیونکہ کلیمنس بسبب وعظ اور نصیحت اور یونکے
اسبات سے خوب واقف تھا کہ اقرار عشق عیسوی کا آدمیون کو رغبت
کرتا ہے کہ اوسکے حکمون پر عمل کرین انتہی اب حال اون دو بڑی سندنکی
عبارتونکا سنئے اول یہہ کہ باب ۱۳ اوس نامہ مین یون واقع ہوا ہے
اور ہم کرین جیسا کہ لکھا ہوا ہے اسلیئے روح القدس نے اسطرح کہا ہے
کہ دانا آدمی اپنی دانائی پر فخر نکرے خصوصاً یاد رہین خداوند یسوع کے الفاظ
جو یہہ بردباری اور مجاہدہ کی تعلیم کے وقت یون فرمائی تھی رحم کرو تاکہ تم پر رحم

کیا جاوے بخشو تاکہ تم بخشے جاؤ جیسا تم کروگے ویسا ہی تمہارے ساتھہ
کیا جائیگا جیسا تم دوگے ویسا ہی تمہیں دیا جائیگا جیسی تم عیب گیری
کروگے ویسے ہی تمہاری عیب گیری کیجائیگی جیسی تم مہربانی دکہاؤگے
ویسی ہی تمکو مہربانی دکہائی جائیگی اور جس پیمانہ سے تم ناپوگے اوسی پیمانہ
سے تمہارے لیئے ناپا جائیگا انتہی علماء عیسائی یا سمجہتے ہیں کہ کلیمنس نے
یہہ الفاظ ورس ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ باب ۶ لوقا اور ورس ۱ و ۲ و ۱۲
باب ۷ متی سے نقل کیئے ہیں اور عبارت باب ۶ لوقا کی یون ہے ہندیہ
۱۸۴۱ ۳۶ سو اسواسطے تم جیسا تمہارا باپ رحیم ہے رحیم ہو ۳۷
نکتہ چینی نکرو تب تمہاری نکتہ چینی نکیجائیگی اور گناہ ثابت نکیا کرو تو
تمہارے گناہ ثابت نکیئے جائینگے بخشو کہ تم بخشے جاؤگے ۳۸ دو کہ
تمہیں دیا جائیگا اچہا پیمانہ داب داب کے اور ہلا ہلا کے منہا منہہ بہر ہوا
تمہاری گود مین رکہہ دینگے اسلیئے کہ جس پیمانہ سے تم پیمایش کرتے ہو
اوسی سے پہر تمہارے لیئے پیمایش کیجائیگی اور عبارت باب ۷ متی کی
یون ہے ہندیہ ۱۸۴۱ ۱ نکتہ چینی نکرو تاکہ تمہاری نکتہ چینی نکیجاوے ۲
کیونکہ جو نکتہ چینی تم کروگے ویسی ہی تمہاری نکتہ چینی کیجائیگی اور جس
پیمانہ سے تم پیمایش کرتے ہو اوسی سے تمہارے واسطے بہی پیمایش
کیجائیگی ۱۲ اسمین جو سلوک تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کرین تم بہی اونسے ہی کرو

اگر چکی کا پاٹ اوسکی گردن مین لٹکایا جاتا اور دریا مین پھینک دیا جاتا
تو اوسکے لیئے اوس سے یہہ بہتر ہوتا کہ وہ اون چھوٹون مین سے ایک کو
ٹھوکر کھلاوے انتہی اور لارڈنر بعد نقل اس عبارت کلیمنس اور حوالے
درسون انجیل کے اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۷ مین لکھتا ہے
کہ میتھیو مقابلہ مین کئی انجیل نویسون کے الفاظ اسلیئے رکھدیئے ہین
تاکہ ہر شخص خوب سمجھ لیوے لیکن عام خیال یہہ ہے کہ اس عبارت کا جزو اخیر
درس ۲ باب ۱۷ لوقا سے لیا گیا ہے انتہی دیکھو دونون جا مین سب فقرون
کے اندر کلیمنس کی عبارت انجیلون کی عبارت سے توافق لفظی نہین
رکھتی اور بعض فقرون مین مضمون مین پورا اتحاد نہین نکلتا کیونکہ ایک
فقرہ عبارت اول کلیمنس کا اقوال مسیح سے یون ہے رحم کرو تاکہ تم پر
رحم کیا جاوے اور درس ۳۶ باب ۶ لوقا مین یون ہے پس جیسا تمہارا
باپ رحیم ہے رحیم ہو اور یہہ فقرہ جیسی تم مہربانی دکھاؤگے ویسی
ہی مہربانی تمکو دکھائی جائیگی کلیمنس کی عبارت مین ہے اور متی اور لوقا
مین نہین پایا جاتا اور یہہ فقرہ اور گناہ ثابت نکیا کرو تو تمہارے
بھی گناہ ثابت نکیئے جائینگے لوقا مین ہے اور کلیمنس مین نہین ہے
اور حال دوسری عبارت کا بھی ایسا ہی کچھہ خراب ہے پس دعوی نقل کا
محض بیجا ہے اسلیئے اگر انجیل سے نقل کرتا تو نام اوسکا لیتا اور اگر نام لیتا

تو عبارت مین موافق ہوتا اور اگر یہہ بہی نکریا تو ادنی درجہ یہہ تہا کہ اوس سب
مضمون مین تو موافقت رکہتا البتہ دونون چاہیے اتنی بات ثابت
ہوتی ہے کہ کلیمنس کے نزدیک یہہ قول ارشاد جناب مسیح کے تہے اور جو
کلیمنس صحبت یافتہ حواریونکا اور حواریون کی صحبت کے قابل حواریون اور اور مریدون کے
واقف تہا تو کہان سے ثابت ہو سکتا ہے کہ اوسنے انجیل متی یا لوقا
یا مرقس سے دیکہکر لکہا ہے اسی سبب سے اس دعوی سے بشپ مرسن نے
فارغخطی دی اور کہا کہ کلیمنس نے حوالہ نہین لیا لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد
دوسری مین دو نو عبارتون کے حق مین لکہتا ہے کہ جنہون نے ہمارے
خداوند کے حواریون اور مریدون کی صحبت پائی تہی اور ہمارے خداوند کے
مسئلون اور تاریخ سے ایسے واقف تہے جیسے انجیل نویس اونکے
ملفوظات کے دیکہنے سے اکثر ایک مشکل واقع ہوا کرتی ہے جب تک
اونکے حوالے صریح اور ظاہر نہون اور یہان وہ مشکل یہہ ہے کہ آیا
کلیمنس ان جگہون مین اون الفاظ عیسوی کی طرف رجوع کرتا ہے جو مکتوب تہے
یا کرتے ہو نکو وہ الفاظ عیسوی یاد دلاتا ہے جو اوسنے اور اونہون نے
خداوند کے حواریون اور اور مریدون سے سنے ہونگے لیکن آپ اول کو
اختیار کرتا ہے اور بشپ مرسن دوسری کو اور مین اسباب کو مانتا ہون
کہ پہلے تینون انجیلین اس وقت سے پہلے لکہی گئی تہین اور کلیمنس نے اگر رجوع

کیلیئے تو ہوسکتا ہے کہ لفظون اور عبارت مین خوب موافقت نہین
رکہتا لیکن یہہ بات کہ اوسنے رجوع ہی کیا ہے آسان نہین کہ
فیصل ہو جاوے کیونکہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ جو انجیلون کے لکہے
جانے سے پہلے ان چیزونسے خوب واقف تہا اور بعد اونکے
لکہے جانے کے بہی ممکن ہے کہ اسی طور سے کہ پہلے اوسکی بیان کی
عادت تہی بدون رجوع کے طرف انجیلون کے اون چیزونکا جنسے
وہ خوب واقف تہا بیان کرتا ہو لیکن دونون صورتون مین انجیلونکی
سچائی خوب مضبوط کرتا ہے اسلیئے صورت رجوع مین تو مقدمہ
صاف ہے اور صورت عدم رجوع مین بہی انجیلون کی تصدیق ہوتی ہے
کیونکہ یہہ الفاظ موافق ہین اونکے جو وہان لکہے ہین اور ایسے مشہور تہے
کہ وہ اور گرنتہی اونکو جانتے تہے پس کلیمنس نے ہمکو یقین کرایا کہ ہمارے
انجیل نویسون نے الفاظ عیسوی کو جنکو بردباری اور ریاضت کی تعلیم
کے وقت ہمارے خداوند نے فرمایا تہا ٹہیک ٹہیک اور سچ سچ
لکہا ہے اور یہ الفاظ لایق اسکے ہین کہ بڑے ادب سے یاد رکہے
جاوین اور اگرچہ بیان مشکل ہے لیکن پہر بہی مین خیال کرتا ہون کہ اکثر
فضلاء کی رائے لیکلرک کی رائے کے موافق ہون البتہ پولوس مقدس ۲۰
باب ۳۵ اعمال مین اسطرح سے بعض کو یون نصیحت کرتا ہے یاد رکہو

الفاظ خداوند یسوع کے جو اوسنے کہے ہے کہ دینا لینے سے زیادہ تر
مبارک ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ یہہ عام مانا گیا ہے کہ پولوس ایسا
کسی لکھے ہوے کیطرف رجوع نہین کرتا بلکہ صرف بعضے لون الفاظ
عیسوی کیطرف جو اون سے یہہ اور وہ واقف تھے مگر اس سے یہہ
نہین لازم آتا کہ ایسا طور رجوع کا ہمیشہ ایسا ہی سمجھا جاوے ۔
بلکہ یہہ طور لکھے ہوئے اور غیر لکھے ہوئے کیطرف استعمال مین
آسکتا ہے اور ہم پاتے ہین پولیکارب کو کہ یہی طور استعمال مین لاتا ہے
اور غالبا بلکہ یقینا لکھی ہوئی انجیلوں کی طرف توجہ کرتا ہے اسیلیے کہتا
ہون کہ اسکے علماء کے نزدیک ہرگز یہہ امر بطور یقین کے نہین ثابت
ہو سکتا کہ کلیمنس نے انجیلون سے ان عبارتونکو نقل کیا ہو اور
تو صاف اس امر کا انکار کرتا ہے اور حق بھی اسیکی طرف ہے کیونکہ اول
تو کلیمنس حالات مسیحی اور اقوال مسیحی سے خوب واقف تھا ثانیا عبارت
اور لفظون مین بھی موافقت نہین ثالثا کوئی امر ایسا اوسکے کلام مین
نہین کہ اوس سے سمجھا جاوے کہ اوسنے حوالا دیا ہے دیکھو پولس
مقدس یہی حال کلیمنس کی س ۳۵ باب ۲ اعمال مین کہتے مین باوجودیکہ
باتفاق علماء مسیحی کے کسی لکھے ہوئے کیطرف رجوع نہین کرتے پس
ایسا ہی کلیمنس کو سمجھو اور وہ جو لارڈنر کہتا ہے کہ سورت دوسرے مین پہلی انجیل کی

تصدیق سے الخ بہت ہی عجیب ہے کہ بعض فقرونکے مضمون مین موافق
ہو جانے سے کہان تمام انجیلونکی تصدیق نکل سکتی ہے بالفرض اگر
تصدیق بہی ہو تو فقط اسقدر ہوگی کہ یہہ فقرے ان انجیلون مین قول عیسی
سے منقول ہوئے ہین اور وہ جو کہتا ہے کہ اور ہم پاتے ہین پولیکارپ کو
یہی طور استعمال کرتا ہے الخ مردود ہے کیونکہ جو پولیکارپ بہی تابعی
اور یوحنا کا شاگرد اور مثل کلیمنس کی سب حالات مسیحی سے واقف ہے
تو حال اوسکا مثل حال کلیمنٹ کے ہے اور جس جا یہی طور استعمال کرتا
اوس جا ہم کہتے ہین کہ وہ بہی مثل کلیمنس و ریولوس کے لکہی ہوئی انجیلونکی
طرف رجوع نہین کرتا پس بحمد الله کہ جو بمنزلہ بسم الله کے اور بڑا اسناد کے
پادری صاحب کا تہا اوسکے کلام سے کچہہ بہی سند انجیلونکی نہ نکلی اب
حال دوسرے کا سنیے کہ وہ بڑا اسندی اگناشیوس ہے جو ۳۷ برس
بعد عروج مسیح کے انطاکیہ کا اسقف ہوا تہا اور یہہ شخص تابعین حواریون سے ہے
لارڈنر اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین لکہتا ہے کہ یوسبی بیس اور جیروم نے
اوسکے سات خط کا ذکر کیا ہے اور انکے سوا اور خط بہی اوسکی طرف
منسوب ہین کہ جنکو جمہور علماء جعلی سمجہتے ہین اور میرے نزدیک بہی یہی ظاہر
بہی ہے اور اون سات خطونکے دو نسخے ہین ایک بڑا دوسرا چہوٹا
اور سوائی مستر وسٹن اور دو چار اوسکے تابعین کے سبکی یہی رائے ہے

اور کتاب ملی کا محشی اوسکے حاشیہ مین لکھتا ہے کہ پچہلے دنون مین
اگناتیوس کے تین خطونکا ترجمہ سریانی ظاہر ہوا اور اوسکو کیورٹن
نے طبع کیا ہے اور اس نے ملفوظ سے قریب تحقیق کے اس امر کو ثابت کیا
کہ چہوٹے خطون یونانی مین جنکو آشر نے درست کیا ہے الحاق ہوا ہے
اور بعد اوسکے جابجا لیبین اسکی ذکر کرتا ہے جسکو منظور ہو اوسمین دیکہ
لے اور جب حال اوسکے خطون کا یہہ ہو تو ہم کو اوسکے فقرونکی نقل کرکے
جواب دینا ضروری نہین بلکہ کہتا ہون کہ جب سب علما مسیحی
دو مین عالمونکے اگناتیوس کے بڑے خطونکو بالاتفاق غیر معتبر سمجہتے
اور کہتے ہین کہ اون مین کسی پادری نے الحاق کیا ہے تو اس صورت مین اونکی
مسیحیونکے نزدیک بہی کچہہ سند نہین باقی رہی چہوٹے خط اوسکے
جعلی اور عدم جعلی ہونے مین بہت بڑے بڑے محققون مین جہگڑا ہے
پس اونکا بہی اگناتیوس کے خط ہونا ہمارے نزدیک مسلم نہین بلکہ
انکو بہی دوسری تیسری صدی مین کہ جسمین جہوٹ بولنا اور فریب دینا
بہبودی دین عیسوی کے لیے بمنزلہ مستحبات کے ٹہر گیا تہا کسی نے
بنا لیا ہوگا اور ان سات خطون اگناتیوس کی کیا حقیقت سمجہے
قریب تیس انجیلون وغیرہا کے حضرت مسیح اور مریم اور حواریون کی
طرف سے جعلی بنائی گئی تہین اور اگر ان بہی لین تو بہی ہما عیسائی

کے نزدیک یہہ مسلم ہے کہ ان چہوٹے خطوں مین کئی فقرے الحاقی ہین
اور لارڈنر نے اقرار کیا ہے کہ یقینا نسخے اون خطوں کے بہت کیا
ہین اور ممکن ہے کہ انمین بہی کسی ایرین یا کسی دیندار یا دونون نے
الحاق کیا ہوا ور جب یہہ مسلم ہوا اور حضرات دیندار بہی اپنی عاقبت
سنوارنیکو ایسے امر کے درپے تہے تو اون خطوں کا پہر کیا اعتبار
جائز ہے کہ بعض فقرے اس قسم کے بہی حضرات دینداروں نے الحاق
کردیئے ہونگے بہرحال بحمد اللہ کہ عہد ی اول مین علماء سے تو کسیکے کلام مین
سند ان انجیلونکی نکلی اور دو بڑے سندی پادری صاحب کے کلام سے
کچہہ بہی ان انجیلونکی سند ثابت ہوئی اور سارے مجموعہ عہد جدید
کی سند کے توکیا معنی پادری صاحب لکہتے ہین اور اگر کوئی یہہ
دعوی کرے کہ جب محمدیون نے قدیم کتب مقدسہ کو تحریف کیا
تو اون معلمون کی کتابونکو بہی تحریف کر ڈالا سو اسکے واسطے
ہمارا یہہ جواب ہے کہ پہلے تو اس دعوی کے ثابت کرنیکی کوئی دلیل
نہین محض دعوی ہی ہے اور بہن دوسرے جیسا کہ ہم پہلے ثابت کرچکے ہین
مسیحیونکو کوئی سبب نہ تہا کہ محمد کے وقت مین پرانے اور نئے عہد کی کتابونکو
تحریف کرین اسیطرح ان قدیم کتابونکے تحریف کرنیکا بہی کوئی سبب نہ تہا کیونکہ
جسطرح محمدیونکے وقتمین کتب مقدسہ کے سارے نسخونکا تحریف کرنا غیر ممکن تہا

اسیطرح یہہ دعوی بہی ہرگز واقع نہین ہوسکتا اور جیسے کتاب فی زمانا
اون سب کتب دینیہ کی جو محمدیونکے پاس ہین تحریف کرنا اور داون تمامونکا
جن مین محمدیونکے واسطے اشارے ہین نکال ڈالنا غیر ممکن ہے ایسے ہی
محمدیونکے وقت مین مسیحیونکی بیشمار کتابونکی تحریف بہی ممکن نہ تہی کہتا ہون
کہ اول مسلمان اس بات کے قائل نہین کہ مقدس کتابین پہلے محمدیونکے تحریف
نہین ہوئین تاکہ یہہ کلام پادریصاحب کا التفات کے قابل ہو لہذا تینون جواب
پادریصاحب کے مردود ہین کیونکہ نہ تو دعوی مسلمانونکا بیدلیل ہے اور نہ
یہہ بات سچ ہے کہ مسیحیونکو کوئی سبب نہ تہا چنانچہ صدق ان دو نامونکا
اس رسالہ کے ناظر کو خوب معلوم ہے اور نہ یہہ بات سچ ہے کہ اونکی
تحریف ممکن نہ تہی دیکہو بڑی کتاب مجموعہ خطوط اگناٹیوس کی جمہور
علماء اور محققین عیسائیونکے نزدیک جعلی اور محرف ہے اور للاردنر اوسمین فرقہ
ایرین کی تحریف کا قائل ہے اور چہوٹی کتاب مجموعہ خطوط کی بہی بعض محققین کے
نزدیک جعلی ہے اور بعض کے نزدیک اگرچہ سب جعلی نہین لیکن بموافق
تحریر لاردنر کے اوسمین بہی الحاق ہوا ہے اور شبہہ دست اندازی
فرقہ ایرین یا دیندار عیسائیون سے خالی نہین اور بلاشبہہ ان مشایخ
کی کتابون کے نسخے بہی بہت ہی قلت سے پائے جاتے ہین قطع نظر
اسکے دیکہو میس لیسٹ اف کورنتہ دوسری صدی مین باواز بلند چلاتا تہا

کہ مین نے بہائیون کی خاطر سے خط لکہے تہے لیکن ان شیطان کے
خلیفون نے میرے خطونکو خراب کیا بس کیا تعجب ہے کہ بعض نے
کتب مقدسہ کو بہی خراب کرنیکا ارادہ کیا ہو چنانچہ اسکا حال مفصلا
آگے گذر چکا ہے تو اب ذرا خیال کرنا چاہیے کہ جب عیسائیون نے
ڈیونیسیش کی عین حیات ہی مین اوسکے خطونکا یہہ حال کیا ہو تو
اوسکی موت کے بعد تو خدا جانے کیا کچہہ خاک اوڑائی ہوگی ور
ایسا ہی کچہہ اور مشایخ کی کتابون کا بہی حال ہے جیسا کہ لارڈنر کے
قول سے مفہوم ہوتا یا در بعض جسے کہتے ہین قطع نظر ان سب باتون
محمد کے مرنیکے بعد عمر خلیفہ نے اوسوقت کے مسیحیونکے کئی
ایک بڑے بڑے کتب خانے اپنے قبضہ مین کر لئے ان مین سے شام
کی ولایت مین قیصریہ کا کتب خانہ اور مصر مین اسکندریہ کا کتب خانہ تہا
ان کتب خانون مین کتب مقدسہ کے قدیم نسخے اور اکثر مسیحی علمونکی
کتابین تہین جیسا کہ انکی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے پس اس صورت
مین محمدیونکو آسان تہا کہ مقدس کتابونکے قدیم نسخے اور قدیم علمو کی
کتابین ظاہر کرکے تحریف کا دعوی ثابت کرتے حالانکہ کتب خانے
چہین لینے کے بعد عمر نے انکے جلا دینے کا حکم دیا اور اوسوقت کے
اور محمدیونکا بہی یہہ حال تہا کہ جو پرانی کتابین پاتے تہے برباد کرتے سو

اس برباد کرنے مین یا تو یہ انکی کتابونکی قدر نہین جانتے یا یہہ سمجھے
تھے کہ اونکا مضمون قرآن کے خلاف ہونے پر گواہی دیتا ہے اور یہی قدیم
کتابونکا برباد کرنا محمدیونکی ایسی بیخبری کا باعث ہوا ہے کہ دین عیسوی
اگلے حالات اور اونمونکی کیفیت وحقیقت سے جو محمد کے پہلے
تھے اونسے خبر و آگاہی نہین رکھتے کہ ایسے ایسے دعوی کرتے ہین مثل
دعوی تحریف کتب مقدسہ وغیرہ ذلک اور اس لیئے کہ محمدی قدیم
کتابین اور مسیحیونکی تاریخون سے کچہ اطلاع نہین رکھتے پہر اونکے
واسطے تواریخ سے دلیل لانا مشکل ہے اور سوائے
اسکے محمدیون نے اون کتابونکی تلاش وجستجو اب تک نہین کی
جو فرنگستان کے مسیحیونکے پاس ہین لیکن اس زمانے کے محمدی اگر اپنے
واو نے تعصب کو کنارے رکھکر انصاف کی راہ سے ایام گذشتہ
عوض کیا چاہین تو فرنگستان مین جا کر وہان کے کتب خانونکو دیکھین
کہ اون مین کتب مقدسہ کے پرانے نسخے اور مسیحی معلمونکی وے
کتابین جو ہم نے ذکر کین دیکہ سکتے ہین اور اگر اون کتابونکی زبان
سیکہین تو اونکا پڑھنا بہی اون پر آسان ہو جائیگا اور اون
کتب خانونمین ایسی کتابین بہی بہت پاوینگے جنمین یہہ مطالب جو ہم نے
اس فصل مین لکہے مفصل و مشرح مذکور ہین اور کتب سابق الذکر کے قدیم نسخے

اسناد بہی یاد نہین جنکی تفصیل بیان ہوتی ہے کہتا ہون یہین کہ اوس وقت کہ
صدہا فاضل یہودی اور عیسائی مسلمان ہو چکے تہے اور اونہون نے
اسلام کی حقیقت پر اپنی کتابونکی موافق گواہی دی تہی اور اوس وقت
عیسائیونمین بڑا زور پوپ کی حکومت کا تہا اور اوسکے متعلقین
عبری کتابونمین عہد عتیق کی تحریف کے قائل تہے تو محمدیونکو کچہ ضرور نہ تہا
کہ ان کتابونسے کچہ ثابت کرسکتے رہا مر جلا دینے کا سو اوسکا حال یہ ہے
کہ اون کتب خانون مین ہر قسم کی کتابین تہین بس جو علم فلسفی کی تہین تو
جلا دینے مین کچہہ بہی حرج نہ تہا زنا دیولوس مقدس نے بہی اس قسم کی کتابین
قیمتی پچاس ہزار روپیہ کی اون لوگونسے جو پہلے یہودی یا یونانی تہے مسیحی ہو گئے تہے
جلادی تہین اور اسپر پولوس مقدس نے اونکو منع کیا تہا او نہہ
کہا تہا کہ ان کتابون کو رہنے دو تاکہ جو مسیحی نہین ہوئے اون پر اونسے
ڈہونڈکر دلیل پکڑی جاویگی اور نہ پہونک دینے پر کچہ طعن کیا تہا باب ۱۹
اعمال مین ہے ہندسہ ۱۸ اور بہترون نے اونمین سے جو ایمان لائے
تہے آکے اپنے کامونکو قبول دیا اور ظاہر کیا ۱۹ اور بہتون نے جو جادو
کرتے تہے اپنی کتابین اکٹہی کرکے لوگونکے آگے جلادین اور جب اونکی قیمت کا
حساب کیا تو پچاس ہزار روپیے ٹہرے انتہی بس اس جہت سے عمر پر کچہ
بہی الزام نہین اور جو کچہہ دینی تہین اکثر ترجمہ تہے اور جو سب فساد سے خالی نہ

تو اوسکا جلا دینا ہی کچہ قابل طعن نہ تہا کتاب واٹس منطبعہ ۱۷۹۱ء کی جلد
تیسری مین ہے کہ جب جلا دیے ترجمہ وکلیف کا حکم نکل چکا ٹنڈل نے ۱۵۲۰ء
مین ایک کتاب کہانی ورس ۱۵۳۶ء مین ایک کونسل بیٹہی اور اوسکے حکم سے ٹنڈل کی بیان نکالی
اور وہاین پہانسی گئین اور ۱۵۲۶ء مین کارڈنل ولسی اور اور بشپ لوگون نے
حکم کیا کہ ٹنڈل کا ترجمہ نہ پڑہا جاوے اور ممانعت کے واسطے اس مضمون کا
اشتہار اپنے اپنے علاقون مین جاری کیا کہ لوتہر کے بعضے پیرو ون نے
ترجمہ غلط کیا ہے اور خدا کے کلام کو جہوٹے ترجمے اور الحادی حاشیون سے
خراب کیا ہے اسلیے وہ ترجمہ جسکے پاس ہو تیس دن کے اندر اوسکو اکبر کر
کے پاس حاضر کرے ورنہ کلیسا سے نکالا جاویگا اور تہمت بدعتی ہونے
کی اوسکو لگیگی اور اسی سال مین ٹونسٹل بشپ لندن اور ماسٹر مور
عنقریب تمام نسخون کے خرید کرکے پال اسکے کراس مین جلا دیے اور ۱۵۲۹ء
مین ٹونسٹل نے معرفت آگسٹن پیکنگٹن سوداگر کے اوس ترجمے کے نسخے
خرید کرکے مقام چیپ سائیڈ مین علانیہ جلا دیے بعد اوسکے جب ٹنڈل نے
نظر ثانی کرکے پہر دوبارہ ۱۵۳۰ء مین مطبوع کرایا اور معرفت جان ٹنڈل
اپنے بہائی اور اور دن کی اوسکو پوشیدہ پہیلایا اوسپر بشپ لندن نے
ان پہیلانے والونکو طلب کیا اور تشہیر کیا اونہین کے ہاتہ سے سب نسخونکو
چیپ سائیڈ مین جلوا دیا اور اٹہارہ ہزار آٹہ سو چالیس ... ورن خرچ ہوا

اون پر جرمانہ ہوا کہ جسکے ہمارے ملک کی رواج کی موافق ایک لاکہہ
اٹہاسی ہزار چار سو روپیہ اور ساڑہے چہہ آنے تخمیناً ہوتے ہین اور سنہ ۱۵۴۲ع
مین بادشاہ ہنری ہشتم کا حکم ہوا کہ ترجمہ ٹنڈل اور کوردیل کا اور اسطرح
اور کتابین جنکی پارلمنٹ نے اجازت نہین دی اور فرث اور وکلف
وغیرہا کی کتابین نہ پڑہی جاوین ملک جلا دینے کے لیئے ملکی اور کلیسیا کے
افسرون کے حوالہ کیجاوین چنانچہ بشپ لندن کے حکم کے موافق
پال کراس مین جلائی گئین اور سنہ ۱۵۴۶ع مین نماز کی کتاب معہ انجیل کے جلائی
گئی اور سنہ ۱۵۵۵ع مین ایک اشتہار اس مضمون کا جاری ہوا کہ بعضی
کتابین نہ کہین بیچی جاوین اور نہ پڑہی جاوین اور نہ کوئی اپنے پاس رکہے [illegible] مین
ہے کہ ہارمنی ٹیشین کی تہیوڈورٹ کے وقت مین موجود تہی اور سب
کلیسون مین پڑہی جاتی تہی لیکن اوسنے اوسکے سب نسخون کو غایب
کر دیا تا کہ انجیل کو اوسکی جگہہ قایم کرے انتہی اور فرقہ پروٹسٹنٹ
جسمین پادری صاحب داخل ہین اپنی ابتداء تسلط مین فرقہ کاتہلک کے
بہت سے کتب خانون کو جلا دیا اور دینی کتابین نہین جلا دیا ہے یہ
آج تک کاتہلک اونکی بات [illegible] کرتے ہین پس اگر مطلقاً کسی کتاب کا
جلا دینا قابل الزام ہے تو عیسائی لوگ بدرجہ اولی ملزم ٹہرتے ہین
اور عیسائی لوگ جو حضرت عمر پر تہمت لگاتے ہین وہی تہمت بلکہ

اوس سے زیادہ اون پر الو لٹی پڑیگی کیونکہ حضرت عمرؓ نے تو
محرف کتابین کہ جنہین وہ خود بھی ایسا سمجھتے تھے جلوا دین یہانتک
عیسائیونکے کہ اونہون نے وہ کتابین غارت کین کہ جنہین وے
لوگ خدا کا خالص کلام جانتے تھے قول اونکا لیکن اس زمانہ
کے محمدی اگر اب پادری داد دینگے الخ کہتا ہون کہ غریب محمدیونکو
انگلستان مین جانے اور اون مسجدون کے دیکھنے کی حاجت نہین
کیونکہ آپ کی کتب اسناد کے مضمون سے باوجودیکہ وے
حامی ہین بہت کچھ اونکے حال سے ہمکو مطلع کردیا ہے جیسا کہ اوپر
بیان ہوا اور اونکی تحریر کے موافق دعوی پادری صاحب کا ایک
مغالطہ ہے اور ممکن نہین کہ پادری صاحب بطور جزم کے یہ بات
ثابت کردین کہ وے نسخے محمد کے پیشتر کے لکھے ہوئے ہین
پادری صاحب کہتے ہین جس حال مین ہم دلیل لاچکے کہ مقدس
کتابین محمد کے وقت مین اور اوسکے بعد تحریف و تبدیل ہوئی نہیں
ہم نے محمدیونکے دعوی کے خلاف ہونیکو جواب ثابت
کردیا اور اب ہوسکتا تھا کہ ہم بے تامل اس مطلب کو چھوڑ کر دوسرے
باب کے مطالب بیان کرتے لیکن درحالیکہ بعضے محمدی کبھی کبھی قرآن کے
معنی نہ سمجھنے سے یا تعصب و کج بحثی کی راہ سے کہتے ہین کہ کتب مقدسہ

حاصل تھی ہون کی خاطر خلش خار سے متحمل ہوتے اور خوش رہتے
تھے لہذا اس دنیا مین انکا بڑا خزانہ یہی انجیل تھی اور بس سو اسی سبب
اپنی دولت و مال اور ہر چیز خوشی سے دیڈالتے تھے تاکہ اس خزانہ
کی نگہبانی کرین یہانتک کہ بعض ان مین سے اپنا قتل ہونا اس سے
بہتر سمجھتے تھے کہ بت پرست انکی انجیل کو جلا دیوین پس کیونکر ہو سکتا ہے
کہ ایسے مسیحی اپنی کتب مقدسہ کی تحریف تبدیل پر راضی ہوتے
ہون اس صورت مین ایسی بحث اور بحث درمیان مین لانا بڑی
تحیری یا در کم عقلی ہے پس بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ محمد سے پہلے
بلکہ جوار ہونے زمانے تک بھی کبھی مسیحیونکی مقدس کتابونکے تحریف
ہونیکا اتفاق نہین ہوا اور یہہ اپنے اوستے عہد کی کتابین جیسی اصل
مین تہین اب تک ویسی ہی ہین **کہتا ہو نگین** قول پس ہم
محمدیونکے دعوی کو الزم محذوش ہے اور ہرگز مسلمانونکا یہہ دعوی نہین
کہ زمانہ محمد تک تمام مقدس کتابونکے نسخے تحریف سے مصئون
اور پاک تھے اور فقط بعد زمانہ ظہور رسول اللہ صلعم کے اونمین فقط
بشارتون رسول اللہ صلعم کے اندر تحریف ہوئی اور بس بلکہ اونکا
دعوی عام ہے جسکا بیان اوپر گذرا اور جب سے ساتوین صدی عیسوی تک
جہوٹ اور جعلسازی کا بازار بہت ہی گرم تہا تو بلاشبہ قرآن تک

بہت کچھ خرابیاں اون کتابون مین ہوئی ہین **قول اونکا** لیکن
درحالیکہ بعضے بعضے محمدی قرآنکے معنے نہ سمجھنے سے یا تعصب
اور کج بحثی کی راہ سے الخ کہتا ہون مین کہ غریب محمدی تو قرآنکے
معنی سمجھتے ہین اور اونہون نے تعصب اور کج بحثی نہین کی مگر
پادریصاحب یا تو بسبب عدم مہارت زبان عربی کے قرآنکے معنی
غلط سمجھ گئے ہین اور اسی سبب سے قرآن کے معنے سمجھنے مین
اکثر پادریصاحب غلطی کہاتے ہین جیسا کہ ازالۃ الشکوک کے
مقدمہ کے اندر اور جا بجا مصرح ہوا ہے اور دعوی مسلمانونکا وہی
عام ہے جسکا بیان اوپر گذرا **قول اونکا** مگر اب ہم اس حجت کا مختصر
جواب دینگے الخ لہذا ہم بھی پادریصاحب کی دونون وجہون کا مختصر
جواب دیتے ہین کہ کوئی نسخہ پرانا مقدس کتابونکا ایسا نہین کہ جسپر
یقین کیا جاوے کہ زمانہ رسول صلعم سے پیشتر کا ہے اور فقط گمان
پادریصاحب کا ہمارے کلام کا نہین اور اگلے قرنون مین بہی تحریف ہوگئی ہے
قول اونکا اس صورت مین ایسی حجت اور بحث درمیان مین الخ
مسلمانونکا دعوی تو بفضل اللہ صحیح اور پادریصاحب کی حجت اور بحث
بیجا ہے پہر خود ملاحظہ فرماوے کہ بیخبر اور بے عقل کون ہے **قول اونکا**
پس بالیقین معلوم ہوتا ہے الخ جب تحریف کا ہونا پہلے زمانہ محمد سے

ثابت ہوگیا تو یہہ یقینی حقیقۃ جہل مرکب ہے اور بس پادری صاحب کہتے ہین
خلاصہ بحث کا مقصود یہ ہے اس قول پر بہی ہم متوجہ ہو کر تحقیق کرتے ہین کہ
گویا یہودیون نے مسیح کے وقت مین دشمنی کے سبب اون آیتونکو
جنمین مسیح کا اشارہ تہا اپنے عہد کی کتابون سے نکال ڈالا اسکا
جواب یہہ ہے کہ جسطرح محمدیونکا وہ اگلا دعوی بے دلیل تہا اسی طرح
یہہ دعوی بہی ثابت نہین ہوا بلکہ صرف ایک خیال ہے بے بنیاد کیونکہ
اگر یہودی مسیح کی خبرین اپنی مقدس کتابون سے نکالتے تو پہلے اون
آیتون کو نکالتے جو صریح اور صاف گواہی دیتی ہین کہ مسیح جسکا وعدہ
یہودیونکو دیا تہا یسوع ہے مثلاً اشعیا کی ۷ فصل کی ۱۴ آیت اور
اوسی کتاب کی تمام فصل اور دانیال کی ۹ فصل کی ۲۴ آیت سے
۲۷ تک اور موسی کی پہلی کتاب کی ۴۹ فصل کی ۹ آیت سے ۱۲ تک
اور میخا کی ۵ فصل کی ۱ و ۲ آیت و زکریا کی ۹ فصل کی ۱۱ آیت اور ۲۲ زبور کی ۱۶
و ۱۷ و ۱۸ آیت ۔ سوا اسکے درحالیکہ خدا نے یہودیونکو تاکید کیساتھہ
ساتھہ فرمایا تہا کہ اپنی کتابون مین کچھہ کمی بیشی نکرین جیسا کہ موسی کی
۵ کتاب کی ۱۲ فصل کی ۳۲ آیت مین لکہا ہے پس اس حکم کے بموجب
یہودی کتب مقدسہ کی محافظت پر ایسے متوجہ ہوئے ہین کہ انہون نے
پر اپنے عہد کی ہر ایک کتاب کے تمام لفظ اور حرف گن گن کر جمع کئے ہین

کہ شاید ایک لفظ یا ایک حرف کم و بیش ہو جاوے اور اگر پرانے
عہد کی کتابونکے وے نسخے جو مسیحیون پاس موجود ہین اون نسخون سے
جو یہودیون مین رائج ہین مقابلہ کیے جائین تو ثابت ہوتا ہے کہ بلا کم و
بیش ٹہیک ٹہیک آپسمین موافق ہین * یہہ پہلے مسیحی اکثر یہودی تھے
پس اگر یہود کے معلم مسیح کے زمانے مین یا اوس سے پہلے پرانے
عہد کی مقدس کتابون کو تحریف کرتے تو وے البتہ اس بات سے
آگاہ ہو کر مسیحی ہونے کے بعد اوسکو ظاہر کرتے حال آنکہ مسیحیونکی
کتابون مین کچہہ خبر نہین ہے کہ یہودیون نے مقدس کتابونکی ان پیشین
گوئیون کو جو مسیح کیطرف اشارہ تہین نکال ڈالا ہو ہان مگر مسیحی
دین کے پہلے معلم فقط یہی سیا دعوی کرتے ہین کہ یہودیون نے
اون آیات کو جنمین یسوع مسیح کا اشارہ ہے نالائق اور نامناسب
طور پر تفسیر اور خلاف بیان کیا ہے کہتا ہون مین قول اون متعصب
شخصونکی امید دستی ہے کیونکہ بعض نہین یہہ تو قدما مسیحیونکی
عام رائے تہی کہ عبری سے بعض مواضع مین یہود نے قصداً تحریف
کی ہے اور بڑے بڑے اپنے مشائخ نے تحریف کا الزام یہودیونکو
دیا ہے اور جسٹن شہید نے تو کئی پیشین گوئیان پیش کی ہین کہ
یہودیون نے انکو مقدس کتابون سے نکال ڈالا ہے اور اسیطرح

اور مشائخ کا یہی حال ہے جیسا کہ کریزاسٹم نے کہا ہے کہ یہود نے بہت
سی کتابیں گم کردیں اور بعض پھاڑ ڈالیں اور بعض جلا دیں اور گستاخی نے
الزام دیا کہ یہودیوں نے بزرگوں کی عمر کی تاریخوں کو بدلا ہے پس اگر
پادریصاحب کے نزدیک یہودی پاک دامن ہیں تو اونکے پیشوا حضرت
و مفسر ہیں کہ اسی طرف سے بیسیوں گونان گھڑ کے پیش کرتے اور
کہتے تھے کہ یہ مقدس کتابوں میں تھیں اور یہودیوں نے انکو نکال ڈالا ہے
ہمکو اگر راست ہو تو یہودیونکو پاک دامن سمجھکر نسبت تحریف کی
آپکے مقتدایوں کی طرف کیا کریں قول اونکا تو پہلے اون
آیتونکو نکلتے جو صریح اور صاف گواہی دیتی ہیں الخ کہتا ہوں
کہ اولاً صریح اور صاف نہیں کیسلیئے کہ اونمیں سے ایک بھی ایسی آیت
نہیں ہے کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر جم جاوے مثلاً اشعیا کے
ساتوین باب کی ۱۴ آیت کے معنی ہیں خود علماء اہل کتاب کو خلاف ہے
بعض کہتے ہیں کہ اس ورس میں حضرت اشعیا اپنی بی بی کی طرف اشارہ
کرتے اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکا جنیگی اور وہ لڑکا اچھی طرح ہوش
نہ سنبھالنے پاویگا کہ اوسکے دشمن پامال ہو جاوینگے چنانچہ اسکا حال
ڈاکٹر بنسن نے یہی لکھا ہے اور یہی معنی قرین قیاس بھی ہیں کیونکہ ربط
کلام اسی بات کو مقتضی ہے اور ورس ۱۶ میں اسی باب کی

دوم یہہ کہ بالفرض اگر یہہ بہی ہم تسلیم کر لین کہ لفظ عصا اور حاکم سے
شنالخت قوم مراد ہے جیسا اب عیسائی لاچار ہو کر تاویل کرتے ہین
تب بہی کچہہ بات نہین بنتی کیونکہ یہہ بات تو حضرت عیسی کے بعد تک بہی
جاری رہی چنانچہ تاریخون سے خوب واضح ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک ملک عرب مین یہود بہت ملکون پر
قابض اور خود سردار ناد تہے یان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد اونپر ایسی تباہی آئی کہ پہر اونمین کوئی حاکم نہین ہوا اور جہانکہین
رہے وہان دوسری قوم کے مطیع ہو کر رہے ہین پس اس
پیشین گوئی سے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیے جاوین
تو مضائقہ نہین سیوم یہہ کہ لفظ سیلوح کے معنے مین اختلاف ہے
لاطینی ولگیت مین (وہ جو بہیجا جانے کو ہے) ترجمہ ہوا ہے اور
سپٹو اجنٹ مین چیزین اوسکے لیے رکہین ہین یا وہ جسکے لیے
وہ رکہا ہے ترجمہ کیا ہے اور سریانی مین اوسی لفظ کا وہ جسکا
وہ ہے ترجمہ ہوا ہے اور عیسائیونکا مشہور اور بڑا محقق و مفسر
لیکلرک اوس لفظ کا اوسکا انجام یا موقوف ہونا ترجمہ کرتا ہے
پس اسحالتین تو یہہ خبر حضرت عیسی پر ہرگز نہین جمتی بہر حال یہہ
پیشین گوئی ایسی صریح نہین ہے کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر جم جاوے

باقی ہیں اور تین پیشین گوئیاں کہ جنکو پادری صاحب نے شرح جا بجا پہلی
نقل کیا ہے سو اونکا حال ان سے بھی بدتر ہے کیونکہ حجی کی عبارت میں
وعدہ ہے کہ شخص موعود حاکم ہوگا اور حضرت عیسی حاکم نہ تھے پس اسی سبب
یہود حضرت عیسی کو مسیح برحق نہیں جانتے کیونکہ اونکے نزدیک مسیح
دنیا میں بادشاہت اور داود کی سلطنت کو قایم کریگا اور اونکے وقت
میں سب ۱۲ قومیں بنی اسرائیل کی جمع ہوکے ایک جگہ رہینگے اور حواری
بھی حضرت عیسی کی نسبت اونکی زندگی بھر دنیاوی بادشاہت کا خیال
کرتے رہے اور زکریا کی خبر میں بھی کوئی ایسا لفظ نہیں کہ جو حضرت عیسی
سے ہے کیونکہ اوسمیں اللہ تعالے خود متکلم ہے اور ۲۲ زبور میں حضرت داود
اپنا حال بیان کرتے اور خدا تعالے سے مناجات کرتے ہیں پس اوسے
حضرت عیسی سے کیا علاقہ چنانچہ درس ۱۸ کی شرح میں [illegible]
نے لاچار ہوکر یوں لکھا کہ اتنا تو صحیح ہے کہ داود کے دشمنوں نے
اوسکا مال لوٹ لیا اور اوسکا اسباب خراب کیا اور گرین صاحب نے
بھی درس ۱۸ کی شرح میں کہا ہے کہ ایک معنے کرکے تو یہہ الفاظ حضرت
داود پر صحیح ہیں لیکن حضرت عیسی پر پورے ہوئے بہرحال اون میں سے
بھی کوئی پیشین گوئی ایسی صریح نہیں کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر بلا
تفسیر بھی لطف سے کچھ یہودیوں نے بعض کو اون میں سے بھی تحریف کر ڈالا

فقرون مین یقینًا معلوم ہوتا کہ فلانے نے وقت مین فلانے شخص نے فلانی کتاب
مین فلانہ لفظ یا فقرہ لاحق کیا ہے حالانکہ کسیکو اسناد کی کتابون سے
مصنفون سیتے یہہ بات ہاتہہ نہین آتی اور یہہ بہی ممکن تہا کہ اگر ہماری لفظ
مین اصل عبارت مصنف کی کسی ایک نسخہ مین اول سے آخر تک محفوظ رہتی
حالانکہ ہارنصاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی ایک نسخہ مین اول سے
آخر تک سب کی سب اصل عبارت مصنف کی محفوظ نہین رہی اور اگر
ایسی محافظت اب پچہلے زمانے مین کی ہے تو مسلم مگر کسکام کی کیونکہ
۱۴ صدی تک تو اسطرحکے باب اور ورس بہی نشان نہو سکے تہے تو
حروف کیے گئے کا تو کیا ذکر ہے بلکہ حقیقت حال یہہ ہے کہ اسحاق ناتہان
یہودی نے ۱۵ صدی مین ورسونکا نشان دیا ہے چنانچہ اسکا حال
ہارنصاحب نے جلد دوسری کے ۱۵۷ صفحہ مین بیان کیا ہے پہر اس
اسکے بعد بالفرض اگر محافظت ہوئی بہی تو کیا ہوا تو اپنا کام پہلے ہی کر چکے
تہے **قول** اونکا یہہ پہلے مسیحی الخ **کہتا ہون مین** کہ اون بیچارون نے
تو بہتیرا پکار پکار کر کہا کہ یہود نے تحریف کی ہے جیسا جسٹن اور کریزاسٹم
اور آگسٹائن اور اور قدما کا حال گذرا ہے **قول** اونکا حال ہالیہ مسیحیون کی
کتابون مین الخ اونکا علم اور فضل خوب روشن کرتا یا اونکی دیانت
کو ظاہر کرتا ہے کیسلیے کہ یہودیون کی تحریف کرنے کا حال تو جسٹن اور

کریز استم اور اگستائن وغیرہ کی کتابونمین موجود ہے اور اون سے
اور متاخرین لوگون نے نقل کیا مثلا ہارن اور جامعین تفسیر ہنری
اور اسکاٹ اور ڈاکٹر ہربٹ اور ہمفرڈ اور دائیتیکر وغیرہ سے پس
مین پوچہتا ہون آیا پادریصاحب نے انمین سے کوئی کتاب دیکہی ہے یا نہین
صورت اول مین تو پادریصاحب کی دیانت وصداقت کا حال روشن
ہوتا ہے کہ باوجود جان لینے کے حق کو چہپاتے ہین اور صورت دوسری مین
افسوس کی بات ہے کہ پادریصاحب کا حال تو یہہ ہو کہ اپنی مشہور
کتابون سے بہی خبر نہین رکہتے تسپر مسلمانون سے مقابلہ آکے قرآن شریف
کی خلاف واقع تفسیر کر کے مفسرون کو نام رکہتے ہین سبحان اللہ
چہوٹا مونہہ بڑی بات بس کس بہتے پر پادریصاحب مسلمانونکی
رد مین کتاب لکہنے پر مستعد ہوئے یہہ مونہہ اور یہہ مسالہ یا نوحہ
کی جائے ہے عجب زمانہ آیا گرجے کے ہاتہہ مین قلم کاغذ ہوتا ہے
جو چاہتا ہے سو لکہتا ہے پادریصاحب کہتے ہین اور مسیح
یا حواریون نے بہی کسی جگہہ کوئی بات نہین کہی کہ یہودیون نے اپنی عمدہ
کتابین تحریف کی ہون بلکہ اوسکے برعکس گواہی دی ہے کہ عہد عتیق
کی مقدس کتابین سب کی سب خدا کا کلام ہین اور اوسکے پڑہنے اور
مطالعہ کرنیکا حکم دیا ہے اسطرح پر کہ مسیح نے یوحنا کی ۵ فصل کی

۳۹ آیت مین فرمایا ہے کہ ٭ کتابون مین ڈھونڈھو کیونکہ تم گمان کرتے ہو کہ
اون مین تمہارے لئے ہمیشہ کی زندگی ہے اور یے وہی ہین جو میرے لئے گواہی
دیتی ہین اور دوسرے تیموتیوس کی ۳ فصل کی ۱۶ آیت مین لکہا ہے
٭ کہ ساری کتاب (یعنی عہد عتیق کی ساری کتاب) الہام سے ہے
۱۰ اور تعلیم اور الزام اور سدھارنے اور راستبازی مین تربیت کے واسطے
فائدہ مند ہے ٭ اور متی کی ۵ فصل کی ۱۷ و ۱۸ آیتون مین مسیح نے یہودیون
سے کہا ٭ کہ یہ خیال مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کی کتابین منسوخ
کرنے آیا مین منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پوری کرنے آیا کیونکہ مین تم سے
سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان و زمین ٹل نہ جائے ایک نقطہ یا
ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچھ پورا نہو ٭ پھر جیسا
یوحنا کی ۵ فصل کی ۴۶ و ۴۷ آیتون مین لکہا ہے اون سے فرمایا ٭
کہ اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجھ پر بھی ایمان لاتے اسلیئے کہ اوس نے میرے حق مین لکہا ہے
لیکن جب تم اوسکے لکھے ہوئے پر ایمان نہین لاتے تو میری باتونکو کیونکر
یقین کروگے ٭ اور متی کی ۲۲ فصل کی ۳۱ و ۳۲ آیتون مین کہا ہے
کہ مردونکے جی اوٹھنے کی بابت خدا نے جو تمہین فرمایا کیا وہ تم نے نہین
پڑھا کہ مین ابرہام کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہون خدا مردونکا
نہین بلکہ زندونکا خدا ہے ٭ پھر یوحنا کے ۱۰ باب کی ۳۵ آیت مین یہودیونکی

نسبت فرمایا* کہ اونکے پاس خدا کا کلام آیا* اور لوقا کے ۲۴ باب کی
۲۵ آیت سے ۲۷ تک اپنے شاگردون سے کہا کہ* اے نادانو اور
نبیونکی ساری باتونکے ماننے مین سست مزاجو کیا ضرور نہ تہا کہ مسیح کہ
اوٹہاوے اور اپنے جلال مین داخل ہو اور موسی اور سب نبیون کی
وے باتین جو سب کتابون مین ہین شروع سے اونکے لئے بیان کین•
*اور لوقا کے ۱۶ باب کی ۲۹ و ۳۱ آیتون مین مرقوم ہے کہ مسیح نے
ایک تمثیل مین فرمایا کہ ابراہیم نے اوس سے (یعنے دولتمند سے)
کہا کہ اونکے پاس موسی اور نبی ہین چاہیئے کہ وے اونکی سنین پہر فرمایا کہ
جب وے موسی اور نبیونکی نہ سنینگے تو اگر مردون مین سے کوئی جی اوٹہے
اوسکی نہ مانینگے کہتا ہون کہ مسیح اور حواریون نے تو کہین یہ بہی
نہین کہا کہ سامریون نے اپنی توریت کے نسخہ مین تحریف کی پس
چاہیئے کہ پادریصاحب کے نزدیک وہ بہی غیر محرف ہو حالانکہ جمہور
علماء یہود و عیسائیہ کا اسبات پر اتفاق ہے کہ اونہون نے عیبال
کی جا گرزیم بنالیا ہے اور احکام عشرہ مین ایک حکم اپنی طرف سے
گہڑکے داخل کردیا پس حضرت مسیح اور حواریون کا اس امر مین خاموش
رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام نہ دینا عدم تحریف کی دلیل نہین ہوسکتی
قول اونکا بلکہ اوسکے برعکس گواہی دیتی الخ کہتا ہون کہ

۳۹ آیت میں فرمایا ہے کہ ۰ کتابوں میں ڈھونڈھو کیونکہ تم گمان کرتے ہو کہ
اون میں تمہارے لئے ہمیشہ کی زندگی ہے اور یہ وہی ہیں جو میرے لئے گواہی
دیتی ہیں اور دوسرے تموتیوس کی ۳ فصل کی ۱۶ آیت میں لکہا ہے
۰ کہ ساری کتاب (یعنی عہد عتیق کی ساری کتاب) الہام سے ہے
۰ اور تعلیم اور الزام اور سدہارنے اور راستباری میں تربیت کے واسطے
فائدہ مند ہے ۰ اور متی کی ۵ فصل کی ۱۷ و ۱۸ آیتوں میں مسیح نے یہودیوں
سے کہا ۰ کہ یہہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابیں منسوخ
کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ پوری کرنے آیا کیونکہ میں تم سے
سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائے ایک نقطہ یا
ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچہہ پورا نہو ۰ یہہ پیام
یوحنا کی ۵ فصل کی ۴۶ و ۴۷ آیتوں میں لکہا ہے اون سے فرمایا ۰
کہ اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجہہ پر بہی ایمان لاتے اسلیے کہ اوسنے میرے حق میں لکہا ہے
لیکن جب تم اوسکے لکہے ہوئے پہ ایمان نہیں لاتے تو میری باتونکو کیونکر
یقین کروگے ۰ اور متی کی ۲۲ فصل کی ۳۱ و ۳۲ آیتوں میں کہا ہے
کہ مردوں کے جی اوٹہنے کی بابت خدا نے جو تمہیں فرمایا کیا وہ تم نے نہیں
پڑہا کہ میں ابراہم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں خدا مردوں کا
نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے ۰ یہہ یوحنا کے ۱۰ باب کی ۳۵ آیت میں یوں لکہا

نسبت فرمایا* کہ اونکے پاس خدا کا کلام آیا* اور لوقا کے ۲۴ باب کی
۲۵ آیت سے ۲۷ تک اپنے شاگردون سے کہا کہ * ای نادانو اور
نبیونکی ساری باتونکے ماننے مین سست مزاجو کیا ضرور تہا کہ مسیح دکہہ
اوٹہاوے اور اپنے جلال مین داخل ہو اور موسی اور سب نبیون کی
دیے باتین جو سب کتابون مین ہین شروع سے اونکے لئے بیان کین
* اور لوقا کے ۱۶ باب کی ۲۹ و ۳۱ آیتون مین مرقوم ہے کہ مسیح نے
ایک تمثیل مین فرمایا * کہ ابراہیم نے اوس سے (یعنی دولتمند سے)
کہا کہ اونکے پاس موسی اور نبی ہین چاہیئے کہ وے اونکی سنین پہر فرمایا
جب وے موسی اور نبیونکی نہ سنینگے تو اگر مردون مین سے کوئی جی اٹہے
اوسکی نہ مانینگے کہتا ہون مین کہ مسیح اور حواریون نے تو کہین یہ بہی
نہین کہا کہ سامریون نے اپنی توریت کے نسخہ مین تحریف کی پس
چاہیئے کہ پادری صاحب کے نزدیک وہ بہی غیر محرف ہو حالانکہ جمہور
علماء یہود و عیسائیہ کا اسبات پر اتفاق ہے کہ اونہون نے عیبال
کی جا گرزیم بنا لیا ہے اور احکام عشرہ مین ایک حکم اپنی طرف سے
گہڑکے داخل کر دیا پس حضرت مسیح اور حواریون کا اس امر مین خاموش
رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام نہ دینا عدم تحریف کی دلیل نہین ہو سکتی
قول اونکا بلکہ اوسکے برعکس گواہی دی الخ کہتا ہون مین کہ

پادریصاحب کا ان درسون سے استدلال کرنا کئی وجہ سے مخدوش ہے اولاً
یہہ کہ عہد جدید کی کتابین بے سند اور غیر متواتر ہین اور ان مین الحاق ہوا ہے
اور وہ محرف بہی ہو گئین لہذا انسے سند پکڑنا محض بیجا ہے ثانیاً یہہ کہ
اگر بالفرض یہہ بہی مان لیا جاوے کہ ان خاص درسون مین تحریف نہین
ہوئی اور یہہ الحاقی بہی نہین ہین تب بہی انسے عہد عتیق کی سند نہین ہو سکتی
کیونکہ ان مین سے ایک درس مین بہی ان کتابون کے نام مین اور نہ انکی تعداد
نہین بتلائی گئی پس کیونکر معلوم ہو کہ وہ کتابین جنکی طرف اون دونون مین
اشارہ ہے یہی کتابین ہین جو اب عیسائیون مین مستعمل ہین اور جو
شاید پادریصاحب یہہ کہین کہ یہودیون کے یہان یہی کتابین الہامی مانی جاتی
تہین تو یہہ بہی غلط ہے کیونکہ حضرت عیسی کے ہمعصر یہود کتاب دانیال
کو جو ہے لکہی ہوئی مانتے اور نہ دانیال کو پیغمبر جانتے تہے اور کتاب
استر بہی قدماء عیسائیہ کے نزدیک مشتبہ تہی چنانچہ ملیٹو کی قانونی
کتابون کی فہرست مین بہی داخل نہین ہے اور کتاب حزقیل پر
بہی سنہدرم کے علماء کا شبہہ تہا کہ قانون مین داخل کیا جاوے
یا نہین چنانچہ ان کتابون کا مفصل حال مقدمہ کی فصل اول مین گذر چکا ہے
اور یوسیفس جو بڑا مورخ مشہور ہے اور جسکی گواہی عہد عتیق کے
بابت بڑی معتبر سمجہی جاتی ہے اور وہ سنہ عیسوی مین گذرا صرف [illegible]

ہمارے یہان ہزارون کتابین نہین ہین کہ ایک دوسرے کی مخالف اور
متناقض ہون بلکہ ہمارے یہان صرف بائیس کتابین ہین اور انمین
تمام پچھلے زمانون کا حال ہے اور وے الہامی سمجھی جاتی ہین پانچ
انمین سے موسی سے آئی ہین سوا انمین آئین اور عالم کی پیدائش
سے موسی کی موت تک کا احوال ہے اور اوسکی موت سے لیکے ارتحشاہ
اردشیر تک پیغمبرون نے اپنے اپنے وقت کا حال ۱۳ کتابون مین لکھا
اور باقی چار کتابین خدا کی حمد و ثنا پر شامل ہین پس اس گواہی سے اگر
یہہ تسلیم ہی کیا جاوے تو صرف یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یوسیفس حضرت
موسیٰ کی پانچ کتابین تصنیف بتلاتا اور اونہین مانتا ہی ہے لیکن اس سے
یہہ نہین ثابت ہوسکتا ہے کہ وہ یہی پانچ کتابین ہین یا وہ پانچ
کتابین لفظاً ان کتابون کی موافق نہین بلکہ اوسکی تاریخ سے
تو اسکے برخلاف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ بزرگون کی تاریخ کے حال مین
گذرا ہے اور باقی کتابون کی نسبت تو اس گواہی سے کچھہ سند نہین
نکل سکتی کیونکہ یوسیفس کہتا ہے کہ موسی کی موت سے بادشاہ
اردشیر کے زمانہ تک سب پیغمبرون نے ۱۳ کتابون مین حال لکھا
اور باقی تین کتابین حمد و ثنا پر شامل ہین پس سب ملکے ۲۲ ہوئین
حالانکہ اب موسیٰ کی پانچ کتابون کے سوا عہد عتیق مین ۳۴

مخالف نہین ہوسکتی کیونکہ ان درسون سے صرف اتنا ہی ثابت
ہوگا کہ یہہ کتابین اوسوقت مین مروج اور یہودیون کے یہان واجب
التسلیم تہین چنانچہ پیلی کہ جسکی کتاب کو پادری صاحب نے بہی بڑا مستند
جانکر حل الاشکال کے صفحہ ۱۵۵ مین کتاب اسناد مین ذکر کیا ہے
اپنی کتاب کے تیسرے حصہ کے تیسرے باب مین یون لکہتا ہے کہ ہمارے
شفیع نے بلاشبہ آئین موسوی کو من جانب اللہ کہا ہے اور مین
اسبات کو مشکل سمجہتا ہون کہ اوسکا آغاز اور وجود خدا کیطرف سے
ہو خصوصاً اسحال مین کہ یہودی لوگ جو مذہب مین آدمی اور اور چیزون
مثل فن لڑائی اور صلح کے اونکے تہے توحید خدا کے ساتہہ جیتے ہوئے تہین
اور اونکے مسئلے مذہب کے باب مین بہتر ہون اور اور لوگ بہت معبودون
کی قائل ہون اور بلاشبہ ہمارے شفیع نے اکثر اونکے برلیف لکہنے
والون کی نبوت کو تسلیم کیا ہے اور اس حد تک ہم عیسائیونکو جاننا
واجب ہے اور سب عہد عتیق یا ہر ہر فقرہ کی سچائی اور اصل ہونے
ہر کتاب کے اور تحقیق پر لکہنے والے کے سیئے دین عیسوی کو مدعا علیہ کرنا بہت
تومین نہین کہتا لیکن بلا ضرورت تمام سلسلہ کو مشکل مین ڈالنا ہے
یہہ کتابین عام پڑہی جاتی تہین اور ہمارے شفیع کے ہمعصر یہودی مانتے
تہے اور اوسنے اور اوسکے حواریون نے معہ تمام یہودیون کے اونکی حر

رجوع کیا ہے اور اشارہ کیا ہے اور استعمال میں لائے ہیں ہر بہی
ان استعمال اور رجوع سے اور کچہہ نتیجہ سوا اسکے نہیں نکلتا کہ
جہان حضرت عیسی نے کسی پیشین گوئی کے حقمین صاف کہدیا ہے
کہ من جانب اللہ ہے وہ تو الہامی ہے وگرنہ فقط اتنا ثابت ہوتا ہے
کہ اوس وقت مین یہ کتابین مشہور اور مسلم تہین اور اسعمو... اوراقصہ
ہماری مقدس کتابون کی یہودی لسانون تک لکہے ہیں خوب گواہی ہے
مگر اس گواہی کی خاصیت بہی سمجہنی چاہیے کہ وہ یقیناً مختلف ہے اوس
جو بعض دفعہ بیان کی گئی ہے یعنی استحکام خصوص ہر معاملا اور
رائے کا بلکہ ہر کلام کی علت کا بہی سعد قیاس اوس علت کے یعقوب
اپنے نامہ مین کہتا ہے تم نے ایوب کا صبر سنا ہے اور خداوند کا مطلب
دریافت کیا ہے باوجود اسکے علما عیسائی مذہب مین ایوب کے حال
کی حقیقت بلکہ جو ایسے شخص پر بہی ہمیشہ نزاع اور گفتگو رہی ہے اور
یعقوب کی گواہی اتنی ہی خیال کی گئی ہے کہ اوس وقت مین یہ کتاب تہی
اور یہودی مانتے تہے اور پس اور پولوس اپنے دوسرے نامہ تیمتہی مین
ایسی ہی مناسبت رکہتا ہے اور جس طرح یاناس اور یمبراس نے
موسی کی مخالفت کی اوسیطرح وے صدق کے مخالف ہین اور
یہ نام عہد عتیق میں نہیں پائے جاتے اور معلوم نہیں کہ پولوس نے

پچھلے دنون سے یہہ رسم غالب ہو گئی ہے کہ وے دین عیسوی پر
یہود کی نقل مین ہو کر حملہ کرتے ہین اور اونکے بعض اعتراض اونکے
ترجمہ کرنے اور بعض مبالغہ کرنے سے ناشی ہوئے ہین لیکن اونکے
اعتراضون کا مبنی یہی ہے کہ حضرت مسیح اور پہلے معلمونکی گواہی موسیٰ
اور اور پیغمبرونکی رسالت پر ہر ہر بات اور ہر ہر جز یہودیونکی تاریخ
کی تصدیق کرتی ہے اور دین عیسوی پر عہد عتیق کے ہر حال کی سچائی کی
ضمانت واجب ہے انتہی دیکھو موافق اقرار پیلی کے مسیح اور حواریونکی
گواہی اور اونکے رجوع سے یہودیون کی کتابون کی طرف اتنا ثابت
ہوتا ہے کہ جہان کسی پیشین گوئی کے حق مین صاف کہدیا ہے کہ یہہ منجانب اللہ
ہے وہ تو الہامی ہے و گرنہ یہہ سمجھا جاتا ہے کہ اوسوقت مین یہے کتابین
مشہور تھین اور رجوع سے کسی فقرہ کیطرف صداقت اوس فقرہ کی
یا صداقت اوسکی دلیل کی ثابت نہین ہوتی کہ اوسمین تحقیق
کی حاجت نہو جیسا کہ قول یعقوب اور پولوس کا اسپر دلالت کرتا ہے
اور پیلی مسیح کہتا ہے دیکھو بائبل [۲۲] وجہ یہ ہے جنکا بیان مقدمہ کی پہلی
فصل مین گذرا ایوب کی کتاب مین اختلاف ہے اگر یعقوب کی گواہی
کافی ہوتی تو کیون اسقدر اختلاف پڑتا ابتک یہہ کہ اگر بفرض محال
یہہ بھی ہم مان لین کہ پیلی نے یہی بیان غلط سمجھا اور بادیہ صاحب کا

ٹھیک کہتے ہین تب بھی ہمارے دعوی کو اس گواہی سے کچھ نقصان
نہین پہنچ سکتا کیونکہ اسسے تو صرف اتنا ہی ثابت ہوگا کہ حضرت
عیسی کے عہد تک وہ کتابین محرف نہین ہوئی تہین اور اونہین
یہود نے تصرف نہین کیا تھا لیکن کریزاسٹم اور اگسٹائن اور
جسٹن کی گواہی کو جو آگے گذری ہے پادری صاحب کیا کرینگے جو
دعوی کرتے ہین کہ یہود نے بعد حضرت عیسی کے تحریف کی ہے
اور ڈاکٹر کینی کاٹ اور بشپ الٹن جو پیرا نے نسخونکے نملنے کی وجہ
یون بیان کرتے ہین کہ یہودیون کی کونسل نے ساتوین آٹھوین
صدی کے قبل کے لکھے ہوئے نسخونکو غلطی کا الزام لگا کر جلوا دیا
پس اس سے یہ گمان کہ یہودیون نے ضرور تحریف کی ہے خوب مضبوط
ہوتا ہے بہرحال یہ گواہی جسے پادری صاحب اپنے زعم مین بہت
ہی معتبر سمجھے ہوئے ہین کچھ بھی ہمارے دعوی کے منافی نہین نکلی اور
اوس سے عہد عتیق کی کتابون کی ذرا بھی سند نہین ہوتی لیکن
تعجب کی بات ہے کہ باوجود اس شان کے پادری صاحب نے
اوپری راگ گاتے ہین فرماتے ہین وہ کیا خوب ادب سیکھتے ہین پادری صاحب

کہتے ہین پس ان آیتون مین مسیح نے کھلا کھلی اقرار کیا اور گواہی
دی کہ میرے آنے عہد کی کتابین جو ان دنون یہودیون مین مستعمل تہین

حق اور مسیح اور خدا کی طرف سے ہین اگر یہودی اونمین کچھ دخل و تصرف
یا تحریف و تبدیل کرتے تو مسیح ایسے امر قبیح کو مشہور کرکے تحریف
کی ہوئی آیتین سب بتا دیتا اور انہین صحیح ہی کر دیتا ۔ اور اس بات
سے یہی نکلتا ہے کہ جب کہ بنی اسرائیل بابل مین قید ہوئے ادسوقت
بہی کتب مقدسہ تحریف و تغیر سے بچی رہی ہین کیونکہ یہ کہ نہین
ہو سکتا کہ ایسا ہوا ہو اور مسیح نے اوس امر کی حقیقت بیان
نہ کرکے جہوٹہی حامی بہری ہو الحاصل کتب عہد عتیق کی صحت اور
حقیقت کے لیئے مسیح کی گواہی ایک بڑی دلیل ہے اس
صورت مین ادعاء مذکورہ کی کچہہ اصل نہین اور خوب یقین ہے کہ
یہودیون نے اپنی کتب مقدسہ کو نہ مسیح کے عہد مین تغیر و تبدیل
کیا نہ بابل مین قید ہونیکے زمانہ مین بلکہ اب تک ویسی ہی
ہین جیسی خدا کیطرف سے پیغمبرونکی معرفت اونہین ملی ہین ۔
کہتا ہون یقین کہ مسیح نے توکہین ہی کہلا کہلی گواہی نہین دی چنانچہ
اسکا ابہی حال گذرا ہے قول اونکا اگر یہودی اونمین کچہہ
دخل و تصرف یا تحریف و تبدیل کر دیتے تو مسیح الخ کہتا ہون
پہر مسیح صاحب نے ساہم یہودیون سے کہ اوس امر قبیح کو کہ اونہون نے
توریت مین تحریف کی تہی مشہور کرکے محرف آیتین کیون نہ بتا دین

لکہتا ہے کہ اصل نسخہ کہو یا گیا اور ملنر کی کتاب کی عبارت بہی
نقل ہو چکی ہے کہ علماء کا اسبات پر اتفاق ہے کہ اصل نسخہ
بخت نصر کے وقت مین غارت ہوا اور عزرا کا صحیح کیا ہوا نسخہ
انٹی یوکس کے وقتین ضایع ہوا تو اب بالبداہت یہہ بات ظاہر
ہوی کہ جتنے نسخے باقی رہے ہین وہ سب کے سب محرف ہین
اسی لیئے آرن صاحب کہتا ہے کہ اب کسی نسخہ مین مصنف
کی سب عبارت نہین ہے بلکہ سب جہان کے نسخون مین بدل
رہی ہے **قول** اونکا کیونکہ ہرگز نہین ہو سکتا الخ کہتا ہون کہ مین
کہ مسیح نے نو کہین بہی اون کتابون کی یہہ حامی نہین بہری ہے
کہ وہ غیر محرف ہین بلکہ بعض ورسون کے مضمون سے تو یہودیون
کی بے ایمانی خوب ظاہر ہوتی ہے چنانچہ ورس ۴۶ و ۴۷ باب ۵ یوحنا
اور ورس ۲۹ و ۳۱ باب ۱۶ لوقا وغیرہا ان یہہ بات مسلم ہے کہ ان
کتابون مین کہ جنکا عیسائیون نے عہد جدید نام رکہا ہے یہہ نہین
بیان ہوا ہے کہ حضرت عیسی نے یہودیون کو تحریف کی بابت الزام دیا
لیکن حضرت عیسی کے اس امر مین خاموش رہنے سے یہہ نہین لازم
آتا ہے کہ وہ کتابین محرف نہین ہین کیونکہ اسمعالتین سامری
توریت کے لیئے بہی یہی بات لازم آویگی کسلیئے کہ حضرت عیسی نے اونکے

حقیقین بہی سامریہ عورت کے سامنے خاموش رہے حالانکہ ایسے
ذکر کا وہان بڑا موقع تہا کیونکہ اوس سامری عورت نے اوسی
پہاڑ گرزم کے حقیقین کہ جسکی بابت سامریون پر تحریف کا الزام
دیا جاتا ہے یون کہا تہا (ورس ۲۰ باب ۴ یوحنا) ہمارے باپ
دادون نے اِس پہاڑ پر سجدہ کیا اور تم کہتے ہو کہ وہ مقام
جہان چاہیے کہ لوگ سجدہ کرین یروشلم مین ہے لیکن اسکے جواب
مین حضرت مسیح نے الزام تحریف کا نہ دیے کے صرف اتنا ہی
کہا ورس ۲۱ یسوع نے اوسے کہا اے عورت میری بات کو
سچ جان کہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اِس پہاڑ مین اور نہ یروشلم
مین باپ کو سجدہ کروگے پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ اس امر مین حضرت مسیح کو خاموشی منظور تہی لہذا سامریہ
عورت کی بات پر قدح نہ کی اور اوسے نہ کہا کہ تم لوگون نے تحریف
کی ہے اور حق وہی ہے جو یہود کہتے ہین تو اب بخوبی ظاہر ہوا کہ
حضرت مسیح کا خاموش رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام نہ دینا
عدم تحریف کی دلیل نہین بن سکتا لہذا پادری صاحب کا اس بات سے
عدم تحریف کے لیے استدلال کرنا اور نتیجہ نکالنا سب ہیچ ٹہرا
مخفی نہ رہے کہ اب آگے پادری صاحب نے کتاب استفسار پر چند اعتراضات

تحریف سے علاقہ نہین رکہتی چہ جائکہ مثبت تحریف ہو اس تفصیل سے کہ
پہلی اور دوسری اور تیسری اور پانچوین دلیل مین تو وہی ایک
اعتراض پیش کیا ہے یعنے بیبل نری کلام اللہ نہین ہے بلکہ اوسمین
اورونکا کلام بہی جابجا داخل ہے اور ساتوین اور اٹہوین اور نوین
اور دسوین دلیل مین پہر اسی مطلب کا ذکر کیا ہے صرف اتنا فرق ہے
کہ توریت و انجیل کی بعضی آیتونکو خلاف بیان کرکے اپنے مطلب کے
موافق بنا لیا پس یہ آٹہہ دلیلین صرف اسی ایک بات پر رجوع
کرتی ہین کہ بیبل مین غیرونکا کلام ملکر اوسمین خرابیان ہوگئی ہین اور
بہت جگہہ یہہ بہی کہا ہے کہ یہ خرابیان ابتدا سے بلکہ اون کتابونکی
تالیف کے وقت سے پڑی ہین جیسا کہ ۴۲۰ و ۴۳۰ و ۴۳۵ و
۴۵۹ وغیرہ صفحون مین اسی قسم کی باتین لکہی ہین سو بالفرض
اگر مصنف کا دعوی درست ہی ہو تب بہی اس سے یہہ ثابت
نہوگا کہ کتب مقدسہ مین تحریف واقع ہوئی بلکہ یہہ پایا جائیگا کہ
وے کتب کلام الہی نہین ہین مگر شخص محمدی توریت و انجیل کے
کلام اللہ ہونے سے منکر نہین ہوسکتا ہے اور تحریف صرف
اوس وقت ثابت ہوگی جب معتبر دلیلون سے مدلل ہووین
ہوجاے کہ اب کی کتابین اگلی کتابونکے موافق مطابق نہین ہین حال آنکہ

اس بات کے اثبات مین اون دلیلون کے درمیان ایک حرف
بھی نہین ہے امر واقعی تو یون ہے کہ کتب مقدسہ ہرگز
ایسی ہی تھین جیسی اب ہین اور مصنف نے بھی انجان اس
بات کی گواہی دی ہے چنانچہ اوسنے مواقع مذکورہ مین اقرار
کیا ہے کہ وہی حرابیان جنکو اوسنے دلیل تحریف بنایا ہے
ابتدا سے اور تالیف کے وقت سے ہوئی ہین لیکن دیے کتابین
اگر ابتدا سے ایسی ہی تھین جیسی اب ہین تو ظاہر ہے کہ تحریف و
تبدیل نہین ہوئین اور یہ کہنا کہ ابتدا سے کلام غیر داخل ہو گیا
تو یہ وہی بات ہے کہ توریت و انجیل کلام اللہ نہین حالانکہ
محمدی اتنا نہین کہہ سکتے * کہتا ہون صاحب استفسار کی
سب دلیلین بجا ہین اور پادری صاحب کا یہ کہنا کہ اونمین سے صرف ایک
دلیل مطلب کے موافق و مناسب ہے اور باقی دلیلون کو تحریف سے
کچھ علاقہ نہین سراسر لغو و بیجا کیونکہ تحریف عام ہے خواہ قصداً
ہو وے خواہ بسبب عدم تواتر کے سہو کاتبان وغیرہ سے
وقوع مین آوے القصہ کسیطرح ہو ما بہ المقصود یہہ ہے کہ اوس
کتاب مین کسی غیر کی عبارت داخل ہو جاوے اور صاحب استفسار
بھی یہی مطلب ہے۔ اس صورت مین جلے تعجب ہے کہ پادری صاحب

پھر کیونکر کہتے ہین کہ اون دلیلونکو تحریف سے کچھ علاقہ نہین قول اونکا
سو بالفرض الخ ہرگز درست نہین ہے کیونکہ یہہ قاعدہ کلیہ ٹھہر رہا ہے
کہ جب کوئی کتاب کسی مصنف کی تصنیف ثابت ہوا اور پھر اوسمین
ایسے جملے پائے جاوین جو اسکی تصنیف سے نہ معلوم ہوتے ہون
خواہ باعتبار ابتدا و زمانے کے ہون خواہ بنظر محاورہ کے تو ان جملونکو
بیشک الحاقی جانینگے اور یہہ سمجھینگے کہ یہہ جملے کسی نے پیچھے سے
ملائے ہین نہ یہہ کہ کل کتاب کو ان جملون کے باعث رد کرکے یہہ بات
کہہ دین کہ یہہ ساری کتاب اصل مصنف کی تصنیف نہین ہے
چنانچہ ارن صاحب پہلی جلد کے صفحہ ٦١ مین لکھتا ہے کہ محققین
اور قاعدہ دانون نے تسلیم کیا ہے کہ الیڈ اور اوڈیسی مین چند درس
الحاقی ہین کسی نے اون کتابون کو ہومر کی تصنیف ہونے سے
انکار نہین کیا اور لارڈنر جلد دوم کے صفحہ ٦٧ مین اگناتیس کے
خطون سے چھوٹے نسخے کے حال مین لکھتا ہے کہ جو عبارتین اگناتیس
کے ٹھیک زمانے کے مناسب نہ معلوم ہون تو اسبات سے کہ
اون سارے خطونکو رد کردین یہہ بات معقول ہے کہ اون
فقرات کو الحاقی جانین اور اسیطرح یوسیفس کی تاریخ کو بھی
اوسکی تصنیف ہونے سے کوئی شخص انکار نہین کرتا گو اسمین بھی

الحاق ہوا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت عیسیٰ کا ذکر ہے بیشک
الحاقی مانا گیا ہے جیسا کہ لارڈنر نے خوب محکم دلیلون سے ثابت
کیا ہے اور علی ہذا القیاس قدماء کی تصنیفات سے بھی کوئی منکر
نہین ہے گو اون لوگون کی کتابین بھی الحاق سے خالی نہین ہین
پس جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ کوئی کتاب الحاق ہونے سے کتاب
مصنف کی تصنیف سے خارج نہین ہو جاتی بلکہ یہہ بات سمجھی
جاتی ہے کہ اوس کتاب مین تحریف ہوئی ہے لہذا اصحاب
استفسار کی آٹھون دلیلین بجا ہین اور پادری صاحب کے جواب
سراسر بیجا لیکن اگر پادری صاحب کے نزدیک یہہ بات نادرست ہے
اور انکے نزدیک یہی بجا ہے کہ الحاق ہو جانے کے باعث کتاب
مصنف کی تصنیف نہین رہتی تو ہمارا کیا نقصان ہے پادری صاحب
بہت سے قدماء کے کلام سے ہاتھ دہو وین اور اونہون نے
بہت ہی بیجا کیا جو اگناشش کے کلام سے سند پکڑی کیونکہ
اسکے خطوط مین تو یقینی الحاق ہوا ہے جیسا کہ لارڈنر اور پیلی
کی کتاب مین مفصل لکھا ہے علی ہذا القیاس کتب عہد عتیق و عہد جدید
سے بھی دست بردار ہون کیونکہ اونکے الحاق مین کسیطرح کا شک
و شبہ باقی نہین ہے چنانچہ پہلے اور دوسرے اور تیسرے مقصد مین

اسکا ثبوت کیا گیا ہے قول اونکا مگر شخص محمدی توریت و انجیل کے
کلام اللہ ہونے سے الخ نادانستگی یا محض مغالطہ دہی کی راہ سے
ہے کیونکہ محمدی تو اون توریت و انجیل کے قایل نہین جو حضرت
موسی اور حضرت عیسی علی نبینا و علیہما السلام کے اوپر نازل ہوئی
تہین نہ اس مجموعہ عہد عتیق اور عہد جدید کے جسمین بہت سی
ایسی کتابین ہین جنکے مصنفون کا بہی ٹہکانا نہین قول اونکا
تحریف صرف اوسوقت ثابت ہوگی الخ کہتا ہون ہرگاہ
الحاق ثابت ہوگیا تو ثبوت تحریف کے لیئے اب اور کسی دلیل
کی حاجت باقی نہین کیونکہ اسکے لیئے نسخون سے فرق ثابت
ہوگیا اور دسوین دلیل مین کہا ہے کہ انجیل کی روایتون مین اختلاف ہے
اور گیارہوین دلیل مین کہا ہے کہ بیبل کے ترجمے جو مختلف بولیون مین ہین
مطابق نہین ہین لیکن اسسے بہی ثابت نہین ہوتا کہ کتب مقدسہ مین تحریف
و تبدیل ہوئی ہے اگر انجیل کی روایتون مین فی الحقیقت اختلاف معنوی نکلتا
تو اسسے یہہ ثابت ہوتا کہ انجیل حق اور خدا کی طرف سے نہین ہے نہ یہہ کہ تحریف
ہوئی اور اون اختلافون سے جو ترجمون مین واقع ہوئے ہین صرف مترجمین کا
سہو معلوم ہوگا نہ یہہ کہ کتب مقدسہ کے اصل نسخون مین اختلاف پڑگیا ہو
تحریف جیسا کہ مذکور ہوا صرف اسی حالت مین ثابت ہوگی کہ اصل نسخہ یونانی یہ

عبرانی کے درمیان اختلاف معنوی ہو اور بارہوین دلیل مین مصنف نے محمد کے
قول کو تحریف کی دلیل بنایا ہے لیکن اونکے نزدیک محمد کا قول دلیل
نہوگا جبتک کہ اونکی رسالت معتبر اور صحیح دلیلون سے ثابت نہوگی پس
دلیل ہی بیجا اور بے مطلب ہے * کہتا ہون کہ پادری صاحب کا جواب
درست ہوتا کہ صرف ترجمون ہی مین نقصان پایا جاتا حال آنکہ یہ بات نہین
بلکہ اصل یونانی و عبرانی نسخے باہم مختلف ہین چنانچہ ڈاکٹر مل صاحب نے
عہد جدید کے چند نسخے مقابلہ کرنے سے تیس ہزار اختلاف عبارت کے
نشان دیئے اور ڈاکٹر گریسباخ نے ڈیڑھ لاکھ جیسا انکا مفصل حال
اسی فصل مین گذر چکا ہے پس اب پادری صاحب کو چاہئے کہ اپنے قول کے
موافق تحریف کا اقبال کرین کیونکہ اصل عبرانی اور یونانی نسخونکا باہم مختلف
ہونا اظہر من الشمس ہے چنانچہ پادری صاحب نے بہی نسخ متعددہ مین تیس ہزار
اختلاف عبارت کے کہ جسے وہ سہو کاتب سے تعبیر کرتے ہین مجمع عام
مین سب کے سامنے قبول کر لئے بلکہ اوسکے بعد خط مورخہ ۱۸ اپریل مین
بصراحت ایسا لکہا ہے کہ تحریف خوب طرح ثابت ہوگئی صاحب ذوالفہم
سے ملاحظہ کر دین اوس عبارت کو نقل کر دیتا ہون وہ یہ ہے [illegible]
تحریف کے جواب مین ہماری بات یہ تہی کہ تحریف و تبدیل از سہو کاتبان وغیرہ
مکتوبات و حروف اور لفظون مین اور بعض آیتون مین بہی ہوا ہے اور یہہ کہ ہمارے

علماء نے قدیم نسخون سے تیس ہزار غلطیان اسطرحکی نکالین ہین انتہی
اور پہر خط مورخہ ۱۴ اگست مین لکھتے ہین ہان مین دیریوس ریڈنگ
لیئے تھا تو بیشک سہو کا مقر ہوا انتہی اور بشپ مارسلی جلد سیوم کے صفحہ
۲۸۱ و ۲۸۲ مین کتاب یوشع کے باب مین یون لکھتا ہے مگر
آج بشپ ہوکم مقر ہے کہ محرف عبارتون سے جو متن مطبوعہ کو خراب کیے
ہوئے ہین بڑی مشکلات واقع ہوتی ہین گو بشپ مارسلی آج بشپ ہوکم
کے اس قول پر اعتراض کرتا ہے لیکن ہم خود ہی کہتے ہین اور یہہ کہ پاک متن نے
تحریف پائی یہہ بات تو بلا شبہہ ہے اور اختلاف نسخون سے یہ ظاہر ہے
اسلیئے کہ مختلف عبارتون مین صرف ایک ہی درست ہو سکتی ہے اور یہہ
بات بہی غالب بلکہ مین کہتا ہون کہ عنقریب یقین کے ہے کہ خراب کرنے
عبارت بعض نقص بہی ہوئے متن مین راہ پا گئی ہین مگر یہہ کہ یوشع کی کتاب
مین عہد عتیق کی اور کتابون سے زیادہ تحریفات ہین مجھے اسکی کوئی دلیل نظر نہین
آتی اور مین اس بات کا انکار کرتا ہون کہ کسی جگہہ اتنی بہت تحریفات
ہین یا وہ ایسی ہین کہ اوس کتاب کی عبارت کے مبہم ہونیکا سبب ہی
ہون انتہی پس اب پادری صاحب کو عدم تحریف کے دعوی کے لیئے
کونسی دلیل باقی رہی کیونکہ جس آشیان وہ جیتے تھے وہ آرزو تواب
جاتی رہی لیکن باوجود اسکے پادری صاحب تجاہل سے یہی کہتے ہین کہ بشپ پادری صاحب

ثابت نہین ہوتی سہو کاتب تو قرآن کے نسخون مین پایا جاتا ہے لیکن
اس سبب سے کوئی یہہ نہ کہیگا کہ قرآن تحریف پا گیا پوشیدہ نہ رہے
کہ اس زمانہ کے مسیحی معلمون نے ہزار طرح سے محنت کر کے
قریب و بعید سے کتب مقدسہ کے سارے پرانے نسخے جو ایک
موجود رہتے آئے جمع کر کے بڑی دقت سے مقابلہ کیا تا کہ معلوم
ہو جائے کہ کاتبون کے سہو سے کتب مقدسہ کے مضمون و مطلب
مین خلل پہنچا ہے کہ نہین سو اس مقابلہ سے ظاہر و ثابت ہو گیا کہ اگرچہ
تیرہ سو چودہ سو برس کے عرصہ مین جو حواریون کے عہد سے کتب مقدسہ کے
جینے وقت تک منقضی ہوا کاتبون کا سہو از قسم تبدیل اعراب و حروف
کے اور بعضی جگہہ الفاظ کا بھی مقدم و موخر ہو جانا بہت سا وقوع
مین آیا پھر سب نسخے مطالب و مضمون مین موافق و مطابق ہین
چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصایح مین مطابق و
یکسان ہین پس اس تحقیقات سے یہی ثابت ہوا کہ نئے اور پرانے
عہد کی کتب مقدسہ نے کسی وقت تحریف و تبدیل نہین پائی اب تک
وہی ہین جو قدیم سے تھین اور ظاہر ہے کہ کتاب کی تحریف صرف
اسوقت ثابت ہوتی ہے کہ اوس کتاب کے معتبر اور مشہور
نسخون مین اختلاف پایا جائے چنانچہ قدیم نسخے کچھ اور ہون اور پچھلے

تو تبہی یہ اعتراض بیجا و بے بنیاد ہے پس جبتک کہ محمدی لوگ لک
ایسا قدیم و معتبر نسخہ جو روایات و احکام اور نصایح وغیرہ مین
انکی مروج کتب مقدسہ کے ماورا ہو پیش نکرین مسیحیونکا جواب
بہی اونکے سارے اعتراضون پر جو وے بیبل کی تحریف کی بابت
کرتے ہین وہی اونکا سا جواب ہوگا * اور اگر کوئی شخص تعصب
کی راہ سے ویسا کہے جیسا مصنف استفسار نے ۴۴۹ و ۴۵۹
وغیرہ صفحون مین کہا ہے کہ محال ہے کہ مسیحیون مین ایسی کتاب اور ایسے
قدیم نسخے جنکا ذکر ہوا ابتک موجود ہون تو ایسی بات کا یہہ جواب
ہے کہ فرنگستان مین جا کر مذکورہ کتب خانونکی سیر کرے تا اون
کتابونکو اپنی آنکہون دیکہ لیوے اور اگر ضروری علم اور بولیان سیکہہ لے
تو اون کتبخانون مین وے کتابین بہی اوسے ملینگی جنمین وے
اسناد بیان ہوئی ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ وے قدیم کتابین
اوسی اگلے زمانے مین لکہی گئی ہین اور اگر یہہ بات اوسے منظور
نہو تو واقف کار لوگونکی بات مانے اور بیجا گفتگو نکرے * کہتا ہون
سبحان اللہ پادری صاحب نے کیا چہوٹا نقصان سمجہہ لیا ہے اگر یہہ
نقصان تہوڑا ہی سا ہے تو بڑے نقصان کا خدا حافظ مقام
غور ہے کہ تین سو [illegible] ٣٥٥ نسخون مین جو بو دے بو دے نسخے بتلائے ہین قریب

سو ہی سکے ہونگے ڈیڑھ لاکھ اختلاف عبارت کے نکلے جو تقسیم ساری
فی نسخہ ڈیڑھ ہزار ہوتے ہیں ان میں سے ایک کو بھی مصنف کی
اصل عبارت بالیقین قرار نہیں دے سکتے چنانچہ اسکا
مفصل حال آگے لکہا ہے پس کیا پادریصاحب کو ذرا بہی حیا و شرم
نہیں ہے جو صاحب استفسار پر کہ اونکا قیاس بہت ہی قوی ہے بیجا
طعن و تشنیع کرتے ہیں قول اونکا اگر اس سے ہی تحریف و تبدیل
ثابت ہوگی الخ کہتا ہوں کہ پادریصاحب کیا سمجہتے ہیں جو ایسی لغو
باتیں کہے جاتے ہیں ہاں اگر تحریف کا مدار صرف سہو کاتب ہی پر
قرار دیا جاتا تو البتہ یہ بات کہنے کی گنجائش تہی سہو کاتب اوسکو
کہتے ہیں کہ کوئی شخص الف لکہنے کا ارادہ رکہتا تہا سہوًا ب لکہ گیا
یا ل لکہنا چاہتا تہا سو سے م لکہہ گیا اور علی ہذا القیاس سو اس طرح کے
سہو کاتب قابل اصلاح ہیں اور ممکن ہے کہ درست ہو جاویں
بشرطیکہ اصل عبارت مصنف کی کسی نسخہ میں محفوظ پاسکیں.
یقینًا معلوم رہا ہو یہ ورئیس ریڈنگ جسکو پادریصاحب بہ
کاتب کہتے ہیں اور جسکی تعریف بار بار آچکی ہے کہ یہ وہ عبارتیں ہیں
جنمیں نہیں معلوم ہو سکتا کہ ان میں سے مصنف کی عبارت کونسی
اور بنائی ہوئی کونسی البتہ انکا صحیح ہونا محال ہے علاوہ اسکے

یہہ اختلافات صرف کاتبون کے سہو سے وقوع مین نہین آئے
بلکہ قصداً بدعتیون اور دیندارون نے بہی بہت سا تصرف کیا ہے

جیسا کہ ہارن صاحب نے دوسری جلد کے آٹھوین باب مین ویریوس
ریڈنگ کے بیان مین لکہا ہے کہ اونکے وقوع کے چار سبب ہین

اول سبب غفلت اور سہو کاتب اور یہہ کئی وجہ سے ہو سکتا ہے
پہلی وجہ یہہ کہ لکہانے والے نے جو دکچہہ کا کچہہ بتلایا یا لکہنے والے نے
بتلانے والے کی بات نہ سمجہکر کچہہ کا کچہہ لکہدیا دوسری وجہہ یہہ
عبرانی اور یونانی حروف باہم مشابہہ ہین پس ایک کی عوض میں سہواً
دوسرا لکہا گیا تیسری وجہہ یہہ کہ کاتب نے اعراب کو لکیر سمجہا
یا لکیر کو جسپر لکہتا تہا اسکو حرف کا جزو جانا یا اصل مطلب سمجہکر
عبارت بنا دی اور یون غلطی کی چوتہی وجہہ یہہ کہ کاتب نے کہین سے
کہین لکہہ گیا اور جب مطلع ہوا تو نہ چاہا کہ جیسے پس جہان سے چہوڑ دیا تہا
پہر وہین سے لکہنا شروع کیا اور جو عبارت کہ لکہہ چکا تہا اسکو بہی
رہنے دیا پانچوین وجہہ یہہ کہ کاتب نے کچہہ چہوڑ دیا اور بعد
لکہنے کے خیال آیا تو اوس چہوٹی ہوئی عبارت کو لکہہ لیا پس اس
صورت مین ایک جگہہ کی عبارت دوسری جگہہ چلی گئی چہٹی وجہہ یہہ
ہے کہ کاتب کی نظر چوک کر ایک سطر سے دوسری سطر پر جا پڑی

پس کچھ عبارت رہگئی ساتوین وجہہ یہہ کہ کاتب نے اپنی
مخفف اور کوتاہ کو کچھ کا کچھ سمجھکر پورا لفظ لکھدیا اور اسیطرح
غلطی ہوئی آٹھوین وجہہ یہہ کہ جہالت یا غفلت کاتبون کی
ویریوس ریڈنگ کے وقوع کا بڑا استاد منع ہوئی ہے کہ اونہون نے
حاشیہ یا تفسیر کو جزو متن سمجھکر داخل کرلیا دوسرا سبب
غلطی کا نقصان خود نسخہ کا جس سے نقل کی گئی یا وردہ بھی کسی
علت اولا یہہ کہ حرکات اور شوشے حروف کے اوڑ گئے اور محو ہوگئے
ثانیا جو حرکات اور شوشے جو صفحہ کے دوسری طرف تھے
چہوٹ کر اس صفحہ کے حروف کے ساتھہ ایسے مل گئے کہ انکا جزو سمجھے
ثالثا یہہ کہ کوئی فقرہ کسی نسخہ مین چہوٹ گیا اور کاتب نے اسکو حاشیہ
مین نیچے نشان لکھدیا سو اس سے دوسرے لکھنے والے کو غلطی ہوئی
اور معلوم نہ ہوا کہ اوس عبارت حاشیہ کو کہان داخل کرے تیسرا
سبب اختلاف کا خیالی تصحیح اور اصلاح ہے اور یہہ بھی کئی صورت پر
ہوئی اول یہہ کہ کاتب نے کسی عبارت کو جو حقیقت مین ناقص تھی
ناقص سمجھا یا مطلب کے سمجھنے مین غلطی کی یا خیال کیا کہ اوس عبارت
مین قاعدہ کی غلطی ہے حالانکہ وہ خود غلطی پر تھا یا وہ قاعدہ کی
غلطی جسکو وہ صحیح کرتا ہے حقیقت مین مصنف ہی سے واقع ہوئی

دوم بعض محقق کاتبون نے صرف قاعدہ کی غلطی درست نہین
کی بلکہ عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا یا موصول لفظون یا الفاظ مترادف کو
جنکا فرق اونکو نہ معلوم ہوا حذف کر ڈالا اور اوڑا دیا سیوم
سب سے زیادہ صورت یہہ ہوئی ہے کہ مقابل فقرون کو یکسان کیا
اور اسطرح کا تصرف انجیلون مین خصوصًا ہوا اور پولوس کے نامون مین
اسکے سبب اکثر الحاق ہوا تا کہ عہد عتیق سے جو حوالے اونسے دیے
ہین سپٹواجنٹ کے موافق ہون چہارم بعض محققین نے عہد جدید کو
ولگیٹ (یعنے لاطینی) ترجمے کے موافق بنا دیا جو تھا سبب
اختلاف عبارت کا قصدًا تحریف ہے جو کسی نے اپنے مطلب کے لیے
کی ہو سو یہ عام امر ہے کہ تحریف کرنیوالا دیندار ہو یا بدعتی اور
قدیم بدعتیون مین مارسیون سے زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہین دیا
گیا ہے اور نہ کوئی ایسے حرکت ناشایستہ کے سبب اوس سے زیادہ
ملامت کا مستحق تھا سوا اسکے یہہ بھی تحقیق بات ہے کہ بعض
تحریفات قصدی اون لوگون سے کی ہین جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد
اونکے ذہبی تحریفات ترجیح دیجاتی تہین تا کہ مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو
یا جو کچھ اعتراض اوسپر وارد ہوتا ہوا اوٹھہ جاوے انتہی ملخصًا مخفی
نرہے کہ ہارن صاحب نے دیر پوس یدٹنگ کے واقع ہونے کے سببات

ساتهه بهت سی مثالین بطور نمونے کے لکهی هین مگر اون سب کا بیان
موجب تطویل سمجهکر بیان چهوڑ دیا گیا ہے پر کئی نمونے جو ہارن صاحب
قاف صاحب کی کتاب سے نئے دینداروں کے تحریف کرنے کی بابت
ذکر کئے هین نقل کئے جاتے هین مثلاً ورس ۴۳ باب ۲۲ لوقا جسکا
ذکر اوپر هو چکا اور ورس ۱۸ باب ۱ متی مین یهه الفاظ قبل اسکے
کہ وے هم بستر هون اور ورس ۲۵ مین لفظ اوسکا پهلوٹا بیٹا
بعض نسخون مین قصداً چهوڑ دیئے گئے هین تاکہ حضرت مریم کی همیشہ کی دوشیزگی
پر شبهہ نہ پڑے اور ورس ۵ باب ۱۵ تا ۸ اول کرنتهیون مین بجائے
بارہ گیارہ بنائے گئے هین تاکہ پولوس پر جهوٹ کا الزام عاید هونے
پاوے کیونکہ یہودا اسکریوطی مر چکا تها اور ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس
مین کچهہ لفظ چهوڑ دیئے گئے اور بعض مرشدون نے بهی اون الفاظ
کو رد کیا ہے کیونکہ انکو یهہ خیال تها کہ وہ لفظ آیرین فرقہ کے مؤید تهے
اور ورس ۳۵ باب ۱ لوقا مین کچهہ لفظ سریانی اور فارسی اور عربی
اور اتهیوپک اور آذر ترجمون کے نسخون مین اور بهت سے مرشدون نے
ها لون مین فرقہ یوٹیکیس کے مقابلہ مین بڑها دیئے گئے کیونکہ وہ فرقہ حضرت
عیسی کے وجود و صفتون کے ساتهہ متصف هونے کا منکر تها اسلئے ناظرین
انصاف کرین کہ عبارت مرقومہ بالا کی رو سے کوئی دقیقہ تحریف کے بیچ مین

معلوم ہوا کہ پادری صاحب کا منصب ہی کوئی نہوگا اور جو اسپر ہیں
پادری صاحب ایسی باتونکو جتا کر ہوا سہو کاتب کہینگے تو بھی ہمارا کچھ
نقصان نہین ہے کیونکہ اس صورت مین ہمارے اور پادری صاحب
درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہے گی یعنے جسے ہم تحریف کہتے ہین
اور یہ پادری صاحب سہو کاتب نام رکھتے ہین گو مقصود دونون کا
ایک ہی ہے لیکن ایسی ایسی بڑی خرابیونکو تھوڑا سا خلل قرار دیکر
صاحب استفسار پر درشت کلامی کرنی پادری صاحب کی حرکت بیجا ہے
اور بس قول و شکایت سہو کاتب قرآن کے نسخون مین بھی پایا گیا
الله جانے پادری صاحب کو کچھ خوف خدا بھی ہے یا نہین جو ایسی
باتین کہنے پر آمادہ ہو گئے ہین نہین معلوم پادری صاحب کا یہ کہنا نادانی
کی راہ سے ہے یا محض مغالطہ دہی کے لئے ایسا کہتے ہین اگر نادانستہ
ایسا کہتے ہین تو تو معذور ہین پر دلکو یقین تو نہین آتا کہ پادری صاحب
آدمی ایسی ایسی ادنی ادنی سی باتون سے جنکو لڑکے جانتے ہین ناواقف
محض ہون اور اگر مغالطہ دہی کے لئے ایسا کہتے ہین تو خدا انکو
شرما دے اور سیدھی راہ پر لگا دے بھلا صاحب ذرا سوچو تو ہی
کہ قرآن مین ایسے سہو کاتب کا واقع ہونا کب ممکن ہے کیونکہ قرآن شریف کے
الفاظ کو کیا بلکہ حروف اور حرکات بھی بتواتر منقول ہوتے چلے آئے ہیں

علاوہ اسکے وہ کتابین جنمین قرآن شریف کی آیات اور حروف اور
حرکات اور سکنات وغیرہ کا حال مذکور ہوا وہ کتابین بھی عن عن
متواتر راویون کے ذریعہ اس زمانہ تلک چلی آئی ہین ان سب
باتون کے سوا بیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے آج تک لاکھون
آدمی ہر زمانہ مین حافظ ہوتے آئے ہین اور قرآن شریف سینہ بسینہ
ایک سے دوسرے کے پاس منتقل ہوتا رہا پس اب اگر کوئی کاتب
کسی نسخہ مین بالفرض کچھ غلطی کرے تو اوسکی تصحیح کیسی آسان ہے
اور ہم اوسے یقیناً صحیح کر سکتے ہین بخلاف کتب مقدسہ کے کہ اونکی کسی
طرح تصحیح ممکن نہین کیونکہ نہ اونکا تواتر منقول ہے اور نہ اہل کتاب کبھی
حافظ ہوئے تو بہلا اس صورت مین قرآن شریف مین پریوس ریڈنگ کے واقع ہونے کی
کب گنجایش ہے اگر پادری صاحب ایک جگہہ پر بھی پریوس ریڈنگ یعنی ایسے اختلاف عبارت
کو جسمین شبہہ ہووے کہ اوسمین کونسی عبارت اصل ہے اور کونسی بنائی ہوئی
بتلا دین جیسا ہمنے کتب مقدسہ کی نسبت دعوی کر کے ثابت کر دیا تو اونکا دعوی
البتہ درست اور بجا ہے پر یہہ بات ہرگز ممکن نہین لیکن منہہ سے ایسا کہنا اور لغویات
بکنا پادری صاحب ہی کی دیانت داری کا قول اونکا پوشیدہ نہیں ہے کہ
اس زمانہ کے مسیحی معلمون سے الخ کہتا ہون سبحان اللہ
پادری صاحب کیا سچے ہین انکو شرم بھی نہین آتی کہان جا رہا ہے

سطروں میں صریح کئی مغالطے دیئے اور جھوٹ بولے ہیں اول یہہ
کہ پادری صاحب کہتے ہیں کہ سارے پرانے نسخے جو اب تک موجود
ہیں تینے جمع کر کے بڑی دقت سے مقابلہ کیا حال آنکہ یہہ صریح
جھوٹ ہے کیونکہ ہزاروں نسخے اب بھی ایسے ہیں کہ انکا آج تک کسی نے
مقابلہ نہیں کیا چنانچہ انکا حال صفحہ چارسو اکتالیس میں گذرا دوسرے یہہ کہ
پادری صاحب کہتے ہیں کہ کاتبونکا سہو از قسم تبدیل اعراب اور حروف
اور بعضی جگہہ الفاظ کا مقدم و موخر ہو جانا بہت وقوعمیں آیا اور یہہ
صریح مغالطہ ہے اور پادری صاحب نے عمدًا اس حقکو مخفی رکھا ہے
کیونکہ نہ صرف الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہوئی بلکہ بہت سی آیتوں میں
تحریف واقع ہوئی ہے چنانچہ خود پادری صاحب نے بھی خط [illegible]
میں صرف عہد جدید میں بدرہ آیتیں مشتبہہ بتلائی ہیں تیسرے
یہہ کہ پادری صاحب کہتے ہیں ہر ہر نسخے مطالب مضمون میں موافق و
مطابق ہیں چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصایح میں مطابق
اور یکسان ہیں اور یہہ بھی دروغ فاش ہے کیونکہ نسخوں میں بہت سے
احکام اور روایتوں میں فرق ہے چنانچہ اسکا حال صفحہ ۴۰۰ میں بیان ہوا
قول اونکا حیلہ بالعرض اگر کوئی کہے اگر اسجگہہ پادری صاحب نے
دو چالا کیونکو کار فرمایا ہے ایک یہہ کہ اختلاف قراءت کو کاتبوں کی

غلطیون کے ساتھ ملا کر لکھا ہے دوسرے یہہ کہ قرآن شریف
مین کتب مقدسہ کی طرح ویریوس ریڈنگ کے واقع ہونیکا خیال کیا ہے
حال آنکہ ساتون قرائتین خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر منقول
ہین جیسا کہ آگے بدفعات ذکر ہو چکا قولہ اونکا جب تک کہ محمدی
لوگ الزام کہتا ہو مین کہ محمدیون پر یہہ بات واجب و لازم نہین ہے
کر دیے کوئی ایسا نسخہ پیش کرین جیسا پادری صاحب مانگتے ہین کیونکہ
جب وے الزاماً اور تحقیقاً ثابت کر چکے کہ یہہ مجموعہ عہد عتیق و عہد
جدید کا بعینہ وہ توریت و انجیل نہین ہے جو حضرت موسیٰ و حضرت
عیسیٰ پر نازل ہوئی تہین کیونکہ اونمین کلام غیر الہامی بھی ملا ہوا ہے
بلکہ مجموعہ عہد جدید کا تو غیر الہامی ہونا ثابت ہو چکا اور وے خود ان ہی
علماء کے اقوال سے سند لا کر ثابت کر چکے کہ اگلے نسخون اور اب کے
نسخون مین باہم فرق بین ہے تو اس صورت مین پادری صاحب پر
واجب و لازم ہے کہ یہہ بات ثابت کرین کہ یہی مجموعہ عہد عتیق اور
عہد جدید کا حضرت موسی اور حضرت عیسی پر نازل ہوا تہا اور [illegible]
کوئی نسخہ پیش کر کے مقابلہ کرین اور دکہلاوین کہ اوسمین اور اب کے نسخون مین کچھ فرق نہین ہے
نہ یہہ کہ اولٹے محمدیون سے ایسی کتاب مانگتے ہین قولہ اونکا
اگر کوئی شخص تعصب کی راہ سے الزام پادری صاحب کو صاحب استفسار کا

قول کیون ایسا ناگوار گذرتا ہے یہہ بات کچہ بیجا ہے مصنف استفسار
ہی سے نہین کہی بلکہ علماء عیسائی اون قدیمی نسخونکو کوئی تو ساتوین
اور کوئی دسوین صدی کا بتلاتا ہے جیسا آگے مفصلاً مذکور ہوچکا
پہر اگر مصنف استفسار نے ایسا کہا تو کیا غضب ہوگیا اور صاحب
کہتے ہین وہ جو مصنف موصوف نے کتب عہد عتیق کی خرابیونکی بابت جامع
دلیل کے ضمن مین اور اپنی کتاب کے اور مقامون مین بہی کہا اور ادعا کیا
سو اس قسم کے سارے اعتراضونکیلیے مسیح کی گواہی ایک کافی جواب ہے
جو کتب عہد عتیق کے حق و صحیح ہونیکی بابت انجیل مین مندرج ہے
جیسا اوپر بیان ہوچکا پس درحالیکہ مسیح نے توریت کی صحت کی
گواہی دی ہے تو ظاہر و ثابت ہوگیا کہ وسے خرابیان جو مصنف موصوف
نے ذکر کی ہین توریت مین نہین پائی جاتین بلکہ محض اوسکے فہم مین ہین
پس ایسا کہ اوسنے آیات کو یا تو قصداً یا سہواً خلاف تفسیر بیان
کیا ہے اور اسیطرح مصنف نے انجیل کی اون آیتونکو بہی جنہین
اپنی دلیل بنایا خلاف تعبیر و تفسیر کیا ہے چنانچہ کتاب حل الاشکال
مین کہ کتاب استفسار کا جواب ہے بتفصیل مسطور و مذکور ہے اب
اس جگہہ اتنی ہی بات پر کفایت کرسکتے کہ انجیل کی آیتون اور دلیلون
مین اختلاف معنوی نہین ہے جیسا کہ کتاب مذکور مین مفصل لکہا گیا

ہوا ہے سو اسکا جواب یہہ ہے کہ اولا ظاہر ہے کہ ترجمون مین تہوڑا
بہت فرق ہوگا کیونکہ ایک مترجم نے دوسرے سے بہتر ترجمہ کیا ہوگا
جیسا کہ قرآن کے فارسی اور اردو ترجمون مین بہی فرق ہے اگرچہ قرآن
کے ترجمے صرف تحت اللفظ ہین مگر باوجود اس فرق کے [illegible] اور
میل کا اصل مطلب سب ترجمون مین وہی ہے ثانیا اگر بالفرض کسی
مترجم نے خلاف ترجمہ کیا ہو تو اسسے اصل کو کیا نقصان ہوگا دیکہو اگر
محمدی علماء مین سے کوئی قرآن کا ترجمہ کرے یا قرآن کے دو ترجمون مین
اختلاف ظاہری واقع ہو اور مسیحیون مین سے کوئی کہے کہ اس بات سے
قرآن مین تحریف ثابت ہوتی ہے تو کیا محمدی نہ کہینگے کہ جب [illegible]
عربی نسخے سب مطابق ہین تو تیرا اعتراض محض بیجا اور تعصب ہے اور جب
تک تو اصل زبان نسیکہے ترجمے کے باب مین کچہہ مت بول ایسی ہی
[illegible] جواب ہے الحاصل یہہ دعوی بہی معترض کے مطلب کو مفید ہوگا کیا
ہو نہین یاد رہے صاحب کا یہہ جواب اسوقت بجا ٹہرتا کہ صرف ترجمون ہی
مین اختلاف پایا جاتا حالانکہ اصل عبرانی اور یونانی نسخون مین فرق ہے
جیسا اوپر ثابت ہوچکا علاوہ اسکے بڑے غضب کی بات ہے کہ پادری
لوگ انہین لغو ترجمون کو کلام الہی قرار دیکر جا بجا بانٹتے پہرتے ہین اور
انکو کچہہ شرم نہین آتی کہ ہر ترجمے کے عنوان پر لکہدیا کرتے ہین کہ اصل عبری

ترجمہ کیا گیا یا دیصاحب کہتے ہین اوربنی کے محققین ہمارا اعتقاد یہ ہے
کہ نبی وحواری اگرچہ اور امور مین قابل سہو ونسیان ہوتے ہین لیکن سفا
کی تبلیغ وتحریر مین معصوم ہین اس جہت سے انبیا وحواریونکا لکھا
سہو ونسیان سے مبرا ہے اگر انکی کتاب مین کسیکو کہین اختلاف
یا محال عقل معلوم دے تو یہ اوسکی عقل وفہم کے نقص کی دلیل ہے کلام کے نقص کی کیونکہ عقل تو
کتاب کی محکوم ہے حاکم نہین ہے اور پرانے اور نئے عہد کی سب کتابین
از راہ الہام انبیا وحواریونکی معرفت لکھی گئی ہین انجیل کے ان
تین باب کے سوا یعنی مرقس اور لوقا اور اعمال کی کتاب جو مرقس اور
لوقا حواریونکے شاگردونکی معرفت بموجب حکم وامداد پطرس و پولس
حواری کے مرقوم ہوئی ہین اور اس سبب سے یہی کتب الہامی ہین
اور اگرچہ پرانے عہد کی بعضی کتاب کے لکھنے والے کا نام معلوم نہین ہے
لیکن مسیح کی گواہی سے اور اون دلائل سے ہی جو کتب اسناد مین
لکھی ہین معلوم ویقین ہوتا ہے کہ وے کتب ہی الہام کی راہ سے
اگلے نبیون مین سے کسی کے وسیلہ سے لکھی گئی ہین اور حق و صحیح ہین
جاننا چاہیے کہ سب نبیونکا نام یہی نہین لکھا گیا جب کہ سب کا کلام
اور احوال بیان ہوا ہو * اور انبیا وحواریون نے بعض قول کو قال الله کے
تحت مین داخل کیا ہے اور بعض کو غائب کے صیغہ سے لکھا ہے اور بعضی

اور رویا کی راہ سے اور بعض نصیحت و تعلیم کے طور پر مرقوم کیا ہے
اور بعض کو گذارشات کی طرح پر جو انہوں نے اپ دیکھا یا اوروں سے
سنا اور گذارشات کی نسبت الہام کی راہ سے انہیں معلوم
ہوگیا ہے کہ کون سی گذارش کتاب میں داخل کریں اور حق و باطل
میں فرق کریں اور مضمون و عبارت کو کس ترتیب سے لکھیں پس
اس مضمون سے کہ گذارشات و روایات بھی کلام الٰہی ہیں خلاصہ یہہ کہ یہی
لوگوں کا اعتقاد بھی اور الہام کے حقیقی یہی ہے جو بیان ہو لیکن یہہ
یہہ اعتقاد صرف پادری صاحب ہی کا ہے نہ اور عیسائیوں کا اور نہ یہہ بات
کتب مقدسہ سے معلوم ہوتی ہے بلکہ عہد عتیق کی کتابوں سے تو اسکے
برخلاف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ چوتھے نبی کا قصہ تمہید سے مقصد کی چوتھی
فصل میں گذر چکا ہے اور اسیطرح علماء عیسائی نے بھی لکھا ہے
کہ حواری لوگ غلطیاں کرتے تھے جیسا کہ وائی ٹیکر وغیرہ کے قول
اوسی فصل میں ذکر ہوئے قول اونکا اور پرانے اور نئے عہد
کی سب کتابیں الخ ایک دعوی بلا دلیل ہے کیونکہ مقصد مذکور کی
فصل مذکور میں عہد جدید کا حال تو بتشریح تمام لکھا گیا ہے کہ وہ
الہامی نہیں ہے اور یہہ کہ لوقا اور مرقس کی انجیل بطرس اور پولوس
کی مدد سے نہیں لکھی گئیں رہا مجموعہ عہد عتیق سو اسکا حال یہہ ہے

کر اکیادن اور وزن ہزار در ڈاتہہ اور شلز اور پتھوڈر وغیرہ کا یہہ عقیدہ ہے
کہ موسی ع کی پانچون کتابین الہام سے نہین لکہی گئین چنانچہ انصاف ہے
جلد دوسری کے صفحہ ۴۹۷ اور ۸۱۸ مین بہی اسکو ذکر کیا ہے
سو جب حضرت موسی کی کتابون کی نسبت علماء مسیحیہ کا یہہ اعتقاد ہے
تو اور باقی کتابونکا کیا ذکر کیا جاے کہ اونین سے اکثرون کے مصنفون
اور زمانہ تصنیف کا بہی ٹہکانا نہین باقی رہا یہہ دعوی کہ حضرت مسیح نے
عہد عتیق کی کتابون کی صداقت کی نسبت گواہی دی ہے سو اسکا
ذکر صفحہ ۲۳۳ مین اچہا ہے یاد رہے کہتے مین اور اگر تو سوال کرے
کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ محمد اور اونکے تابعدار ایسے جہوٹے دعوی ہین
پڑہے ہون کہ گویا پہلے اور نئے عہد کی مقدس کتابین منسوخ و
تحریف ہو گئی ہین اور ایسے دعوی کا سبب کیا ہوگا تو اسکا جواب یہہ ہے
کہ ایسا دعوی کرنا اونکو ضرور تہا کیونکہ اگر نہ کرتے تو البتہ محمد کی باتون سے
صاف خلاف ظاہر ہوتا اس لیئے کہ وہ ایک طرف سے اقرار کرتا تہا کہ پرانے
اور نئے عہد کی کتابین خدا کی جانب سے ہین اور دوسری طرف سے
اون کتابونکی تعلیمات کے برخلاف بیان کرتا پس اس صورت مین
تدبیر صرف اسی مین ٹہری کہ یہہ دعوی درمیان مین لاوین کہ اگلے
پہلے عہد کی کتابین تحریف از قرآن کچہ ظاہر ہوئے سے منسوخ

ہو گئی ہین اور یہی سبب ہے کہ وے کتابین قرآن سے موافقت مین
رکھتین تاکہ اس طریق سے اپنے تئین ظاہری خلاف سے چھوڑا دیجے
اور اپنے کلام کو حق ٹھہرا دیوے اور اس دعوی کو قوت دینا محمد اور اوسکے
تابعدارونکو اتنا مشکل نہ تہا کیونکہ عرب کے بت پرست مسیحیون
اور یہودیونکی کتابون سے بیخبر ہے اور ہرچند کہ شروع مین جیسا کہ
قرآن سے بہی ثابت ہوتا ہے مسیحی اور یہودی محمد کی دعوت کے
جواب مین بہت گفتگو کرتے تہے لیکن جب کہ بہت سے لوگ اوسکے
مطیع ہو گئے اور بزور شمشیر قوت پائی ہر کسیکو مقابلہ مین گفتگو کی
طاقت نرہی پس محمد کا دعوی مشہور و منتشر ہو گیا مگر ظاہر ہے کہ حقیقت
ثابت کرنا مار اور زور سے نہین ہو سکتا * کہتا ہون مین پادری صاحب نے
اسمقام پر ملحدانہ گفتگو کی ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ یہانپر اسی
قسم کی تقریر سے اوسکا جواب دیا جاوے مثلاً اگر سوال کرتے
کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ پولوس اور اوسکے تابعدار ایسے جہوٹے دعوی
مین پڑے ہون کہ گویا عہد عتیق کی کتابین اپنی اونکی ہو گئی ہین سو ایسے
دعوی کا سبب کیا ہو گا تو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ایسا دعوی کرنا اونکو
ضرور تہا کیونکہ اگر نہ کرتے تو پولوس کی باتون سے خلاف ظاہر ہوتا کیونکہ
وہ ایک طرف سے اقرار کرتا تہا کہ سب کتاب الہام سے ہے

نہ تو تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا خدمت کرنیوالا نہ تیری خدمت کرنیوالی
نہ تیرے مواشی نہ تیرا مسافر جو تیرے دروازہ کے اندر ہے اسلیے
کہ خداوند نے چھ دنمیں آسمان و زمین دریا اور سب جو کچھ اونمیں ہے
بنایا ہے اور ساتوین دن آرام لیا اسواسطے خداوند نے یوم السبت کو
مبارک کیا اور اوسے مقدس ٹھہرایا اور پھر اوسی خروج کے ۳۱ باب کے
۱۳ ورس مین یون مرقوم ہے تو اسرائیل کو امر کر اور انکو کہہ تم میرے
سبت کو مانو اسلیے کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان تمہارے قرنوں
مین نشان ہے ۱۶ پس بنی اسرائیل سبت کو مانین اور اوسے
پشت در پشت عہد ابدی جانکے اوسمین ثبات کرین اور پھر
استثنا کے باب ۵ کے ورس ۱۵ مین اسکی تاکید کی گئی ہے یاد رکھیو
کہ تو مصر کی زمین میں غلام تہا اور خداوند تیرا خدا اپنے زور آور
اور بڑہا دستی سے تجھکو وہان سے نکال لایا اسلیے خداوند تیرے خدا نے
تجھکو فرمایا کہ سبت کے دن کی محافظت کر اور خروج کے ۱۶ باب کے
۲۹ و ۳۰ ورس مین یون حکم دیا گیا دیکھو اربکہ خداوند نے
تمکو سبت دیا اسلیے وہ تمہیں چھٹے دن دو دن کی روٹیان دیتا ہے
ہر ایک تم میں سے اپنی جگہہ پر رہے ساتوین دن کسیکو رخصت نہ ہے
کہ اپنی جگہہ سے باہر جاوے چنانچہ لوگون نے ساتوین دن آسایش کی

اور خروج کے ۳۱ باب کے ۱۴ ورس مین اس روز کے نہ ماننے والون کی
سزا کی نسبت یون حکم ہوا ہے ۱۴ پس تم سبت کو مانو اسلیئے کہ وہ تمہارے
لیئے مقدس ہے جو کوئی اسکو پاک نہ جانے وہ مار ڈالا جاوے جو کوئی اسمین
کچھہ کام کرے وہ اپنی قوم سے کٹ جاوے اور ۳۵ باب کے ۲ ورس
مین یون حکم ہے چھہ دن تک کاروبار کیا جاوے اور ساتوان دن تمہارے لیئے
روز مقدس خداوند کی راحت کا سبت ہوگا جو کوئی اسمین کام کریگا مار ڈالا
جاویگا چنانچہ یہہ حکم یعنی قتل کرنے کی سزا جو سبت کے نہ ماننے والون
کے لیئے تجویز ہوئی تھی اُس زمانہ مین جاری بھی ہوگئی جیسا گنتی کے ۱۵
باب کے ان درسون سے ظاہر و آشکار ہے ۳۲ اور جب بنی اسرائیل
بیابان مین تھے انہون نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سبت کے
دن لکڑیان جمع کرتا تھا ۳۳ تب وے اوسکو جو لکڑیان جمع کرتا
تھا پکڑ کے موسی اور ہارون اور ساری جماعت کے پاس لائے ۳۴
اونہون نے اوسے قید مین ڈالا کیونکہ انکو بیان نہین کیا گیا تھا
کہ اوسے کیا کیا جاوے ۳۵ تب خداوند نے موسی کو فرمایا کہ یہہ شخص
مار ڈالا جاوے ساری جماعت خیمہ گاہ کے باہر اوسے پتھراو کرے ۳۶
چنانچہ ساری جماعت اوسے خیمہ گاہ کے باہر لے گئی اور اوسے سنگسار
کیا کہ وہ مر گیا جیسا خداوند نے موسی کو فرمایا تھا الحاصل یوم سبت کے

فضیلت حضرت موسیٰ کے بعد بھی جاری رہی چنانچہ نحمیا ۹ باب کے
۱۴ ورس مین یون فرماتے ہین تو اپنا مقدس سبت اونہین کھلایا اور
اپنے بندے موسیٰ کے ہاتھہ سے اونہین احکام اور حقوق اور فرائض
فرمائے اور حزقیل کے باب ۲۰ کے ۱۱ و ۱۲ ورس مین یون حکم دیا گیا
اور مین نے اپنے حقوق اونہین دیئے اور اپنے احکام اونہین بتائے جن چیزون پر آدمی اگر عمل کرے تو اوسے
جیگا اور مین نے اپنے سبت بھی اونہین دیئے کہ وے میرے اور
انکے درمیان نشان ہووین تا کہ وے جانین کہ مین خداوند اونکا مقدس
کرنیوالا ہون اور یرمیا کی معرفت یون فرمایا باب ۱۷ ورس ۲۲ اور تم
سبت کے دن اپنے گھرون سے بوجھہ نہ لیجاؤ اور کسیطرح کا کام
نکرو بلکہ سبت کے دن کو مقدس جانو جیسا مینے تمہارے باپ دادونکو
فرمایا ۲۷ لیکن اگر میری نہ سنوگے کہ سبت کے دن کو مقدس جانو اور
سبت کے دن یروشلم کی پھاٹکون سے بوجھہ لیکر داخل نہ ہو تب
مین اسکے پھاٹکون مین آگ لگاؤنگا جو یروشلم کے محلونکو کھا جائیگی اور نہ
بجھیگی اور عہد جدید سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے بھی اسکی
فضیلت قائم رکھی چنانچہ متی کے ۱۹ باب کے ۱۶ ورس مین لکھا ہے
اور دیکھو ایک نے آکے اوس سے کہا اے اچھے استاد مین کونسا اچھا
کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن ۱۷ اوس نے اس سے کہا کہ تو کیون

جیسے اچھا کہتا ہے کیونکہ اچھا تو کوئی نہین مگر ایک خدا پر اگر تو زندگی مین
داخل ہوا چاہے تو حکمون پر عمل کر پس حکمون کے لفظ سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ اوس سے وہی احکام عشرہ مراد مین جو موسی کی
معرفت دیے گئے تھے بلکہ مرقس کے ۔ اور لوقا کے ۱۸ باب سے
بہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے اور متی کے ۲۴ باب کا ۲۰ درس سو تم
دعا مانگو کہ تمہارا بہاگنا جاڑے مین یا سبت کے دن نہووے باوجودیکہ
سبت کے ماننے کے لیے اسقدر تاکیدات اکیدہ عہد عتیق کی کتابون
مین مرقوم تہین اور حضرت عیسی نے بہی یوم السبت کے ماننے
یا اور نہ ماننے کا حکم بصراحت نہین دیا پس ان آیتون سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ اونکے نزدیک بہی یوم السبت واجب الاتباع تھا کیونکہ

وہ بہی احکام عشرہ مین داخل ہے پہر بہی پولوس مقدس نے
اوسکو منسوخ کر ڈالا چنانچہ گلسیون کے خط کے ۲ باب کے درس ۱۴ مین
لکہا ہے اور حکمون کا دستخط جو ہمارے مخالف تہا مٹا ڈالا
اور اوسکو بیچ مین سے اوٹہا کر صلیب پر کیلون سے جڑا ۱۶ پس کوئی کہانے
پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کے دن کی بابت تمہین گنہگار نہ
ٹہراوے ۱۷ کیونکہ یہ آنیوالی چیزون کے سایہ مین پر بدن مسیح ہے
برکت اور ڈاکٹر ویتبی درس ۱۶ کی شرح مین یون لکہتے ہین یہود لوگ

درمیان تین قسم کے دن محافظت کئے جاتے تھے ایک دوسری یعنی ہلالی کا
پہلا دن کہ یہان اسکو عید کے لفظ سے تعبیر کیا ہے دوسرے نیومینی
جو ہر مہینے کی پہلی تاریخ ہوتا تھا اور جسے یہان نیا چاند کہا ہے تیسرا دن کہ
جو ہفتہ مین ایکبار ساتوین دن ہوا کرتا تھا اور اسکو یہان سبت کا دن
کہا ہے تمام یہہ منسوخ ہوئے بلکہ یہودیون کا ساتوین دن کا سبت
بہی اور خداوند کا دن یا عیسائیون کا پہلے دن کا سبت اسکی جگہہ
قایم ہوا اور جامعین نہری اور اسکاٹ اسی درس کی شرح مین لکہتے
ہین چونکہ حضرت عیسی نے رسوماتی آئین کو منسوخ کردیا اب کوئی آدمی
غیر قومونکو اسکے لحاظ نہ کرنے سے الزام نہ لگاوے اور بشپ ہارسلی
اسی درس کی شرح مین یون لکہتا ہے لیکن یہودی کلیسیا کی سبت تو موقوف
ہوئی اور نہ عیسائی کو دینے سبت کی حفاظت مین فریسیون کے وہمون پر
چلنا ضرور ہے اور باسوبر اور ریا فان لکہتے ہین کہ اگر تمام آدمیون اور
دنیا کی تمام قومون پر یوم السبت کی حفاظت واجب ہوتی تو وہ ہرگز
منسوخ نہ ہوتا جیسا اب حقیقت مین منسوخ ہوگیا اور عیسائیونکو
لازم ہوتا کہ سبت بہ سبت اسکی حفاظت کرتے جیسا انہون نے شروع مین
یہود کی تقلید تواضع کے سبب کیا تھا یہہ حقیقی کا حکم جسکی تاکید شدید
عہد عتیق مین کہی ہے اب عیسائیون نے اوسکو بالکل ازا دیا لا حال انکہ

وہ حکم دائمی تھا جسکے منسوخ ہونیکے مسلمان لوگ بھی ہرگز قائل
نہیں ہیں چنانچہ پیدایش کے ۱۷ باب کی ان درسونمین لکھا ہے ۱۰ اور عہد
جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان
جسے تم یاد رکھوگے یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جاوے
۱۱ اور اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اس عہد کا نشان ہوگا جو
میرے اور تیرے درمیان ہے ۱۲ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے جب وہ
آٹھہ دن کا ہو ختنہ کیا جائیگا کیا گھر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری
نسل کا نہیں ۱۳ تیرے خانہ زاد کو تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا
عہد تمہارے جسم مین عہد ابدی ہوگا ۱۴ اور وہ جسکا ختنہ نہیں ہوا
وہی شخص اپنے لوگون مین سے کٹ جائے کہ اوسنے میرا عہد توڑا اور
یہہ حکم حضرت مسیح کے عہد مین بھی جاری رہا اور خود مسیح اپنی پیدایش کے
آٹھوین دن مختون ہوئے بلکہ پولوس کے زمانہ تک بھی اوسپر عمل جاری
رہا کیونکہ خود پولوس نے تمتھی کا ختنہ کر دیا جیسا کہ باب ۱۶ اعمال مین مصرح ہے
۱ وہ دربا اور لسطرہ مین پہنچا اور دیکھو وہان طیمطوس نامی ایک شاگرد
تہا جسکی مان یہودن تہی جو ایمان لائی پر اسکا باپ یونانی تہا ۲ اور وہ
لسطرہ اور اقونیم کے بہائیون کے نزدیک نیک نام تہا ۳ سو پاؤل نے
چاہا کہ اوسے اپنے ساتھہ لیچلے تو اوسکو لیکے اون یہودیون کے سبب

جو ان ملکوں میں تھے اوسکا ختنہ کیا کیونکہ وے سب جانتے تھے
کہ اوسکا باپ یونانی تہا سو صرف انہیں دو ملکوں پر منحصر نہیں بلکہ
توریت کے سارے احکام اور بالکل رسومات آئین حضرت عیسیٰ کے
عہد میں اور اونکے بعد حواریوں کے زمانہ میں بھی جاری رہے جیسا
اعمال کے ۲۱ باب میں مرقوم ہے ۱۸ اور دوسرے دن پاؤل
ہمارے ساتھ یعقوب کے یہاں گیا اور سب بزرگان اکٹھے تھے ۱۹
اور اونہیں سلام کرکے اوسنے جو کچھ خدا نے اسکی خدمت کے وسیلہ
غیر قوموں میں کیا تہا برابر بیان کیا ۲۰ اور اونہوں نے یہ سنکے
خدا کی تعریف کی اور اوسے کہا بھائی تو دیکھتا ہے کہ کتنے ہزار یہودی
ہیں جو ایمان لائے اور سب شریعت پر بہت گرم ہیں ۲۱ اور
انہوں نے تیرے حق میں سنا ہے کہ تو غیر قوموں میں سب یہودیوں کو
سکہاتا ہے کہ موسیٰ سے پھر جاویں کہتا ہے اپنے لڑکوں کا ختنہ نکرو
اور شریعت کے دستوروں پر نہ چلو ۲۲ اب کیا کیا چاہئے لوگ ہر حال
میں جمع ہونگے کیونکہ سنینگے کہ تو آیا ہے ۲۳ سو یہ جو ہم تجھے کہتے ہیں
کر ہمارے چار شخص ہیں جنہوں نے منت مانی ہے ۲۴ انہیں
ساتھ لیکر آپ کو اونکے ساتھ پاک کر اور اونکے لیے کچھ خرچ کر کہ وے
سر منڈاویں تو سب جانینگے کہ جو خبر تیرے حق میں سنا کچھ نہیں بلکہ تو آپ بھی درست

چلتا اور شریعت کو مانتا ہے ۲۶ تب پولوس نے اون شخصونکو ساتھہ
لیا اور دوسرے دن آپکو اونکے ساتھہ پاک کرکے ہیکل مین داخل ہوا
اور خبر دی کہ جب تک اونمین ہر ایک کی نذر نہ چڑہائی جاوے پاک ہونے
کے دن آخر کرونگا پس ان ورسون سے بخوبی واضح و آشکار ہے کہ
احکام شریعت موسوی پولوس کے زمانہ مین بڑے زور شور سے جاری تہے
یہان تک کہ پولوس مقدس کو بہی ظاہرا انکا اتباع کرنا پڑا اگر دلمین
کچہہ اور عقیدہ رکہتا تہا جیسا آگے بیان ہوتا ہے عبرانیون کے خط کے ۸ باب
۱۳ مین ہے کہ اور جب اوسنے نیا کہا تو پہلے کو پرانا ٹہرایا اور وہ جو پرانا
اور دنی ہوتا ہے مٹنے کے نزدیک ہے بائبل صاحب اس ورس کی شرح مین
لکہتا ہے صریح ظاہر ہے کہ خدا نے اوس بہتر رسالت کے اقرار کرنے سے
پہلے اور زیادہ نقصان والیکو منسوخ کرنیکا ارادہ رکہتا ہے
لہذا یہودیونکا یہ وہ مانی مذہب موقوف ہوتا اور دین عیسوی اوسکی جگہہ
قائم کیا جاتا ہے اور پہر مقدس پولوس نامہ عبرانیون کے ۱۰ باب مین
یون فرماتے ہین ۱ شریعت جو آنیوالی نعمتون کی پرچہائین ہے نہ اون
چیزون کی حقیقی صورت نہین اون قربانیون سے جو وے ہر سال ہمیشہ
گذرانتے اونکو جو وہان آتے ہین کبہی کامل نہین کرسکتے ۲ نہین تو وے
قربانی گذراننے سے باز آتے کیونکہ عبادت کرنیوالے ایکبار پاک ہوکے

اپنے تئیں گنہگار سمجھاتے ۳ پر قربانیاں برس برس گناہونکو یاد دلاتی
ہیں ۴ کیونکہ ہو نہیں سکتا کہ بیلوں اور بکروں کا لہو گناہ کو مٹاوے
۵ اسلیے وہ دنیا میں آتے ہوئے کہتا ہے کہ قربانی اور نذر کو تونے نچاہا
پر میرے لیے ایک بدن طیار کیا ۶ سوختنی قربانی اور ان قربانیوں
سے جو بدن کے لئے ہیں تو راضی نہوا ۷ تب میں نے کہا دیکھ میں آتا ہوں
میری بابت کتاب کے دفتر میں لکہا ہے تاکہ خداوند تیری مرضی بجالاؤں ۸
پہلے جب کہا کہ قربانی اور نذر اور سوختنی قربانی اور گناہ کی قربانی کی
خواہش تونے نرکہی نہ اونسے خوش ہوا اور یہی قربانیاں شریعت کی
موافق گذرانی جاتی ہیں ۹ تب اوسنے کہا کہ دیکھ اے خداوند میں
آتا ہوں کہ تیری مرضی بجالاؤں تو وہ پہلے کو مٹاتا تاکہ دوسرے کو ثابت
کرے پائیل صاحب ورس ۸ و ۹ کی شرح میں یوں لکہتا ہے کہ
پولوس ان دو درسوں میں دلیل لاتا ہے کہ یہودیوں کی قربانیوں کے
بالکل غیر کافی ہونیکے لئے ان درسوں میں اشعار ہے اور اسلیے
مسیح نے انکے نقصانوں کے پورا کرنیکے واسطے موت کی تکلیف
اپنے اوپر گوارا کی اور اوسنے ایک بات کرنے سے دوسرے کا عمل
منسوخ کیا اسیطرح عبرانیوں کے ۷ باب میں یوں فرماتے ہیں
۱۱ اگر لیوائی دوائی کہانت سے کاملیت ہوتی کہ لوگ شریعت سے

اسیکے پابند تہے تو کیا احتیاج تہی کہ دوسرا کاہن ملک صدق کیے
طور پر ظاہر ہو اور ہارون کے طور پر نہ کہلاوے پس اگر کہانت بدل
جاوے تو شریعت کا بہی بدل ڈالنا ضرور ہوگا بشپ ہال ورس ۱۲
کی شرح مین یون لکہتا ہے کہ جو کہانت احکام الٰہی اور توریت کا
چہوٹا جزو نہ تہی اور اوسکا کام یہہ تہا کہ آئین کی حفاظت اور خبرداری
اسکی وسیے کیجاوے اسلیے ضرور پڑا کہ جب کہانت بدل گئی تو
آئین بہی ضرور ہی بدلا جاوے اور ڈاکٹر میکنائٹ اسی ورس کی
شرح یون کرتا ہے کہ توریت کے موافق کہانت کا کار جانورون کی قربانی
گذراننے اور عابدون کے بدن کو ادا رسوم کرکے نجاسات شرعی سے
پاک کرنے پر مشتمل تہا تا کہ وسیے لوگ جماعت عام مین خدا کی عبادت
کرین لیکن جب ایک کاہن ملک صدق کے طور پر آیا اور جسکا یہہ کام تہا
کہ عابدون کے دلونکو نہ حیوانون کی قربانیون بلکہ اپنی قربانی سے پاک
کرے تب کہانت بدلی اور حیوانون کی قربانی اور سارا ایلیون کے [illegible]
غسل وغیرہ کے وسیلے پاک کرنے کے بابت مین جو آئین تہے ضرور کہ سب
یعنی بالکل موقوف کیے گئے ہین اور مسٹر ہنری اور اسکاٹ کی تفسیر مین بہی
۱۱ سے ۲۵ تک کی شرح مین یون لکہا ہے کہانت اور شریعت جس سے
تکمیل نہین ہو سکتی موقوف ہوئی ایک نیا کاہن اوٹہا اور ایک نئی

معافی قائم ہوئی جس سے سچے یقین کرنیوالے کامل ہون اور پہر گلتیون کے
خط کے تیسرے باب مین پولوس مقدس یون فرماتے ہین ۱۰ کیونکہ جتنے
سب جو شریعت کے عمل پر بہروسا رکہتے ہین لعنتی ہین کہ لکہا ہے جو کوئی
ان سب باتون کے کرنے پر کہ شریعت کی کتاب مین لکہی ہین قائم نہین رہتا
لعنتی ہے ۱۱ پر یہہ بات کہ کوئی خدا کے نزدیک شریعت سے راستباز
نہین ٹہرتا سو ظاہر ہے کیونکہ جو ایمان سے راستباز ہوا سو ہی جیگا
۱۲ پر شریعت کو ایمان سے کچہہ نسبت نہین بلکہ وہ آدمی جسنے انکے
حکمون پر عمل کیا سو انہین سے جیگا ۱۳ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت
کی لعنت سے چہڑایا کہ وہ ہمارے بدلے مین لعنتی ہوا کیونکہ لکہا ہے کہ
جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا لعنتی ہے ۱۴ تاکہ ابرہام کی برکت غیر قومون تک
یسوع مسیح سے پہنچے تاکہ ہم ایمان سے اس روح کو جسکا وعدہ ہے
پاوین لارڈنر صاحب ان درسون کو نقل کرکے نوین جلد کے ۴۸۷ صفحہ
مین یون کہتا ہے کہ مین خیال کرتا ہون کہ اسجگہہ حواری کی یہہ مراد معنی ہے
اور یہہ وہ ہے جو وہ اکثر تعلیم کرتا ہے یعنی حضرت عیسی کی موت اور جب
شریعت منسوخ ہوئی یا بیفائدہ ہوگئی پہر صفحہ ۴۸۸ مین لکہتا ہے ان
جگہون مین حواری صریحا یہہ بیان کرتا ہے کہ شریعت کے رسوماتی احکام کا منسوخ
ہونا عیسی کی موت کا نتیجہ ہے اور گلتیون کے خط کے باب ۲ مین پہر فرماتے ہین

ترجمہ ہذیہ آیت ۱۳۹ اور پس اگلا حکم کمزور اور بیفائدہ ہونیکے سبب منسوخ
انتہی الغرض پولوس کے ان اقوال سے جو اوپر مذکور ہوئے اور ان علما
عیسائی کی شروح و تفاسیر مذکورۃ الصدر سے ہر عاقل و صحیح فہم پر
یہہ بات بخوبی ثابت ہوگی کہ احکام توریت کے منسوخ ہوئے ہیں
پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ کتب مقدسہ کبھی منسوخ ہوئی ہین نہونگی
کیسا لغو ہوگیا اور اب بجز اسکے چارہ نہین کہ پادری صاحب اُن
چھہ اوراق کو جو اونہون نے میزان الحق کے پہلے باب کی دوسری
فصل مین نسخ کی بابت سیاہ کئے ہین بالکل نکال ڈالین کیونکہ اول تو
اوس فصل کی بنا ہی فاسد ہے کیونکہ پادری صاحب شروع ہی مین
کہتے ہین کہ قرآن اور اوسکے مفسرین دعوی کرتے ہین کہ جسطرح زبور کے
آنے سے توریت اور انجیل کے ظاہر ہونے سے زبور منسوخ ہوئی الخ
پہر صفحہ ۲۰ مین لکہتے ہین اسی الستہ ین محمدیونکا دعوی بے اصل و بیجا ہے
جو کہتے ہین کہ زبور توریت کو اور انجیل ان دونونکو منسوخ کرتی ہے الخ
حالانکہ یہہ صریح بہتان ہے کیونکہ قرآن شریف مین کسی جگہہ یہہ نہین آیا ہے
کہ زبور کے سبب سے توریت منسوخ ہوئی اور نہ کہین یہہ لکہا ہے کہ انجیل کے
ظاہر ہونے سے زبور منسوخ ہوئی اور نہ کوئی مفسر اسبات کا قائل
ہے بلکہ اسکے برخلاف تفسیر عزیزی مین سورہ بقر کی آیہ آیت ولقد آتینا

موسی الکتاب الایۃ کی تفسیر کے نیچے ایسا لکھا ہے
اور موسیٰ کے پیچھے بھیجے اور رسولوں کو بھیجا جو حضرت یوشع اور حضرت
الیاس اور حضرت الیسع اور حضرت شمویل اور حضرت داؤد اور حضرت
سلیمان اور حضرت شعیا اور حضرت ارمیا اور حضرت یونس اور حضرت
عزیر اور حضرت حزقیل اور حضرت ذکریا اور حضرت یحیی وغیرہم چار ہزار
آدمی تھے اور یہہ سب موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر گذرے ہیں
اور انکے بھیجنے سے اوسی شریعت کے احکام کا جاری کرنا مقصود تھا
جو بنی اسرائیل کی سستی اور کاہلی سے مندرس و متروک اور انکے علماء
بد کی تحریفات کے سبب متغیر ہو چلے تھے اور سورۂ نساء کی ۱۶۱ آیت
کی تفسیر کے ذیل میں اس قول کے نیچے وآتینا داؤد زبورا تفسیر حسینی
میں یوں لکھا ہے اور بھیجے داؤد کو کتاب وہی جسکا نام زبور تھا وہ
کتاب جناب الہی کی حمد و ثنا پر مشتمل اور اوامر و نواہی سے خالی تھی بلکہ
داؤد علیہ السلام کی شریعت وہی توریت کی شریعت تھی جیسا مباحثہ دینی کے پہلے
حصہ میں مفصل لکھا ہے اور پادری صاحب سے بہی جلسہ میں سب کے روبرو
عرض کیا گیا دوم جو کچھہ پادری صاحب عقلی اعتراض کر کے مسئلہ نسخ کی
بابت قباحتیں نکالتے ہیں سو وہ سب کی سب پولوس مقدس کے
سر پڑتی ہیں الحاصل جیسا پادری صاحب کا دعوی عدم تحریف کا تھا

لنو نکلا دیا ہی جو کچہ اونہون نے نسخ کی بابت لکہا ہے یوں ٹہرا
رہا قول اونکا کیونکہ آسمان و زمین ٹل جاوینگے پر خدا کا کلام نہین
ٹلیگا جو ورس ۳۵ باب ۲۴ متی یا ورس ۳۳ باب ۲۱ لوقا کی طرف سے کہتے ہین
سو اسکو اونکے دعوی سے کچہ بہی نسبت نہین کیونکہ وہ ورس خاص
اوس پیشین گوئی سے جو اوسی باب مین بیان ہوئی ہے علاقہ
رکہتا ہے جیسا کہ بشپ پیرس کہتا ہے کہ اوسکی مراد یہہ ہے کہ میری یہہ
پیشین گوئیان یقیناً پوری ہونگی اور دین استان ہوپ یہہ کہتا ہے
کہ اگرچہ آسمان اور زمین اور سب چیزون کی نسبت تبدیل کے قابل نہین
ہین تو بہی ایسی استوار نہین ہین جیسی میری پیشین گوئیان ان چیزونکی
بابت استوار ہین وے سب مٹ جاوینگی پر میری باتین ان پیشین گوئیون
کی بابت ہرگز نہ بدلینگی اور جو بات کہ اب مین سنتیان کی ہے اوسکا ایک شوشہ
مطلب سے متجاوز نہوگا انتہی علاوہ اسکے توریت کی بابت بہی حضرت مسیح کا
قول متی کے ۵ باب مین یون منقول ہے ورس ۱۷ یہہ گمان مت کرو کہ مین
توریت اور نبیون کی کتابونکو منسوخ کرنیکو آیا ہون مین منسوخ کرنے نہین
آیا بلکہ پورا کرنیکو آیا ہون * ۱۸ سو واسطے مین تمسے سچ کہتا ہون جب تک
کہ آسمان اور زمین نیست نہون ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے
ہرگز منسوخ نہوگا جب تک سب پورا نہو وے * حال آنکہ احکام توریت کے

بلاشبہ منسوخ ہوئے جیسا کہ پولوس مقدس اور اور علماء کے اقوال
اوپر گذر چکے اور شاید پادری صاحب اسکے جواب مین اپنی عادت کی
موافق مغالطہ الناس کے مغالطہ دینے کے لئے یہہ کہین کہ وہ احکام منسوخ
نہین ہوئے بلکہ مسیح کے آنے سے انکی تکمیل ہوئی تو اسکے جواب مین ہم
کہتے ہین کہ اولاً یہہ سند مسئلہ نسخ کا منافی نہین ثانیاً یہہ کہ جو احکام حضرت
مسیح کے آنے سے پہلے منسوخ ہوئے اونکا کیا جواب ہوگا جیسا
درس ۳۰ باب ۲ کتاب اول صموئیل مین عالی کی نسبت یون حکم ہوا ہے
سو خداوند اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ مین نے تو کہا تہا کہ تیرا گہر اور تیرے
باپ کا گہر ہمیشہ میرے آگے کام کیا کرے پر اب خداوند بولا کہ کبہی مجہکو
گوارا نہوگا کیونکہ وے جو مجہے تعظیم کرتے ہین مین اونکو بزرگی دونگا
اور وے جو میری تحقیر کرتے ہین بے قدر ہونگے * بشپ پاٹرک
اس درس کی یون شرح کرتا ہے کہ خدا نے اس حکم کو جو اوسکے
اور اوسکے کنبے کے لئے بپشت در بپشت سردار کاہن ہونے کے لئے
دیا تہا منسوخ کر دیا یہہ عہد حضرت ہارون کے بڑے بیٹے الیعازر
کے لئے مقرر ہوا تہا اور انسے اونکے بڑے بیٹے فینحاس کو پہنچا اسکے
بعد ہارون کے چہوٹے بیٹے ایتامار کی اولاد عالی کو منتقل ہوا جیسے
اب یہہ الیعازر کے کنبے کو بسبب گناہ بنی عالی کے منتقل ہوا ہے

اور پہر باب ۱۷ احبار مین یون حکم ہوا تہا کہ بنی اسرائیل مین سے کوئی
شخص سوا نے خیمگاہ کے اور کہین ذبح نہ کرے اور اگر کوئی کہین اور بہی
ذبح کریگا تو اوس شخص پر خون کی تہمت ہوگی اور وہ شخص مارا جاویگا
لیکن باب ۱۲ استثنا کے بموجب یہہ حکم منسوخ ہوا ہارنصاحب جلد
اول کے ۶۱۹ صفحہ مین ان دونونکا ذکر کرکے لکہتا ہے کہ ان دونون فقرون مین
ظاہرا تناقض واقع ہے لیکن یہہ خیال کرنے سے کہ آئین موسوی بنی اسرائیل
کی حالات کے موافق کم و بیش کیے جاتے تہے اور وہ آئین ایسے نہ تہے
کہ کبہی بدلے نجاوین اسکی توجیہہ بہت آسانی سے ہوسکتی ہے یہہ لکہتا ہے
کہ اونکی (یعنی بنی اسرائیل کی) ہجرت کے چالیسوین سال فلستین مین داخل
ہونے سے پہلے استثنا کے باب ۱۲ کے ورس ۱۵ و ۲۰ سے تا ۲۴
مین جو حکم دیا گیا موسی نے اوس حکم کو صاف منسوخ کیا اور اجازت
دی کہ فلستین مین داخل ہوتے ہی گائے بیل بہیڑ وغیرہ جہان چاہین
وہان مارین اور کہاوین انتہی ملخصا اسکے سوا اور بہت سے احکام مین
جو حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے سے پہلے منسوخ ہوگئے ہین
جنکا بیان یہان موجب تطویل سمجہکر چہوڑ دیا گیا ہے کتاب ازالۃ الشکوک
مین اکثر ونکا ذکر ہوا ہے جسکو دیکہنا ہو اوس کتاب مین دیکہے پس
اس صورت مین پادریصاحب کا یہہ قول کہ ۴ محمدی شخص جو حقیقت

مطالبہ ان مقدس کتابون مین خدا کا غیر منسوخ اور غیر محرف کلام پائیگا
کیا لغو ہوگیا الحاصل اگر ہم ان وجوہ و دلائل کو جو کتب مقدسہ کے
محرف و منسوخ ہونے کی بابت اب تک مذکور ہوئین مختصر طور پر
پہر بیان کرین تو انہین دلیلون سے صاف ثابت
و ظاہر ہے کہ محمدیون کا دعوی ٹہیک ادہا ہے اور عیسائیونکا یہہ
دعوی کہ کتب مقدسہ نہ کبہی منسوخ ہوئین نہ محرف سراسر لغو اور
بے بنیاد بلکہ یقین کلی ہے کہ پرانے اور نئے عہد کی کتابین ہر وقت
مین یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور پیچہے تحریف اور
تبدیل ہوئین پس وہ عیسائی شخص جو حقیقت کا طالب ہے ان کتابونکو
محرف اور منسوخ پائیگا اسلیئے اوسکو لازم ہے کہ اون کتابون سے
ہاتہ اوٹہا کر اپنی نجات کی راہ ڈہونڈہے اور سچے دل سے قرآن
شریف پر ایمان لاکر نجات حاصل کرے لہذا ہم اس فصل کو تمام کرکے
صاف دل عیسائیونکی ہدایت کے لیئے خاتمہ کے لکہنے پر متوجہ ہوتے ہین
اسمین ابن عیسوی کا حال مجملا بیان کرینگے کیونکہ تفصیلا لکہنے کے لیئے
بڑی کتاب چاہیئے ہان اگر زمانہ فرصت دیگا تو اس باب مین ایک
مستقل رسالہ لکہا جاویگا انشاء اللہ تعالے

خاتمہ

طبریوس قیصر کے جلوس کے پندرھوین برس جب کہ پنطیوس پیلاطس یہودیہ کا حاکم
اور ہیرودیس جلیل کا بادشاہ اور اسکا بھائی فلپ ایتوریہ اور ملک ترخونیتس کا
بادشاہ اور لوسانیوس ابلینی کا بادشاہ تہا اور حنان اور قیافا سردار
امام تہے تب خدا کا کلام بیابان مین یحیی بن زکریا کو پہنچا پس اوسنے
غنقریب یردن کے وعظ کیا اور لوگونکو ایک آنیوالے کی خوشخبری
دی کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہوئی اور لوگونکو
اصطباغ دینا شروع کیا اور اوسی عرصہ مین حضرت مسیح بہی گئے
اور اونسے اصطباغ پایا لیکن جب یحیی کی زیادہ شہرت ہوئی اور
اونہون نے ہیرود کو کچہہ ملامت کی تو اوسنے اونکو قید کر دیا حضرت
مسیح نے جب اونکے قید ہونے کا حال سنا تو جلیل مین آگئے اور
ناصرہ کو چہوڑکر کفرناحوم مین آرہے اور اوس وقت سے مسیح نے
بہی وہی وعظ کرنا اور کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی
بادشاہت نزدیک ہوگئی اور یہودیون کی طرف متوجہ رہے
اور اونہین کو وعظ و نصیحت کرکے دین عیسوی کی طرف ترغیب دیتے
رہے کیونکہ وہ خاص اونہین کے لئے بہیجے گئے تہے جیسا کہ خود مسیح نے
ایک کنعانی عورت کو جسنے اپنی بیٹی کے تندرست ہونیکی استدعا کی تہی
جواب دیا کہ مین سوا اسرائیل کے گہرانے کی گمراہ بہیڑون کے پاس

لوقا باب ۳ درس ۱
متی باب ۳ درس ۲
متی باب ۴ درس ۱۷
متی باب ۱۵ درس ۲۴

وہان کونسل کا جلسہ منعقد ہوا پیترا اور برنباہ اور پولوس مختونون کے خلاف
ہوئے یعقوب نے توسط اختیار کر کے یہہ صلاح دی کہ شریعت کا سارا بوجہہ
انکی گردن پر ڈالنا اچھا نہین بہتر یہہ ہے کہ بعضے بعضے احکام کا اتباع انپر
لازم کیا جا دے تب تو ایک سرکولر بنام نہاد روح القدس جاری ہوا کہ
روح القدس کو اور ہمکو بھی اچھا لگا کہ سوا ان باتون کے جو ضروری ہین تمپر
زیادہ بوجھہ نہ ڈالین تم بتون کے لیئے ذبح کی ہوئی چیزون سے اور لہو اور
گلا گھونٹا ہوا مردار کھانے سے اور زناکاری سے پرہیز کرو انسے اگر تم اپنے
تئین دور کروگے تو بھلا کروگے تم پر سلام سو اس سرکولر کے مطابق غیر قومونکو
تو شریعت کی پابندی نرہی پر مختون لوگ اوس شریعت موسوی کے
متبع رہے لیکن پولوس مقدس اسیہی راضی نرہے اور اونہون نے
بالکل شریعت موسوی کو مٹایا اور کہا کہ انکا حکم کمزور اور بیفائدہ ہونیکے
سبب منسوخ ہے اور پاکون کے لیئے سب کچھہ پاک ہے سو جب تکلیفات
شرعی بالکل اوٹھہ گئین اور لوگون نے اس دین مین ہر طرحکی آسایش اور آرام
پایا تب غیر قوم کے لوگ بڑی رغبت سے عیسائی ہونے لگے کیونکہ یہہ بات
بالبداہت واضح و آشکار ہے کہ انسان جو خلقت سے گناہونکا مبتلا ہے
اس قسم کی باتونکی طرف بہت جلد متوجہ ہوتا ہے اور اچھی باتون پر کمتر
دل لگاتا ہے لیکن اگرچہ پولوس نے احکام شریعت کو منسوخ کرنیکا حکم

اعمال ۱۵

دیے دیا تہا تب یہی مختون لوگ جو نئے عیسائی ہوئے تہے اونکو ملک تہے
یہانتک کہ جب پولوس یروشلم مین آیا تو مشایخ کو خوف ہوا کہ عیسائی
مختون جو اتباع شریعت بڑے سرگرم ہین اور پولوس کا حال یہی سن چکے ہین
بیشک اوسکے لیے ہو کر فساد کرینگے تب پولوس کو سمجہایا کر تو یہی منت والے
آدمیون کے ساتہہ داخل ہو کر منت ادا کر تا کہ وے لوگ جانین کہ جو کچہہ
اونہون نے تیرے حق مین سنا ہے بے اصل اور بے بنیاد ہے اور
پولوس نے بہی اونکی بات مانکر ایسا ہی کیا الغرض ادریان کے وقت تک سب
سب لوگ احکام توریت کی تعمیل مین سرگرم تہے پر جب بادشاہ نے
یہہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مار ڈالا جائیگا تب فلسطین کے عیسائیون نے
اس خیال سے کہ مبادا ہم بہی یہودیون مین گنے جاوین رسومات
موسوی کو بالکل چہوڑ دیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیا اور یہہ بات لوگونکو
جو یہودیونکی رسمون کے ادا کرنے مین بدل راغب اور بہت سرگرم تہے
نہایت ناگوار گذری اسلیے وے جدا ہو گئے اور ہر یا ملک فلسطین مین اپنی
جماعتین قایم کین اور انہین رسوم موسوی کو اسی درجہ اور کرو فر کے ساتہہ
بحال رکہا یہہ لوگ حضرت موسی اور حضرت عیسی کو سند مین برابر
سمجہتے تہے سو جب دو فرقہ ہو گئے تو فرقہ اولین جو مسیح عیسائی تہا
اور توریت کی حمایت مین مصروف رہتا تہا بدعتی قرار دیا گیا اور [illegible]

اونکا نام رکھا گیا اور دوسرا فرقہ جو توریت سے برگشتہ ہوگیا تھا اور جسکی
بنیاد پہلے ہی پولوس جما چکے تھے دن بدن زیادہ ہوا اسیطرح جیسے دین
عیسوی تو عالم سے مفقود ہو چلا اور دین پولوس کی ترقی ہونے لگی دوسری
صدی میں ایک اور ایسی بات ہوئی کہ جسکے سبب دین پولوس کے
پھیلنے کے لئے ایک بڑی مدد ملی یعنی یہہ کہ افلاطون اور فیثاغورس کے پیروؤن
مین یہہ مقولہ تھا کہ سچائی اور خدا پرستی کی ترقی کے لئے جھوٹھ بولنا
اور فریب دینا صرف جائز ہی نہیں بلکہ قابل تحسین ہے اونسے یہودیون نے
حضرت عیسی کے آنے سے پیشتر یہہ مقولہ سیکھ لیا اور ان دونوں سے
یہہ وبا عیسائیون کو لگی چنانچہ بہت سی جھوٹی کتابون سے جو مختلف بزرگ
مولف ناموں کے ساتھ منسوب ہوکر اس صدی اور اسکے بعد کی
صدی میں دنیا میں پھیلائی گئیں یہہ بات واضح و آشکار ہے اور یہہ
بات کچھ تعجبات سے نہ تھی اور عیسائی لوگ کچھ محتاج نہ تھے کہ اونہین
لوگون سے یہہ بات سیکھ کر عمل میں لاوین کیونکہ اس صدی کے حال مین
ایک بڑا معتبر مورخ یون لکھتا ہے کہ اگر اخلاق کے [illegible] شخص
مراد ہے جو ان کامون کی حد و خاصیت سے جو عیسائیون پر لازم تھے
واقف نہ ہو اور نیکی اور بدی کی بھی صاف صاف تمیز نہ رکھتا ہو اور کتب مقدسہ
کے اصل مطالب مین نہ غوص کر سکتا ہو [illegible] اسی سبب سے اکثر [illegible] تحقیقی

ذاہان ذول یا احکام الٰہی کے بیان کرنے میں غلطی میں پڑا ہو گویا
اوقات اچھی ہی کہتا ہو اگرچہ بد رہتا ہے ایسا شخص جسکی بابت تعریف
ہو یہی مراد ہو تو یقیناً مانا جاوے کہ یہہ لقب تو بلاشبہ بہت سے
مرشدون سے علاقہ رکھتا ہے تیسری صدی میں دین عیسوی نے
ایک نیا رنگ پیدا کیا کہ اُس وقت کے علماء نے اول تو کتب مقدسہ
کی ساری عبارتونکو تمثیلی معنیون کے ساتھ تعبیر کرنا شروع کیا
دوسرے علماء عیسائی نے جنہون نے منطق اور علم فلاسفہ تحصیل
کیا تھا اپنے اُستادونکا اتباع کر کے بت پرستون اور یہودیون کے
ساتھ مباحثہ کا یہہ طریقہ اختیار کیا کہ جسطرح ہو اگرچہ فریب
ہی سے کیون نہو فتح حاصل ہو جاوے اس طریقہ یعنی مخالفین کے
مغلوب کرنے کے لئے فریبی تقریرین کرنے سے بہت قباحتین
واقع ہوئین منجملہ اونکے ایک تو یہہ ہوئی کہ بہت سی کتابین نامور
آدمیونکی طرف منسوب ہو کر اس مراد سے شائع ہوئین کہ اونکا
اعتبار زیادہ ہووے چنانچہ کینس یعنی کتاب اصول ایمانیہ تصنیف
ہو کر حواریون کے نام سے مشہور ہوئی اور اپاسٹالیکل کنسٹی ٹیوشنز
یعنی حواریون کے قواعد جنکی تالیف کلیمنٹ کیطرف منسوب ہے اور ریکگنیشنز [illegible]
کلیمنٹنا جو کلیمنس کی تصنیف قرار دیجاتی ہین اور اسیطرح کی اور بہتسی

کتابین جنکی ہوے آدمی مدت تک قدر و اعتبار کرتے رہے شائع
ہوئین اور یہہ مکر نہ صرف مباحثین ہی مین تہا بلکہ مستک میتے رہبان
لوگون نے بہی اپنے گروہ کی تائید کیلیے فریب کرنا اختیار کیا اور اپنے
گروہ کو دیونیسیس کیطرف جسکو پولوس نے پہلی صدی مین عیسائی
کیا تہا نسبت کرنے لگے سو اس جہوٹہ کے زیادہ ترویج پانے کیلئے
کئی کتابین علم اسرار اور مجاہدات کی اوسکی طرف منسوب کردین پہلی
صدی مین اگرچہ ہر درجہ کے آدمیون کیلیے شادی کرنا روا تہا لیکن
جو لوگ بن بیاہے رہتے عفت اور پارسائی مین زیادہ تر نام پیدا
کرتے تہے وجہ اسکی یہہ تہی کہ اس صدی مین یہہ بات سب لوگون کے
زبان زد ہو رہی تہی کہ جو لوگ جورو دار کرتے ہین اونہین پر شیطانونکا
اثر رہتا ہے اور جو یہہ بات بڑی فائدہ کی معلوم ہوتی تہی کہ جو لوگ
کلیسیا کے حاکم ہون اونپر شیاطین کا اثر نہ ہونے پاوے لہذا یہہ تجویز
ہوئی تہی کہ پادری لوگ اس مزہ سے محروم رہین اسی جہت سے
کلیسیا کے بہت سے لوگ خاصکر افریقہ مین لوگونکی خواہش پوری
کرنے پر راضی ہوگئے لیکن [illegible] مین یہی کی کہ اپنے نفس کی خواہش پر
بہی جبر نہونے پاوے سو اون عورتون کے ساتہہ جو ہمیشہ کی عفت
کے نذر کست کر بیٹہی تہین اونہون نے علاقہ رکہا اور یہہ بات بسبب عادت

رایج ہو رہی تہی کہ پادری لوگ رات کو اپنے بچہونے مین اون عورتون
سے ایک عورت کو شریک کر لیتے تہے پر ظاہر مین یہی اظہار ہوتا تہا کہ اس معاملہ مین
کوئی ایسا امر نہین ہے جس سے عفت و پارسائی مین فتور آوے چوتہی
صدی مین ہر بات کی ترقی ہوئی اور اس صدی مین بہتیری واہیات
اور مزخرفات کا شیوع رہا اور دین عیسوی کی افزایش کی ایک
بڑی وجہہ یہہ ہوئی کہ جب قسطنطین بادشاہ نے اپنے خسر کو مار ڈالا
اور طبیعت مین کچہہ گہبراہٹ اور بیچینی ہوئی اور اوسکے کاہن نے
اوسکا قصور معاف نکیا تب ناچار ہو کر اوسنے عیسائی پادریون کو
بلوایا اونہون نے کہا کہ اگر تم عیسائی ہو جاؤ تو ہم ابہی تمہارا قصور
معاف کر دیتے ہین سو وہ عیسائی ہو گیا اور ایسا سعادتمند
عیسائی ہوا کہ پہلے ہی تو اوسی کاہن کو جسنے اوسکے گناہ معاف کرنے
سے انکار کیا تہا مروا ڈالا پہر اپنی بی بی فاستہ اور اپنے بیٹے کرسپس
اور دونون بہنوئیون اور چہہ برس کے بہانجے اور بہتیرے دوست آشناؤنکو
قتل کیا اوسی بادشاہ کے عہد مین سنہ ۳۲۵ مین کونسل نائس منعقد
ہوئی اور اوسمین مسیح کی الوہیت جسکی مدت سے گفتگو در پیش تہی
تصفیہ ہوئی اس کونسل کے انعقاد کی وجہہ یہہ تہی جب ایریس نے جو مسیح کی الوہیت کا منکر تہا اپنے
مسئلہ کو دونون یوسیبیوسون اور علماء غیرہ کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا

جب دجال اپنی سلطنت پر قابض اور امن سے بیٹھا تھا تب لوتھر نے لکھا
اور دوسرا پروٹسٹنٹ یون لکھتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ بہت صدیون تک
تمام روے زمین پر کفر و ارتداد پھیلا ہوا تھا اور اسوقت ہمارا کلیسیا
ظاہر نہ تھا اور پروٹسٹنٹ لوگون کی ایک بڑی مستند کتاب مین یون
مرقوم ہے کہ آٹھ سو برس سے زیادہ تک دنیادار اور پادری لوگ
اور فاضل اور جاہل اور دین عیسوی کے تمام فرقے سب درجے کے
مرد اور عورت اور بچے بری بت پرستی مین ڈوب گئے تھے اور ایک اور
پروٹسٹنٹ یون لکہتا ہے کہ حضرت عیسی کے تین سو سولہ ٣١٦ برس بعد
دجالی اور رپوبی سلطنت شروع ہوئی اور ۱۲۶۰ برس تک بلا حجت و
تکرار قائم رہی الحاصل یہی سلطنت جسکو پروٹسٹنٹ لوگ دجالی قرار
دیتے ہین پندرہوین صدی کے آخر تک برقرار رہی اور معاملات دینی کے
مسائل کا تصفیہ اور کونسلون وغیرہ کا انعقاد سب کچھ انہین پوپ لوگون کے
زمانہ تسلط مین وقوع مین آیا کیا سولھوین صدی مین دین پولوسی پر
ایک عجیب انقلاب آیا یعنے جب لیو عاشر پوپ کی گدی پر بیٹھا تو اسنے
اندلجنس کا قدیمی دستور جاری کیا اور اپنے تابعین کو حکم دیا کہ گناہون کی
معافی کی سندین بیچا کرین سیکسنی مین اکثر اگسٹائن کے گروہ اسکام
کے لیے مامور ہوا کرتے تھے اور اس اعتبار پر انکو فائدہ بہی ہوتا تھا اور [illegible]

و منزلت بھی بڑھتی تھی لیکن آخر کو لوتھر نے یہ عہدہ و منشا ترک کے
گروہ کو دیا تب مارٹن لوتھر جو گروہ اگستائن مین سے تھا اپنے گروہ
کی خفت دیکھکر انڈلجنس کے بیچنے کے قبائح بیان کرنے شروع کیے
اور جب لوگون نے اوسکے ساتھہ مقابلہ کیا تو وہ انڈلجنس ہی کی برائیان
بیان کرنے لگا اسیلئے فساد ہونا شروع ہوا حتی کہ پوپ کو اوسکی تنبیہ کی
تب پوپ نے اول تو تنبیہات وغیرہ بھیجکر اسکو فہمایش کی اور جب لوتھر
سے باز نہ آیا تب بل یعنی فرمان اس مضمون سے صادر کیا کہ اگر لوتھر اپنی
خطاؤن سے تائب نہو تو کلیسا سے خارج کر دیا جاوے پر لوتھر اسکو
بھی خیال مین نہ لایا اور اوس بل کو جلوا دیا اور پوپ کی اطاعت سے خارج
ہو کر معلم ملکوت کی صلاح اور مشورہ سے لینے نئے دین کی بنا ڈالی
سارا قصہ خود مصلح دین عیسوی نے اپنی کتاب مسمی بہ ڈیمسا پر نویٹا
مین یون بیان کیا ہے کہ یکایک آدھی رات کو مین جاگ اوٹھا تب شیطان
مجھسے یہ گفتگو شروع کی کہ سن اے فاضل شخص کہ تو نے پندرہ برس تک
جو خلوت مین ماس کو ادا کیا ہے شاید یہ بت پرستی ہو اور حضرت عیسی کا
خون اور بدن اسمین نہو اور صرف روٹی اور شراب ہی کی عبادت تو
تو نے کی ہو اور اونکو سے کرائی ہو اوسپر مینے جواب دیا کہ مین مسیح کا
پادری ہون اور مجھکو بشپ نے مقرر کیا ہے اور مین جو کچھ کرتا ہون اپنے بزرگی

اوس اصلاح مین ترمیم کی یعنے ادہر تو زونگلیس اور کالون استاد سوئیس [illegible]
مین مسیح کی حضوری کا انکار کرکے الگ ہوگئے اور ادہر استاد [illegible]
فرقہ انا بپٹسٹ کی بنیاد ڈالی کہ لوتر اور بیزا نے اپنا کلیسیا الگ کیا
اور ناکس نے اپنی تعلیم الگ کی یہانتک کہ ایک دوسرے کے درپے آزار ہوئے
اور طرح طرح کے فساد برپا ہوئے حتی کہ کشت خون کی نوبت پہونچی
اور بہت لوگ مارے گئے ان لوگونکے یہ حالات ہم کو لکہتے شرم آتی ہے
اور کتاب بہی بڑہی جاتی ہے جسکو دیکہنا ہو کالون اور بیزا کا حال ڈاکٹر
بولساک کی کتاب مین جو بیزا کی زندگی مین لکہی گئی ہے دیکہے اور ناکس کا
حال تاریخ اسکاتلند مصنفہ [illegible] مین ملاحظہ کرے اور انا بپٹسٹ کے برگونکا
ماجرا فاکس صاحب کی کتاب شہدا مین دیکہہ لے اسی صدی کے اواسط
مین علماء کے غایت اختلاف و تناقض کے جہت سے بہیرو لوگونکا عقیدہ
الحاد کی طرف آیا پہلے سب سے ایسے لوگ فرانس اور اطالیہ مین ظاہر ہوئے
وے ایک خدا کو مانتے تہے اور حضرت عیسے کا کچہ لحاظ نہین رکہتے
تہے اور حواریون اور انجیل نویسون کے مسائل کو کہانیان اور خواب جانتے
سب دینون پر ہنستے تہے کو ظاہر ان لوگون سے دین کو جنسے خوف رہتے
کبہی ہنستے تہے بعضے ان مین سے یہہ عقیدہ رکہتے تہے کہ جسم کے ساتہ روح
نہین مرتی اور اون کی رائے اس مسئلہ اور خدا کی ربوبیت کے باب مین

پہیلانے کا آلہ اور تاریخ کی کتاب سمجہہ لیا بعد اسکے انجیلون کی نسبت
بہی ایسا ہی کچہہ چلا ہوا یہانتک کہ پادریون کے نزدیک ارسطو اور افلاطون کی نسبت
زیادہ حضرت عیسی کا لائق نہ اس تمام الحاد کا اثر فرانسیسون کے فلسفہ سے
بہی جو اٹہارہوین صدی کے اواسط اور اواخر مین ہوئے ہین سبقت
لے گیا جب لوگون نے دیکہا کہ پادری لوگ بہی ملحد ہوگئے تو انہون نے
بہی وہ طریقہ اختیار کیا جرمنی مین سے دین عیسوی کے لوٹ پوٹ جانے
کی وجہہ قوی یہی ہوئی ہے مسٹر ہوسٹ اپنی کتاب مین جو [illegible] عیسوی
مین چہپی یون لکہتا ہے کہ قریب تمام جرمن کے مدرسون مین الحاد غالب ہے
کینٹ کے عقاید کو عمل اور لوگون نے ترمیم کرکے دین عیسوی کو ایک
کہانی ٹہرا دیا فلاسفہ جرمنی مین دین عیسوی کے بازو توڑ دالے عہد عتیق
اور عہد جدید کی اعجازی باتون کو کہانیان ٹہرایا حضرت عیسی کی جز
اور یہودیون کے قایم کرنے کی بابت خدا کی تعجب انگیز باتونکو اور قومون
کی سی کہانی سمجہہ لیا اس فلسفی عقیدے نے اکثر جرمنی جوانون کو بیطرح
پکڑ کر کہا لیا ہے سب طرف کی فلسفی کرسیان الحاد سے بہری ہوئی ہین
(یعنے معلم بہی ویسے ہی ہین) جرمن مین گروہ طالب علمون مین سے
جنکو مین جانتا ہون بارہ آدمی بہلے ہی دشوار ہونگے جو نیکے ملحد نہون
جو لوگ اس وبا کے پہیلنے کا شبہہ رکہتے ہون آپ جاوین اور دیکہ لین لیکن اگر

چاہتی ہین کہ لڑکے دانا اور ذی علم اور دین عیسوی کے پکے منکر ہو کر ناوین
تو اونکو جرمن مین پڑہنیکو نہ بھیجین آدری آوون یون کہتا ہے کہ ہر طرح کی
یہہ بات معلوم ہے کہ زمانہ حال مین بیس ملحدون کے مقابلہ مین ایک
ایماندار کا پانا فرانس مین دشوار ہے پادری گلیک صاحب جرمنی اور
بوہیمیا اور ہنگری کے حال مین لکہتا ہے کہ اگر کوئی شخص پچھلی تین برس
گذشتہ کی بابت جرمنی کے دین پروٹسٹنٹ کے حالات کی تاریخ
دیکہے تو برای العین مشاہدہ کریگا کہ اوسمین عیسائی آنکہہ کو غم و اندوہ
سوا کچہہ نظر نہین آتا، ہمان منکور کے پادری گون نے دین عیسوی کے خدا کی
طرف سے ہونیکا انکار کرکے اس بات مین بڑی سرگرمی سے محنت
کی ہے کہ اپنے عقائد باطلہ لوگون کے دلون مین بہی ڈالین علم کلام کے
مدرسون کے اتالیقون اور مذہبی اور علمی جرنل کے رہنماؤن مین سے ایک
ایسے گروہ نے خروج کیا جو اپنے تئین راشنلسٹ کہتے ہین اور اون
لوگون پر جو الہام کے قائل ہین ٹھٹھے مارتے ہین بلکہ وعظ کے سارے منبر
اونکے اور اونکے مریدون کے تحت مین آگئے اور یہہ گویا ایسا ایک چشمہ
جاری ہوا کہ جدہر اسکے پانی کا گذر ہوا اونکو گندہ کیا علاوہ اسکے اون
لوگونکا علم جو اس ناپاک کام کی تائید مین اونہون نے ظاہر کیا بلا شبہہ
ایسا بڑا تہا جیسی اونکی لیاقتین ہر درجے کے آدمیون کے مزہ اور سمجہہ کی موافق

تعجب انگیز نہین پس اسصورتین کہ مقام تعجب ہی کہ اسکا نتیجہ یہ نکلا
ہر جگہ کفر پہیل جاوے اور پروٹسٹنٹ کے حال مین ہی کلیگ صاحب
یون لکہتا ہے کہ پروشیہ کی سلطنت مین سالہا سال سے ابتک
میل کلمہ مذہب نہین ہے اور ٹاکنس نے ہی بہت تفصیل کے ساتہ
جرمن مین الحاد کے پہیلنے کا حال لکہا ہے اور اکتوبر سنہ ۱۸۵۳
عیسوی کے اخبار موسومہ تابلٹ مین لکہا ہے کہ خاص انگلنڈ مین لندن کے
خانقاہین ہین جنمین کفر کی تعلیم ہوتی ہے اور تین لاکہ آدمی ایسے ہین
جو کچہ مذہب نہین رکہتے اگر خوف تطویل مانع نہوتا تو ہم اور بہت سی باتین
لکہتے مگر صاحبان عقل و ذکا ست کیلئے اسیقدر پر اکتفا کیجاتی ہے
پس پادری صاحب خود از انصاف سے دیکہو کہ جب کتب مقدسہ اسطرح محرف
و تبدیل ہوئی ہون جیسے ہمنے بیان کیا اور تمہارے علما کو بہی بجز تسلیم کے
اور کچہ چارہ نہو اور دین عیسوی ہی دنیا سے گم ہو کر دین پولوسی اوسکے قائم
مقام ہوا اور صحیفہ اوسی دین پولوسی کئی سو برس تک تحت حکومت
دجالون اور بت پرستون کے رہا ہو اور یہہ کتابین ہی جنہین تم کتب مقدسہ
کہتے ہو اور سب نسخے انکے اونہین دجالون کے پاس رہی ہون اور پندرہ سو
برس کے بعد جو دین پولوسی کی اصلاح کی گئی ہو تو ایسے شخص کے طفیل
سے جسنے معلم ملکوت سے تعلیم پائی ہو تو بہلا تم اب کس لئے ایسے دین ابلیسی

کرتے کی یا ای جئے ہو کسیلئے تم نبی آخر الزمان پر ایمان لاکر نجات ابدی حاصل
نہین کرتے ای عیسائی بہائیو یہہ وہ نبی ہے جسکی شان مین انبیان [illegible]
دشمن جسکو تم بہی [illegible] جانتے ہو اور اوسنے از راہ شقاوت [illegible]
کیسے کیسے بد نسبت اور ناملائم الفاظ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
لکہے ہین صاف صاف گواہی دیتا ہے کہ انحضرت حسین تہا اور دہین تہے
اور آپکا حال دعلین پسندیدہ ۔ تہہ مساکین کی فیض رسانی اونکا شیوہ
تہا اور انکے ساتہہ خوش خلقی سے پیش آتے اور دشمنون پر بہی [illegible] تہے
تہے اور سب باتون کے علاوہ خدا کے نام کا بڑا ادب کرتے تہے جعلسازون
ریاکیون دغابازون تہمت لگانیوالون بو الفضولون لالچیون جہوٹے
گواہون وغیرہ کے ساتہہ کمال سخت گیری کرتے تہے صبر اور فیاضی
رحم دلی اور نیکی احسان اور والدین اور بزرگون کی تعظیم و توقیر کرنے اور انکی عزت
بڑہانے کی نسبت بہت وعظ و نصیحت کرتے تہے اور بڑے عابد و مرتاض
تہے اب دیکہو ای پیارے مسیحیو ایسے وصف ہون اور ان اوصاف
کا ثبوت اوسکے دشمنون ہی کے اقوال سے پایا جاوے پہر اوسکی نسبت
بے ادبی کرنا اور اپنی عاقبت کی خرابی سے نہ ڈرنا سراسر تعصب اور ناپاک
اور اون کی رسوم کا اتباع ہے خداوند تعالے اپنے نبی آخر الزمان کے
وسیلہ سے ہمکو اور تمکو تعصب اور طرفداری سے چہڑاوے ای پیارو یہہ وہ بہی ہے

جسکی بہتیری بشارتین باوصف اسقدر تحریفات کے ابتک ہمارے کتابوں مین
موجود ہین اور محمدیوں کیطرف سے اکثر کتابوں مین مرقوم ہو چکی ہین ایسا کہ ان
بشارات کا مصداق سوا نبی آخر الزمان کوئی نہین ٹھہر سکتا مگر ہم بنا بر تعصب
کنارے رکھکر اونکی طرف متوجہ ہو تو یقین ہے کہ پھر اپنے وساوس و شکوک
مین نہ پڑو اگر یہ ہے عیسائیو یہہ نبی وہ آخر الزمان ہے جسکی بابت کہلا
کہلی حضرت عیسی نے اپنے مصلوب ہونیکے واقعہ کے ذکر مین تقریبا یون فرمایا
تہا کہ ای برنباہ یقین جان کہ کیسا ہی چہوٹا گناہ کیون نہو خدا اسکی سزا دیتا ہے
کیونکہ خدا تعالی گناہ سے ناخوش ہے اور کسی گناہ کو بے سزا نہین چہوڑتا
میری ماں اور میرے شاگردون نے جو دنیوی غرض سے میرے ساتھ محبت کی
خدا اس سے ناخوش ہوا اور بمقتضاے عدالت یہہ چاہا کہ انکی اس نامناسب
عقیدت کی سزا اسی دنیا مین انکو دیوے تاکہ دوزخ کے عذاب سے بچین اور
وہان انکو اذیت نہووے اور مین اگرچہ دنیا مین بے قصور تہا پر اسلیئے کہ بعضے
آدمیون نے مجھکو خدا اور ابن اللہ کہا خداوند تعالی کو یہہ بات خوش نہ آئی
اور اوسکی مشیت اس امر کی مقتضی ہوئی کہ قیامت کے دن شیاطین مجھپر
نہ ہنسین اور مجھکو ٹھٹھو نہ اوڑاوین سو اپنے اپنی مہربانی اور عنایت سے ایسا
بہتر جانا کہ دنیا ہی مین یہوداکی موت کے سبب میری تضحیک اور رسوائی
ہو جاوے اور ہر شخص یہہ گمان کرے کہ مین صلیب پر کہینچا گیا یہہ رسوائی تک

اور منسائی محمد رسول اللہ کے آنے ہی تک رہیگی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک
ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کریگا اور یہہ دہوکا لوگونکے دل سے اٹھا دیگا پس بہائیو
جسکی نبوت کی خبر اس صراحت سے منتج ہووے بہلا پہر اوس سے منکر ہونا اپنی عاقبت
خراب کرلینا ہے یا نہین اگر ذرا سا بہی انصاف تمہارے دلمین ہو تو ہرگز ہرگز شکوک و
شبہات مین مبتلا نہو اگر شیطان لعین جو بنی آدم کا دشمن ہے تمکو وہم اور وسوسے
مین ڈالے کہ برنباہ کی انجیل جعلی ہے اور اوسکو تمہاری کونسل او کلیسیا نے خدا کا
کلام نہین مانا ہے تو تم لاحول پڑہو اور خدا سے دعا مانگو کہ تمکو شیطانی وسوسے سے
چہڑا کے عقل سلیم عطا فرماوے اور یہہ شک جو صریح بے اصل و بے بنیاد ہے
تمہارے دل سے نکالے دیکہو برنباہ کی انجیل ایک پرانی کتاب ہے اور ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے سیکڑون برس پیشتر کی ہے کیونکہ
دوسری تیسری صدی عیسوی کی کتابونمین اسکا ذکر ہوا ہے تو بہلا پہر غور فرماؤ کہ اتنے دنون پیشتر
اوسمین جعل کیونکر ہو گیا اور جعل بہی ایسا ہوا جو طاقت بشری سے باہر ہے
اور بدون الہام الہی وہ جعل ہونا ہرگز خیال مین نہین آتا تو اس صورت مین ایسے
جعل سے بہی کچہہ قباحت نہوئی اور اگر تم لوگ یہہ کہو کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعثت کے بعد کسی محمدی نے اوسمین یہہ فقرات بڑہا دیے ہین تو اسکا ثبوت
گذرا ہو کہ کس شخص نے کس زمانہ مین یہہ تحریف کی اور برنباہ کی انجیل کا کوئی پرانا
نسخہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر کا لکہا ہوا ہو اور جسمین آمد...

موجود نہ ہووے پیش کرو نہیں تو اپنے پشیمانی ہو اور ہووے تو بے کے ایمان لاؤ اور نجات
ابدی مغتنم جانو اور جب تک تم اس امر کو ثابت نہ کرو اور اپنے تعصب سے بلا دلیل
دعوی کئے جاؤ تب تک محمدیوں پر کچھ واجب و لازم نہیں ہے کہ تمہارے ان دعاوی
تباہی اعتراضوں پر توجہ کریں کیونکہ حضرت مسیح کی گواہی تمہاری سب باتوں سے
افضل ہے اور سارے اعتراضوں کا ایک کافی و وافی جواب ہے اب میں بلا تعصب
و طرفداری اپنے دل سے تمہارے لئے دعا مانگتا ہوں خدا مجیب الدعوات اپنی کریمی سے
وسیلے اسکو قبول فرماوے مناجات رب العلمین تو جو ساری چیزوں پر قادر ہے [illegible]
و ساری چیزوں پر طاقت رکھتا ہے اپنے فضل و کرم سے عیسائیوں کو سمجھا دے
اپنی نجات کی وا ان میں راہ راست سے لا اور انکو جو تعصب کی راہ سے دین محمدی سے
دشمنی میں تعصب سے چھڑا اور انکو توفیق عنایت فرما کہ اپنے دل سے تیری اطاعت کریں
اور تیرے نبی آخر الزمان پر ایمان لا کر نجات ابدی اور حیات سرمدی پاویں اے خداوند
متعال انکو توفیق دے کہ اس کتاب کو بے تعصب و بلا طرفداری دیکھیں اور ضلالت اور
گمراہی کے ورطے سے نکل کر ساحل نجات پر پہنچیں اور اس کتاب کو اپنے فضل و کرم سے قبول کر
اور اس میں کچھ سہو و نسیان ہوا ہو تو معاف کر اور ہمارا اور سب اہل اسلام کا خاتمہ بخیر کر اور ہمیں
دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب کر آمین یا رب العلمین ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا
او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به
واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولینا فانصرنا علی القوم الکافرین
صلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد وآله تمت بالخیر واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

الحمد و المنة که نسخهٔ متبرکه موسومه باعجاز عیسوی ملقب به مصقل التحریف
تصنیف فخر متکلمین و سرآمد مباحثین دین پناه جناب مولوی رحمت الله
صاحب کرانوی بتاریخ دهم ماه صفر المظفر سنه یکهزار و دو صد و هفتاد و یک
حلیهٔ انطباع پوشید

قطعات تاریخ

ریختهٔ قلم اعجاز رقم نبض شناس سخن جناب منشی ابوالحسن صاحب
مدرس اول فارسی مدرسه سرکاری واقع دار الخلافه اکبرآباد

این نسخهٔ دین پناه اعجاز طراز — کز نصر من الله است عنوانش بکام
تفسیر محرفون بهر زین نبود — کز هر حرفش حریف یابد الزام
چون حلیهٔ اختتام در بر پوشید — میخواستمش دهم بتاریخ نظام
دل سال تمام او ز هاتف پرسید — گفتا که بود دلیل تحریف تمام

۱۲۷۱

وله

و یک اعجاز عیسوی که دلیل — بهر تحریف از و نیاری خوش
دل اعجاز را بدست آورد — فیض روح قدس بتاریخش

۱۲۷۱

تمت بالخیر

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۳	اسئے	کیونکہ	۷۵	۳	حال	حالیکے	۱۱۸	۱۳	سیاہ	سیاہ
۵	۱۱	سی جل	[illegible]	۷۵	۱۹	پچی	بچی	۱۲۸	۳	سال	سال [illegible]
۸	۴	خسور	[illegible]	۷۷	۸	سراب	سیراب	۱۲۸	۵	ہیں	ہیں
۱۲	۷	محنت متر	[illegible]	۷۸	۷	الحر	[illegible]	۱۲۹	۱۷	[illegible]	[illegible]
۱۳	۱۳	اور اور	گوٹی اور	۸	۱۴	داع	داغ	۱۲۹	۱۱	گھٹایا	گھٹایا
۴	[illegible]	آگ	راگ	۸۴	۱۳	سنہ	سینہ	۱۵۱	۵	پیدا ہوا	پیدا ہوا [illegible]
۱۷	۹	اسلئی ہیں	اسلئے کہیں	۸۶	۹	معر	مغر	۱۵۱	۹	۱۸۶۵	۱۸۶۳
۱۸	۱۷	متساہیں	متشابیں	۸۶	۱۷	نیو	تیمون	۱۵۲	۴	بیر	بہر
۱۹	۱۳	تاہی	آگاہے	۸۶	۲	بیاں ہیں	بیاں ہیں کہ	۱۵۸	۱۷	قیل	قتل
۲	۸	اسلی	اسلئے کہ	۸۷	۱۹	[illegible]	[illegible]	۱۶۴	۱	لوسٹے	لوٹتے
۳۰	۱۳	دکہی تھی	دکہاتا تھا	۹	۱۲	ہیں	ہیں	۱۶۳	۳	تشارسے	تشارسیہ
۲۰	۴	خوانگی	حنگی	۹۴	۵	روسہ	روسیہ	۱۶۵	۱۲	ہیں	ہیں
۲۷	۷	متعد	متعدد	۹۴	۷	لے ہیں	لکے ہیں	۱۷۴	۱۳	صاحب کے	صاحب کے
۳۱	۵	کالڈیکا	کالڈیکا	۱۱	۴	کتاب	کتابیں	۱۶۹	۱۶	انکار	انکار
۳۱	۱۳	پوسی لس	پوسی لیس	۱۰۲	۲	سب	سبب	۱۷۰	۱۱	[illegible]	[illegible]
۳۲	۸	اطلاعامہ	اطلاع نامہ	۱۰۲	۱۱	متنر	بیشتر	۱۷	۵	جروست	جروسٹ
۳۳	۱	یعقوت	یعقوب	۱۰۷	۱۷	غلط ہیں	غلط ہیں	۱۷۲	۱۹	نظری	نظیری
۳۵	۹	یعد	بعد	۱۱۱	۱۱	پوشید	پوشیدہ	۱۷۳	۱	دل ہی	دل ہی
۳۶	۱۰	پوسی لس	پوسی لیس	۱۱۵	۱	شرید	شریر	۱۷۹	۱۰	اوحابط	اوحاط
۵	۱۹	ارص	ارض	۱۱۶	۷	اوانی	اولی	۱۸۸	۸	کرانا	کرانا
۵۱	[illegible]	اورسے	[illegible]	۱۱۶	۱۳	حرہ	حرہ	۱۷۸	۱۷	عارت	عادت
۶۳	۱۵	اسلی	اسلئے کہ	۱۱۷	۹	[illegible]	[illegible]	۱۸۳	۱	[illegible]	[illegible]
۷	۱۲	لست	لست	۱۱۷	۲	بیوسکے	ہوسکے	۱۸۲	۵		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۹	۱۶	ٹیکا	ٹکا	۲۳۸	۱۵	[illegible]	نقل کریگے	۳۰۲	۳	[illegible]	[illegible]
۱۸۲	۱	قومیں	قومیں	۲۳۹	۳	اکیلال	اکیلیں	۳۰۳	۱	معرص	معترص
۱۹۳	۱۲	تجزی	تجزی	۲۴۱	۱۲	اشجاسف	اوس اشجاسف	۳۰۵	۹	دکی	[illegible]
۱۹۳	۱۳	بیدل	بیدل	۲۴۱	۱۴	پرہ	پردہ	۳۰۷	۹	معرص	معرص
۱۹۹	۳	کما	کمارہ	۲۴۲	۴	اشتبلاق	[illegible]	۳۲۰	۱۲	خاریے	[illegible]
۲۰۲	۳	کرکر	کرکرکر	۲۴۴	۱	ستے	ستی	۳۲۸	۱۶	گرگرہ	گرگر
۲۰۳	۳	خدادر	خدادر	۲۴۴	۹	دیا	الیپ	۳۲۴	۹	مقصود	مقصود
۲۰۷	۱۲	بیم	جرم	۲۴۵	۱	بیٹا	درس	۳۲۴	۷	[illegible]	کرایہ حال کرسیاس حال
۲۰۹	۱۵	ماسا	کماسا	۲۴۶	۱۶	بیٹا	درس	۳۲۵	۱۱	خواری	خوارس
۲۰۷	۱۲	طیبے	جیسے	۲۴۷	۳	تہیں	تجی	۳۲۵	۱۳	[illegible]	کیبی اکسل
۲۰۷	۱۴	[illegible]	امیر کا سدیا لکرکہی گئی	۲۵۱	۹	مریدکو	مریدکو	۳۲۵	۹	عالیں	اعمالی
۲۱۲	۲	بخ	بخ	۲۵۳	۱۲	حصہ	حصہ	۳۳۴	۹	دعوہ	دعوی
۲۱۱	۲	صدر	منشیر صدر	۲۵۶	۱۴	تیکہ	ٹیکہ	۳۳۹	۱۵	براماہ	[illegible]
۲۱۳	۸	پڑتا	پڑتا	۲۵۸	۲	سبب	سبب	۳۴۲	۱۳	[illegible]	[illegible]
۲۱۰	۱	میں	سے	۲۶۱	۱۴	درسیے	درپیش	۳۴۰	۱	مالوکا	مالوکا
۲۱۶	۱	سے	[illegible]	۲۶۳	۱۵	دیرانیے	دیرانیے	۳۴۶	۲	دیکھیں	دیکھی
۲۱۹	۲	پڑا	پڑا	۲۶۸	۹	قتایا	قتایا	۳۴۸	۱۴	مرنکا	مرنکا
۲۱۹	۱۴	چلتر	چیلر	۲۶۳	۱۳	ترجمو	ترجمول	۳۴۲	۱۱	اوس	اوسی
۲۲	۸	عوام	عوام	۲۶۴	۹	اسپلے	اسپلےکہ	۳۴۵	۵	سوریث	سوریثین
۲۲۳	۹	امام	الہام	۲۶۶	۱۳	مدخل	دخل	۳۴۸	۱۲	پہلی	پہیلی
۲۲۴	۱۲	چوسال	چوسالی	۲۸	۵	ماوتیرہ	ماوتیرہ	۳۶۹	۲	[illegible]	[illegible]
۲۳	۲	کتاب	کتاب	۲۹۵	۲	ایکلوتی	ایکلوتی	۳۸۱	۱۲	بہول	[illegible]
۲۳۰	۳	مانیں	مانیں	۲۹۸	[illegible]	ورکسی	ورکسی	۳۸۹	۵	دکی	دکی
۲۳۶	۳	امداد	اور دو	۳	۱۴	انجارں	انجارں	۳۸۰	۱۶	مقدس	مقدسہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۶	۵	تفیر	تغیر	۴۴۷	۳	تمیسے	تیں سے	۵۲۲	۸	حقیقت	حقیت
۳۱۱	۷	حاجت	حاجت	۴۶۷	۱	کہی	چھیچے	ایضاً	۱۶	کون	کیون
۲۹۹	۵	کیس	لیس	۴۶۹	۱۲	حقیقہ	حقیقۃ	۵۱۵	۱۲	معہ	معہ
۳۰۱	۱۰	دوہوں	روبوں	۴۶۸	۱۲	پراحت	پراحت	۵۲۷	۴	ناسے	ناپ
۳۰۲	۹	اوہوں	اوہوں	۴۸۸	۱۴	مواقفون	موافق ہو	۵۲۸	۱۲	استعاد	استعارہ
۳۰۵	۱۲	اوہم	کجو	ایضاً	۱۷	نعمیٰ یوں	نعمیٰ کو	۵۵۹	۴	مخمری	مخمریا
۳۰۶	۱	[illegible]	[illegible]	۴۹۵	۷	حال	حال	۵۶	۱	امیٹا	بیٹا
		[illegible]	[illegible]	۳۹۶	۵	امی مر	امی حر	ایضاً	۱	یادگری	یادگرہی
		[illegible]	[illegible]	۴۹۶	۹	سکے	سکے	ایضاً	۱۵	پچھتوں	پچھتوں
۳۱۲	۱	کرسیہیں	[illegible]	۴۹۷	۱۳	ہنگے	آسکے	۵۷۸	۸	پڑھیے	پڑھا
۳۱۳	۶	کیکر	[illegible]	۵۰۶	۱۲	بین	بین	ایضاً	۱۴	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۹	اورسیدہ	سیدہ	ایضاً	۱۷	رہتے	کرسکے	۵۶۹	۱۷	کمل	تکمیل
۳۱۹	۱۶	سط	سط	ایضاً	۱۷	یہی	یہی	۵۸۳	۴	مرتو	کرتو
۳۲۳	۱۵	اسلام کے	اسلامی	۵۰۷	۱۶	میاد	میعاد	۵۸۳	۷	بیوں	بیوں
۳۳۰	۲	دقوں	دقتوں	۵۱۰	۸	حرییں	حریں	۵۸۴	۱۴	بیلے	پہیلا
ایضاً	۱۳	حکومکی	حکومکی	ایضاً	۱۱	طاقفہ	طاقہ	۵۹۳	۱۲	فلفسہ	فلسفہ
۳۳۵	۴	درجات	درجات	۵۱۱	۳	راد	مراد	۵۹۵	۴	مشتر	چشمہ
۳۴۲	۷	اسیر	اسیر	ایضاً	۵	میں ہی	مین ہی	۵۹۸	۱۲	کرسکے	کرسیے
۳۴۳	۱	کیعالعمل	کیعاقعل	۵۱۳	۱۳	یادہیا	[illegible]	۶۰۰	۱	[illegible]	[illegible]
۳۴۶	۱۶	[illegible]	[illegible]	۵۱۶	۷	ہیرتلاشے	تلاسے	۶	۱۳	ساحل	ساحل
۳۵۱	۱	عاصب	عاصب	۵۱۸	۹	جیواد	بہی مراد				
۳۵۸	۲	کردیے	کردیں	۵۲	۱۵	بیمیوں	بیمراس				
۳۶	۷	اوپرآویں	[illegible]	۵۲۱	۳	ماضاہ	اعتناد				
۳۶	۱	سکلیے	سکلیے	۵۲۳	۱۲	کل	کلی				